آصف اللغات

یعنی الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال مقولهای عجم

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه با محاوره

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد نهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه‌یاب جشن

سرکار آصفیه

سنه ۱۳۳۲ هجری مطابق سنه ۱۳۲۲ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈیکیشن آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا موقع دیا۔

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقائے ولی نعمت حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈیکیشن آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان مورخہ ۲۴، جون سنہ ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پان سو روپیہ کا آنریرم (صلہ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) میں اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر ۱۰۰ روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ کلی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الکے سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہائے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف

کر دیا ہے معروز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلد شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وہو علیٰ کلِّ شئی قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ کہ نوبت بہ نہمی جلد این کتاب رسید و بہ یمن دولت ابد قرار سرکار آصفیہ و بحسن التفات و قدر آقای ولی نعمت۔ قدر قدرت قوی شوکت۔ سلیمان منزلت اعلیحضرت حضور پر نور۔ بندگانعالی۔ آصف جاہ سابع۔ نظام الدولہ نظام الملک و الممالک میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ ائی۔ فرمان روای سلطنت آصفیہ مؤلف این کتاب راشاہرۂ دوصد و پنجاہ روپیہ بصلۂ خدمات علمی ورای وظیفۂ حسن خدمات ملکی مرحمت گردید ادام اللہ اقبالہٗ و ضاعف اجلالہٗ ابداً ابدا

قصیدہ بمدح آقای ولی نعمت

تا بروی آتشین زلفش کشاید تا رہا
از زبان شعلہ جای دود خیزد مارہا

سبزۂ خط رستۂ تخم سیاہِ خال اوست
جز برخسارش ز ریحان نشگفد گلنارہا

از شگفتِ مسکنِ خالش کہ آب و آتشست
آب حسرت در دہان دارند آتشخوارہا

عاشقانش نقش دیوار اند در سودای زلف
گل ز فیض ہو قلم جا کرد بر دیوارہا

از دہانِ تنگ او تنگ شکر دارد مذاق　　تا دل ما یافت ذوق شکرین گفتارہا
بلبلان صبحند گرم نغمۂ تر در چمن　　شبنم سوز ترنم ریزد از منقارہا
عنکبوتی پردہای گلخن از جوش بہار　　از مگس صد غنچہ نوگل کند در تارہا
ساز و برگ صد ہزاران نغمہ می سازد بہار　　از رگ گل تارہا وز شاخ گل مزمارہا
رہروِ عشق تو در دشت جنون سازد چمن　　قطرۂ خونش گل انگیزد ز نوک خارہا
قطرۂ اشکم بتارِ گریہ از جوشِ بہار　　گل برآرد از رگِ گل سبحہ از زنارہا
گریز
کیست او کز یمن عہد اوست این جوش بہار　　عندلیبانند گرم نغمہ در بازارہا
زانکہ مخصوص چمن نگذاشت گلزار اکتش　　اونخواند رنگ و بو در گوشۂ گلزارہا
گفتمش محبوب محبوب است ممدوح زمن　　حلقہ در گوشند از دلداریش دلدارہا
تا کہ عثمان غنی آمد سرآرای ملک　　غنچہ از گلہای گلشن گل کند دینارہا
گاہِ بزم اور انظام الملک آصفجاہ نام　　فتح جنگ آمد لقب در عالم پیکارہا
مہرِ ذاتش آفتابِ چرخ اورنگ دکن　　ثابت از اعیانِ دولت ہستیِ سیارہا
تا دل عالم بدست اوست رنگ آشنا　　دیدۂ عالم نشد منت کشِ اغیارہا
خسروا ذات تو چیز دیگر آمد در صفات　　گرچہ بر او رنگ ہستی دیدہ ام بسیارہا
تا چہ می بالد فلک بر آب نیسان بہار　　ابر گوہربار در دست تو دیدم بارہا
پنجۂ خورشید نبود مایۂ ناز سپہر　　سر زند بر فرق دستار تو از زرتارہا
سلطنت را یک سر مو نیست پروا تعین　　ذات والا یت خبر دارد ز کار و بارہا

شحنهٔ عدلت بجن انتظام دولتت ‌ ‌ ‌ ‌ می کند بر نیت اقدام گیر و دارها
شیر در عهد تو با بزغاله بازی می کند ‌ ‌ ‌ ‌ کبک و شاهین‌اند زیر دامن کهسارها
همدرین عهدند سربازان دولت سرفراز ‌ ‌ ‌ ‌ همدرین دورند سرتابان بفرق دارها
سرکشان از رعب اجلال تو استخفا کنند ‌ ‌ ‌ ‌ عاجزان از یمن اقبال تو استظهارها
زانکه عفو خسروی تردامنان را دلنشین است ‌ ‌ ‌ ‌ بر زبان دارند از رعب تو استغفارها
آشتیت دردمندان را دل آسائی بدست ‌ ‌ ‌ ‌ قطره‌های اشک غم می چیند از رخسارها
سلطنت رانان عالم چون صنوبر در چمن ‌ ‌ ‌ ‌ در تماشای تو سر برکرده از دیوارها
خاصهٔ بیداری عهد همایون مهدتست ‌ ‌ ‌ ‌ خواب غفلت در دکن پیدا کند هشیارها
هرچه از نخل ثنایت در حضورت بار یافت ‌ ‌ ‌ ‌ دانهٔ از خوشه و مشتی است از خروارها
ای ولا خاموش و ز طول امل هشیار باش ‌ ‌ ‌ ‌ گرچه داری از صفاتش در سخن طومارها
جان من تن زن بجان تو که هنگام دعاست ‌ (دعا) ‌ تا دعای دولت آمد خاتم گفتارها
هرچه آسانست بر اعدای او دشوار باد ‌ ‌ ‌ ‌ داور آسان شود بر ذات او دشوارها
تا بود گل در گریبان هواجویان شاه ‌ ‌ ‌ ‌ بشکند در سینهٔ بدخواه دولت خارها
بر سر عالم الٰهی تا قیامت زنده باش ‌ ‌ ‌ ‌ برخورند از نخل اقبال تو برخوردارها

آمین

(الف) بالا رفتن طاعت (مصدر اصطلاحی) بقول بحر بدرجۂ قبول رسیدن طاعت۔ مؤلف گوید که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست و متعلق ست از ــــــــــــ

(ب) بالا رفتن کار که بقول بحر بمعنی نیک انجام یافتن کار است و بقول بہار پیش رفتن کار و (الف) ہم داخل ہمین تعمیم است ۔ (صائب ؎) مشو مقید ہمراه گرچه توفیق است ہاکه از جریدهٔ روی کار مهر بالا رفت ہ (ابو طالب کلیم ؎) کار محنت گر درین رہ اینچنین بالا رود ہاره نوردان را ززانو خار می باید کشید ہ مخفی مباد که بعض محققین لفظ بالا را درینجا بمعنی ششم گیرند که پیش است بلکه معنی ششم را قائم کرده اند از ہمین قسم استعمال بخیال ما درغلط افتاده اند که ماخذ لفظ بالا بمعنی پیش تحقق مجازی ہم ندارد و دور ہم نیجا

لفظ بالا بمعنی بلندی و رفعت است که ذکرش بمعنی یخ پیش گذشت که بلندی کار کنایه باشد از کامیابی حالا تصفیه این امر باقی ماند که از بلندی و پیش کدام یک را تفوق و مناسبت است با معنی حقیقی لفظ بالا باعتبار مجاز سخنوران نازک خیال تصفیهٔ این کنند (اردو) (الف) طاعت کا قبول ہونا ۔طاعت کا مرتبۂ اعلیٰ حاصل کرنا (ب) کامیابی ہونا۔ بقول آصفیه۔ فارسی ۔مقصد پورا ہونا۔ مراد برآنا۔ فتح پانا۔

بالاصنوبر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است۔ مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست ۔اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قد مثل صنوبر دارنده حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) بالاصنوبر۔ یار کو کہہ سکتے ہیں جیسے سرو قد ۔

(۱) بال افشان مصدر اصطلاحی۔

(۲) **بال افشاندن** (۲) بمعنی طپیدن (۲۲۵)

(۳) **بال افشانی** مرغ در دام
یا طپیدن بسمل باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی
و (۳) حاصل بالمصدر (ظهوری ؎)
سهل باشد رشک بال افشان آزادان باغ
به بخت مرغابی که در دامست پر انداز ان کند
؎ (وله ؎) همایون طائر دل ذوق
بال افشانیٔ دارد ؛ دران بستان که از
پر هاے مرغان بال می روید ؛ (وله ؎)
کرده بر تارک همای بخت بال افشانیٔ ؛
شاهباز دل بدام خط و خال انداختم ؛
(صائب ؎) بجا واصل باین بدبست
و پائی دل تواند شد ؛ چه قطع ره ببال
افشانی بسمل تواند شد ؛ (اردو) (۱)
پهڑکنے والا ۔ پهڑپهڑانے والا ۔ (۲) پهڑکنا
۔ پهڑپهڑانا ۔ (مرغ کا دام مین یا بسمل کا
ذبح کے وقت (۳) پهڑک یا پهڑکن ۔ مؤنث

بال افگندن مصدر اصطلاحی ۔
بقول (جهانگیری در ضمیمهٔ کتاب) و برهان
و رشیدی و جامع و بهار و انند (۱) کنایه
از عاجز شدن مؤلف عرض کند که (۲)
بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال ریختن بمعنی
متعدی معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان دارند
حیف است که سند استعمال پیش نشد مخفی
مبادکه چون پرندرا پر و بال ریخته شود از پرواز
باز ماند و از همین است معنی اول (اردو)
(۱) عاجز ہونا ۔ (۲) پر گرا دینا کسی مرض کی وجہ
سے ۔ پر جھاڑنا کے سوا ۔

(۲۲۶) **بالا کردن سر** مصدر اصطلاحی ۔ بر داشتن
سر باشد و بلند کردنش بعد مراقبه یا دفع ندامت
و غیره ذلک متعلق بمعنی عجم بلفظ بالا (ظهوری ؎)
سر از شرمندگی فردا ظهوری چون کند بالا ؛
خدایا روی دل از آرزوی غیر بر تابش ؛
(اردو) سر اٹھانا ۔ بقول آصفیه سر اوپر کرنا

سر اونچا کرنا۔ سر ابھارنا۔

(الف) **بالاکشیدن** مصدر اصطلاحی
بقول بہار و نقل نگارش (انند) بمعنی قد
کشیدن **مؤلف** عرض کند کہ (قد کشیدن)
بقول بحر ظاہر و نمایان شدن و بہ تعظیم
برخاستن و خود بہار ہم بہ معنی دوم قائع
پس اندرین صورت تعریف بالاکشیدن
اکتفا بر قد کشیدن نتوان کرد زیرا کہ ...

(ب) **بالاکشیدن از آغوش** بمعنی
نشو و نما و پرورش یافتن در آغوش باشد
(صائب ؎) می کند در سایہ افگندن
کنون استادگی ؛ سرو بالائی کہ از آغوش
من بالاکشید ؛ و

(ج) **بالاکشیدن زنگ** بمعنی بلند
شدن زنگ است و کنایہ از ظاہر شدن نشٔ
(صائب ؎) در دل من درد را نشو و نمای
دیگر است ؛ زنگ بر آئینہ ام چون سرو بالا
می کشد ؛ و ہمچنین

(د) **بالاکشیدن شعلہ** بمعنی بلند و تیز شدن
شعلہ باشد (آقا زمان وانح ؎) مرد را
پامال خواری می کند طغیان حرص ؛ شمع
کوتہ می شود چون شعلہ بالا می کشد ؛ و از
ہمین قبیل است

(ہ) **بالاکشیدن نخل و نہال** بمعنی
بلند شدن نخل و نہال (صائب ؎) نخل
بہتر در زمین نرم بالا می کشد ؛ سرفرازی
بیشتر چون خاکساری بیشتر ؛ (مسیح کاشی ؎)
دارد م گردون نہان در خاک چون بیج درخت
؛ لیک من ہمچون نہال تازہ بالا می کشم ؛
مخفی مباد کہ از سند دوم مذکورۂ بالا مصدر
اصطلاحی (بالاکشیدن کسی) ہم پیدا می شود
بمعنی بلند شدن قد کسی باقی حال لفظ بالا
درین مصادر متعلق بمعنی پنجم اوست کہ گذشت
(اردو) (الف) ظاہر ہونا۔ تعظیم کو اٹھنا

ب) گود میں پلنا (ج) رنگ آنا ظاہر ہونا (د) شعلہ بلند ہونا (ہ) نخل اور نہال بلند ہونا

بالا گذاشتن پا مصدر اصطلاحی) بقول بہار کہ بر (پا یا بالا گذاشتن) نوشتہ بشتاب رفتن و دویدن (مخلص کاشی ؎) نیستی بیمار خود ای نالہ پا بالا گذار درد دل ہیچا چرا پیش مسیحا می کنی ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بر سبیل مجاز متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا است کہ از برداشتن ہم بلندی پیدا می شود (اردو) پاؤں اٹھانا۔ پاؤں اٹھاکے چلنا۔ پاؤں اٹھاکے جانا۔ بقول آصفیہ۔ جلدی جانا۔ قدم بڑھاکر جانا۔ جلد چلنا۔ تیز رفتار ہونا۔

بالا گر اصطلاح۔ بقول برہان باکاف فارسی بروزن بالاتر چوب بزرگ و ستون و چوبی کہ در پوشش عمارت بالای شاہ تیر گذارند۔ صاحب جہانگیری بر ستون قانع

مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر بالا رو ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو بالا کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے معنے

بالا گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و وارستہ و بہار بمعانی مختلفہ می آید و ما این تعمیم را پسند نمی کنیم چنانکہ محققین بالا پسند کردہ اند یعنی (بالا گرفتن) را بمعانی متعددہ نوشتہ اند و اسنادش تعلق دارد با اضافت این مصدر بسوی چیزی و ہمین تخصیص از روی محاورہ مؤثر است بر معنی این مصدر چنانکہ در ملحقات می آید۔ بالجملہ بالا گرفتن (۱) بلند شدن و بلندی گرفتن۔ چنانکہ (بالا گرفتن آتش) و (بالا گرفتن صدا و شہرت) و (بالا گرفتن دولت) و (بالا گرفتن فتنہ) و (۲) چیزی بفریب و حیلہ حاصل کردن چنانکہ (بالا گرفتن چیزی از کسی) و (۳) رونق دادن چنانکہ

(بالا گرفتن دکان) و (۴) رونق و نظام
یافتن چنانکہ (بالا گرفتن زمان) و (بالا گرفتن کار)
(۵) تفوق و ترجیح حاصل کردن چنانکہ
(بالا گرفتن سرو) و (بالا گرفتن کسی) و
(۶) برداشتن و دور کردن چنانکہ (بالا
گرفتن شیشہ از جاے) و (بالا گرفتن نقاب
از چہرہ و روی) (اردو) (۱) بلند ہونا
(۲) اثر لیجانا (۳) رونق دینا (۴) رونق
پانا (۵) تفوق حاصل کرنا (۶) اٹھانا دور کرنا

بالا گرفتن آتش (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بلند شدن و بلندی گرفتن آتش است
وارستہ و بہار و بحر ذکر این بر (بالا گرفتن
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ لفظ بالا
درینجا متعلق است بمعنی نخستین کہ گذشت
(صائب ؎) آتش سودای ما از چوب
گل بالا گرفت ؛ شوخی این طفل پیش از
بستن گہوارہ شد ؛ (ظہوری ؎)
مجنون بدود آہ سیہ کرد خیمہ ؛ بالا گرفت
آتش ما خانہ سوختیم ؛ (اردو) آتش
بلند ہونا۔ آگ مشتعل ہونا۔

بالا گرفتن چیزی (مصدر اصطلاحی)
مصدر تعمیمی است برای تخصیص ہائی کہ
درہمین باب می آید و بمعانی کہ ہمہ را انجا مذکور
شود چنانکہ (بالا گرفتن آتش و شعلہ و صدا
و دکان وغیرہ ذلک۔ بخیال ما تخصیص بہتر
است از تعمیم (اردو) کسی چیز کا بلند ہونا

بالا گرفتن چیزی از کسی (مصدر اصطلاحی)
وارستہ و بہار و ہم صاحب بحر بر (بالا گرفتن
نوشتہ اند کہ شخصی را غافل کردہ چیزی از
مال او ربودن است و وارستہ و بہار
صراحت مزید کند کہ این را بہ ہند (اکاس لینا)
گویند مؤلف گوید کہ چیزی بفریب و حیلہ
حاصل کردن از کسی باشد و متعلق بہ معنی
یازدہم بالا و اصل این (بالا گرفتن چیزی از کسی)

بود فارسیان در محاورہ خود موحدہ اول
را حذف کردند دیگر ہیچ (واستہ ؎)
طرز رعنائی وزیبائی بباغ ؛ سرو و شمشاد
از قدش بالا گرفت ؛ (مخلص کاشی ؎)
سرو در بار نذارد زرعونت نقدی ؛ مگر
از قامت رعنای تو بالا گیرد ؛ (اردو)
دکن میں کہتے ہیں اڑالینا۔ صاحب آصفیہ
نے (اڑانا) پر فرمایا ہے چرا کر لانا۔ مفت
حاصل کرنا۔ حاصل کرنا۔

بالا گرفتن حدیث وصدا (مصدر
اصطلاحی۔ بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی
بلندی گرفتن است (خواجہ شیراز ؎)
حدیث حشمتم اے سرو صنوبر ؛ بوصف قامتت
بالا گرفتہ است ؛ (بیدل ؎) قاتش
درس خموشی از نگاہ ما گرفت ؛ این صدائے
فتنہ از تار نظر بالا گرفت ؛ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد از مشتہر شدن حدیث
وصدا و مجازاً متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا (اردو) صدا بلند ہونا۔

بالا گرفتن دکان (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ
بمعنی بلند گرفتن دکان و مانند آن مؤلف
عرض کند کہ بمعنی رونق دادن و بلند کردن
دکان است و متعلق باشد بمعنی پنجم لفظ بالا
کہ بجایش گذشت (میر خسرو ؎) لعل
او در دلبری استاد بود ؛ خط دکان را ستاد
بالا تر گرفت ؛ (اردو) دکان کو رونق دینا

بالا گرفتن دولت (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی قدبر افراختن
و جلوہ گر شدن مؤلف عرض کند بلندی
گرفتن دولت باشد متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا
کہ گذشت (میر معزی ؎) زین فتح تو کہ کردی
ملت گرفت قوت ؛ زین ملک نو کہ بردی
دولت گرفت بالا ؛ (اردو) دولت کا بلند ہونا

بالاگرفتن سرو مصدر اصطلاحی (۲۲۳۱)
بمعنی تفوق و ترجیح و بلندی حاصل کردن
سرو باشد و این متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا
و داخل است در تعمیم (بالاگرفتن چیزی و کسی)
بہار بدیل (بالاگرفتن) باستناد میر خسرو
فرماید کہ عبارت از قد برافراختن و جلوہ گر
شدن است (میر خسرو ؎) اگر سرو من در
چمن جا بگیرد ؛ عجب باشد ار سرو بالا بگیرد ؛
مقصود شعر اینست کہ اگر یار من در چمن برود
سرو را در راستی و بلندی تفوقی کہ بر دیگر درختان
باغ است باقی نمی ماند (اردو) سرو کا تفوق
حاصل کرنا۔ بلندی اختیار کرنا۔

بالاگرفتن شعلہ مصدر اصطلاحی) بہار
بر (بالاگرفتن) گوید کہ بمعنی بلندی گرفتن است
مؤلف عرض کند کہ بمعنی تیز و تند و بلند
شدن شعلہ متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا کہ بجایش
گذشت (بیدل ؎) زامداد نفس بالا نگیرد
شعلہ قہرش ؛ بہ ہستی با دم افشاندہ چون
صبح دامانی ؛ (اردو) شعلہ کا بلند ہونا

بالاگرفتن شیشہ از جای مصدر اصطلاحی (۲۲۳۲)
بمعنی برداشتن شیشہ از جای و این متعلق
است مجازاً بمعنی پنجم لفظ بالا کہ برداشتن
ہم داخل بلندی است صاحب بحر بر
(بالاگرفتن) بمعنی خارج کردن و دور کردن
نوشتہ (محمد قلی سلیم ؎) بی سبب نیست
ہمہ گردش افلاک اینجا ؛ شیشہ ترسم کہ
ازین میکدہ بالا گیرند ؛ (اردو) شیشہ
اٹھا دینا دور کرنا (کسی جگہ سے)۔

بالاگرفتن فتنہ مصدر اصطلاحی) صاحب
تحقیق الاصطلاحات بر بالاگرفتن گوید کہ
بمعنی ترقی کردن است و بہار این را متعلق
بہ (بالاگرفتن کار) می فرماید مؤلف عرض
کند کہ بلند شدن فتنہ۔ ترقی کردن است
و (بالاگرفتن کار) رونق و نظام یافتن

است وخود بهار همدرانجا ذکر این معنی کرده که می آید۔ باقی حال این متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا که گذشت (رضی دانش ؎) فتنه از رفتار طاؤس چمن بالا گرفت ؛ خوش خرامان را بمشق جلوه مائل می کند ؛ (صائب ؎) دست بیداد فلک را زود کوته می کند ؛ فتنهٔ کز قامت رعنای او بالا گرفت ؛ (اردو) فتنه بلند ہونا۔

بالا گرفتن فرد (مصدر اصطلاحی) بهار بر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید که یعنی فرد جعلی دانسته از دفتر برآوردن و از پایهٔ اعتبار فروافگندن **مؤلف** گوید که سکندری خورده است و از معانی بالا کار ندارد و آراسته این را متعلق کند بمعنی (بالا گرفتن چیزی از کسی) که بجایش گذشت و متعلق باشد بمعنی یازدهم لفظ بالا که بجایش مذکور شد (طاهر وحید ؎) فردیست آفتاب که مستوفیان چرخ ؛ از دفتر جمال تو بالا گرفته اند ؛ (اردو) فرد اڑا لیجانا۔

بالا گرفتن قطره (مصدر اصطلاحی) بهار بر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی بلندی گرفتن است چنانکه (بالا گرفتن قطره) و فرماید که آری قطره مادام که از دریا جداست قطره است و چون ترقی کرد یعنی بدریا پیوست عین دریاست **مؤلف** عرض کند که عروج کردن و دراز شدن که قطره را بعد از آنکه از سحاب بر زمین افتد ترقی همانست که با سیل بدریا رود۔ باقی حال متعلق است بمعنی چهارم کلمهٔ بالا بر سبیل مجاز (حکیم زلالی ؎) چو قطره سوی او بالا گرفتم ؛ ره دریای بی پهنا گرفتم ؛ (اردو) قطره کا بہتا رواں ہونا۔

بالا گرفتن کار (مصدر اصطلاحی) بهار ذکر این کرده گوید که رونق و نظام

یافتن کار است وصاحب بحر ہم بدین (بالا
گرفتن) ذکر بمعنی رونق ونظام یافتن کرده
مؤلف عرض کند که بلندی کار۔ رونق
اوست پس لفظ بالا درینجا بر سبیل مجاز
متعلق به معنی پنجم اوست که بجایش گذشت
وآنانکه بالا را بمعنی نشستن آورده اند نزد
شان پیش رفتن کار است ونتیجه بخش شدنش
(قاسم گونابادی ؎) چو گل بر سر چمن جا
گرفت ٭ چمن را ازو کار بالا گرفت ٭ (خواجه
شیراز ؎) شدم عاشق ببالای بلندش ٭
که کار عاشقان بالا گرفتست ٭ (انوری ؎)
زہی کارت از چرخ بالا گرفته ٭ حدیثت
ز چین تا به صنعا گرفته ٭ (اردو) کام کا
رونق حاصل کرنا۔ درست ہونا نتیجہ بخش ہونا۔

بالا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)

بہار ہر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی قد برافراختن
وجلوه گر شدن است سندش ہم (بالا گرفتن
سرو) لدست وبخیال ما تفوق وترجیح حاصل
کردن است و(۲) بمعنی حاصل کردن بلندی
ہم چنانکه از کلام انوری پیدا می شود که به
(بالا و پہنا گرفتن کسی) می آید (اردو)
(۱) تفوق حاصل کرنا۔ ترجیح حاصل کرنا
(۲) بلندی حاصل کرنا۔

بالا گرفتن نقاب (مصدر اصطلاحی)

بہار ہر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید که
بمعنی برداشتن وبالا کردن نقاب وامثال
آن مؤلف گوید که بلند کردن نقاب ہم
به ہمین معنی آمده ودرین اصطلاح تخصیص نقاب
نباشد بالجمله این ہم متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا که بجایش مذکور شد (مخلص کاشی ؎)
بخت بد رفته بخواب آه سبک سیر کجاست ٭
که نقاب از گل رخسار تو بالا گیرد ٭ (اردو)
نقاب بلند کرنا۔ نقاب اٹھانا۔

بالا گرفتن نہال (مصدر اصطلاحی)

بهار بر (بالاگرفتن) بلندی گرفتن نوشته و از کلام طالب آملی سند آورده مؤلف عرض میکند که متعلق است به معنی پنجم لفظ بالاکه بجایش گذشت و این بمعنی بلند شدن نهال است (رباعی) باز این سر محنت زده سوداگرفت ٭ در سینه نهال آه بالاگرفت ٭ پیچید چنان بتابجا سیم دود نفس ٭ کین دل همگی رنگ سویداگرفت ٭ (اردو) نهال بلند ہونا۔

بالاگیر اصطلاح ـ بقول صاحب جامع بروزن بالاتیر چوب بزرگ و شه تیر و ستون ٭ و بمعنی شه تیر سقف غیر شه تیر گفته اند و فرماید که در برهان بفتح کاف بروزن بالاتر گفته گویا سهو ناسخ باشد مؤلف عرض کند که مقصود ش امینست که این را اسم فاعل ترکیبی گیریم مرکب از امر حاضر مصدر گرفتن و کلمه گر را جزو این مرکب قرار ندهیم پس در معنی بالاگر ستون و شهتیر را جا داده ایم که قائم کننده سقف است و صاحب سقف و در بیجا معنی لفظی این بلندی حاصل کننده باشد فقط اگر باعتبار صاحب جامع همین لغت مرکب را اصل گیریم بالار که گذشت مخفف این بحذف کاف فارسی و تحتانی است (اردو) دیکھو بالاگر۔

بالال (اصطلاح) بقول سروری سقف خانه ٭ و بقول برهان بمعنی بالار است که ستون و چوب پوشش عمارت و بقول رشیدی و جامع مرادف بالار و بتحقیق ما چنانکه به بالار گذشت مبدلش (اردو) دیکھو بالار۔

بالان بقول سروری و برهان و رشیدی و ناصری (۱) بالنده و نموکننده (خاقانی ؎) سرو بالان که ز بالین سرش آمد ستوه ٭ دایگان راتن نالانش ببر باز دهید ٭ صاحب جامع فرماید که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن و صاحب نوادر بالودن و بالیدن را بمعنی نشو و نما کردن و افزودن آورده گوید که بال امر و اسم فاعلش و بالان مشتقه (الخ)

مؤلف عرض کند که حقیقت مصادر بجای
خودش می آید و در ینجا همین قدر کافی است
که بالان بقاعدهٔ فارسیان امر مصدر بالانیدن و
اسم حال بالیدن تسامح بهار است و
غلطی صاحب جامع که اسم فاعل از بالیدن
و بالانیدن نگاشت - اسم فاعل بالیدن
بالنده باشد و از بالانیدن بالاننده -
فتأمل (اردو) پھولنے والا نمو کرنیوالا -
اسم حال - بالان بھی کہہ سکتے ہین -
(۲) بالان - بقول سروری و برهان بمعنی
جنبان و متحرک صاحب نوادر بالاندن و
بالانیدن را بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن
ریش آورده بالان را بمعنی ریش جنبان
نوشت مؤلف عرض کند که حقیقت
مصادر بجای خودش می آید و درینجا همین قدر
کافی است که تسامح صاحب نوادر است
که این را با ریش مخصوص کرد - بالی حال
اسم حال است از مصدر بالیدن و درینجا
بمجاز بمعنی متحرک مستعمل شد (حکیم سنائی ﮦ)
باز تا صعوه در انداز د ؎ ریش بالان بسوی
ده تازد ؎ (اردو) متحرک -
(۳) بالان - بقول سروری و جهانگیری و برهان
و جامع و ناصری بمعنی دهلیز خانه (حکیم عنصری
ﮦ) یکی راسته یا جوج است باره ؎ یکی را
روضهٔ خلد است بالان ؎ (شمس فخری ﮦ)
مخالف ار چه که خود را چو سنگ می پنداشت
؎ ز تاب آتش تیغش چو موم شد بچنان ؎ گشت
بالان نالان بمانده اندر گل ؎ وداع کرد
بنا چار خانه و بالان ؎ صاحب رشیدی
فرماید که بدین معنی مرادف بالانه مؤلف
عرض کند که حقیقت دهلیز خانه بر بالانه عرض
کنیم و صراحت ماخذ این هم همه را انجا -
(اردو) دیکھو بالانه -
(۴) بالان - بقول سروری و جهانگیری و

برہان بمعنی تلہ کہ جانوران را بآن صید کنند
و گیرند۔ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید
کہ ازینجاست کہ در مثل سائر است کہ کسی
کہ مجرب در امور باشد و بمصائب گرفتار شده
باشد آن را (گرگ بالان دیده) گویند یعنی
تلہ دیده و عوام بغلط (باران دیده) گویند
و ظاہرا بعضے بواسطۂ تغیر لہجہ بالان را
باران خوانند چنانکہ شائع است میان
را و لام و دیگران باران بمعنی دیگر فہمیده اند
و صاحب جامع ہمزبان رشیدی۔ صاحب
ناصری بذکر قول رشیدی گوید کہ از کلام
نظامی باران فہمیده می شود چہ گرگان در
ایام زمستان و روز باران بجہتہ طعمہ
بیرون می آیند و بر سر راہ ہا و دیہہ ہا کمین
کنند و اگر چیزی بچنگ ایشان نیفتد ناچار
یکی از ہم جنسہای خود باجتماع ریختہ می درند
و بخورند (از ناصری ۵) دوش می رفتم
بکوی یار و بارانم گرفت ؛ در میان عاشقان
من گرگ باران دیده ام ؛ مؤلف عرض
کند کہ تلہ بقول برہان بفتح اول و ثانی غیر
مشدد مطلق آنچہ جانور در ان بقید در آید
(الخ) صاحب غیاث گوید کہ تلہ لغت ترکی
است نوعی از دام صیادان طیور کہ بخاک
پنہان کرده شکار جانوران کنند و صاحب
کنز فرماید کہ لغت فارسی و در ترکی بمعنی آلۂ
شکار مستعمل بالجملہ بالان بدینمعنی اسم جامد
فارسی زبان گیریم و جا دارد کہ مجاز معنی
اول باشد کہ چون این آلہ را بخاک پنہان
کنند شاید چنان بنظر می آید کہ زمین آنجا بالیده
و بلند است واللہ اعلم (اردو) بالان
ایک شکاری آلہ کا نام ہے جس کو خاک میں
چھپا کر جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ مذکر
(۵) بالان۔ بہ تحقیق ما امر حاضر است از
مصدر یالانیدن و بالاندن کہ می آید

شامل بر ہمہ معانیش (اردو) ہلا۔ حرکت
دے۔ ہلانا کا امر حاضر۔

بالاندن بقول موارد جنبانیدن و
حرکت دادن مرادف بالانیدن که می آید
(حکیم سنائی سه) یک قصیده هزار جا
خوانده، پیش هر سفله ریش بالانده و
بقول نوادر جنبانیدن و حرکت دادن
ریش و بقول صاحب انند مرادف
بالانیدن و صاحب بحر بر بالانیدن
فرماید که (۱) جنبانیدن و حرکت دادن
و (۲) بالیدن و نمو کردن هم (کامل التصرف)
و مضارع این بالاند مولف عرض کند که
متعدی بالیدن است بمعنی اول و معنی
دوم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم
و مخفف بالانیدن ۔ صراحت ماخذ بر بالانیدن
می آید (اردو) (۱) ہلانا ۔ حرکت دینا
(۲) دیکھو بالیدن ۔

بالانده بقول سروری و برهان جنبانیده
و متحرک ساخته سند این از حکیم سنائی بر
بالاندن مذکور شد صاحب رشیدی بر
بالیدن گوید که برین قیاس است بالش
و بالنده و بالیده و بالانیده و بالانده و
بالان معنی نشو و نما کننده و فزاینده مولف
عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق بکار
برده است و حقیقت جویان را الغلط اندر آخته
جز این نیست که این اسم مفعول است از مصدر
بالاندن و معنی این حرکت داده شده و
صاحب رشیدی سکندری خورد که این
را متعلق به مصدر بالیدن کرد و بالش و
بالنده و بالیده و بالان را هیچ تعلق از این
نیست ۔ بالش بجای خود می آید و بالنده
اسم فاعل بالیدن و بالید مع زیادت ها
بر ماضی بالیدن افادت معنی ماضی قریب و
هم مفعول کند و حقیقت بالان بجایش مذکور شد

للہ العجب چہ مایہ بی اعتنائی ہا بکار بردہ اند
ترک این سر بیان تفوق داشت کہ از اشتقاقات
بالاندن بود چون تعریف غلط کردند چارہ
نبود جز این کہ عرض حقیقت کنیم (اردو)
ہلا یا ہے - ہلا یا ہوا -

(الف) بالانشین اصطلاح - (الف)

(ب) بالانشینی بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ صدر نشین و صدر انجمن (صائب
۵) تلاش صدر در بیرون در گذار و
خوش نشین ٭ کہ بر بالانشینان بیشتر جا تنگ
می گردد ٭ (ظہوری ۵) در گذشت و خانقاہ
بالانشینان دیدہ ام ٭ ہر کجا بر ہر کہ می گوئی تقدم
عاشقستہ بود ٭ (ب) صدارت باشد بزیادت
یای مصدری بر (الف) (ظہوری ۵)
عیب بالانشینی دشمن ٭ از ہنرہای سخت
پست پیر س ٭ (اردو) (الف) بالانشین
بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - صدر نشین
صدر مجلس - میر مجلس (ب) بالانشینی - صدارت
میر مجلسی - مؤنث -

بالانہ بقول سروری ہمان مرقوم کہ دالان
باشد و بعربی دہلیز صاحب جہانگیری گوید کہ
بمعنی بالان کہ مرقوم شد (حکیم سنائی در
کتابتی کہ بصدر اجل قوام الدین نوشتہ) ٭
قوام الدین کہ تخت و تاج خواص در بالای
علیین منتظر قدر اوست در بالانۂ اسفل السافلین
چکار دارد ٭ و بقول برہان و جامع بر وزن
کاشانہ دہلیز خانہ - مخفی مباد کہ صاحب
منتخب بر دہلیز فرماید کہ مابین دروازہ و
اندرون سرا و دہالیز جمع آن و دالان
بقول برہان دہلیز خانہ و کوچۂ سرپوشیدہ و
خان آرزو در سراج بر دالان گوید کہ دہلیز
خانہ و آنچہ بمعنی رواق و ایوان در ہندوستان
شہرت دارد غلط خواہد بود - مؤلف عرض
کند کہ اصل این بالان است کہ گذشت -

نون نسبت بر لفظ بالا زیاده کرده اند چنانکه جوش وجوشن پس معنی لفظی بالان منسوب بفوق وبلندی وکنایه از کوچه سرپوشیده که مابین دروازه واندرون سرا بود ومتعلق از سقف مکان وهای هوز در بالانه زائد پس بالانه مزید علیه بالان باشد (اردو) ڈیوڑھی۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ پیا مواد دروازہ۔ دہلیز۔

بالا نهادن پا مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (بالا نهادن پا) بشتاب رفتن ودویدن بهار بر (پا بالا نهادن) ذکر این کرده (صائب ؎) داغ ناسور مراگر بر دل صحرا نهند ٭ از خجالت لاله ها برکوه پا بالا نهند ٭ مؤلف عرض کند که متعلق است به معنی پنجم لفظ بالا (اردو) دیکھو بالا گذاشتن پا۔

بالانی بقول ضمیمه برهان بروزن والانی بمعنی (۱) جنبیدنی باشد و(۲) اسب کندرو و(۳) اسپ بارگیر صاحبان انند ومؤید وهفت بر معنی دوم وسوم قانع مؤلف عرض کند که (بالانیدن) بمعنی جنبانیدن وحرکت دادن می آید پس بمعنی اول اسم مصدر ر وحاصل بالمصدر باشد بمعنی جنبش نه جنبیدنی ویای لیاقت بر غیر مصدر نمی آید ونسبت معنی دوم عرض می شود که پالانی به بای فارسی بمعنی سوم می آید وپالان بهای فارسی بمعنی پلاسی که بر پشت خر اندازند پس جا دارد که این را مبدل پالانی گیریم که بای فارسی بعربی بدل شود چنانکه اسپ واسب ومعنی دوم رامجاز معنی سوم که اسپ بارگیر سست وکندرو باشد برخلاف اسپ سواری که تیزروی می کند وعجبی نیست که فارسیان برای معنی سوم یای نسبت بر لفظ پالان زیاده کرده باشند ومنسوب به پالان اسپی را نام کردند که بارکشد واسپ کندرو مجاز آن (اردو) (۱) قابل جنبش اور بلحاظ ہماری تحقیق

کے جنبش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ حرکت۔ تحرک۔ لرزش۔ چال۔ (۲) ٹٹھا گھوڑا۔ مذکر۔ (۳) لدّو گھوڑا۔ بار برداری کا گھوڑا۔ مذکر۔ لدّو بقول آصفیہ ہندی۔ بار برداری کے لائق۔ بوجہ اُٹھانیکے قابل وہ حیوان جو بار برداری کے کام آئے جیسے بیل۔ گدہا۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ ٹٹو۔ خچر وغیرہ یہں لدّو گھوڑا کہہ سکتے ہیں۔

بالانیدن بقول برہان وجامع ونوادر وانند بر وزن خوابانیدن بمعنی (۱) جنبانیدن وحرکت دادن۔ صاحب نوادر فرماید کہ جنبانیدن وحرکت دادن ریش را و بقول بحر (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل التصریف) مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر بالیدن کردہ ایم و آن مخفف این باشد و اسم مصدر این ہمان بالانی کہ بمعنی جنبش گذشت۔ مصدر اصلی است نہ جعلی و معنی دوم خلاف قیاس و مجرّد قول صاحب بحر۔ طالب سند استعمال باشیم بمعاصرین عجم بمعنی دوم ہم زبان ندارند و این اصل باشد و بالیدن لازم این و بالانی کہ گذشت حاصل بالمصدر این ہم و بالان امر حاضر و بالاند مضارع این (اردو) دیکھو بالاندن۔

بالا و پست اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان بمعنی (۱) فوق و تحت و (۲) کنایہ از آسمان و زمین و (۳) عالم دنیا۔ صاحبان مؤید و بحر بمعنی دوم و سوم قانع۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر سہ معنی کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم و سوم مجازی و لفظ بالا دریجا بمعنی حجم اوست (اردو) (۱) بلندی اور پستی۔ مؤنث۔ (۲) آسمان و زمین (۳) دنیا۔ مؤنث۔

بالا و پہنا گرفتن کسی مصدر اصطلاحی

(۳۳۳۳)

بقبضه آوردن بلندی و پستی و زمین و آسمان
و این مبالغه ایست باظهار تسخیر کل کائنات
دنیا (انوری ہ) زمان و زمین با انبساط
حالت ها چو خورشید بالا و پهنا گرفته ها مخفی مباد
که این مصدر مرکب حاصل می شود از مصرع
دوم و اگر بلحاظ معنی مصرع اول زمان و زمین
را بالانفراد گیریم مصادر (بالا گرفتن) به
معنی بلندی حاصل کردن و (پهنا گرفتن)
بمعنی کشادگی و وسعت حاصل کردن پیدا
می شود فتامل (اردو) زمین اور آسمان
پر قابض ہونا۔ یہ ایک مبالغہ ہے۔ تسخیر
کل سے مراد ہے۔

بالاور اصطلاح۔ بقول سروری و
جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید
بفتح واو کوزۂ پر آب صاحب ناصری بر
کوزۂ آب قانع خان آرزو در سراج فرماید
که ظاهرا بال درینجا بمعنی نشو و نماست و
آور بمعنی آرنده یعنی چیزی که آدمی را نشو و نما
آرد و کوزۂ پر آب موجب نشو و نمای آدمی
است و در وجه تسمیه اینقدر کافی است
(انتهی) مؤلف عرض کند که کافی نیست
زیراکه نشو و نما بخش هر ذی روح حتی که
نباتات هم آب است نه کوزه اگرچه ذریعهٔ
ظرف از صفات مظروف کار گرفتن عیبی ندارد
ولیکن بضرورت هر گاه برای کوزه و صراحی
بصفت ذاتش کنایهٔ بالاور درست می شود
پس ضرورت ندارد که گره را ناخن زنیم ما
می دانیم که بالا درینجا بمعنی پنجم اوست یعنی
بلندی و کلمهٔ ور بقول برہان افادهٔ معنی
صاحب و خداوند و دارنده می کند وقتی که
با کلمه ترکیب شود چنانکه دانشور و تاجور
و امثال آن پس بالاور بمعنی صاحب بلندی
است که گردن صراحی و کوزه بلند باشد
و آنانکه در معنی این پر آب را بصفت کوزه

درآورده اند غلط کرده اند ما با صاحب ناصری اتفاق داریم که مجرد کوزهٔ آب باشد۔ (اردو) صراحی۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ جھجری۔ کوزہ۔

بالاوشیب اصطلاح۔ (۱) بمعنی بلندی وپستی است و (۲) کنایہ از آسمان وزمین مرادف بالاوپست (شیخ شیراز ؒ) بقدرت نگهدار بالاوشیب ؛ خداوند دیوان روز حسیب ؛ مخفی مباد کہ لفظ بالا دریجا بمعنی نخم اوست (اردو) دیکھو بالاوپست کے پہلے اور دوسرے معنی

بالاہمّت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہٴ فرہنگ فرنگ بکسرہاے ہوز ومیم مشدد مفتوح بمعنی عالی ہمّت وفراخ حوصلہ وکریم طبع۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ہمت بلند دارندہ معاصرین عجم بر زبان دارند مخفی مباد کہ ہمّت لغت عربیست بقول منتخب بالکسر وتشدید میم بمعنی قصد وآہنگ (اردو) بلند حوصلہ بقول آصفیہ (فارسی وعربی) عالی ہمّت فراخ حوصلہ۔ فراخ دل۔ سخی۔

بالاے بقول برہان بسکون یای حطی (۱) اسب جنیبت را گویند کہ اسب کوتل باشد و بقول جامع مرادف بالاد صاحب مؤید بکر این گوید کہ افصح با باے فارسی است وبحوالہٴ زفانگویا فرماید کہ (۲) بمعنی افزاے و (۳) صافی کن وصافی شو و (۴) افزایندہ و بحوالہٴ قنیہ وشرفنامہ نویسد کہ بمعنی (۵) صافی کنندہ وصافی شوندہ صاحب ہفت بر معنی اوّل قانع (فردوسی ؒ) فرود آمد از کوہ بالاے خواست ؛ ہمان جامہٴ خسروآرای خواست ؛ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل مزید علیہ لفظ بالا است کہ بجایش گذشت

فارسیان یای زائد در آخرش زیادہ کردہ اند
دیگر ہیچ و بلحاظ معنی دوم وسوم (اگر سند استعمال
بدست آید) توانیم عرض کرد کہ بالائیدن را
بہر دو تحتانی مصدری قرار دہیم بمعنی افزودن
وصاف کردن زیرا کہ بالائیدن بنون بمعنی پنجم
بدین معنی نیامدہ تا بقاعدۂ تبدیل نون را بہ
تحتانی بدل می کردیم وسیوم معنی صاف کردن
را از ماخذ این ہیچ تعلق نیست بلکہ (پالائیدن
بہ بای فارسی و ہر دو تحتانی بمعنی زیادہ کردن
وصاف نمودن می آید پس مقصود ز فانگویا از
(پالاے۔ بہ بای فارسی) باشد نہ بای عربی
ونسبت بمعنی چہارم و پنجم عرض می شود کہ
آنہم بہ بای فارسی باشد و در بیان معنی
فاعلی ہم غور نشدہ کہ بحالت ترکیب بدست
می آید نہ غیر آن فتامل (ارد و) (۱) دیکھو
لفظ بالا کے پہلے معنے۔ (۲) تا (۵) دیکھو
(پالاے بہ باے فارسی)

بالاے بادی گردد مقولہ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی
ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
کہ فارسیان بہ بیان سریع السیری وجلد بازی
کسی استعمال کنند مخفی مباد کہ لفظ بالا دریجا
بمعنی پنجم اوست (ارد و) ہوا پر سوار
ہوتا ہے :: صاحب آصفیہ نے (ہوا پر سوار
ہونا) کا ذکر فرمایا ہے۔ جلد باز۔ شتاب
کار ہونا۔ جانے میں جلدی کرنا۔

(الف) بالای یاردم گوز زدن مصدر
(ب) بالای یاردم گوزیدن اصطلاحی

(ب) بقول وارستہ و بہار و انند لاف وگزاف
بیجا زدن صاحب بحر ذکر (ب) باتفاق وانند
گوید کہ (یاردم) بہ رای مہملہ موقوف ودال
مہملۂ مضموم ران بند اسپ وگاو کہ از مصالح
زین و پالان است و بمعنی دمچی زین اسپ
ہم (فوقی نیز دی (الف) ۵) ہمیشہ گوز

به بالای یار دم زنم از عقل ؛ چو این خران
بزر و سیم افتخار ندارم ؛ مؤلف عرض کند
که کنایه باشد و (الف) که قائم کرده ایم موافق
سند است و (ب) معنی مرادف (الف) باشد و
لیکن از سند پیش کرده محققین بالا ثابت نیست
فارسیان در محاوره خود گوز زدن را بهتر
از گوزیدن دانند و بس (اردو) شیخی
بگھارنا بقول آصفیه ڈینگ مارنا - بزرگی
کا اظہار کرنا - دون کی ہانکنا - بڑائی مارنا -
لاف و گزاف کرنا -

(الف) بالای چشم ابرو گفتن | مصادر

(ب) بالای چشمت ابرو نگفتن | اصطلاحی

(الف) بقول وارسته (۱) حرف راست گفتن -
بیشتر در جائی که حرف راست و درست بر روی
مخاطب نتوان گفت یعنی با آنکه ابرو بالای
چشم است نمی توان گفت صاحب بحر نقل این
کرده و بقول بهار (۲) کنایه از حرف سهل
گفتن و (۳) اندک تعرض کردن (سالک
قزوینی ع) به نوک جگر دارد که گوید ؛
که بر بالای چشم تست ابرو ؛ (امیر بیگ
نظیری ع) شکایت چون کنم از جور چشم
فتنه انگیزت ؛ که گر گویم ترا بالای چشم ابرو ست
می رنجی ؛ و خان آرزو در چراغ ذکر (ب)
کرده گوید که کنایه از اندک تعرض نه کردن
(طغرا ع) گل حیران گوید که در بالای چشمت
ابروست ؛ چشم نرگس را چو هرگز دیده ابرو
ندید ؛ صاحب بحر به نقل قول خان آرزو
صراحت کند که تای خطاب و نون نفی باشد
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حرف راست
گفتن کنایه است و صراحت زائد را نه پسندیم
چنانکه وارسته کرده و معنی دوم بهار لغو محض
آنچه خان آرزو (ب) را قائم کرده و از
کلام ملا طغرا سندش آورده به پابندی استعمال
طغرا می پرسیم از و که نون نفی را درین مصدر

ازکجا پیدا کردو تاے خطاب را درین مصدر
چگونه قائم دارد و کلمهٔ در راچسان می گذارد
و نون نفی را ازکجا می آرد ـ شک نیست که
این مصدر اصطلاحی را از کلام طغرا پیدا کردن
و معنی بیان کردهٔ ش آوردن حق اوست ـ
بالجمله ادعایش لفظاً و معنیً باطل و از کلام
ملا طغرا این مصدر اصطلاحی اصلا پیدا نمی شود
سکوت صاحب بحر خبر می دهد ازین که عیبش
رامی پوشد و نمی داند که در غلط اندازی حقیقت
جویان می کوشد آفرین بر بهار که بپاس و آبروے
مصدرش را لفظاً قائم داشت و در معنی
تصرف خفیفی کرد که راست گفتن را سهل
گفتن نگاشت و مصدر منفی را گذاشت و
لیکن باعتبار معنی بیان کردهٔ خان آرزو
منفی را مثبت قرار داده به مصدر الف
نگاشت این است طبع آزمائی محققین با نام
و نشان و تحقیق و تصحیف فارسی زبان ـ

(اردو) (الف) (۱) سچی بات کہنا (۲)
سہل بات کہنا (۳) خفیف سا تعرض کرنا
(ب) خفیف سا تعرض نہ کرنا ـ واضح ہو کہ
تعرض پر صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے ـ
حائل ہونا ـ مزاحمت ـ

بالایک بقول ضمیمهٔ برہان پشتهٔ کوچک
صاحب انند ہم بحوالهٔ فرہنگ فرنگ ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال
پیش شود توانیم عرض کرد که فارسیان کاف
تصغیر بر لفظ بالاے زیاده کرده اند دیگر ہیچ
تحتانی پنجم ہم زائد است و لفظ بالا درینجا
بمعنی پنجم اوست یعنی بلندی و معنی لفظی این بلندی
خفیف و کنایه از پشتهٔ کوچک معاصرین عجم بر
زبان ندارند (اردو) چھوٹا سا ٹیلا مذکر

بالائی بقول سروری (۱) معروف و (۲)
اسپ جنیبت باشد کذا فی التحفه ـ بہار گوید
که چون زند بالائی و ضرب بالائی ـ صاحب

فرہنگ فدائی نسبت معنی اوّل صراحت کند که بمعنی بلندی و رفعت است و از معنی دوم ساکت **مولف** عرض کند که متعلق به معنی پنجم لفظ بالاست و در آخر این یای مصدری است و بمجاز بمعنی زیادتی هم که داخل معنی اوّل و متعلق بمعنی ہشتم لفظ بالاست چنانکه (بالائی قیمت) بمعنی زیادتی قیمت (ظهوری ؏) کالا بچه بالائی قیمت بجه پستی ؎ صبر است سبک بار خریدار گرانست ؎ و نسبت معنی دوم عرض می شود که صاحب سروری سندی که از فردوسی برای این معنی پیش کرده همان است که بر لفظ (بالاے) به تحتانی واحد در آخر گذشت پس خیال ما این است که (بالاے) را کاتب سروری (بالائی) نوشت و اگر سند دیگر برای اینمعنی بدست آید توانیم عرض کرد که اصل این (اسپ بالائی) است یعنی اسپی که بالاے اسپ سواری یعنی علاوه اسپ سواری باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) بالائی - بقول آصفیه فارسی - بلندی - اُنچائی - علاوه اوپری - دوده کی ملائی - (۲) دیکھو بالا کے پہلے معنے

بالائین بقول اننداجوالۀ فرہنگ فرنگ بمعنی منسوب به بالاست **مؤلف** عرض کند که چنین نیست که یا و نون نسبت در آخر این زیاده کرده اند (اردو) بالائی بمعنی منسوب بالا

(۲۳۴۵) **بال برآراستن پرند** مصدر اصطلاحی بمعنی آماده پرواز شدن باشد (قاسم گونابادی ؏) همای ظفر صید فرخنده فال ؎ بقربان ترکش برآراست بال ؎ (اردو) آماده پرواز ہونا

بال برآوردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از احسان قمی سندی پیش کرده که به بال و پر برآوردن می آید (اردو) دیکھو بال و پر برآوردن

(۲۳۴۶) **بال برآهیختن نیزه** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از بلند شدن نیزہ باشد (کمال اصفہانی ؎) ہمچون کشف بسینہ سر اندر کشد اجل ؛ آنجا کہ نیزۂ تو بر آہیخت بال را ؛ بجای لفظ بال درینجا بمعنی ہمقصد است۔ کہ قد وقامت باشد و (بر آہیختن) بمعنی برکشیدن باشد مطلقاً پس معنی لفظی این برکشیدن نیزہ قد وقامت خود را وکنایہ از بلند شدن نش (اردو) نیزہ کا بلند ہونا۔

بال بر افشاندن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از ظہوری سند آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ از ین بیعد (بال طیاری بر افشاندن) پیداست کہ بمعنی آمادۂ پرواز شدن باشد کہ بجاے خودش می آید ولیکن معاصرین عجم (بال بر افشاندن) را ہم بر زبان دارند بمعنی (بال افشاندن) کہ گذشت (اردو) دیکھو بال افشاندن۔

(۲۲۲۵) **بال بر بال پرند** اصطلاح۔ از قبیل قدم بقدم کسی باشد و مراد از سراپا پیروی پرند چنانکہ ظہوری گوید (؎) بال بر بال ہما ہر سو نگاہم می برد ؛ از تماشای جمالت دیدہ در رفرخندگیست ؛ (اردو) بال بہ بال کہہ سکتے ہین جیسا کہ قدم بقدم کہتے ہین۔ یہہ انسانون کے لئے ہے اور وہ پرندے کے لئے۔

بال بر دوختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از اسدی طوسی سند آرد کہ بر (بال و پر بر دوختن) می آید۔ و مجرد بال بر دوختن محاورۂ فارسیان نباشد (اردو) دیکھو بال و پر بر دوختن

بال بر کندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال طائر برکندن و دور کردن کہ طاقت پرواز

زائل شود۔ و از پرواز باز ماند و این متعلق است بمعنی دوم لفظ بال (سعدی شیرازی ؎) کند جلوہ طاؤس صاحب جمال ٭ چہ می خواہی از باز برکندہ بال ٭ (اردو) پر اکھیڑنا

بال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از شانی شہدی سند آوردہ کہ بر (بال و پر پرواز بستن) می آید فارسیان استعمال (بال بستن) ہم براے طیور کردہ اند کہ بمعنی قوت پرواز زائل کردن است از بستن بال و پر۔ (ظہوری ؎) چہ بینش است کہ این بال بستگان دارند ٭ بچشم دام تو خوش کردہ اند دانۂ تو (اردو) پر باندہنا بقول آصفیہ پرین ڈور باندہنا تاکہ جانور نہ اڑ سکے۔

بالیوس بقول انند و رشیدی و ناصری (ایضاً) بسکون لام و ضم با بحوالۂ نسخۂ میرزا ولایت قندہار را گویند صاحبان برہان و جامع گویند کہ بہمین معنی بجای باے ابجد یای حطی ہم آمدہ صاحب برہان بر قندہار فرماید کہ بہ فتح اول بر وزن شرمسار نام شہریست معروف بعضی گویند کہ از ترکستانست و بقول بعض از ہندوستان تہار بر قندہار گویند کہ نام معبدی در گنگ بہشت کہ نام شہری است در حدود مشرق چنانکہ نظامی گنجوی فرماید در سکندرنامہ (؎) دگر بارہ بر مرز ہندوستان ٭ گذر کرد چون باد بر بوستان ٭ از آنجا بمشرق علم برفراخت ٭ یکی ماہ بر دشت و بر کوہ تاخت ٭ از ان راہ چون دوزخ تافتہ ٭ کز و پشت پای تپش یافتہ ٭ در آمد بہ آن شہر مینو سرشت ٭ کہ ترکانش خوانند گنگ بہشت ٭ ہوائی درو دید چون نوبہار ٭ پرستش گہی نام او قندہار ٭ و فرماید کہ اغلب کہ معرب است و در اصل گندہار بر وزن خمار بکاف فارسی و دال مخلوطہ الہا

که تلفظ آن بر غیر ہندی دشوار **مؤلف** عرض کند که از جغرافیهٔ حال قندہار شہریست در جنوب افغانستان۔ داخل افغانستان وخارج از ہند مقصود محققین ما بعد الذکر ہمین باشد که عوض موحدهٔ دوم تحتانی گیریم چنانکه صاحب برہان بالیوس را بہ یای حطی چہارم بہمین معنی آورده وشک نیست که ہمین اصل است صاحب کنز گوید که بالیوس بہ موحدهٔ اول و تحتانی چہارم بترکی زبان وکیل دولت و قنصل را گویند (انتہی) پس عجبی نیست که در زمانهٔ باستان وکیل دولت را در ہمین شہر مقام باشد وبہمین نام شہرت گرفت وعوام ناواقف از ماخذ تحتانی را موحده دانسته استعمالش بموحده کردند اندرین صورت مفرس باشد (اردو) گندہار بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ شہر قندہار۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے قندہار کا ذکر کو ترک فرمایا ہے۔

(۲۲۳۸) **بال بہم زدن** مصدر اصطلاحی۔ بال وپر را باہم حرکت دادن تا گرد وغبار بر پرنده وپرہا صاف وپاک شود (صائب ع) می زنم بال بہم تا فتد آتش در من ؎ (اردو) پر جھٹکنا۔

(۲۲۳۹) (الف) **بال پرواز** (اصطلاح)
(ب) **بال پرواز برآوردن** (الف) بالی که ذریعهٔ پرواز باشد مرکب اضافی۔ متعلق بمعنی دوم لفظ بال (صائب ؎) بال پرواز ہزاران چشم است ؎ از قناعت پر کاہی که مراست ؎ (ب) حاصل کردن وپیدا کردن پر وبال است برای پرواز (ظہوری ؎) دل برآورده بال پروازی ؎ کرده کنجشک صید شہبازی ؎ (اردو) (الف) پر وبال۔ بال وپر۔ پر وپرزے (ب) بال وپر نکالنا۔ پر وپرزے نکالنا

اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے
(بال و پر نکلنا) پر یہی معنے لکھے ہیں ۔
(الف) **بال تذرو** اصطلاح (الف) بقول بہار
(ب) **بال تذرو** کنایہ از ابر سپید کہ
ناگاہ از سیاہی پدید آید و باران آرد صاحب
بحر گوید کہ پارچہ ابر را گویند۔ صاحب غیاث
بر (تذرو) بہ ذال معجمہ دوم گوید کہ بمعنی
خروس صحرائی است و بدال مہملہ نوشتن
وخواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست و ہم
او بر (ب) فرماید کہ لکۂ ابر است وخان
آرزو در سراج (تذرو) را بہ ذال معجمہ
آوردہ گوید کہ مرغ معروف خوش رفتار
کہ اکثر در پاے سرو گردد ازین جہت عاشق
سرو گویند کذا فی الرشیدی وبحوالہ قوسی فرماید
کہ تذرو تر نگ۔ مرغی است از جنس ماکیان
وخروس کہ در بیشۂ استرآباد و مازندران
بسیار باشد و بغایت خوش رنگ بود و فرماید
کہ اعتماد مؤلف بر قول قوسی است کہ
صاحب زبان است (الخ) (میرزا
جلال اسیر ؎) پر می زند چو بال شکاری
قدح زموج ؎ بال تذرو دیدہ در آئینہ
ہوا ہے **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق کامل
(تذرو) بجاے خودش می آید اکثر محققین
فارسی زبان این را بذال معجمہ نوشتہ اند
وبعض شان بدال مہملہ ہم وکثرت بذال
معجمہ و ہمین قابل وثوق است پس این
اصطلاح را ہم بذال معجمہ عوض دال مہملہ توان
گرفت وجا دارد کہ در سند میرزا جلال ہم
ذال معجمہ باشد نہ دال مہملہ کہ محقق سند ما
بضرورت خود نقطہ را حذف کردہ باشد
چنانکہ عادت اوست وجا دارد کہ کاتب
مطبع دست تصرف دراز کردہ حیف است
کہ ہر دو محققین اول الذکر صراحت حروف
نکردند باتی حال مرکب اضافی است و اتحاد

باشد نہ کنایہ کہ بال تذرو بمعنی حقیقی ہم وجود دارد (اردو) ابر کا ٹکڑا۔ مذکر۔

بالتیق بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار دریاے بالتک را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالٹک کہ بہ تلے ہندیت (لغت انگلیسی) دریائی است کہ مابین شمال و مشرق جرمنی واقع است معاصرین عجم تای ہندی را بہ فوقانی بدل کردند و کاف را بہ قاف و براے اظہار کسرۂ تا بقاعدۂ ترکی تحتانی آوردند دیگر ہیچ (اردو) بالٹک زبان انگریزی مین ایک سمندر کا نام ہے جو جرمنی کے شمال و مشرق کے مابین واقع ہے مذکر۔

بال جنبانیدن مصدر اصطلاحی جناب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حرکت دادن بال و پر باشد و رسائی یافتن (اثیر ادمانی ؎) فلکش گفت مرو پیش کہ آنجا کہ توئی ؛ مرغ اندیشہ نیارد کہ بجنباند بال ؛ (اردو) پر مارنا۔ بقول آصفیہ پرواز کرنا اڑنا۔ دخل پانا۔ رسائی حاصل کرنا

بال خط استعمال۔ مرکّب اضافی است (۲۳۴۰) بمعنی نموے خط کہ بال بہ حیثیت اسم مصدر بالیدن بہ معنی نمو است چنانکہ ذکرش بر معنی ششم بال کردہ ایم (صائب ؎) دریای رحمتی است کہ موجش ز عنبر است ؛ روی عرق فشان تو در زیر بال خط ؛ (اردو) خط کا نمو۔ خط کا ابھار۔ مذکر۔ خط کی بلندی مؤنث

بال خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بال و پر خواستن بمعنی طلب بال و پر کردن پیداست نہ بال خواستن مخفی مبادکہ (بال و پر خواستن) کنایہ از ارادۂ گریز کردن باشد کہ بجای خودش می آید۔ (اردو) بال و پر چاہنا۔ گریز پر آمادہ ہونا۔

بال دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ کنایہ باشد از بلند کردن و بالا کردن
متعلق معنی ہشتم لفظ بال (صائب ے) سنگ
و آہن را بہمت می توانم بال داد ٭ صید
گر خواہم بشاہین ترازو می کنم ٭ شاعر گوید کہ
اگر خواہم کہ بشاہین ترازو صید کنم یعنی اگر
خواہم کہ بہ دغل و فریب وزن جنس را کم
سازم ہمت من می تواند کہ سنگ و آہن
یعنی سنگ ترازو را بلندی بخشد تا در وزن
جنس کمی رود ہد (اردو) بلند کرنا۔

(الف) **بالدار** اصطلاح۔ صاحب رہنما
(ب) **بال داشتن** سجوالہ سفرنامہ ناصر الدین
شاہ قاچار ذکر (الف) کردہ گوید کہ بمعنی
پرواز است و صاحب آصفی ذکر (ب)
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بلحاظ
(الف) کہ اسم فاعل ترکیبی است (ب) مصدر
است یعنی با بال و پر بودن ولیکن از سند
آصفی بال و پر داشتن پیداست کہ بجای خود نقش
می آید (ارسلان مشہدی ے) گرد سرت
گشتی و کردی طواف ٭ کعبہ اگر بال و پری داشتی
٭ مخفی مباد کہ (الف) متعلق بہ معنی دوم لفظ بال
است کہ بجایش گذشت (اردو) (الف)
پردار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ پروالا۔
اڑنے والا۔ (ب) پر و بال رکھنا۔

بال در سر کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب
بہار عجم گوید کہ جناب سراج المحققین می فرمایند
کہ صحیح (بال بر سر کشیدن) است زیرا کہ حفظ سر
در صورت مذکور است پس لفظ در غلط کاتب
باشد و زلہ بردارش (بہار) گوید کہ لفظ در
بمعنی بر نیز آمدہ چنانچہ (از عہدہ در آمدن)
بمعنی (از عہدہ بر آمدن) گذشت پس غلط
کاتب را دخلی نبود مؤلف آصف اللغات
عرض می کند کہ اگر غلط کاتب را دخلی نباشد
غلط سراج المحققین است کہ دخل در معقولات

ومحاورہ اہل زبان می دہد (باقر کاشی ؎)
دلیری کہ چون تیغ کین برکشد ٭ زبیمش ملک
بال در سر کشد ٭ خیال ما این است کہ سراج
المحققین ونزلہ بردار خوان آرزو یش ہر دو
دربرہ و درمی جنگند وکسی ازین ہر دو اصل
معنی اصطلاح را حل نمی کند للہ العجب
چہ مایہ احتیاط است وچہ رنگ تحقیق بہ تحقیق
ما (بال در سر کشیدن) خود ومغفر پوشیدن
است واین کنایہ باشد وکلمہ بال درینجا
متعلق بہ معنی دوم اوست کہ مغفر دو قسم باشد
یکی آہنین ودیگری ازپشم بافتہ کہ تیغ درو
کارگر نمی شود این است حقیقت (بال در
سر کشیدن) کہ موشگافی ہای ہر دو محققین ہند
نژاد از معنی اصطلاحی بہرہ نگرفتہ (اردو)
خود سر میں پہننا۔

بال دل استعمال مرکب اضافی است
بمعنی دل کہ دل را بہ بال تشبیہہ دادہ نظر
بحرکت دل ہمچو جناح طیور (ظہوری ؎)
ببال دل ظہوری بر سپہر عشق پروازی ٭
کہ کنجشک ضعیف خود شمارد اوج عنقا را
٭ (اردو) بال دل۔ ترکیب فارسی
کہہ سکتے ہیں۔ اسم مذکر۔ دل کی تشبیہہ
بازوی پرند کے ساتھہ۔

بال دمیدن استعمال۔ صاحب آصفی
بال روئیدن ذکر ہر دو مصادر کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بر
آمدن بال وپر است (ظہوری ؎) فروغ
آنچنان از مشاغل دمد ٭ کہ از زاغ بال ہمای
دمد ٭ (کمال اصفہانی ؎) بال مرغ طرب
از بادۂ رنگین روید ٭ داند این آنکہ حریف سوی
دلش راہبر است ٭ (اردو) پر نکلنا۔

بال ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی بے بال وپر شدن وافگندن

بال و پر بمعنی لازم و متعدی ہر دو (عرشی اصفہانی ے) شدم آنکہ در رواست چراخوار است مرغ دل ؎ چو دیدم ریختہ بال ملائک بر سر کویت ؎ (ظہوری ے) بجائی کہ بال اجابت بریزد ؎ بپرواز ہمت دعائی رساند ؎ (اردو) پر جھڑنا۔ پر گرنا۔ پر گرا دینا۔

(الف) **بال زدن** مصدر اصطلاحی۔

(ب) **بال زن** (الف) بقول بحر (۱) بمعنی پریدن و بہ پرواز آمدن و بہ تحقیق ما (۲) بال افشاندن پرند بسمل و مذبوح (شفائی اصفہانی ے) در آرزوی ناوک او بال می زند ؎ صید حرم کہ زود نگردد شکار کس ؎ و (ب) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون نون (۱) بہ معنی پران و پرندہ و بلحاظ تحقیق ما (۲) مرادف بال افشان (اردو) (الف) (۱) پر مارنا بقول آصفیہ پرواز کرنا۔ اڑنا (۲) پر جھاڑنا پر جھٹکنا۔ (ب) (۱) اڑنے والا (۲) دیکھو بال افشان

بال زین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ و سکون تحتانی و نون بمعنی بازوی زین مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و لفک اضافت مستعمل و متعلق باشد با معنی اول لفظ بال طالب سند استعمال باشیم (اردو) زین کے بازو کا حصہ۔ بازوے زین۔ مذکر۔

بالست بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و سراج بالام مفتوح بسین زدہ دوشیزہ و بکر را گویند (مولوی معنوی ے) کیست کہ از دمدمہ روح القدس ؎ حاملہ چون مریم بالست نیست ؎ مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از دو لغت زبان سنسکرت کہ بال بہ معنی دختر نابالغہ آمدہ و (ست) بفتح بمعنی زور و قوت و روح و خلاصہ و خوبی و فضیلت (کذا فی الساطع) پس فارسیان ازین ہر دو

لغت سنسکرت لغتی مرکب ساختند و برای دوشیزه و باکره استعمال کردند از کثرت استعمال فتح سین مهمله بلام نقل شد (اردو) باکره بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مونث۔ دوشیزه کنیا۔ اچھوتی۔

بال سمندر۔ استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی موی سمندر و متعلق بمعنی دوم لفظ بال۔ (صائب ع) آسوده نیست پردهٔ شرم از نگاه گرم ٭ آتش حریف بال سمندر نمی شود ٭ مخفی مباد که سمندر بقول برهان نام جانوریست که در آتش متکون می شود و از پوست او کلاه و رومال سازند و از موی او جامه بافند پس فارسیان درینجا بال را بمعنی مو استعمال کرده اند و این لغت سنسکرت است کذا فی الساطع (اردو) بال سمندر۔ سمندر کے بال۔ مذکر۔

بال سوختن۔ استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از سند پیش کرده اش بال و پر سوختن پیداست که بجای خوردش می آید که بمعنی حقیقی است لازم و متعدی هر دو۔ (طغرای مشهدی ع) قدح را زلب چهره افروخته ٭ بط باده را بال و پر سوخته ٭ (اردو) بال و پر جلنا۔ بال و پر جلانا۔

بالش۔ بقول جامع و سروری (۱) معروف و بقول برهان و ناصری بر وزن مالش آنچه زیر سر نهند۔ وارسته نسبت این گوید که مرادف بالشت است صاحب رشیدی فرماید که بالین و بالش و بالشت و بالشک معروف ازینجاست که چار بالش ملوک و اکابر بمعنی مسند و صدر است صاحب ناصری فرماید که بالشک بافتح کاف بهمان معنی و بقول مؤید چیزیکه هنگام غلطیدن زیر سر کنند و نیز آنچه بدان تکیه کنند چون بدست نشینند ماخوذ از بالیدن خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که بالین و بالش و بالشت و بالشک همه ماخوذ است از بالیدن

بمعنی افزودن و چون تکیه زیر سر موجب افزایش
فرش خواب است بطرف سر بدین نام موسوم
شد و گاهی پشت بدان کرده نشینند چنانکه
چار بالش مُوک و اکابر و چار بالش ازان
گویند که سابق تکیهٔ کلانی که حالا پس پشت
می دارند مرسوم نبود بلکه رسم آن بود که دو
تکیه بر پشت و دو بر یمین و یسار می داشتند
پس حقیقت چار بالش همان چار تکیه (الخ)
مؤلف عرض کند که حق اینست که بال بمعنی
پر طیور و جناح طیور که گذشت اسم مصدر بالیدن
و بالش حاصل بالمصدر رش که بر معنی دوم
می آید و درینجا مرکب از بال و شین نسبت بمعنی
منسوب به بال چنانکه بوتش منسوب به بوت.
صاحب قانون دستگیری ذکر شین نسبت
کرده و بالش را هم بسند این آورده پس
بالش با شین نسبت کنایه باشد از تکیه که بالای
تکیه نهند. صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین ماست
و اهل زبان بود صراحت کرده مخفی مباد که پیشینیان
و اهل ولایت این زمان هم پر و بال مرغان
را در بالش می کنند و میگردند و همین است
تعلق بالش با بال (و ناز بالش) که می آید
تکیهٔ نازکی که بالای بالش نهند فدائی صراحت
این هم فرموده و بالشک که می آید به کاف تصغیر
بالش کوچکی که زیر رخساره نهند و فی زماننا
بر بالش استراحت آرام موسوم و بمشاهدهٔ ما
هم آمده و معاصرین عجم هم در خصوص با ما متفق
و بالین بزیادت یا و نون نسبت بر لفظ بال
بمعنی منسوب به بازو و جناح تکیه نرمی که بر بالش
استراحت دو طرف نهند و لفظ بال درینجا
بمعنی اوّل اوست یعنی بازو و مجازاً بمعنی
عام یعنی برای بالش زیر سر هم مستعمل شد و
بالشت مزید علیه بالش بزیادت فوقانی در آخر
و مرادف بالش چنانکه فرامش و فرامشت و
یادآش و یادداشت محققین بالا کار از نزاکت

معنی و ماخذ نگرفته اند و اسپ و خر را یک تازیانه
رانده. خان آرزو که بالین و بالش و بالشت
و بالشک هر چهار را ماخوذ از بالیدن آورده
حق آنست که پی بتحقیقت نبرده بالیدن ماخوذ
از بال است و این هر چهار اصطلاح هم از
همان لفظ بال مرکب پس قول خان آرزو
بعید از تحقیق است و هم او حقیقت چار بالش
را که بالا بیان کرده سکندری خورده یعنی منعم خان
که دو تکیهٔ پشت و دو تکیهٔ یمین و یسار را
چار بالش نام کردند و اینقدر رفع دخل
کند که پیشینیان در پس پشت تکیهٔ کلان می داشتند
چنانکه زمانیان بلکه بعوض آن دو تکیهٔ پس پشت
می کردند (الخ) می پرسیم ازو که این واقعهٔ
تاریخی را از کجا پیدا کرد چیزی نیست که برای تکمیل
تعداد چار بالش مضمون خلاف واقعه را
تصنیف می کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
که (چار بالش) بالش پشت و دو بالش یمین و
یسار و بالش زیرین را نام است و همین بالش
زیرین بمعنی پنجم می آید چنانکه حکیم سنائی گفته
(ع) تا که بنشست خواجه بر بالش به بالش
آمد ز ناز در. بالش ۴ اینست تحقیق محققین
با نام و نشان و حقیقت جگر کاوی ما (اردو)
تکیه بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. بالش
سرہانے رکھنے کی چیز۔

(۲) بالش. بقول سروری نمو و افزایش
و بقول جامع و برهان بالیدن و نمو کردن
صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که معنی
بالیدن صاحب مؤید بحواله دستور فرماید که
بمعنی افزون و بقول خان آرزو در سراج
حاصل بالمصدر بالیدن. سند این از حکیم
سنائی بر معنی اول مذکور شد مؤلف عرض کند
که ما با خان آرزو اتفاق داریم و طرز تعریف
جامع و برهان و ناصری را نمی پسندیم و صاحب
سفرنگ هم در (نامهٔ دشت وخشور جمشید) بر

فقرۂ صد و پنجاہ و چار و در (پند نامۂ سکندری) در سبتی فقرہ ذکر این کردہ (امیر خسرو) دگر گفت از خور شہانش چو سپہر است * در آن بالش زر بالا یا زر پیراست * (اردو) نمو - مذکر - افزایش - مؤنث بالیدن کا حاصل بالمصدر

(۴۳) بالش - بقول برہان و سراج کنڈی را نیز گویند کہ بر صندوقہا زنند خصوصاً آنچہ قفل بران گذارند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجازاً معنی دوم باشد یعنی چیزی است بر سر پوش صندوق از آہن و مس و غیرہ ذلک درست کنند کہ از سطح چوب بلند باشد و بوسیلۂ آن صندوق را مقفل سازند و آنرا در دکن پدک نام است و گاہی از زنجیر ہم ہمین کار گیرند (اردو) چھپکا - بقول آصفیہ ہم مذکر - صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی مین آکر اُسے بند کر دیتا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو پدک کہتے ہیں اُس آہنی یا برنجی کنڈی کا نام ہے جو صندوق یا الماری یا دروازے مین اس غرض سے لگاتے مین کہ اسمین قفل لگا دین -

(۴۴) بالش - بقول برہان زر ری باشد بمقدار معین صاحب ناصری گوید کہ این اصطلاح مغل است خان آرزو در سراج گوید کہ زری بمقدار ہشت مثقال و دو دانگ کہ در قدیم نزد بادشاہان اتراک رائج بود - مؤلف عرض کند کہ (بالش زر) اصطلاحی است بہمین معنی و (بالش نقرہ) ہم کہ می آید و از مجرد بالش این سکۂ طلا و نقرہ را نتوانیم گرفت تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید و بوجود سند توانیم عرض کرد کہ این سکہ ہم بالیدگی دارد و متعلق باشد بمعنی دوم حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت

(اردو) ایک سکۂ طلا و نقرہ کا نام فارسی مین بالش ہے دیکھو بالشِ زر اور بالشِ نقرہ۔ مذکر

(۵) بالش۔ بقول بہار بمعنی مسند و این مجاز است مؤلف عرض کند کہ زیر انداز مسند باشد کہ آن را بضرورت نرمی با پر ہای طیور یا پنبہ پُر کنند و جزو مسند است و مجازاً مسند ہم و ما اشارۂ این بمعنی اول کردہ ایم و از کلام حکیم سنائی برای ہمین معنی سندی ہم بہ مذکور (اردو) بالش۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ آرام کی جگہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فارسیون نے زیر انداز مسند اور مسند کو بھی بالش کہا ہے۔ وہ روئی یا پرون کا گدا جو نرمی کے لئے مسند کے نیچے بچھاتے ہین۔ (مذکر) صاحب آصفیہ نے گدا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ گدیلا۔ توشک روئی دار بستر۔

بالش بزیر سر نہادن استعمال۔ بمعنی (۲۴۲۲)
حقیقی و متعلق بمعنی اول بالش باشد۔ (ظہوری ؒ) می نہد خوش بالش نرمی بزیر سر مرا ٭ از خس و خاشاک کویش بستری می بایدم ٭ (ولہ ؒ) بزیر سر ورع را خواب مستی می نہد بالش ٭ ظہوری گرچنین افسانۂ جام و سبو گوید ٭ (اردو) تکیہ زیر سر رکھنا

بالش پر اصطلاح۔ بہ فتح بای فارسی۔ بقول انند و بہار تکیہ کہ پرہا دران آگندہ باشند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی دیگر ہیچ (اردو) پرون کا تکیہ۔ مذکر۔ یعنی وہ تکیہ جسمین پر بھرے ہون

بالشت بقول سروری و جہانگیری و دا... و جامع مرادف بالش و بقول برہان بالشتی کہ در زیر سر نہند (عماد الدین فقیہ رباعی) در چشم محققان چہ زیبا و چہ زشت ٭ منزل عاشقان چہ دوزخ چہ بہشت ٭ پوشیدن بیدلان چہ اطلس چہ پلاس ٭ زیر سر عاشقان

چہ بالشت وچہ خشت (یحیی کاشی ے) بابسر
بیدوستان دولت نگرد جفت اگر ہا از پرو
بال ہما سازند پر بالشت را۔ **مؤلف**
عرض کند کہ ما حقیقت این بر بالش بیان
کردہ ایم کہ این مزید علیہ آنست بہار این
را بمعنی سند ہم آوردہ مشتاق سند استعمال
باشیم اگرچہ ہمین معنی بر معنی پنجم بالش گذشت
وحقیقتش ہمہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو
بالش کے پہلے اور پانچوین معنے۔

بالشت پر | استعمال۔ بہ فتح بای فارسی۔
بقول بہار بہ سند ملاطغرا مرادف (بالش پر)
کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی
است (ملاطغراے) صد مرغ دل بہنقار
از بال خود کشد پر ہا جائیکہ آن پر پر وبالشت
پر ندارد ہا بخیال ما در مصرع دوم این لفظ
پر بالضم است مقصود شاعر این باشد کہ جائی
کہ پر پر وبالشت خود را پر واگندہ ندارد
مرغ دل بہنقار خودش از بازوی خود پر می کند
تا بالش پر پر ورا پر کند تغافل (اردو) دیکھو بالش پر

بالشت پیل | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) آنچہ
در اوائل حال برای آموختن پیل نوگرفتہ ہم
از پنبہ بمقدار تکیہ کلان راست کنند و باوی
دہند صاحب آنند بحوالہ غیاث وصاحب
غیاث بحوالہ شرح قران السعدین ذکر این
کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بالش کلانی کہ
بالای پشت پیل کنند برای سواری معاصرین
عجم تصدیق این کنند۔ مرکب اضافی است
ومعاصرین عجم این را بر سبیل مجاز بمعنی (۲)
مطلق بالش کلان تر ہم استعمال کنند مخفی
مباد کہ (باولی دادن) بقول بحر دلیر گردانیدن
جانور شکاری است بسبب گیراندن جانور
دیگر۔ بخیال ما معنی اول و دوم فرقی ندارد
(اردو) (۱) وہ بڑا تکیہ یا گدی یا گدا
اور گدیلہ جسکے ذریعہ سے نئے ہاتھی کو

سد ہاتے ہین اور اسکی پیٹھہ پر ڈالکر سواری
کرتے ہین۔ مذکر (۲) مطلق بہت بڑا تکیہ مذکر
بالشتچہ اصطلاح۔ بقول مؤید وہفت
بالشت خورد صاحب انند گوید کہ بدون
فوقانی بالشچہ ہم بہمین معنی است مؤلف
عرض کند کہ کلمۂ چہ بقول برہان باخفای
ثانی افادۂ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند
ہمچون باغچہ و دیگچہ پس تکیہ کوچک باشد
و بس مرادف بالشتک کہ می آید و مرکب از
بالشت و چہ (اردو) چھوٹا تکیہ۔ مذکر۔
بالشتک بقول ضمیمۂ برہان (۱) مصغر
بالشت و (۲) چیزیست از پارچہ وجامہ
پیچیدہ مانند بالشت کوچکی کہ بر استخوان
شکستہ بندند و فرماید کہ در مؤید بمعنی آخر
بالشنک آمدہ کہ بجای فوقانی نون باشد
صاحب انند صراحت کند کہ بکسر لام و فتح
فوقانی است و بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
اول قانع. صاحب مؤید بر بالشنک کہ
بہ نون پنجم می آید بذکر معنی دوم گوید کہ اگرچہ
در رسالۂ علمی بہ نون نوشتہ ولیکن این معنی
تقاضا می کند کہ مصغر بالشت گیریم بفوقانی
پنجم مؤلف عرض کند کہ ہر دو درست
است معنی بالشتک بہ فوقانی و بالشنک
بہ نون زیرا کہ چنانکہ بالشت مزید علیہ بالش
است ہمچنین بالشن بہ نون آخر ہم مزید علیہ
بالش آمدہ پس کاف تصغیر بر ہر دو زیادہ
توان کرد بنا بر حال بمعنی اول تکیۂ خورد
و بمعنی دوم ہم شبیہہ تکیۂ خورد کہ دو طرف
استخوان شکستہ قائم کردہ می بندند۔
(اردو) (۱) چھوٹا تکیہ۔ مذکر (۲) گدی
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث دہ تہ بند
یا چوتہہ کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھہ کر
اوپر سے پٹی باندہ دیتے ہین۔
بالشتن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بضم لام وسکون شین معجمہ دعا کردن
درحق دیگری و بہمین معنی بہ سین مہملہ ہم
آمدہ مؤلف عرض کند کہ این مصدریست
غریب کہ محققین مصادر فارسی ذکر این
نکردہ اند و نیز بان عربی و ترکی و سنسکرت
وغیر ذلک ہم ماخذ این یافتہ نمی شود اگر
بمعنی پر کردن می بود موافق قیاس بود کہ اسم
مصدر این بالش قرار میدادیم باینہمہ حال
طالب سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر
زبان ندارند بدون سند اعتبار را نشاید
(اردو) دعا کرنا کسی دوسرے کے حق مین

بالشچہ بقول ہفت بکسر لام وفتح جیم فارسی
مرادف بالشتچہ کہ بفوقانی بہم گذشت صاحب
شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ مرکب از بالش وچہ چنانکہ تعریفش بر
بالشتچہ گذشت (اردو) دیکھو بالشتچہ۔

بالش زر اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
(ضمیمہ) باصطلاح تاتار ہشت مثقال و
دو دانگ و بقول برہان و بحر مخصوص بزر
طلا و فرماید کہ در قدیم نزد پادشاہان اتراک
مصطلح بود صاحب جامع فرماید کہ در
قدیم ہشت مثقال و دو دانگ طلا بود
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی حقیقی
است محققین ترکی زبان ذکر این نکردہ اند
و ظاہرا نام سکہ طلا باشد بوزن مذکور کہ
ہیئت کذائیش بالش کوچکی را ماند و کنایہ
باشد (اردو) زمانہ قدیم مین شاہان
ترک کا ایک طلائی سکہ تھا جس کا وزن
آٹھ مثقال اور دو دانگ اسی کا نام فارسی
مین بالش زر تھا۔ مذکر۔

(۲۲۲۴) بالش زیر سر نہادن استعمال۔ بہمان
است کہ بر (بالش بزیر سر نہادن) گذشت
(ظہوری ع) گسترانم بہر طاقت بستر بیتابئی
ہا بالش بیماری زیر سر صحبت نہیم ہا۔

(اردو) تکیہ بالش بزیر سر نہادن ۔

بالش عالی اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از مسند عالی ۔ صاحبان بحر و ہفت و مؤیّد و مسند عالی قانع **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و بمعنی لفظی این مسند بلند و ہیچ کنایہ نیست و متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالش کہ گذشت (اردو) مسند عالی ۔ مؤنث ۔

بالشک بقول برہان با کاف (۱) بر وزن و معنی باشت است کہ در زیر سر گذارند و (۲) بفتح رابع مصغر بالش ۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع و بقول رشیدی مرادف باشت صاحب جامع بذکر بالشت و بالشک فرماید کہ با تا و کاف و بکسر لام بالش معروف خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید کہ اگرچہ بکسر لام و سکون شین و کاف نوشتہ اند در صورتی کہ سند آن بہم رسد ظاہرا در اصل تصغیر بالش باشد کہ بسبب کثرت استعمال تحریفی در اعراب آن شدہ و در اصل معنی تکیۂ زیر سر است **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ نمیداند کہ کاف زائد در آخر کلمہ می آید چنانکہ زرلو و زرلوک ۔ پرستو و پرستوک پس چرا در معنی اول اشکالی پیدا کردہ می خواہد کہ بر معنی دوم اکتفا کند حقیقت اینست کہ بمعنی اول مزید علیہ بالش است چنانکہ بالشت و بمعنی دوم مصغر بالش کہ اشارہ این بر بالش ہم کردہ ایم (اردو) (۱) تکیہ ۔ مذکر (۲) چھوٹا تکیہ ۔ مذکر ۔

بالش کج نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱) خواب گران کردن و (۲) از فرط بمعنی نخوت و غرور بہم رسانیدن دیگری غیر از بحر ذکر این نکرد (بالین کج نہادن) بمعنی اول می آید و ہم برین قیاس این را ہم توان گرفت خلاف قیاس نیست کہ کجی بالش و بالین علامت گران خوابی است

(۴۲۲۵)

که گران خواب بیخبری پهلو بدل کند و بالش
بجای خود نماند - برای معنی دوم طالب
سند باشیم که معنی حقیقی هیچ تعلق از نخوت
و غرور ندارد (اردو) (۱) گهری نیند
سونا - بقول آصفیه نهایت غافل اور بیخبر
سونا - خواب خرگوش مین هونا - سکهه نیند
سونا - (۲) غرور کرنا -

بال شکستن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی بازو شکستن و پر و بال و
موی شکستن باشد بلحاظ معنی اول و دوم
لفظ بال (مسیح کاشی ؎) چشمت مدامن
مژگان بر کباب دل ٭ بادی زده که بال
سمندر شکسته است ٭ (صائب ؎) پروانه
امن ببال و پر تست زینهار ٭ مشکن مرا که
می‌شکنی بال خویش را ٭ (وله ؎) در آه
اختیار ندارند بیدلان ٭ بال شکسته مانع پروازنی
تیر نیست ٭ (اردو) بازو توڑنا ٹوٹنا
پر و بال توڑنا - ٹوٹنا -

بالش گذاشتن بیخبری استعمال بمعنی قائم
کردن بالش سر بر آن چیز (ظهوری ؎)
خوش آنکه پیش درت بسترم چنان افتد
که بالشی بسر آستانه نگذارم ٭ (اردو)
تکیه قائم کرنا تکیه رکهنا -

بالشن بقول سروری بکسر لام (۱) همان
بالش مرقوم بمعنی اول (حکیم فرخی ؎) ز خشت
روده از دینار و از گوهر توانگر شده ٭ گوزن
از لاله اندر دشت با بالشن و بستر شده ٭ صاحب
شمس بحواله ابراهیمی گوید که بفتح اول و کسر
سوم (۲) بمعنی آشنا - مؤلف عرض کند
که از سند بالا پیداست که بسکون شین معجمه
و نون است و حرفی نیست که مزید علیه بالش
باشد چنانکه گذارش و گذارشن و به معنی
دوم تا آنکه سند استعمال پیش نه شود اعتبار

رانشاید که معاصرین عجم بر زبان ندارند و
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد (اردو) (۱) دیکھو بالش کے پہلے
معنے (۲) دیکھو آشنا۔

(الف) بالش نرم زیر سر گذاشتن	مصادر اصطلاحی
(ب) بالش نرم زیر سر نهادن	
(ج) بالش نرم زیر کسی گذاشتن	(الف)

و (ب) بقول بحر (۱) خوشحال گردانیدن
کسی را بطریق خوشامد و تیتال بهار بذکر معنی
بالا گوید که از اهل زبان بتحقیق پیوسته که (۲)
بمعنی خوشامد کردن از راه تمسخر و ریشخند است
صاحبان برهان و جهانگیری و رشیدی نسبت
(ب) بر معنی اول قانع و صاحب سروری
در ضمیمهٔ کتاب گوید که کنایه از خوشحال کردن
کسی را بفریب و خوشامد گفتن و غرور دادن
خان آرزو در چراغ بذکر (ج) فرماید که
خوشامد کردن و گوید که این از اهل زبان
به تحقیق رسیده (ظهوری[1] ؎) راحت بنهاده
بالش نرم بزیر سر داغت از جگرها ی کلفت
عرض کند که از سند ظهوری معنی اوّل به ثبوت
می‌رسد و معنی دوم را تعریف صاحب سروری
حکم سند دارد که از اهل زبان است ولیکن
جدّت خان آرزو را نمی‌پسندیم که (کسی) را
داخل اصطلاح کرده میخواهد که موضوع
کتاب چراغ هدایت را در ریشخند اندازد
وای بر محققی که (بالش زیر سر) را (زیر کسی)
قرار دهد۔ فتامّل۔ بالجمله معنی حقیقی این
(۳) تکیهٔ نرم را زیر سر کردن است و معنی
اوّل و دوم کنایه باشد (اردو) (الف)
و (ب) (۱) کسی کو خوشامد سے خوش کرنا
(۲) تمسخر سے خوشامد کرنا (۳) نرم تکیہ
سرہانے لینا۔ (ج) خوشامد کرنا۔

بالش نقره | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
هشت درم و دو دانگ باشد صاحب

برہان گوید کہ برای نقرہ مخصوص صاحبان
جامع و بحر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض
کند کہ مرکب اضافی است از قبیل بالش
زر نام سکۂ از نقرہ کہ وزن آن بمقدار
ہشت درم و دو دانگ است کہ در زمانۂ
باستان مروج بود (اردو) ایک نقرئی
سکہ جس کا وزن آٹھ درم اور دو دانگ
اور زمانۂ سلف مین مروج تھا اسکی تاریخی
حالت معلوم نہ ہوسکی ۔

بالشنک صاحب مؤید ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ این ہمان است کہ بہ بالشتک
بہ فوقانی بجم گذشت و ذکر ماخذ این ہم ہمانجا
کردہ ایم (اردو) دیکھو بالشتک ۔

بال طیاری برافشاندن مصدر
اصطلاحی ۔ کنایہ از آمادۂ پرواز شدن
است (ظہوری ۵) گہی کشادہ ز سم ہا
دہان براہ خوری ۔ گہی ز بال برافشاندہ
بال طیاری ۔ معنی مباد کہ طیاری درینجا
بمعنی پرواز است و (بال پرواز برافشاندن)
چیزی است کہ طیور قبل از پرواز جناح
خود را برمی افشانند و این علامت
آمادگی برای پرواز است (اردو)
آمادۂ پرواز ہونا ۔ اڑنے کے لئے پر جھٹکنا ۔
پر تولنا ۔

بالغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بضم لام (۱) شاخ گاو خالی کردہ شدہ کہ
بدان شراب خورند و بکسر لام پیمانۂ شراب (استاد عمارہ ۵) باچنگ مغدیانہ و با بالغ
شراب ۔ آمد بخوان چاکر خود خواجہ با صواب ۔ و فرماید کہ (۲) در نسخۂ میرزا اسطرلابی
است کہ بضم لام نام ولایتی است شمالی و بحوالۂ مؤید گوید کہ بہ بای فارسی و فتح
لام است صاحب برہان نذکرہ ہر سہ معانی فرماید کہ معنی اول بکرجستان متعارفست

وبکسر ثالث هم بدین معنی آمده و به (پالغ) به بای فارسی گوید که پیمانهٔ شرابی را گویند که
از شاخ کرگدن و گاو و استخوان فیل و چوب سازند صاحب رشیدی بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت از ترکستان است که آن را (خان بالغ) هم گویند
صاحب جامع بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند که (۲) در عربی زبان بقول منتخب بمعنی
نیکو و رسنده و جوان بحد مردی رسنده خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی
دوم گوید که این غلط است زیرا که ولایت نیست شهریست که دار الملک سلاطین
خطاست بلکه (خان بالغ) است چنانکه از مطلع السعدین بوضوح می پیوندد (الخ)
مؤلف گوید که درست می گوید و نسبت ماخذ عرض می شود که بقول معاصرین عجم اصل
لغت که اسم جامد فارسی زبان است به بای فارسی است بمعنی پیاله و جام شراب و این
مبدل پاتق ترکی است که قاف به غین بدل شد چنانکه آروق و آروغ بعض معاصرین
ترک تصدیق پاتق کنند ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت بای حال بالغ مبدل
پالغ باشد که می آید بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه اسپ و اسب و تپ و تب و معنی دوم
را وجه تسمیه معلوم نه شد که چرا این شهر را بدین نام موسوم کردند حیف است که معاصرین
عجم از صفات این شهر خبر ندارند تا وجه تسمیهٔ این از لفظ بالغ پیدا می کردیم و ظاهر المخفف
(خان بالغ) است و خان بالغ که نام شهر بود مرکب توصیفی بمعنی خانهٔ نیک باشد منظر بر خوبی
آن شهر یا (خان بالغ) لقب کسی باشد که این را آباد کرد والله اعلم بحقیقة الحال نسبت معنی
سوم همین قدر کافی است که فارسیان این لغت عرب را بترکیب خود استعمال کرده اند

کہ در ملحقات می آید ازینجاست کہ ما ذکرش کردیم (اردو) (۱) شراب کا پیالہ ۔ مذکر۔
(۲) ایک شہر کا نام بالغ اور خان بالغ بھی ہے جو سلاطین خطا کا دار الملک تھا۔ مذکر۔
(۳) بالغ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ رسا ۔ پہنچنے والا ۔ جوان ۔ سیانا ۔ پورا مرد ۔

(الف) **بالغ کلام** اصطلاح ۔ بہار
(ب) **بالغ نظر** ذکر (الف) کردہ
از معنی ساکت و از فقرۂ ظہوری سند گیرد
کہ در مدح ممدوح نوشتہ (وہو ہذا) بالغ
کلامان مدرسۂ سخن بطفلان مکتب زبان
دانیش ؛؛ مؤلف عرض کند کہ مراد از
پختہ کلام باشد و متعلق بمعنی سوم لفظ بالغ
کہ گذشت و نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ بہ
اسعان بنگرد (صائب ؎) نیست صنائع
را خبر ز افسانۂ عشق مجاز ٭ دیدۂ بالغ نظر
را ابجد طفلانہ نیست ٭ (والہ ہروی ؎)
با او ہمہ کس ز زادہ خود نیز نسنجد ٭ میزان جو
تمیز آمدہ بالغ نظران را ٭ صاحب تجربہ ہم فہم
(ب) کردہ بخیال ما این ہم متعلق است
بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت اسم فاعل
ترکیبی (اردو) (الف) پختہ کلام ۔ کہہ سکتے
ہین ۔ یعنے وہ شخص جسکا کلام پختہ ہو (ب)
بالغ نظر ۔ بقول آصفیہ ۔ غائر نظر ۔ حقیقت مین

(الف) **بال فشان** اصطلاح ۔ ہمان بال افشان و بال افشاندن کہ گذشت و بال
(ب) **بال فشاندن** افشانی حاصل بالمصدرش (صائب ؎) با قامت خمیدہ جوانانہ
زیستن ٭ در زیر تیغ بال فشانی ز بسملست ٭ (اردو) دیکھو بال افشان و بال افشاندن

بال فشان کردن طائر بر فرق کسی مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از سایہ افگن کردن طائر بر سر کسی (ظہوری ؎) سایۂ رنگ نازکم بر دبرش ز بال و پر ٭

بخت بعزم قمار کند بال فشان همای را (مخفی) گردنش در قفس که پرندگان را در قفس از حرا[م]
باد که از همین سند. بال فشاندن طائر بر فرق صحبت پر و بال می ریزد (صائب سه)
هم بمعنی سایه کردن پرنده بر سر پیدا می شود من همان روز زبال و پر خود شستم
(اردو) پرنده کو سایه افگن کرنا۔ دست چو که درین تنگ قفس بال فشانم

بال فشان کردن طائر در قفس | مصدر اصطلاحی کنایه باشد از مقید گردند (اردو) طائر کو پنجره مین بند کرنا۔ (۱۲۷۴)

بالقس | بقول برهان بکسر قاف و سکون سین بی نقطه بزبان رومی رستنی باشد دوائی اگر آن را بخایند و برگزندگان افگنند در حال بمیرد و در عربی رجل الحمامه خوانند. و ابوخلسا همانست. صاحب محیط بر رجل الحمام گوید که همان شنجار که معرب شنگال فارسی و ساق الحمام هم نام دارد مؤلف عرض کند که همین لغت رومی بر زبان فارسیان است و ما تعریف این بر ابوخلسا کرده ایم (اردو) دیکهو ابوخلسا۔

بال کاغذی | اصطلاح - بقول تحقیق الاصطلاحات به معنی بال سست باشد مؤلف عرض کند که اگر (بال کاغذی) را اصطلاح قرار دهیم معنی آن کنایه باشد از بازوی مصنوعی (صائب سه) ببال کاغذ عقل می پرم

صائب دران چمن که سمندر لباب میگردد

ولیکن از کلام صائب (ببال عقل پریدن) بمعنی بلند پروازی کردن پیداست فتامل واین من وجه متعلق باشد به (ببال دیگری پریدن) که می آید (اردو) مصنوعی بازو و معنوی بال کر

بالکانه | صاحب سروری بحواله نسخه حسین وفائی گوید که دریچه که از درون خانه بیرون را

توان دید و بیرونیان نتوانند که درون را
ببینند و بحوالهٔ تحفه گوید که مراد از دریچهٔ
آهنین باشد که چوبین را پنجره گویند و فرهنگ
که در فرهنگ به بای فارسی آورده (رودکی
ے)) بهشت آئین سرائی را بپرداخت ؎
زهر گونه دران تمثالها ساخت ؎ ز عود و
عنبر آنرا آستانه ؎ درش سیمین و زرین
بالکانه ؎ (کمال اسمعیل ے) ترسم ز بالکانهٔ
دیده برون جهد ؎ این چند قطره خون که بمحل
وفای تست ؎ صاحب برهان بذکر معنی بالا
گوید که دریچهٔ مشبکی که از طلا و نقره و امثال
آن سازند و بقول بعض بمعنی شبکه مطلقاً نیز
آنکه از آهن و برنج و غیره سازند و آنچه
از چوب و استخوان و امثال آن باشد پنجره
گویند صاحب رشیدی فرماید که مرادف
بارکانه. دریچهٔ مشبکی که از درون بیرون
توان دید و بیای فارسی اصح است و بقول

صاحب جامع پنجرهٔ آهنی و برنجی که مشبک
سازند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان
قول رشیدی را نقل کرده گوید که آنچه بیای
فارسی اصح گوید وجه آن ظاهر نیست صاحب
برهان (پالگانه) را به با و کاف فارسی دریچهٔ
خانه گفته و صاحب رشیدی بر (پالکانه)
به بای فارسی و کاف عربی گوید که غرفه است
نه دریچه مؤلف عرض کند که اصل این (بادگانه)
به دال مهمله سوم که بجایش گذشت و صراحت
ماخذش همه رانجا کرده ایم و درینجا همین قدر
کافی است که دال مهمله به لام بدل شد چنانکه
دغ و لغ مخفی مباد که بادگانه که بدال مهمله و
کاف فارسی گذشت و بالکانه که به لام و
کاف عربی زیر تعریف است و پالگانه
که به بای فارسی و لام و کاف فارسی می آید
هر سه مبدل (بادخانه) باشد و تعریفش
همان که بر بادگانه مذکور شد و بقول محققین بالا

کہ دریچہ بالا گذشت و بر پالگانہ ہم می آید. دریچہ مشبک را نام است و بس کہ بنای آن برای نفوذ ہوا است قلب اضافت خانۂ باد آنچہ دریچہ خای معجمہ بہ کاف بدل شدہ است ہم قرین قیاس است چنانکہ خمان و کمان و تلخ و تلک بعض محققین (پالگانہ) را کہ بہ باد کاف فارسی می آید بکاف عربی ہم نوشتہ اند تصفیہ آن بجای خودش کنیم کہ ہر دو صحیح باشد و آنچہ صاحب رشیدی (بارکانہ) مرادف (پالکانہ) نوشتہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل است کہ رای مہملہ بہ لام و بالعکس بدل می شود چنانکہ چنار و چنال بالجملہ ازین قدر تحقیق متحقق شد کہ اصح بہ بای عربی است نہ فارسی چنانکہ بعض محققین بدون غور بر ماخذ رای زدہ اند۔ این است حقیقت این لغت۔

(اردو) دیکھو بادگانہ۔

بال کشادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی بال و پر کشادن کہ طائران بذوق مستی می بالند (سلیم طہرانی ھ) تذرو بال کشاید ز شوق بر سر سرو چنانکہ بر سر خوبان علاقۂ دستارہ و (۲) بمعنی پرواز و سیر کردن (حافظ شیراز ھ) عقاب جور کشادست بال در ہمہ شہر کمان گوشہ نشینی و تیر آہی نیست ہ (اردو) (۱) پر کھولکر حالت مستی مین گھومنا جیسے کبوتر اور بٹیر اور مور اور فیل مرغ گھوما کرتا ہے (۲) اڑنا۔ چکر لگانا۔ منڈلانا۔ بقول آصفیہ چیلونکا کسی مردار کے گرد اڑتے پھرنا چکر لگانا۔ گھومنا۔ (آتش ھ) منڈلا رہے ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح ہ شاید دہان سگ سے مرا استخوان گرا ہ

بال کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش (بال و پر کشیدن در آب) پیداست کہ بجای خودش می‌آید (اردو) دیکھو بال و پر کشیدن در آب۔

بالکون | اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (۱) بالاخانہ و (۲) مہتابی۔ صاحب بولچال بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ مفرّس (بال کنی) است کہ در لغت انگلیسی مہتابی را گویند مخفی مبادکہ مہتابی در فارسی زبان بقول غیاث عمارتی کوچک کہ برلب حوض برای سیر مہتاب سازند و بقول بہار عمارتی بلند سطح بی سقف خواہ از گچ و سنگ و خشت خواہ از خاک کہ پیش ایوان یا در میان صحن سرای و باغ سازند برای نشستن و سیر مہتاب (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بال بمعنی فوق و بالا بر معنی ہشتمش گذشت و کون بضم اوّل و سکون ثانی بقول برہان بمعنی نشستگاہ پس اگر این را ترکیب بال با کون بقلب اضافت گیریم معنی لفظی این نشستگاہ بالا و کنایہ از بالاخانہ و مہتابی باشد و نیز صورت ہیچ ضرورت ندارد کہ این را مفرّس گیریم و (بال کنی) در انگلیسی زبان بمعنی بالاخانہ و بار جاو برآمدہ (اردو) (۱) دیکھو بالاخانہ۔ مذکر (۲) مہتابی۔ بقول آصفیہ ایک اونچا بڑا۔ کہلا ہوا کٹہہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ مین چاندنی کی بہار دیکھنے کے لئے بنا دیتے مین۔ (مؤنث)۔

بال گرفتن | مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش بال و پر گرفتن پیداست کہ بجای خودش می‌آید و مجرّد بال گرفتن بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) دیکھو بال و پر گرفتن

(الف) با بلند رفتن | مصدر اصطلاحی۔ (الف) بقول ضمیمۂ برہان و بحر کنایہ از تکلّب خانہ رفتن

(ب) بالله رو (و اب) (۱) بقول مؤید بحوالۂ تاتارخوانی بمعنی برو کمتب مؤلف عرض کند که (۲) اسم فاعل ترکیبی ہم یعنی بمکتب رونده مخفی مباد که در مدرسه ہای سلف تعلیم عقائد و فقه مقدم بود و اکتساب دیگر فنون ضمیمۂ آن ازینجاست که (بالله رفتن) که بمعنی حقیقی سوی خدا رفتن است کنایه شد از رفتن بمدرسه که اکتساب علم واقف می کند ازو (اردو) (الف) مدرسه جانا (ب) (۱) مدرسه جا۔ (۲) مدرسه جانے والا۔

بال ماہی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار پرماہی که ہر دو طرفش باشد صاحب بول چال ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و متعلق بمعنی دوم لفظ بال (اردو) پر ماہی۔ مچھلی کے پر۔ مذکر۔

بال ملائک استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی جناح و پرہای فرشتگان ظہوری ٥ نمی بالیست در بال ملائک شعله سر دادن ہا چه حد من که سوزم آتشت را خام سیدم ہا (اردو) فرشتون کے پر۔ مذکر۔

بالنده بقول برہان و صفت و اسند برون سازنده ہر چیز که آن بالیده و تنومند شده باشد و بعربی نامی خوانند و بقول رشیدی بمعنی نشو و نما کننده و فزاینده مؤلف عرض کند که اسم فاعل مصدر بالیدن است که می آید و تعریف برہان برای بالیده باشد نه بالنده و ضرورت نداشت که مشتقات بالیدن را ذکر کنیم۔ نمیدانیم که محققین نازک خیال چه نزاکت در معنی خیال کرده اند که جو یای کعبه را به ترکستان برده اند و ما ذکر این را بر ترکش ازین وجه ترجیح دادیم که غلطی تعریف را ظاہر کنیم (اردو) نشو و نما کرنے والا۔ پھولنے والا۔ بالیدن کا اسم فاعل

بال نفس استعمال ـ مرکّب اضافی است (۲۰۵)
که فارسیان بال را بمعنی ورم گرفته اند و به
تحقیق ما اسم مصدر است که ذکرش بر معنی
ششمش کرده ایم و این متعلّق به همانست
(ظهوری ؎) کند شعله های درونی کباب‌ش ؛
بیاب نفس گر فغان بر نپرّد ؛ (اردو) سانس
کا پھولنا ـ حاصل بالمصدر ـ اُس نالی کا
ورم جس سے سانس جاتی ہے ـ

بالنگ بقول سروری بفتح لام (۱) جنسی از ترنج بزرگ باشد بغایت نازک که مربّا کنند (اسحٰق اطعمه ؎) به شیخ و سیب مفتی و ریواس محتسب ؛ بالنگ شد کلاوه ترنجش مشیر گشت ؛ صاحب جہان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) جنسی از خیار ہم که آنرا (بادرنگ) نیز خوانند صاحبان جہانگیری و جامع ذکر ہر دو معنی کرده صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل فرماید که قوسی بمعنی ترنج بزرگ آورده پس آنچه رشیدی بر مطلق ترنج قانع است محلّ تامّل و معنی دوم ہم ذکر کرده مؤلف عرض کند که کلمهٔ با مخفّف باد است و لنگ مبدّل رنگ چنانچه چنار و چنال ـ پس بالنگ مخفّف و مبدّل (بادرنگ) است که بہر دو معنی بالا گذشت و آنچه خان آرزو با ستناد کلام قوسی بر قول صاحب رشیدی تامّل کند می پرسیم از و که چرا بر (بادرنگ) خود او بر مطلق ترنج قناعت کرد ـ شاید تخفیفی که درین لغت لفظاً راه یافت بخیال نازکش ترنج را معنیً بزرگ کرد تحقیق ما این است و اتفاق محقّقین اہل زبان ہم که ترنج بسیار نازک و شیرین را فارسیان بالنگ گفته اند و ہمین است تعریف صاحب جامع (اردو) دیکھو بادرنگ کے پہلے اور دوسرے معنے ـ دیکھو ازرنگ و باتس ـ

بالنگبویه بحث این بر بادرنگبویه گذشت و مخفف این بالنگویه که بحذف موحده می آید (اردو) دیکھو بادرنگبویه و بالنگویه۔

(الف) **بالنگو** (الف) بقول برہان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف فارسی به واو
(ب) **بالنگویه** رسیده دوائی است که آن را بادرنجبویه خوانند ودر عربی بقلة اترجیه۔ صاحب رشیدی فرماید که بالنگو و بالنگویه ہمان بادرنگبویه که گذشت وگوید که تخمی که الحال پیش عطاران به بالنگو معروف است تخمی دیگر است از ریاحین و بالنگو نیست و بالنگو ہمانست که بر بادرنگبویه مذکور شد خان آرزو در سراج بذکر ہردو لغت فرماید که در برہان (الف) را بکسر ثالث گفته وآن خطاست صاحب محیط که محقق مفردات طب است بر (بالنگبویه) گوید که ہمان (بادرنجبویه) و بر (الف) فرماید که نوعی از ریحان است و در بو شبیه به (بادرنجبویه) وسبز مائل به سفیدی وبرگ آن بی کنگره وبی تشریف وتخم آن درازتر از تخم ریحان ودر افعال قریب به شاہسفرم وگرم وتر در آخر اول ومقوی قلب وجہت خفقان ورفع توحش و اسہال معوی ودموی باگلاب مجرب (الخ) **مؤلف** عرض کند که پریشان بیانی محققین در شکل انداز د۔ ہمین صاحب محیط بر افرنجمشک نوشته که این را بشیرازی بالنگوی خودرو گویند و بر بالنگو ہیچ اشاره افرنجمشک نکرد ودرینجا (الف وب) را مرادف نگیر دلیس (ب) را مخفف ومبدل (بادرنگبویه) دانیم که دال مہمله وموحده ہفتم حذف وراءی مہمله به لام بدل شد چنانکه چنار وچنال و (الف) ریحانی دیگر

تشبیہہ بہ (ب) کہ اسم معروف تخم آن را صاحب مخزن الادویہ بالنگا گوید و صراحت کند کہ فارسی این تخم بالنگوست و متحقق نشد کہ بالنگو لغت کدام زبان است و بوضوح پیوست کہ اسم این در دیگر السنہ چیست اگر این را لغت فارسی گیریم توانیم عرض کرد کہ واو نسبت بر بالنگ زیادہ کردہ اند کہ در بو مشابہ بالنگ است چنانکہ ہندو ۔ ہندو و آنچہ صاحب رشیدی نسبت (الف) گوید ہمین قدر است کہ اصلش بالنگبو بود و نسبت (ب) فرماید کہ اصلش بالنگبویہ ۔ بکثرت استعمال بای موحدہ از ہر دو حذف شد (اردو) (الف) سبزہ کی ایک قسم اسکی بو مثل بادرنگبویہ کے ہوتی ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا اور صاحب مخزن الادویہ نے بالنگا پر اس کا اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بالنگو کے تخم کو بالنگا کہتے ہیں (ب) دیکھو بادرنگبویہ ۔

بالو بقول جہانگیری بواو معروف (۱) دانہای سخت کہ بر اعضای آدمی بر آید و درد نکند و پختہ نشود و آنرا آزخ نیز نامند و در بعضی از ولایات فارس و عراق عجم کوک خوانند و بتازی ثولول و بہ ترکی کونیک و بہ تبریزی سگیل و بہندی مسا گویند (شمس فخری ع) بروی ہر کہ روشن نیست چشمش ہا بود مقلہ بچشمش در چو بالوہا و (۲) برادر را نیز خوانند ۔ صاحب برہان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ برادری کہ از یک مادر و یک پدر باشد و (۳) معنی آواز حزین ہم آمدہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم نسبت اول فرماید کہ بباے فارسی مشہورتر است صاحب جامع متفق با برہان در ہر سہ معانی صاحب سوار السبیل فرماید کہ بالو بہ لام مشدد بالیطالیانی گوی

وگره را گویند مؤلف عرض کند که خان آرزو
در سراج به نقل معانی برهان قناعت کرده و
از ماخذ بحثی نکرده ما نسبت معنی اول عرض کنیم
که واو تصغیر یا نسبت بر کلمهٔ بال زیاده
کرده اند چنانکه دخترو و پسرو و بندو و بال
بمعنی ورم یا فربهی گذشت پس معنی لفظی این
ورم یا فربهی خفیف یا منسوب به ورم یا فربهی
وکنایه از آزخ و نسبت معنی دوم عرض میشود
که بال بلغت سنسکرت کودک و طفل را گویند
پس بزیادت واو نسبت بران کنایه باشد
از برادر حقیقی و شک نیست که این را مفرس
گیریم و بمعنی سوم مبدل یالا است که بزبان
زند و پازند فریاد و فغان را گویند که می آید
بای فارسی بموحده و الف به واو بدل میشود
چنانکه اسپ و اسب و تاغ و توغ فتامل
(اردو) (۱) دیکھو آزخ (۲) حقیقی بھائی
مذکر (۳) فریاد و فغان - مؤنث -

بالوا بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ مرضی
است که از ان ناخن بریزد - دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و بخبر من
نباشد که مرض طلقیه را فارسیان بالوا گویند
صاحب اکسیر اعظم گوید که طلقیه مرضی است
که ناخن مانند ابرک سفید و براق شود و به
ادنی سبب بشکند بسبب استیلای یبوست
بران و سببش قلت خون است بجهت
ضعف جگر و یا نقصان غذا و یا فساد آن
و تنشف رطوبات بحرارت خارج از اعتدال
و بقول انطاکی سبب آن سردی و خشکی است
که تکثیف و حبس کند (الخ) حیف است که
سند استعمال پیش و وجه تسمیه هم معلوم نشد
- اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو)
فارسیون نے بالوا مرض طلقیہ کو کہا ہے
جسکے عارض ہونے سے ناخن جھڑ جاتے ہیں مذکر

بالوازه بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ

باد پیچ را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ این را مبدل بالواسہ گیریم کہ بہ سین مہمل عوض زای ہوز می آید بمعنی تار کہ مقابل پود است و باد پیچ ہم ریسمانی است کہ کہ بران نشینند و در ہوا آیند و روند پس اسم جامد فارسی زبان باشد بہ تبدیل سین مہملہ بہ زای ہوز ہمچون سمار وغ و زمار وغ و عجبی نیست کہ اصل این بال و ترہ باشد مرکب از بال کہ بمعنی پر مرغ یا جناح است و وز در لغت عرب بمعنی بط آبی آمدہ فارسیان زای مشدد را بہ تخفیف خواندند و برای سہولت تلفظ الف زائد بعد واو آوردہ ہای نسبت در آخرش زیادہ کردند معنی لفظی این منسوب بہ بازوی بط آبی کہ طاقت جست و پرواز دارد مگر نمی تواند کہ تیز بال شود و ہمین قدر است حرکت باد پیچ در ہوا واللہ اعلم بالحقیقۃ الحال

(اردو) دیکھو باد پیچ ۔

بالواسہ بقول جہانگیری با لام موقوف ما بط را گویند کہ بجہت بافتن مہیا ساختہ باشند و آنرا تانہ نیز خوانند و بقول برہان و جامع بروزن شاہ کاسہ بمعنی تار کہ مقابل پود است. خان آرزو و در سراج ذکر این بخاموشی کند و از ماخذ ساکت مؤلف عرض کند کہ لفظ بال بلغت سنسکرت بمعنی موی انسان است و فارسیان ہم (بال سمند ۔) بہ ہمین معنی گفتہ اند چنانکہ گذشت پس اصل این ۔ (بال آسا) بود الف اوّل از ممدودہ (آسا) بدل شد بواو چنانکہ آلغونہ و والغونہ معنی لفظی این مثل موی و کنایہ از تار (اردو) تانا بقول آصفیہ اسم مذکر تار بخلاف پود وہ طولانی تار جسے جولاہون نے بننے کے واسطے ترتیب دیا ہو ۔

بالوانہ بقول برہان بروزن آسمانہ

(۱) مرغکی باشد کوچک و سیاه که تیز زبان
آنرا و آشه گویند صاحب جامع بذکر معنی
اوّل فرماید که (۲) بروزن خاکیانه پرستوک
صاحب مؤیّد نسبت معنی دوم بحواله لسان الشعرا
فرماید که مرغکی است بمقدار گنجشکی سیاه و سپید
کوتاه پای بر درخت و دیوار نشیند و
اگر بر زمین نشیند بدشواری پرواز کند
و بحواله شرفنامه گوید که بهمین معنی بابای
حطّی آمده چنانکه می آید - خان آرزو در
سراج بذکر معنی اوّل فرماید که در برهان
بالوایه بفتح تحتانی بروزن چارخایه بمعنی
پرستوک آورده و اغلب که هر دو یکی است
و یکی ازین دو تصحیف - مؤلّف عرض کند
محقّق بانام و نشان حق تحقیق ادا نکرد و طرز
بیانش تقاضای تحقیق کند معاصرین عجم باما
اتفاق دارند که پرستوک بر زمین کم نشیند
و چون می نشیند جناح خود را بلند دارند تا در
پریدن زحمت نگیرد و چون بر درخت و دیوار
می نشیند جناح را بلند نکند که هوای مقام بلند
معین جناحش می شود و هم او گوید که عادات
(واشه) مبدّل (باشه که گذشت) همچنین
است و او زینهار بر زمین نیاید الّا بر دیوار
و شاخ درخت ها - معلوم می شود که در جناح
او هم فطرةً نقصی است یا حکمتی که بالانشینی را
بقسمت این هر دو ودیعت کرده اند پس معنی
لفظی این محافظ جناح باشد که بال بمعنی جناح
گذشت و وآن بمعنی نگهدارنده و نگهبان و
های هوز در آخرش زائد - ازین قدر تحقیق
که ما کرده ایم ماخذ این متقاضی آنست که
(بالوانه) به نون را صحیح گیریم و (بالوایه)
به تحتانی ششم که می آید مبدّل آن که نون
با تحتانی بدل شود چنانکه آونج و آویج این
است حقیقت این لغت که خان آرزو به
آسانی گفت که درین هر دو یک تصحیف باشد

(اردو) (۱) دیکھو باشہ (۲) دیکھو افسرگر۔

بالواہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان پرندہ ایست کہ آنرا بعربی خطاف گویند صاحب مؤید بحوالہ ادات گوید کہ مرادف بالوایہ پرندہ ایست کہ آنرا فرشک نام است و بعربی خطاف و بحوالہ شرفنامہ فرماید کہ بالوایہ بہ تحتانی عوض نون ہم آمدہ و گوید کہ با بای فارسی ہم کہ ہر سہ لغظ مشترک است و آن مرغکی است ہمچون گنجشک سپید و سیاہ کوتاہ پای بر درخت و دیوار می نشیند و چون بر زمین نشیند بدشواری پرد مؤلف عرض کند کہ مخفف ہمان بالوانہ بحذف نون و حقیقت این ہمہ رانجا مذکور (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بالوایہ صاحبان جہانگیری و برہان و مؤید ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این بر (بالوانہ) بیان کردہ ایم کہ این مبدل آنست (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بال و پر استعمال (۱) بال و پر ہر دو بمعنی واحد گیریم یا بال بمعنی جناح و پر بمعنی ریش بای حال فارسیان برای طیور استعمال این ہر دو لغظ بہ یکجا کنند و بقاعدۂ خود با مصادر فارسی مرکب ہم سازند چنانکہ در ملحقات می آید (۲) مجازاً بمعنی طاقت چنانکہ در (بال و پر جستجو) می آید (صائب ؎) حسن خون عالمی می ریزد از بالای عشق ٭ ذوالفقار شمع از بال و پر پروانہ است (اردو) (۱) بال و پر۔ پر پرزے۔ مذکر۔ طیور کے پر و بال۔ (۲) طاقت۔ مؤنث۔

(۲۲۵۲) **بال و پر برآوردن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پیدا کردن بال و پر و قوت پرواز گرفتن است (احسان فتی ؎) ہر حرف با ہجو مور بر آورد بال و پر ٭ تا نامہ ام بہ آن بت شیرین زبان رسید ٭ (اردو) بال و پر پیدا کرنا۔ بال و پر نکالنا۔ پر پرزے نکالنا۔ اڑنے کے قابل ہونا ۔ صاحب آصفیہ نے اس کے لازم (بال و پر نکلنا

کا ذکر کیا ہے۔

(۳۲۵۳) **بال و پر بر انداختن** (مصدر اصطلاحی)۔ فرو ریختن بال و پر باشد معنی متعدّی و دست از پرواز شستن و از پرواز باز آمدن (ظہوری ؎) اوج پرواز شان اگر بکمال ٭ نرسد بال و پر براندازند ٭ (اردو) بال و پر گرا دینا۔ پرواز سے باز آنا۔

(۳۲۵۴) **بال و پر بر دوختن** مصدر اصطلاحی۔ بستن پر و بال است و از پرواز باز داشتن (اسدی طوسی ؎) خدنگ الف از خم نون او ٭ و دال بیرون راند و بر دوختش پر و بال ٭ مخفی مباد کہ در بعض نسخ پر و بال را (پر دو بال) نوشتہ محاورۂ زبان پر و بال را می پسندد۔ (اردو) پر سی دینا۔ پر باندھنا۔ پرواز کے قابل نہ رکھنا۔

(۳۲۵۵) **بال و پر بستن** استعمال۔ پرہای طیور را از رشتہ بر بستن و مقید کردن پرندہ و باز داشتن از پرواز است (ظہوری ؎) کجا سعی قضا سیمرغ دل را بال و پر بستی ٭ نبودی دانہ از خال تو گر دام محبت را ٭ (اردو) پر باندھنا۔ بقول آصفیہ پر مین ڈور باندھنا تاکہ جانور پھر نہ اُڑ سکے بے بس کرنا۔ عاجز کرنا۔

(۳۲۵۶) **بال و پر پرستیدن** مصدر اصطلاحی۔ تکیہ بر بال و پر کردن و اعتقاد بر بال و پر داشتن کہ ذریعۂ پرواز است (ظہوری ؎) دران صحرا کہ می گردد سمند رشت خاکستر ٭ مبادا اندیشۂ پرواز بال و پر پرستان را ٭ (اردو) پر و بال پر بھروسہ کرنا۔

(۳۲۵۷) **بال و پر پرواز بستن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از طاقت پرواز زائل کردن و مقید کردن طیور (شانی مشہدی ؎) در تو تاثیری ندارد نالۂ من ورنہ دوش ٭ طائر قدس را بال و پر پرواز بست ٭ (اردو)

پر باندہنا۔ پرواز کی طاقت زائل کرنا۔
مقید کرنا۔ (طیور کے لئے)

(۲۲۵۸) **بال وپر جستجو** اصطلاح۔ بمعنی طاقت
جستجو و متعلق بمعنی دوم بال وپر (صائب
ع) از شرم نیست بال وپر جستجو مرا ٭ چون
باز چشم بستہ شکار م دل خود است ٭ (اردو)
جستجو کی طاقت۔ مؤنث۔

(۲۲۵۹) **بال وپر خاریدن** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی خراشیدن بال وپر باشد کہ جانوران
در حالت مستی می خارند خصوصاً نر کبوتر و
مادہ فیل مرغ و کنجشک وغیرذلک (ظہوری
ع) پروانہ ام از خوشی کنم ضعف ٭ از شعلۂ
چو بال وپر بخارم ٭ (اردو) پرون کو چونچ
سے کھجلانا جیسا کہ بعض پرند عالم مستی مین
بار بار کھجلاتے ہین۔ جیسے کبوتر کا نر اور چڑیا
اور فیل مرغ کا مادہ۔

(۲۲۶۰) **بال وپر خواستن** مصدر اصطلاحی۔
(۱) کنایہ باشد از ارادۂ گریز کردن (اسدی
طوسی ع) پلنگ از نہیب سنانت بخواہد ٭
بخواہشگری بال وپر از کبوتر ٭ و (۲)
بمعنی حقیقی یعنی طلب و خواہش بال وپر
کردن (اردو) (۱) گریز پر آمادہ ہونا
(۲) بال وپر چاہنا۔

(۲۲۶۱) **بال وپر داشتن** استعمال۔ بحث این
بر بال داشتن گذشت و سند استعمال این
ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بال داشتن

(۲۲۶۲) **بال وپر ریختن** استعمال۔ بحث این بر
(بال ریختن) گذشت (رضی ارتیمانی ع)
آسمان اینجا ببوسد آستان ٭ جبرئیل اینجا
بریزد بال وپر ٭ (اردو) دیکھو بال ریختن

(۲۲۶۳) **بال وپر زدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
افشاندن بال است یعنی بیقراری پرند در
قفس یا پر زدن بسمل (ظہوری ع) عجب
است در فضای چمن بال وپر زدن ٭

زین عادتی کہ در شکن دام کردہ ایم ؏
(اردو) پھڑپھڑانا۔

(۳۳۴۴) **بال و پر سوختن** استعمال۔ تعریفاً اینہ (بال سوختن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بال سوختن۔

(۳۳۴۵) **بال و پر شکستن** استعمال۔ بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہر دو (صائب ؎) کنجی گرفتہ از قفس و دام فارغم ؏ بال و پر شکستہ پریخانہ من است ؏ (اردو) بال و پر ٹوٹنا۔ بال و پر توڑنا۔

(۳۳۴۶) **بال و پر شمع** اصطلاح۔ مرکّب اضافی است کنایہ از زبان شمع (ظہوری ؎) سوز عشقست کہ پروانہ ببال و پر شمع ؏ خویش را گرم تر از شعلہ کشد در بر شمع ؏ (ولہ ؎) از ہمایونی پروانہ چہ داغست ہمای ؏ شہرتش اوج گرفتست ببال و پر شمع ؏ (اردو) شمع کی لو۔ زبانہ شعلہ۔ صاحب آصفیہ نے لو پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث۔ زبان شمع۔

(۳۳۴۷) **بال و پر فشانی کردن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آمادۂ پرواز شدن (صائب ؎) تا خدنگ غمزہ بال و پر فشانی می کند ؏ خون ما افسردگان رقص روانی می کند ؏ (اردو) پر جھاڑنا۔ بقول آصفیہ اڑنے کو مستعد ہونا۔

(۳۳۴۸) **بال و پر گشادن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پرواز کردن (انوری ؎) ذنی چو خود ہمای بقا در ہوای دہر ؏ از بہر مدّت تو گشاد است بال و پر ؏ (اردو) اڑنا۔

(۳۳۴۹) **بال و پر کشیدن در آب** مصدر اصطلاحی۔ شنا کردن ماہی یا بط یا دیگر پرند آبی (اثر شیرازی ؎) گر بدریا پر تو انداز د چراغ روی تو ؏ می کشد پروانہ ہمچون موج بال و پر در آب ؏ (اردو) مچھلی یا پرند کا پانی میں تیرنا۔

(۲۴۶۰) **بال و پر گرفتن** استعمال. حاصل کردن بال و پر و بلند پروازی اختیار کردن اعرفی ع) براه عشق تگ و پیرم ز شوق بال و پری که نی پیاده شمارند و نے سوار مرا (اردو) بال و پر حاصل کرنا. بلند پرواز ہونا۔

(۲۴۶۱) **بال و پر یافتن** استعمال. بمعنی بال و پر حاصل کردن و قوت پرواز یافتن است (حسن غزنوی ع) دلی که از کرم عشق بال و پر یابد چو جان نشیمن خود عالم دگر یابد (اردو) بال و پر پانا. قوت پرواز پیدا کرنا

(الف) **بالود** (الف) بقول برہان بضم (ب) **بالودن** ثالث و سکون واو و دال بمعنی افزود و بالید و نمو کرد و بزرگ شد و (ب) بقولش بمعنی (۱) افزودن و (۲) بالیدن و (۳) نمو کردن و بزرگ شدن صاحبان ہفت و انند ہم ذکر (ب) کردہ اند و صاحب بحر نسبت (ب) بذکر معانی بالافزا که (۴) بمعنی برآمدن ہم و گوید که کامل التصریف است و مضارع این بالاید و بقول صاحب جامع بمعنی سوم و چہارم و بقول صاحب سوارد و نوادر بمعنی اوّل و سوم. ہر دو محققین آخر الذکر این را مرادف بالیدن گفته اند و بقول شان بال امر حاضر و اسم فاعل این و بالان و بالا مثله و بالش حاصل بالمصدرش (مولوی معنوی ع) این نسب بیوست او را بوده است که ز شهنشاهان مه بالوده است که خان آرزو در سراج فرماید که بمعنی بالیدن است مؤلف عرض کند که (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب) مبدل بالیدن که می آید که یای حطّی بدل شده به واو چنانکه انگیل و انگول و اسم مصدر این ہمان بال که بجایش گذشت مخفی مباد که معنی اوّل لازم است و معنی چہارم متعلق به معنی سوم مضارع این بالد نه بالاید چنانکه صاحب مجم

گفتہ۔ فاعل و بال امر حاضر است و بالندہ اسم
فاعل۔ بعض محققین بالا تسامح کردہ اند کہ بالا
را اسم فاعل گفتہ اند کہ بدون ترکیب افادۂ
معنی فاعلی نمی کند و بالان درینجا اسم حالیت
ولیکن از مصدر بالاندن امر حاضرش چنانکہ بجایش
ذکر کردہ ایم آنانکہ بالان را درینجا امر حاضر
واسم فاعل گفتہ اند بر نزاکت قواعد فارسی
غور نکردہ اند۔ نمی دانیم کہ بالا را چطور مرادف
بالان قرار دادند و نمی دانیم کہ بذیل مشتقات
ضرورت بیان لفظ بالا چہ بود۔ خبرین نیست
کہ طالبان حقیقت لغات را ہمچو محققین بے تحقیق
در غلط اندازند و فرق نازک الفاظ را برباد
دہند بخیال ما ضرورت نداشت کہ با بیان
مصدر ماضی مطلقش را ہم در عنوان جا دہیم
غلطی برہان و انند و ہفت است کہ چنین
کردہ اند و پے بتحقیق نبردہ اند نظر بیان
شان (الف) را اسم جامد قرار می دہد و این
غلط است (اردو) (۱) زیادہ ہونا (۲)
پھولنا (۳) موٹا ہونا۔ بڑا ہونا (۴) نکلنا۔

بالور استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بفتح واو و سکون رای مہملہ لغت فارسی
زبان است بمعنی پردار و بالدار۔ دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔
مؤلف عرض کند کہ ور بقول برہان
کلمہ ایست کہ افادۂ معنی صاحب و خداوند
کند وقتیکہ با کلمہ ترکیب شود چنانکہ دانشور
و تاجور و بارور و امثال آن پس معنی
لفظی این صاحب بال و پر است و بس
(اردو) بال و پر رکھنے والا۔ پردار۔
طائر۔ اڑنے والا۔

بالوس بقول سروری بروزن سالوس کافور مغشوش را گویند و بشین معجمہ نیز
آمدہ و بحوالہ فرہنگ فرماید کہ لوس بمعنی غشی است کہ بکافور مخلوط سازند پس برین تقدیر

این لغت مرکب باشد (کسائی ؎) کافور تو بالوس بود مشک تو باناک ؛ بالوس تو
کافور کنی دائم مغشوش ؛ و فرماید که این ضعیف را اندک تاملی درین معنی و مثالش می رود
صاحب جهانگیری بذکر بالوس و بالوش همین معنی را بیان کرده صاحب رشیدی
متفق با صاحب سروری صاحب مؤید بذکر معنی بالا گوید که بابای فارسی هم آمده
صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که لوس
بقول بعض بمعنی غش آمده پس این مرکب بمجاز در کافور مغشوش استعمال یافته مؤلف
عرض کند که لوس بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را
بزبان فریفتن و بازی دادن و غشی که داخل کافور کنند و آنرا مغشوش سازند الخ
فارسیان لوس را بر سبیل مجاز بمعنی مکر و فریب استعمال کرده اند و همین لغت (لوس)
اسم مصدر (لوسیدن) است که بمعنی فریب دادن می آید و لوش بشین معجمه مبدل
لوس که سین مهمله به معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی مخفی مباد که اصل لوس لاس
بالف باشد که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ریشم ناصاف ـ فارسیان لغت مذکور
الف را با واو بدل کردند (چنانکه تاغ و توغ) مجازاً بمعنی غل و غش استعمال کرده اند و دیگر
معانیش هم بر سبیل مجاز است پس بالوس مرکب است از کلمهٔ با بمعنی صفت هش و لفظ
لوس بمعنی غش و معنی لفظی این غل و غش دارنده عموماً و مستعمل برای کافور مغشوش خصوصاً ـ
و پالوش که به همین معنی می آید مبدل این و پالوش که به بای فارسی و شین معجمه بهمین معنی می آید
مبدل بالوش که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ ضیف است که صاحب

سرو رمی وجہ تائل را ظاہر نکرد (اردو) غیر خالص کافور۔ مذکر جس مین آمیزش ہوئی ہو۔

بالوسہ بقول رشیدی وشمس بہ نام ہو توف بمعنی تار کہ ضد پود است کہ تانہ نیز گویند مؤلف عرض کند کہ مخفف بالواسہ کہ گذشت بتخفیف الف دوم و صراحت ماخذش بجای خودش کردہ ایم (اردو) دیکھو بالواسہ۔

بالوش بقول برہان وجامع وجہانگیری مبدل بالوس کہ بسین مہملہ گذشت و ماشاء این باہم اصلت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو بالوس۔

بالون بقول صاحبان روزنامہ ورہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی غبارہ صاحب بول چال صراحت کند کہ بالون و (بیلون بدون الف) ہر دو آمدہ صاحب سواء السبیل فرماید کہ معرب است از بالن بہ تشدید لام کہ بفرنساوی قسمی است از گہوارہ مخترعہ کہ بر ان نشستہ در ہوا بہ بالا می روند حتی کہ از دیدہ غائب شوند و باز بحکمت عملی فرود می آیند و این از اختراعات عجیبہ زمان حال است و بہندی غبارہ دعربی منطاد خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہمین معنی معاصرہ عجم تحتانی را بالف بدل کردہ مفرس کردہ اند چنانکہ یکدش و اکدش و یرمغان وارمغان دیگر ہیچ (اردو) غبارہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ہوا پر اڑنیکا توان جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز کا بنا کر اسمین ہیڈروجن یعنے ہوائے لطیف و گرم بھر کر اڑاتے ہین اور اسکے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھکر آدمیون کو بٹھا دیتے ہین اس کا رواج یورپ مین بہت ہے جنگ فرانس اور جرمن مین اسکے وسیلہ سے اہل فرانس نے بہت سے کام نکالے تھے اسی کو بیلون یا انگریزی

کہتے ہین ۔

بالویہ بقول انند بحوالہ فرہنگ بضم ثالث و فتح تحتانی لغت فارسی است کہ پرستو و ابابیل را گویند و در برہان بالوایہ بزیادت الف باین معنی آمدہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما بر (بالوانہ) بنون ششم حقیقت (بالوایہ) عرض کردہ ایم و این مخفف آنست و بس (اردو) دیکھو بالوانہ ۔

بالہ بقول سروری و برہان و رشیدی و سراج بفتح لام (۱) بمعنی جوال و کالہ نیز گویند (ادیب صابر ؎) چون کیر در سپوختم اندر کسش تمام ٭ دیدم کس فراخ بمانند بالہٴ ٭ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بالہ در عربی ظرفی باشد کہ درو خوشبوئی ہا نہند و (۲) بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہٴ ناصرالدین شاہ قاچار رقص بی تکلم و صاحبان رہنما و بول چال بر مجرد رقص قانع مؤلف عرض کند کہ جوال کیسہ باشد کہ بالای پشت چاروا نہند و چون سامان و سامان در و کنند می بالد و ہمین است وجہ تسمیہ بالہ کہ ہای نسبت بر لفظ بال زیادہ کردہ اند کہ بمعنی ششم گذشت صاحب سواد السبیل فرماید کہ بالہ بزبان ایطالیانی تلوندہ کہ در ان اسباب وغیرہ بخوبی و مضبوطی بستہ باشند پس جا دارد کہ فارسیان این را از اطالی گرفتہ باشند ولیکن الاول اقوی من الاخر و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ فرید علیہ ہمان بال است بزیادت ہای ہوز در آخر کہ بر معنی نہمش گذشت جز این نیست کہ مفرس است از لغت انگلیسی (اردو) (۱) دیکھو ایرغنج (۲) دیکھو بال کے نوین معنے ۔

بالہ دادن استعمال بمعنی رقص کردن است کہ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہٴ ناصرالدین شاہ قاچار

(باله دادند) را بمعنی رقص کردند نوشته که ماضی مطلق
همین مصدر راست و متعلق معنی دوم لفظ بالا
که گذشت (اردو) رقص کرنا. ناچنا۔

بال ہما استعمال۔ مرکب اضافی است
بمعنی حقیقی پر ہما و جناح ہما (ظہوری ے)
بال ہماو تارک اقبال دیگران ہ تا فرق خود
بسایۂ زاغی رسانده ایم ہ (صائب ے)
دامن دولت دنیا نتوان سخت گرفت ہ
سایۂ بال ہما را بقفس نتوان کرد ہ (اردو)
ہما کے پر اور بازو۔ مذکر۔

بالی مرکب است از بال و یای مصدری
و بال درینجا لغت عرب است بمعنی حال
و دل پس لغت عربی را بترکیب فارسی
استعمال کرده اند چنانکہ شکستہ بالی بمعنی
شکستہ حالی و شکستہ دلی و اگر شکستہ بالی
پرندگیریم بال بمعنی پر و جناح باشد (اردو)
اس کا استعمال اردو مین نہین ہے اور
ترکیب فارسی کے ساتھہ (شکستہ بالی) بمعنی
شکستہ حالی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ
نے اس مرکب کا ذکر فرمایا ہے۔

بال یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از حسن غزنوی سندی پیش کند
کہ بر بال و پر یافتن گذشت (اردو) دیکھو
بال و پر یافتن۔

(الف) **بالید** (الف) بقول سروری
(ب) **بالیدگی** بمعنی نمو کرد و افزود۔
(ج) **بالیدن** صاحب برہان فرماید
کہ ماضی بالیدن است یعنی افزون گردید
و نمو کرد و بزرگ شد و برآمد و ہم او بر (ج)
فرماید کہ بمعنی (۱) بزرگ شدن و افزون
گردیدن و (۲) نمو کردن و بقول رشیدی
نشو و نما کردن کہ متعلق بہ نمو است ہم او
ذکر معنی اول ہم کرده صاحب سروری بر
معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری

ار ہر دو معنی بالا گوید کہ بمعنی (۳) برآمدن
م و بقول جامع و بحر و موارد و لواد رمرادف
لودن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ
۴) بمعنی شگفتہ شدن از مسرت ہم واین
یا ز معنی اوّل است سند این در ملحقات
۔ بالیدن آسمان می آید و بالودن کہ گذشت
بدّل این و اسم مصدر این بال کہ بجای
ودش گذشت فارسیان یای معروف
ر و زیادہ کردند و علامت مصدر (دن)
ر آخرش آوردہ مصدری ساختند
۔ بقاعدہ مقنّنین فارسی مصدر جعلی است
. در نفس الامر باصول ما مصدر اصلی کہ اسم
مصدر این یعنی بال۔ لغت فارسی است
السنہ غیر و امر حاضر این بال و مضارع
ین بالد و حاصل بالمصدر این بالش و
بالیدگی۔ (کامل التصریف) مخفی مبادکہ ہمہ
معانی (ج) در (الف) باشد کہ ماضی مطلق

(ج) است (صائب ؒ) می کند بر فربہی پہلو
لاغر اختیار ٭ ہر کہ داند رنج باریک ست از
بالیدگی است ٭ (ولہ ؒ) بالیدگی است
لازمہ التفات خلق ٭ فربہ بیک دو ہفتہ ہلال
از اشارہ شد ٭ (اردو) (الف) زیادہ
ہوا۔ نمو کیا۔ بڑا ہوا (ب) بالیدگی بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ نمو۔ روئیدگی
بڑھاؤ۔ پیدائش۔ (ج) (۱) بڑا ہونا (۲)
نمو کرنا۔ نشوونما کرنا۔ (۳) نکلنا۔ ظاہر ہونا۔
(۴) شگفتہ ہونا۔

بالیدن آرزو مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی افزودن آرزو ست مؤلف عرض
کند کہ متعلق بہ معنی اوّل بالیدن است و
بخیال ما شگفتہ شدن آرزو بہتر از افزودن
باشد کہ با معنی چہارم بالیدن تعلق دارد
چنانکہ گویند ؎ آرزوی ما می بالد کہ یک شانہ
جانش را آرزو می کردیم تا ملاقات حاصل شد

ومکالمہ ہم" (اردو) آرزو زیادہ ہونا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے آرزو پھولنا۔

بالیدن آسمان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی شگفتہ شدن آسمان است کہ مراد از مسرت اوست ومتعلق بمعنی چہارم بالیدن (ظہوری ؎) ببالد آسمان چون در سرافرازی کہ خورشیدش بہ جبین در سجدۂ خاک درش نقش زمین کردست ۔ (اردو) آسمان کا شگفتہ ہونا مسرت سے پھولنا۔ (۲۲۶۴)

بالیدن ایر مصدر اصطلاحی۔ نعوظ عضو تناسل باشد کہ ایر بمعنی عضو تناسل گذشت واین متعلق است بمعنی دوم بالیدن بر سبیل مجاز کہ نعوظ ہم داخل نمو باشد (وطواط ؎) ایر اندر میان شلوارم ہمچو پیرہن بپایہ ہمی بالید۔ (اردو) نعوظ۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ استادگی ذکر (عضو تناسل کھڑا ہونا)۔ دیکھو انگیز۔ (۲۲۶۵)

(۲۲۶۶) **بالیدن چیزی** مصدر اصطلاحی۔ افزون شدن ونشو ونما یافتن وبرآمدن وشگفتہ شدن آن چیز باشد واین مصدر عام است وبالیدن آرزو وآسمان وایر کہ گذشت داخل تعمیم ہمین مصدر باشد (ظہوری ؎) ذوق در بالیدن کاہیدن است ۔ گم شدن در خود نمایانیت این ۔ (اردو) کسی چیز کا بڑھنا۔ نشو ونما پانا۔ ظاہر ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۲۲۶۷) **بالیدن حیا** مصدر اصطلاحی۔ افزودن حیا باشد متعلق بمعنی اول بالیدن (بیدل ؎) خزان عاشقان باشد بہار بزم معشوقان ۔ کہ آنجا تا حیا می بالد اینجا رنگ می گردد ۔ (اردو) حیا کا زیادہ ہونا۔

(۲۲۶۸) **بالیدن قد** مصدر اصطلاحی۔ نمو کردن وبزرگ شدن قد باشد (ناصر بجہ ؎) ز بالیدن قد آن دلربای بہ گل سرو آزاد را ماند یابی ۔ (اردو) قد بلند ہونا۔

بالیده بقول سروری (۱) هرچیز که به بالا
بلند باشد ونمو کرده وافزوده (شاعر)
رخسار وقدت زگل وسروش عارست
که بالیده نهالیست که ماهش بار است
صاحب برهان گوید که آدمی ودرخت را گویند
که تنومند وبلند شده باشد وبقول رشیدی
نشو ونما کننده وفزاینده صاحبان هفت و
انند نقل نگار برهان **مؤلف** عرض کند که
های هوز که افادهٔ معنی مفعولی کند زیاده کرده اند
بر ماضی مطلق بالیدن ومعنی لفظی این بالیده
شده یعنی چیزی که بالیدگی باو حاصل شده باشد

وتخصیص برهان با آدمی ودرخت در غلط
می اندازد وآرزوی بالیده گفتن غلط نباشد
معنی بیان کرده صاحب رشیدی برای (بالنده
به نون چهارم عوض تحتانی) درست می شود
که اسم فاعل بالیدن است وبالیده افادهٔ
معنی مفعولی می کند اگرچه بقاعدهٔ فارسیان
مصدر لازم را اسم مفعول نباید ازینجاست که این را
بلحاظ اشتقاق اسم مفعول بالیدن نمی گوئیم معنی ماضی
که اگر های هوز را زائد گیریم (۲) افادهٔ معنی ماضی قریب بالیدن می کند
(اردو) (۱) وه چیز یا شخص جسکو بالیدگی حاصل هوچکی هو
(۲) نمو کیا هے۔ پهولا هے۔ زیاده هوا هے۔

بالیک بقول برهان وجامع ومؤید وسراج بر وزن تاریک کفش وپاپوش چرمی را گویند
مؤلف عرض کند که این مبدل پالیک است که به همین معنی بجای خودش می آید مرکب
از پا بمعنی حقیقیش ولیک بمعنی پیمانه پس معنی لفظی این پیمانهٔ پا وکنایه از پاتابه وکفش پا۔
بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه تپ وتب واسپ واسب محاورهٔ فارسیان بالیک
مبتدای پالیک را مخصوص کرده است با کفش وپاپوش ۔ (اردو) دیکهو افزار پا۔

بالین بقول برهان بر وزن کابین (۱) بالشی را گویند که زیر سر نهند صاحبان رشیدی

و سراج و بہار عجم این را مرادف بالش گفتہ اند
و صاحب ناصری گوید کہ موضوع از بال است
و آنچہ زیر سر می نہند بپارسی دری (سرین
بفتح سین) و آنچہ در زیر تن نہند بستر و نیز آنرا
و نہالی و توشک نیز گویند۔ صاحب فرہنگ
فدائی کہ از اہل زبانست بر بالین گوید کہ (۲)
دو پارچہ است کہ مانند پیلۂ بزرگ می دوزند
و آن را بہ کلفتی سہ چار گرہ از پشم و پنبہ پر
می کنند و ہنگام خواب برای آسایش تن
آن را گستردہ سرینی بریکسر آن نہادہ بر آن
می خوابند و آن ہمہ را بستر می گویند مؤلف
عرض کند کہ بالین بمعنی حقیقی منسوب بہ بال (۳)
تکیہ را نام است کہ بر بستر استراحت دو طرف
باشد و ہمین را بالین بر ہم گویند اشارۂ این بر بالش
کردہ ایم و صراحت ماخذ کہ ہمہ را انجاست
متقاضی معنی سوم و معنی اول و دوم ہم مجاز
معنی سوم باشد (ظہوری سلہ) ناتوان گشتہ ام
از سنگدلی بی مہری کہ بستر از آہن و بالین
سنگ از خارہ مرا (ولہ سلہ) جو بیہودہ
تہ کند زانو بہ ہیچ بالین چو آستان تو نیست کہ
(صائب سلہ) بالین ز سرگرانی ما نیست
در عذاب کہ از دست خود بود چو سبو تکیہ گاہ
ما را (باباطاہر ہمدانی بدری سلہ) دلم شبہا
ہجرانت غمینہ کہ سریم خشت و بالینم زمینہ کہ
(صائب سلہ) شمع را بالین بر بال و پر
پروانہ است کہ بستر آسودگی خاکستر
پروانہ است (اردو) (۱) سرہانے کا
تکیہ۔ مذکر (۲) نہالی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ توشک۔ بستر پنبہ دار (۳)
بازو کا تکیہ جو بستر استراحت پر دونون جانب
رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

(۲۲۴۵۰) **بالین بزیر سر نہادن** | استعمال تکیہ زیر
سر کردن (ظہوری سلہ) بزیر سر نہد از
موجہ بالین در دل دریا کہ اگر خواہی گذر

برچشم چو ہیچون با رم انداز د ۱۲ (اردو)
تکیہ سرہانے لینا۔

(الف) بالین پرست | اصطلاح (الف
(ب) بالین پرستنده | بقول صاحب

سروری وجہانگیری وبرہان وجامع (۱)
تنبل وکاہل وبیکار وہیچکاره صاحب بحر
و وارستہ فرماید کہ شخص آرام دوست کہ
سر از بالین نتواند برداشت وخدمتگاری
کہ ہیچگاه از بالین جدا نشود (صائب ع)
سر فردی چو خورشید از دو عالم آرزو داری
نه از بالین پرستانم کہ جفتم آرزو باشد ۱۲
صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید کہ (۲)
بمعنی خدمتگار ہم (امیر خسرو ع) زچین تا
قیروان بالین پرستش ۱۲ ز مشرق تا بمغرب
زیر دستش ۱۲ (نظامی ع) چو تو خدمت
پای ونیروی دست ۱۲ حوالت کنی سوی
بالین پرست ۱۲ چو بالین پرستت نماند بجای

۱۲ نه آنکه بمانی تو بیدست و پای ۱۲ (زلالی
ع) شده بالین پرست بخت من ہوش ۱۲
سراپا چشم ونظاره فراموش ۱۲ مؤلف
عرض کند کہ ہر کہ پرستش بالین کند وصبح تا
شام بستر استراحت را دوست دارد دوگذار
ہیچکاره باشد و بالین پرست اسم فاعل
ترکیبی است وآنچہ وارستہ وبحر خدمتگاری
را بالین پرست گفتہ اند کہ از بالین جدا نشود
وصاحب رشیدی بہ مطلق خدمتگار قناعت
کند ازین ہر دو قول رشیدی را معتقد نیم
زیرا کہ معنی اول عام است برای ہر کسی کہ
ہیچکاره باشد بہ بالین پرستی اعم از ینکہ غلام
باشد یا مولی وآنچہ خدمتی را بالین پرست
نام کرده اند حقیقت آن اینست کہ عادت
غلامان عرب وعجم است کہ چون حکم آقای
خود بجا آرند بر بالین در آیند نشستند وباز بجد
برمی خیزند وبعد ادای خدمت بر بستر خود

درازمی شوند و این عادت شان برای دفع تعب خویشتن است دیگر هیچ ازینجاست که فارسیان چاکران را بالین پرست نام نهاده‌اند و این عادت شان داخل عیب نیست بلکه داخل هنر و معقولیت شانست. دفع ماندگی خود می کنند تا برای خدمت آقا تازه دم باشند و (ب) هم به هر دو معنی (الف) شامل (نظامی سه) چو بالین پرستنده شد چرب گوی ٭ از بیشتر مهربانی مجوی ٭ (اردو) (الف و ب) (۱) سست کاہل (۲) خدمتی - خدمتگار - غلام مذکر

(۲۲۸۰) **بالین چیدن** اصطلاح - منتخب کردن و قرار دادن تکیه (ظهوری سه) به بستر چو افتم کسی از براہیم ٭ بجز خشت آن کوی بالین نچیند ٭ (اردو) تکیه قرار دینا - تکیه تجویز کرنا -

(۲۲۸۱) **بالین خواب** استعمال - مرکب اضافی است بمعنی بستر خواب که بالین بمعنی بستر بجای خودش گذشت (صائب سه) آن گران خوابم که نتوانم زجا برخاستن ٭ دامن محشر اگر بالین خواب من شود ٭ (اردو) بچھونا - اقول آصفیه - ہندی - اسم مذکر - بستہ - توشک -

(۲۲۸۲) **بالین در زیر سر کشیدن** استعمال تکیه زیر سر گرفتن است (ظهوری سه) کشد در زیر سر بالین زانوی مسیحا را ٭ کسی گر آرد روی خویش را بر بستر انداز د ٭ (اردو) تکیه سرہانے رکھنا -

(۲۲۸۳) **بالین ساختن** استعمال تکیه درست کردن و بالش قائم کردن (ظهوری سه) ز برگ گلم نیز سازند بالین ٭ ز خاشاک کوی تو بستر شناسم ٭ (اردو) تکیه بنانا -

(۲۲۸۴) **بالین شدن** استعمال - قرار یافتن بالین است (ظهوری سه) شود بالین سری را آستانش ٭ که در غوغای محشر بر ندارند ٭ (اردو) تکیه بنا -

بالین شکستن مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و بحر و بهار - پارهٔ تعظیمی کردن که

آن از بالین جدا شدن است گویند فقرہ ’’پیش او رفتیم برای ما بالین نشکست‘‘ یعنی اعتنا نہ بحال ما نکرد (صائب ؎) صد کبوتر گرد شد کعبہ بالین نشکنیم ؎ ما وبت گیروز در بتخانہ پا افشردہ ایم ؎ مؤلف گوید کہ معنی این حرکت کردن از جای باشد و ہمین معنی درست می شود بہر دو سند بالا قرینۂ فقرۂ اول اند کہ حرکت خفیف را بمعنی قدری تعظیم می آرد و سند صائب مطلقاً (حرکت خفیفی ہم کردن) را مقصود دارد پس نظر بہر دو طرح استعمال این را مخصوص با تعظیم کردن - عام را خاص کردن است۔ فتأمل مخفی مباد کہ (شکستن) بمعنی جدا شدن و جدا کردن می آید پس جدا شدن یا جدا کردن بالین حرکت کردن است (اردو) اپنی جگہ سے خفیف سی حرکت کرنا تعظیم کے لئے اپنی جگہ سے ہلنا۔

(۲۲۸۵) **بالین فراغت** استعمال، مرکب اضافی است بمعنی بستر فراغت کہ فراغت باشد (صائب ؎) از جسم کن بستر و بالین فراغت ؎ زین پنبہ چو حلاج مہیا سنی ساز ؎ (اردو) راحت کو (بستر راحت) بقاعدہ فارسی کہہ سکتے ہیں۔

بالین کج نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و وارستہ (۱) خواب گران کردن و (۲) نزد بعضی نخوت و غرور بہم رسانیدن الاول ہو الاصح (طالب آملی ؎) فلک وسیلۂ بیداری مہیا ساز ؎ کہ بخت خفتۂ ما کج نہاد بالین را ؎ مؤلف عرض کند کہ مرادف (بالش کج نہادن) است کہ گذشت و از حقیقت این معنی ہم در آنجا بحث کردہ ایم (اردو) دیکھو بالش کج نہادن۔

(۲۲۸۶) **بالین کردن از چیزی** استعمال تکیہ بر زیر سر گرفتن از چیزی و خواب استراحت کردن بر چیزی کہ بالین بمعنی بستر و تکیہ آمدہ (صائب ؎) دل را زکینہ ہر کہ سبکبار کردہ است

بالین و بستر از گل بجا ر کرده است ہ (اردو) تکیہ سرہانے لینا۔

بالین گردانیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر (بالین گردانیدن بیمار) گوید کہ این حالت در شدت بیماری می باشد و از سناد مثل گرده اش (گردانیدن بیمار بالین را) پیدا است۔ عیبی ندارد۔ ہر دو یکیست ما (بالین گردانیدن) بمعنی حقیقی است کہ خصوصیت با بیمار ندارد و کنایہ باشد از بیقراری کہ ہر گرا خواب نیاید بر یک پہلو قائم نماند (میرزا صائب ؎) دلم ہر لحظہ از داغی بداغ دیگر آویزد ؛ چو بیماری کہ گرداند ز تاب درد بالین را ؛ (میرزا معز فطرت ؎) دل از جامی رود ہر دم بیاد شوخی چشمش ؛ چو بیتابانہ می گرداند این بیمار بالین را ؛ (اردو) کروٹیں بدلنا۔ کروٹیں لینا بقول صاحب آصفیہ بے قرار رہنا۔ مضطرب رہنا تڑپنا۔ بے کل اور بے چین رہنا۔ تڑپ کر رات کاٹنا۔ اسی مصدر عام سے (بیمار کا کروٹیں بدلنا) خاص ہے بیمار کے لئے

بالین نہادن استعمال۔ بمعنی فرش بالین (۲۲۸۷)
کردن و بالین گستردن (ظہوری ؎) بالین بنہ ز خشت ظہوری کہ پہلویم ؛ از لاغری بفرش بوریا رسید ؛ اگر بالین را بمعنی بالین سر گیریم معنی این قائم کردن بالین سر باشد۔ (اردو) بچھونا بچھانا۔ تکیہ رکھنا۔

بالیوز بقول صاحب فرہنگ فدائی کسی است کہ از سوی پادشاہی در شہر خسرو بیگانہ برای کارپردازی می ماند و او را کارپرداز ہم گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب فرہنگ فدائی از معاصرین عجم است و بخیال ما این مبدل بالیوس است کہ بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی قنصل و کیل دولت

کہ سین مہملہ بزای ہوز بدل شد چنانکہ سمار و غ و زمار و غ پس مفرس باشد (اردو) سفیر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایلچی۔ وکیل آپ ہی نے رزیڈنٹ پر لکھا ہے۔ (انگلش) اسم مذکر۔ وکیل شاہی جو غیر ریاست کے دربار مین رہے۔

بالیوس بقول برہان و سراج وجہانگیری و مؤید و جامع و انند و شمس و ہفت بروزن خاکبوس ولایت قندہار را گویند مؤلف گوید کہ اگرچہ محققین بالا این را لغت فارسی گفتہ اند ولیکن بخیال ما لغت ترکی است بمعنی سفیر و قنصل و عجبی نیست کہ قندہار۔ در زمانی مستقر باشد کہ نزد فارسیان بدین نام موسوم شد مفرس نتوان گفت واللہ اعلم (اردو) قندہار ایک شہر کا نام ہے جو افغانستان کے جنوب مین واقع اور ہندوستان کے سرحد پر ہے

بام بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری (۱) بمعنی معروف صاحب جہانگیری فرماید کہ بدین معنی بان بہ نون ہم آمدہ صاحب برہان صراحت کند کہ طرف بیرونی سقف خانہ را گویند و بعضی طرف درونی خانہ را گفتہ اند بقرینۂ پشت بام و ظاہرا کہ تمام پوشش خانہ را بام گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است می فرماید کہ بالای خانہ کہ رویش بہ آسمان است صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این بمعنی سقف کردہ فرماید کہ لغت فارسی است و صراحت فرماید کند کہ ہمین لغت فارسی بترکی برای قنطرہ یعنی بنای بلند مستعمل مؤلف عرض کند کہ خیال اکثر محققین ہمین قدر معلوم می شود کہ این اسم جامد فارسی زبان است و از استعمال انوری بام۔ بالای سقف ظاہر می شود و بان کہ بہ نون عوض میم می آید بدل

این جا دارد که این را مجاز معنی چہارم گیریم کہ از آواز بلند ۔ بلندی عمارت وسقف را مجازاً گرفتہ باشند واللہ اعلم ۔ بای حال استعمال فارسیان برای مطلق عمارت ہم یافتہ می شود و معاصرین عجم ہم بزبان دارند (انوری ؎) این نیارم از رہ فکرت رسیدن در تو وای زانکہ بر نتوان شدن بر آسمان از راہ بام ہ (اردو) چھت ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ سقف ۔ پٹاؤ ۔ کوٹھا ۔ بام اور آپ ہی نے بام پر فرمایا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ کوٹھا چھت ۔ بالاخانہ ۔ اٹاری ۔

(۲) بام ۔ بقول سروری وجہانگیری و رشیدی وجامع و ناصری بمعنی بامداد ۔ صاحب برہان صراحت فرماید کہ مخفف بامداد است کہ صبحگاہ باشد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی صبح آوردہ گوید کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ مقابل شام است ولس وظاہر اصل بامداد نہ مخفف آن کہ بامداد و بامدادان و بامگاہ ہمہ ازہمین یک اسم جامد بترکیب قرار یافتہ اند کہ بجای خودش صراحت کنیم (انوری ؎) بوقت شام ہمین این و آن سیاہ ۔ دگل بگاہ بام ہمی آن باین دہد اختر ہ (شیخ اوحدی ؎) نیمشب دیدہ مؤذن شام و دید زینسوی شام و زانسو بام ہ (اردو) صبح ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ تڑکا ۔ فجر سحر ۔ بگاہ ۔

(۳) بام ۔ بقول سروری و برہان وجامع و ناصری بمعنی قرض کہ وام ہم گویند و بقول رشیدی مرادف وام و بقول خان آرزو در سراج مغیر وام مؤلف عرض کند کہ وام

بہ واو اوّل عوض موحدہ اصل است و اسم جامد فارسی زبان و مستعمل در اُردو بہمین معنی و بقول صاحب کنز در ترکی ہم بہمین معنی مستعمل۔ فارسیان واو را بہ بای موحدہ بدل کردند ہمچون آو و آب و نبشتن و نوشتن و برجن و ورجن بعضی برانند کہ فارسیان وام را از سنسکرت گرفتہ اند کہ بمعنی قرض آمدہ اٰہ صاحب ساطع کہ محقق زبان سنسکرت است از لغت وام ساکت و بام ہم در سنسکرت بمعنی قرض نیامدہ و بعضی گویند کہ وِآم بالکسر و مدہمزہ بروزن کتاب در عربی زبان بمعنی موافقت و مواساکردن آمدہ پس فارسیان بہ تبدیل حرکات مفرس کردہ بمعنی قرض استعمال کردہ اند کہ قرض ابتدأً ذریعہ موافقت و مواسات است و در آخر مقراض محبت بالجملہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بام مبدل وام است و بس (اردو) وام بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ قرض۔ اُدھار۔ رن۔ جیسے قرض وام لیکر کام چلالو (شاہ نصیر ہ) اُس نے بوسے لب میگون کے دیئے وعدے پر ہاں مژدہ اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب ہو

(۴۲) بام۔ بقول سروری و ناصری بمعنی بم کہ ضد زیر است و بقول جامع و جہانگیری و برہان تار بم صاحب برہان صراحت فرمید کند کہ آن تار گندہ باشد کہ در سازہا بندند و بقول رشیدی مرادف بم خان آرزو در سراج گوید کہ بم کہ بہمین معنی مقابل زیر مخفف بام است نہ بام مرادف بم چنانکہ رشیدی گمان کردہ صاحب مؤید فرماید کہ رودہ سطبر باشد کہ بتازی آنرا بم گویند۔ صاحب منتخب کہ محقق لغات عربیت بربم فرماید کہ بالفتح و تشدید میم تار سطبر از تارہای ساز مؤلف عرض کند کہ بزیادت الف برای سہولت تلفظ

فرہ علیہ بم (لغت عربی) است و بم مخفف و جا دارد کہ فارسیان بمّ را بتخفیف بم کردہ باشند
و پس ازان بزیادت الف استعمال بام کردند باقی حال بم و بام ہر دو در فارسی مستعمل است
و شک نیست کہ مفرس باشد و بم مخفف بام اصلا نیست چنانکہ خان آرزو گمان بردہ و صاحب
رشیدی اگر بام را مرادف بم گوید خطائی نکردہ بالجملہ بام و بم ہر دو بمعنی صدای بلند و کلان
است کہ مقابل زیر باشد و زیر بالکسر بیای معروف آواز باریک کہ مقابل بم است و تار
سازی کہ آواز باریک دہد (خاجوی کرمانی ؎) چو مطربان سحر آہ زیر و بام کنند ﴿
معاشران صبوحی ہوای جام کنند ﴿ (ولہ ؎) بسوز نالۂ زارم زعشاق ﴿ نوای زیر و بامی
بر نیامد ﴿ (اردو) بم۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث راگ یا باجہ کی اونچی آواز بخلاف زیر۔
(۵) بام۔ بقول برہان و جامع نام قلعہ ایست در ماوراء النہر خان آرزو در سراج گوید
کہ صاحب برہان از (بلخ بامی) این را داخل ماوراء النہر کردہ و این خطاست کہ بلخ داخل
خراسان است نہ ماوراء النہر زیرا چہ این طرف رود جیحون است مؤلف عرض کند کہ
منظر بلندی این قلعہ نامش بام کردہ باشند متعلق بمعنی چہارم و اول۔ وجہ تسمیہ این
ہمین قدر معلوم شد (اردو) بام ایک قلعہ کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے۔ مذکر۔
(۶) بام۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است گوید کہ کشادگی یا دوری میان
دو دست کہ ہنگام کشودن بغل و دراز کردن ہر دستی بہ برون سوی خودش راست
یا چپ بام می گویند۔ چنانکہ کشادگی و دوری میان دو پا را ہنگام راہ رفتن یک گام
نامیدہ اند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بم و بام

بہ دو بزبان سنسکرت بدین معنی آمدہ کذا فی الساطع و ما اشارۂ این بمعنی دوم باز کردہ ایم
و بر اعتماد قول محقق صاحب زبان این را مفرس دانیم (صائب ے) از پیچ و تاب حلقۂ
کند بام آفتاب بکو اصلاح دست اگر نزند بر کمال خط ؛ (اردو) دیکھو باز کے دوسرے معنے
(۲۲۸۸) (۷) بام - بہ تحقیق ما بمعنی مطلق بلندی و رفعت ہم آمدہ و این مجاز معنی اول یا چہارم
باشد سند این بر (بام بردن از چیزی) می آید (اردو) بلندی - رفعت - مؤنث -

بام بدیع اصطلاح - بقول ضمیمۂ جہانگیری و ناصری و رشیدی کنایہ از فلک و عرش و کرسی صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ کنایہ از آسمان نہم است کہ عرش باشد و بقول بحر عرش و بقول جامع کنایہ از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است بتحقیقین اول الذکر کہ واو عطف را درمیان فلک و عرش آوردہ اند غور نکردہ اند (اردو) نوان آسمان - مذکر عرش - دیکھو بادبان اخضر - کرسی اسم مؤنث آٹھوان آسمان -

(۲۲۸۹) **بام بردن از چیزی** مصدر اصطلاحی کنایہ از سبقت حاصل کردن از چیزی در بلندی و بلندتر شدن است بمقابل چیزی و این متعلق است بمعنی ہفتم بام (انوری ے) قدرت از گردون گردان بردہ قدر رایت از خورشید تابان بردہ بام (اردو) کسی چیز کے مقابلہ مین بلندی حاصل کرنا - زیادہ بلند ہونا -

بام بلند اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) کنایہ از قصر و عمارت بلند و رفیع و (۲) کنایہ از آسمان صاحبان مؤید و شمس و بحر بترک معنی اول ذکر معنی دوم کردہ گویند کہ (۳) عرش و (۴) قصر بامان مؤلف

عرض کند کہ مرکب توصیفی و بمعنی اول حقیقی
است و معنی دوم و سوم و چہارم کنایہ باشد
حیف است کہ برای ہر سہ معنی آخر الذکر سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) بلند عمارات
کے لئے بام بلند کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) دیکھو
آسمان (۳) دیکھو بادبان اخضر (۴) قصر
ہامان۔ مذکر۔ (۲) صاحب آصفیہ نے ہامان
پر فرمایا ہے کہ عربی۔ فرعون کے وزیر کا نام

(الف) بام نشست

(ب) بام نشستن و آستان برخاستن

(مقولہ) صاحب جہانگیری در ضمیمہ کتاب
نسبت (الف) گوید کہ کنایہ از خراب و ویران
شدن باشد و بقول صاحب برہان و بحر کنایہ
ازین است کہ خراب شد و ویران گردید و
صاحب مؤید ہم بحوالہ قنیہ ذکر (الف) کردہ
و بہار نسبت (ب) گوید کہ کنایہ از خراب و
منہدم شدن خانہ باشد۔ مؤلف عرض کند
بام نشستن مصدریست مرکب کنایہ از افتادن
و منہدم شدن بام و (الف) ماضی مطلقش
و ضرورت ندارد کہ (الف) را مقولہ دانیم
و ذکرش کنیم کہ از مشتقات بام نشستن است
و (ب) مقولہ ایست و لیکن نباید کہ بصورت
مصدر قائم کنیم فارسیان چون منزل بلندی
را بینند کہ منہدم شدہ می گویند کہ "بام نشست
و آستان برخاست" مقصود شان از برخاستن
آستان انہدام عمارت باشد کہ آستان ہم
باقی نماند (حکیم خاقانی ؎) چار دیوار خانہ
روزن شد؛ بام نشست و آستان برخاست
(اردو) (الف) مکان بیٹھ گیا (ب)
مکان گر کر ڈھیر ہونا۔

بام پوش اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمہ
برہان و بحر سقف را گویند مؤلف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ سقف پوشندہ
بام است و بام در ینجا بمعنی مطلق خانہ متعلق

بمعنی آواش (اردو) مکان کی سقف بمکان کی چھت۔ مؤنث۔

بام چشم اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و بحر و بہار بکسر میم پلک چشم کہ بتازیش جفن گویند خان آرزو در سراج گوید کہ ظاہر آنست کہ بمجاز گفتہ باشند از جہتہ آنکہ بالای چشم خانہ است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ باشد کہ جفن ہمچون سقفی است بر خانۂ چشم مخفی مباد کہ پلک در فارسی زبان بقول برہان بر وزن فلک و نیز بفتح و کسر اول و سکون ثانی لحاف چشم است نہ مژگان و ہندیان مژہ را پلک گویند (سوزنی ے) چون بوم بام چشم بابرو بر و زخشم و ز کینہ گشتہ پرہ بنیش بلیوار (اردو) پپوٹا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غلاف چشم۔ نیام چشم۔ بام چشم۔ پشت چشم۔ آنکھ کے اوپر کا چمڑا جو بطور غلاف ہے۔

بامچہ استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ سراج گوید کہ لغت فارسی است بمعنی زہار اما در کتب موجودہ یافتہ نشد و در منتہی الارب بمعنی عدانہ زہدان و زہار نوشتہ و ظاہر اکنج از زہار باشد مؤلف عرض کند کہ زہار بکسر اول شرمگاہ یعنی موضع فرج و ذکر مرد و بامچہ مصغر بام است یعنی بام کوچک و این کنایہ باشد از بلندی خفیف مقام زیر ناف۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) پیڑو بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصہ۔ زہار۔

بام خضرا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و مؤید کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ بام بمعنی اول است و خضرا لغت عرب است بمعنی سبز و آسمان ہم و بام خضرا مرکب توصیفی است بمعنی بام سبز و کنایہ از آسمان (اردو) دیکھو آسمان۔ حضرت امیر نے

طارم اخضر۔ طاق خضرا کو آسمان کی تشبیہات
مین لکھا ہے۔

(الف) **بامداد** اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) **بامدادان** ضمیمہ برہان نزدیک
سفیدۂ دم صبح۔ ہم او نسبت (ب) گوید کہ
(۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظہر را
گویند و بعضی باین طلوع فجر و برآمدن آفتاب
را بامداد گویند و غدوہ و غداۃ ہمان است
خان آرزو در سراج بر (ب) گوید کہ تحقیق
آنست کہ بامداد پیش از طلوع آفتاب حقیقت
است و مابعد آن مجاز۔ بہار بنقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ تسامح بعض محققین است
کہ بامداد را اصل گرفتہ اند و بام را مخففش
چنانکہ اشارۂ این بر لفظ بام کردہ ایم بامداد
مرکب است از بام کہ بمعنی صبح گذشت
و داد بقول کنز اللغات قوام و قوام بفتح راستی
و بکسر اول نظام و اصل چیزی کہ بدان قائم باشد
آن چیز پس بامداد قلب اضافت دادِ بام
بمعنی اصل صبح و مراد از صبح صادق و صبح
راست است و مزید علیہ آن بزیادت الف
و نون بامدادان دیگر ہیچ۔ و برای معنی دوم
اگر سند استعمال پیش شود غیر از مجاز نباشد
(انوری ه) تا رسم تہنیت بود اندر جہان
بعید ؛ ہر بامداد بر تو چو عید خجستہ باد ؛ (ولہ
ب ه) سلامی زگیتی بسوی تو آید ؛ بگہ پر آن
کند بامدادان سلامت ؛ (اردو) الف
و (ب) (۱) صبح صادق۔ بقول آصفیہ۔ عربی
اسم مؤنث۔ صبح کاذب کا نقیض ؛ خیر صبح
جسکے ساتھہ دن نکلتا ہے۔ صبح راست۔ صبح
ثانی۔ نور کا تڑکا۔ نور ظہور کا وقت۔ علی الصباح
گجر دم۔ وہ روشنی جو رات کی تاریکی کے بعد
آسمان کے گرد و نواح مین پھیل جاتی ہے یا
یون کہو کہ وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت
پہلے شرق کی طرف افق کے کنارون پر نمودار

ہوتی ہے۔ (نسیم ۵) صبح صادق جسکو کہتے
ہین وہ ہے موی سپید، رات اک رنگ حضنائی
ہے سیہ پیر کا (۲) نماز ظہر کا وقت۔ مذکر۔

(الف) بامدادان پگاہ اصطلاح (الف)
(ب) بامداد پگاہ بقول صاحب ہفت
بحوالۂ اصطلاح صبح را گویند وہکذا فی البحر۔
وصاحب مؤید بحوالۂ اصطلاح ذکر (ب) کردہ
گوید کہ بمعنی وقت صبح است (انوری ۵)
ملک را آفتاب روی تو ہست، ابد الدہر
بامداد پگاہ (ولہ ۵) بزرگوارا من بندہ
را بدولت تو، نماز شام اہل گشت بامداد
پگاہ (ولہ ۵) مباد خود نبود تا بشامگاہ
آید، شب حسود ترا ہیچ بامداد پگاہ، مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی صبح
صادق روز و پگاہ درینجا مجازاً بمعنی روز
باشد دیگر ہیچ (اردو) ہر دن کی صبح مؤنث

بامدادین اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) وقت فجر
(۲) ظہر زیرا چہ در تاج اللغت غداۃ وغدوۃ
آوردہ است و میان نماز بامداد و برآمدن
آفتاب۔ خان آرزو در سراج این را مرادف
بامدادان نوشتہ و فرقی در ہردو نکردہ مؤلف
عرض کند کہ ما طالب سند استعمال می باشیم
کہ معنی لفظی این بہ زیادت یا و نون نسبت منسوب
بہ بامداد است چنانکہ دعای بامدادین وحقیقت
بامداد بجای خودش گذشت و نسبت معنی دوم
اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ
مجاز باشد (اردو) دیکھو بامدادان بامدادین
کا ترجمہ منسوب بصبح صادق۔

بام رفیع اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ
وبقول رشیدی وضمیمۂ برہان و ناصری کنایہ
از فلک و عرش و کرسی وبقول بحر فلک عرش
وکرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی
است و مرادف بام بدیع کہ گذشت حیف است
کہ سند استعمال پیش نشد ولیکن موافق قیاس است

(اردو) دیکھو بام بدیع۔

بام رواق بدیع اصطلاح۔ بقول برہان وہفت وبحر کنایہ از فلک عرش وکرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی وتوصیفی است و مرادف بام بدیع (اردو) دیکھو بام بدیع۔

بامرہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بروزن دانگہ زینہ ونردبان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت رہ بام باشد۔ (اردو) زینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نردبان۔ سیڑھی۔ سُلّم۔

بام زحل اصطلاح۔ بقول شمس فلک ہفتم دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکرش نکرد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وکنایہ باشد وخلاف قیاس نیست زیراکہ مقام زحل بر فلک ہفتم می باشد (اردو) ساتواں آسمان۔ مذکر۔

بام زد اصطلاح۔ بقول سروری ورشیدی ونامہ بسکون میم وفتح زای معجمہ نوبتی کہ در بامداد نوازند یعنی کوس ونقارہ کہ ہنگام صبح زنند صاحبان جامع وبحر وبرہان بر مطلق کوس ونقارہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی عام مجاز باشد جہتہ آنکہ بوقت بام یعنی صبح می زنند یا آنکہ بربام می زنند تا آواز آن دورتر رسد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ اگر بام را بمعنی صبح گیریم معنی خاص پیدا می شود واگر بام بمعنی خانۂ بلند گیریم معنی مطلق درست باشد بہر دو صورت از قبیل نامزد است مرکب از لفظ بام وزد کہ مخفف زدہ باشد (خلاق المعانی ؎) بامزد حسن تو زد آسمان ٭ نامزد عشق تو آمد جہان ٭ (ولہ ؎) ما دشکر ریز عیش کرد در خمار ٭ بامزد خرمی ببام برآمد (اردو) صبح کی نوبت یا مطلق نوبت۔ صاحب آصفیہ نے نوبت پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث

نقارہ ۔ دہونسا ۔ باجہ کوس ۔ طبل ۔ دمامہ ۔ ڈنکا (اختر ۵) نقارچی بھی ہجر مین میرے رقیب مین ہے نوبت بھی دو پہر کی ابھی تک نہین بجی ہے آپ ہی نے فرمایا ہے کہ پہلے پادشاہون مین دستور تھا کہ صبح کے وقت یعنے بہت سویرے اور شام کو نوبت بجا کرتی تھی مگر سکندر کے زمانہ مین تین وقت اور اُسکے بعد چار وقت اور سلطان سنجر کے عہد مین پانچ وقت بجنی شروع ہوگئی جسکی وجہ موّرخون نے یہ لکھی ہے کہ پادشاہ مذکور کے دشمن پادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگون کو بٹھا کر سحر و افسون پڑہا کرتے تھے اور پادشاہ روز بروز نحیف و ضعیف اور دُبلا ہوتا جاتا تھا اُس زمانہ کے عقلا نے اپنی فراست سے تاڑ لیا اور پادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت بجوانی چاہیئے اور مشہور کر دیا کہ پادشاہ مرگیا اور اُسکی جگہہ دوسرا شخص تخت پر بیٹھا جب جادوگرون نے یہہ بات سنی تو وہ جادو کے کاروبار سے باز رہے پادشاہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور اِس بات کو مبارک سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حکم دیا (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ نوبت مین نقّارہ ۔ شہنائی ۔ قرنا ۔ جھانجھہ داخل ہین اور پنجوقتہ سے (۱) تڑکے (۲) نو بجے صبح (۳) وقت زوال (۴) سر شام (۵) دوپہر رات مراد ہے ۔

بام زمانہ اصطلاح ۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و رشیدی و مؤید و شمس (۱) کنایہ از فلک و بقول برہان و جامع و بحر و ہفت (۲) کنایہ از فلک اوّل کہ فلک قمر باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و ما با معاصرین آخر الذکر اتفاق داریم کہ معنی دوم بہ تخصیص زمانہ بہتر از معنی اوّل است و قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست مسلّمہ معاصرین عجم لیس

معنی اوّل مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱)
دیکھو آسمان (۲) پہلا آسمان۔ مذکر۔

بامزه اصطلاح۔ بقول آنند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی خوش مزه و لذیذ مؤلّف عرض کند که کلمهٔ با درینجا بمعنی صفت هم اوست و معنی لفظی این مزه دارنده و مزه حاصل بالمصدر مزیدن است بمعنی مکیدن می آید ترجمهٔ ذوق (اردو) بامزه کہہ سکتے ہیں۔ ذائقه دار۔

(الف) **بامس** بقول سروری بضم میم پای بسته و بیچاره که نه در وطن خود تواند بود و نه بیرون تواند رفت و بقول جہانگیری کسی که از بودن او شهری و دیاری بتنگ آمده باشد و بنابر موانع از آنجا سفر نتواند نمود صاحب برہان گوید که بفتح ثالث و سکون سین بی نقطه شخصی را گویند که از بودن شهری و دیاری که غیر وطن او باشد دلگیر شده و بتنگ آمده باشد و بنابر مانعی نتواند از آنجا بجای دیگر رفت و کسی را نیز گویند که در وطن پای بند و عاجز شده باشد و در نهایت حسرت و پریشانی گذراند و باین دو معنی بضم ثالث هم بنظر آمده و با بای فارسی هم گفته اند صاحب رشیدی فرماید که بفتح میم شخصی که عاجز و بیجا ماند و چنانکه حرکت نکند و سخن نگوید گویا او را بمس یعنی بزنجیر کرده اند صاحبان جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج آورده که بکسر میم پای بند و گرفتار و بند کر قول قوسی و رشیدی نسبت جہانگیری گوید که بضم میم گرفتن خطاست (الخ) مخفی مباد که مس بفتح اوّل و سکون ثانی بقول برہان پای بندی که کسی را از آن خلاص و نجات مشکل و دشوار باشد و بقول بعض بندی که بر پای مجرمان نهند و بضم اوّل مانعی باشد که کسی بسبب آن بجائی نتواند رفتن و این بمعنی اوّل نزدیک است و بکسر اوّل جوهری از فلزات که دیگ و طبق و غیره از آن سازند (الخ) صاحب جامع

ہم ہمزبان برہان و خود خان آرزو بر لفظ مَس گوید کہ حق تحقیق آنست کہ مَس بفتح میم بمعنی پابند است مطلقاً و فرماید کہ تحقیق فتح در لفظ بامَس گذشت (انتہی) پس بخیال مولّف کلمۂ با درین لغت بمعنی معذرہش باشد و معنی لفظی این پابند دارندہ و مجبور و بی اختیار و بیچارہ تحقیق کامل مَس بجایش می آید و درینجا ہمین قدر کافی است کہ خان آرزو کہ بامَس را بضم میم غلط می پندارد اتکای ادّعای او بر اسنادی است کہ بدست آمدہ و بر تحقیق لغت ہمت نمی گمارد ہرگاہ صاحب جامع کہ از اہل زبانست مُس را بضم ہم آوردہ پس ما را نمی رسد کہ بدون وجہ موجّہ برخلافش رویم قول صاحب جامع مصداق سند باشد
(حکیم دقیقی ؒ) خدایگانہ بامس بشہر بیگانہ ؎ فزون ازین نتوانم نشست دستوری ؎
(شمس فخری ؒ) ہمچون خر لنگ است حسود تو بوحل در ؎ افتادہ و بہ بار ماندہ شدہ بامس ؎
(حکیم سوزنی ؒ) از شرف و فر و جاہ بر فلک سا دسید ؎ در چمن باغ لہو یاسمن و نرگسید ؎ با ہمہ سنگ و رنگ بیہدہ و بامسید ؎ خود نخود از کید گر راز نہان بر رسید ؎
(سعید اشرف ؒ) پادشاہ شرع و دین قاضی القضات ؎ عقل پیش طبع او بامس بود ؎ مادح تو چون توئی باید بزرگ ؎ گرچہ آرایندۂ گل خس بود ؎ بامَس حال استعمال این بامصدر بودن و شدن چنانکہ ــــــ

(ب) **بامس بودن** | از کلام سعید اشرف
(ج) **بامس شدن** | و شمس فخری پیداست

کہ بمعنی پابند بودن و پابند شدن باشد و ماخذ بامس بہای فارسی بجایش عرض کنیم (اردو)
(الف) معذور ۔ مجبور ۔ عاجز ۔ بے اختیار ۔ بے چارہ ۔ (ب) و (ج) مجبور ہونا ۔ بے اختیار ہونا ۔ معذور رہنا ۔ عاجز رہنا ۔

بامسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام اشل

صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که فارسیان این را حق کسی زنند
که با هرکس که سخن کند اتباع کلامش نماید و اصلاف
خود ظاهر نکند و چون مباحثهٔ مذہبی پیش شود
اختلاف با مقابل ننماید و خود را ہم مشرابش
ظاہر کند۔ (اردو) رکابی مذہب ۔ بقول
آصفیہ ۔ تھالی کا بیگن ۔ (خالو جعفر علی مرحوم
۵) سب اسنے جانتے ہیں ہے وہ رکابی مذہب
؛ اسکو لالچ کوئی دیگا تو وہ ڈھل جائیگا ؛ صاحب
محاورات ہند نے فرمایا ہے کہ یہی فارسی مثل
اردو میں بھی مستعمل ہے یعنے کسی کے کچھ خصوصیت
نہیں ہر ایک سے معاملہ اُسکے ڈھنگ پر یعنے
صلح کل ہیں۔ اور ظرفا لطفو طبعی رکابیا مذہب
بولتے ہیں ۔

بام شاد بقول سروری و جہانگیری و برہان
و جامع و ناصری نام مطربی مشہور چون باربد
(منوچهری ؎) بلبل باغی بباغ دوش نوائی بزد
؛ خوبتر از باربد نیک تر از بامشاد ؛ صاحب
رشیدی نسبت وجه تسمیه سیفر باید که وقت بامداد
چنان می نواخت و می خواند که همه کس را شاد
می کرد خان آرزو در سراج گوید که برین تقدیر
بامشاد لقب او باشد نه علم و فرماید که می تواند
که از جهت تیمن بدین نام مسمی شده باشد
از عالم صباح الخیر که نام کنیز کنند (اردو)
بامشاد ۔ ایک مطرب کا نام تھا جو مثل باربد
کے مشہور تھا ۔ مذکر ۔

بام فراخ اصطلاح ۔ بقول ضمیمهٔ برہان
و مؤید و بحر و هفت (۱) کنایه از فلک نهم که
عرش باشد و (۲) هر آسمان را نیز گویند مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است ۔ خلاف قیاس
نیست ۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان ۔

(الف) **بام گشاده رفیع**
(ب) **بام گشاده رواق** اصطلاح ۔ صاحب
بحر نسبت ہر دو

گوید که (۱) کنایه از عرش و کرسی صاحب جامع
نسبت (الف) گوید که کنایه از فلک عرش و
کرسی و صاحب جهانگیری در ضمیمه نسبت
(ب) فرماید که کنایه از فلک و عرش و کرسی
صاحب ہفت ر نسبت (الف) با صاحب جامع
متفق و نسبت (ب) (۲) بر مجرد آسمان اتفاق
مؤلف عرض کند که ہر دو مرکب توصیفی
است و اختلاف معانی بدون سند استعمال چیزی
نیست ـ موافق قیاس است برای ہمه معانی
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) دیکھو
بام بدیع (۲) دیکھو آسمان ـ

بامگاه اصطلاح ـ بقول بہار و انند مرادف
بامداد و بامدادان بمعنی (۱) وقت طلوع
فجر و (۲) وقت ظہر (سنجر کاشی ـه) بمن
شراب بپیمای بامگاه مبادا که مست گردم
واز دیدن تو بیخبر افتم ؎ مؤلف عرض کند
که حقیقت بامداد و بامدادان بجایش عرض
کرده ایم و این از قبیل صبحگاه است که بام
بمعنی صبح گذشت قلب اضافت گاه بام
بمعنی وقت صبح نسبت معنی ۲ و ہم طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) وقت صبح
صبح کا وقت ـ مذکر (۲) ظہر کا وقت ـ مذکر

بام گشاده رواق اصطلاح ـ بقول شمیمه
برہان و رشیدی با کاف فارسی کنایه از
فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند که مرکب
توصیفی است و مرادف (بام کشاده رواق)
که بکاف عربی گذشت مخفی مبادا که کشادن به
کاف عربی و فارسی ہر دو آمده (اردو)
دیکھو بام کشاده رواق ـ

بام گلان اصطلاح ـ بقول برہان و بحر
و جامع و سراج بضم کاف فارسی و لام بالف
کشیده و بنون زده سنگیست مدور طولانی
تراشیده که در بامهای خانه غلطانند تا
سخت و محکم شود مؤلف عرض کند که گلانیدن

بکاف فارسی بمعنی تکانیدن و افشاندن دامن
جامہ و قالین و امثال آن می آید پس گُلان
امر حاضر است و بام گلان اسم فاعل ترکیبی
بدون اضافت بمعنی صاف و پاک کنندہ
سقف و آن سنگی است مدوّر کہ بر سقف
پختہ خانہ ہای عجم بعد از آنکہ کار آہک ختم
شود می غلطانند چنانکہ بہندمین جور سنگ مدور
را برای استواری راہ ہا بکار گیرند و بزبان
انگلیسی آنرا رولر نامند کہ سنگینی آن در غلطانیدن
سطح را ہموار و مستحکم و سخت کند (اردو)
بیلن۔ بقول آصفیہ وہ لوہے یا پتھر کا گول
ڈھول نما اوزار جس سے سڑک کی زمین برابر
کرتے ہیں عجم میں پختہ چھتوں کی تیاری کے وقت
چونہ اور کنکر بچھانے کے بعد اسی قسم کا بیلن
اس پر پھراتے ہیں جسکو فارسیون نے (بام
گلان) کہا ہے۔

(۲۴۰) **بام ماہ** اصطلاح۔ مرکب اضافی (۱) کنایہ
از ماہ کہ نظر بہ بلندیش بام ماہ گفتہ اند و (۲)
آسمان را توان گفت یعنی بامی کہ بر و ماہ باشد
آسمان است (صائبؒ) رویت زلیخا
حلقہ کند بام ماہ را٭ دل سرد ز آفتاب کند
صبحگاہ را٭ (اردو) (۱) ماہ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ چاند۔ قمر۔ چندرما۔ ماہتاب
(ظفرؒ) ڈر ہے چشم ماہ کی تمکو نہ لگجائے نظر
٭ دیکھیو کوٹھے پہ چڑھ ہوا نہ تنہا رات کو٭ (۲)
دیکھو آسمان حضرت امیر مینائی نے تشبیہات
آسمان مین بام کا ذکر کیا ہے۔ اور بام ماہ
سے آسمان مراد ہو سکتی ہے۔

بام مسیح اصطلاح۔ بقول جہانگیری و ضمیمہ
و بحر و جامع و مؤید۔ کنایہ از فلک چارم باشد
صاحب برہان گوید کہ باعتبار بودن عیسی در
آسمان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی
است (اردو) چوتھا آسمان۔ مذکر۔

بامن اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی پس ماندگان

دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معنی را بالفظ هیچ تعلق نیست۔ سند استعمال مثالش نشد۔ علیه لغت بیان نشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید۔ عجبی نیست که لغت باموں را که می آید بحذف واو وتصرف در معنی بکم غوری و بی خبری ماخذ باغلطی کتابت بدین صورت نقل کرده باشد خدایش بیامرزد (اردو) پس ماندے مکر

بام ناگشاده رواق اصطلاح۔ بقول مؤید معنی فلک دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد وموافق قیاس است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو آسمان۔

بامن دارد مقوله۔ خان آرزو در چراغ گوید که مرادف (بااو دارد) که گذشت واز کلام خود سند آرد (ع چشم گویای تو پیداست که بامن دارد) صاحب بحر عجم بانش **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این همه را انجا عرض کرده ایم (اردو) دیکھو۔ بااو دارد۔

بام نسیان اصطلاح۔ بقول بهار ترکیب اضافیست ومشهور طاق نسیان (عرفی ؎ جاه را کوس بلند آوازگی ؏ برفراز بام نسیانها می زنم ؏) **مؤلف** عرض کند که بام نسیان نسیان باشد از قبیل طاق نسیان دیگر هیچ (اردو) نسیان بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بھول۔ فراموشی۔ سہو۔ چوک۔ خطا۔ بام نسیان بھی کہہ سکتے ہیں۔

بام نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمه برهان و رشیدی و شمس کنایه از خراب شدن وویران شدن۔ سند این بر (بر آستان برخاستن) گذشت و ما ذکر این بر (بام نشست) کرده ایم ونقل سند هم که نشستن بام کنایه باشد از افتادن ومنهدم شدنش (اردو) گھر بیٹھ جانا۔ بقول آصفیه۔ گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا۔

(اردو) جس سمت کو تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا
ناسخ حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے ؎

بام نورد اصطلاح - صاحب ناصری گوید که نورد بام و نورد بان یعنی آنچه طول بام را بدان نوردند و به نردبان معروف شد و میم و نون باہگدگر تبدیل یافته - مؤلف عرض کند که مقصودش چنین نباشد که اصل (نردبان) (بام نورد) است از قبیل صحرانورد که بمعنی صحرا آمده و بام نورد چیزی را گویند که سلسله اش به بام می رسد - اسم فاعل ترکیبی ست و کنایه از نردبان و زینه و همین لغت مرکب ماخذ نردبان است یعنی بتقدیم و تاخیر الفاظ نورد بام شد و پس از ان واو را حذف کردند چنانکه خاموش و خامش و ہوشیار و ہشیار و میم را بنون بدل کردند ہمچون تجیم و تجین معاصرین عجم بزبان ندارند بر اعتبار صاحب ناصری که از اہل زبان است ذکر این کرده ایم و حالا نردبان به زبان است (اردو) سیڑھی دیکھو ارجین

بام نہم اصطلاح - بقول جہانگیری در ضمیمه و برہان و رشیدی و بحر کنایه از آسمان نہم که عرش باشد مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است که فلک را بام قرار داده و نہم صفت آن - (اردو) دیکھو بادبان اخضر - اس کا لفظی ترجمہ نوان آسمان -

بامنین بقول سروری بنون و ہمزہ بر وزن نازنین قصبه ایست از اعمال ہرات بر ناحیهٔ باغیس - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و وجه تسمیه ہم معلوم نشد (اردو) بامنین ہرات کے ایک قصبہ کا نام ہے - مذکر -

بام وسیع اصطلاح - بقول جہانگیری در ضمیمه مرادف بام بدیع و بام رفیع که گذشت و بقول صاحبان برہان و بحر و جامع کنایه از عرش است و بقول رشیدی و ناصری فلک و

عرش و کرسی۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و اختلاف معنی بر (بام بدیع) مذکور (اردو) دیکھو بام بدیع۔ جس پر ترجمہ موجود ہے ۔

بامون بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) نامرد و بزدل و (۲) مغلم و لوطی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ہم او بر ماَبون بمیم اوّل و موحدہ سوم گوید کہ بر وزن صابون لغت فارسی است و نام علّتی و حیز و مخنّث و پشت پای و فرماید کہ در عربی نیز ہمین معنی دارد چہ مفعول ابنہ باشد و ابنہ علتی است در موضع مخصوص **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان ہم بر ماَبون ہمین قدر گفتہ و تحقیق آن بجایش کنیم دریں‌جا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ قلب بعض باشد چنانکہ آسطخر و آسطرخ و آفزار و آفراز و اغلدہ و الغدہ (اردو) (۱) نامرد۔ بقول آصفیہ ہیجڑا۔ ہینز۔ زنخہ۔ ڈرپوک۔ بزدل۔ (۲) لوطی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ مغلم۔ کودک باز۔

بامہ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بر وزن نامہ (۱) دراز ریش کہ آنرا تلمبہ نیز گویند صاحب رشیدی گوید کہ ضد کوسہ و مرادف تلمبہ و ظاہرا یکی تصحیف است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) بامہ ریش دراز و انبوہ و بمعنی (۳) مردم دراز را گویند و ظاہرا این مرکب باشد از بام بمعنی سقف و ہای نسبت یعنی قدی کہ بیام خانہ میرسد صاحب برہان گوید کہ بامہ ریش دراز بزرگ و انبوہ باشد و بقول بعض مردم دراز ریش و ہم او بر تلمبہ نیز ہمین قدر نوشتہ و صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی ریش انبوہ ضد کوتہ و صاحب جامع بر ریش دراز قانع و کوسہ بقول برہان شخصی کہ او را بر زنخ زیادہ بر چند موی نباشد **مؤلف** عرض کند کہ معنی منسوب

به بام است یعنی چنانکه بام سقف عمارت است
همین طور ریش انبوه ظاهر اصورت سقف دارد
از انبوهی و بلندیش و معنی حقیقی همین قدر است
و آنچه ریش دراز را هم بدین اسم موسوم
کرده اند به سبیل مجاز است و کلمه مبدل بالی
است که الف به لام بدل شود چنانکه سگ آلی
و سگ لالی پس خیال رشیدی نسبت تصحیف
یکی از هر دو درست نیست (اردو) (۱) گهنی
اور لانبی ڈاڑھی رکھنے والا (۲) گھنی اور لانبی ڈاڑھی
مؤنث۔ (۳) دراز قد۔ اونچا شخص۔

بامی بقول سروری و جهانگیری و جامع و برهان
لقبی است شهر بلخ را صاحب سروری فرماید
که شاه ناصر خسرو باضافهٔ نون قافیه کرده (حکیم
سوزنی ے) شود عالم چنان معمور از انصاف
تو کاسان بتوان از بلخ بامی شد ببام مسجد اقصی
و صاحب ناصری بذکر معنی بالا نسبت بلخ گوید
که از بناهای کیومرث پیشدادی بود و کیکاوس در
عمارت آن افزوده چندی تختگاه گشتاسب
و محل آتشکدهٔ نوبهار بود و در عهد اسلام چنان
آباد شد که آنرا ام البلاد خواندند و قبة الاسلام
می نامیدند چنگیز خان دران شهر قتل عام نمود
اکنون قلیلی از آبادی آن باقیست **مؤلف**
عرض کند که جز این نیست که یای نسبت بر لفظ
بام زیاده کرده اند یعنی منسوب ببام و این
لقب برای شهر بلخ نظر بر عمارات یا مقام بلندش
کرده باشند دیگر هیچ بعض محققین وجه تسمیه این
را بر بامیان که می آید ذکر کرده اند (اردو)
بامی شهر بلخ کا لقب ہے۔ مذکر۔

بامیان بقول سروری بکسر میم و بعد از میم
یای حطی (۱) الکه ایست در کوهستان میان غزنه
و بلخ ده منزل است و بر یکی از کوه های بامیان
صورت دو بت کنده بود یکی را خنگ بت
و دیگری را سرخ بت می گفتند (سیف اسفرنگی
ے) مردم نادان اگر حاکم و دانا ستی بشحنهٔ

یونان بدی خنگ بت بامیان ها و فرماید که
که سرخ بد و خنگ بد بدال مهمله عوض تای
فوقانی نیز گویند صاحبان جامع و برهان بذکر
معنی اول گویند که (۲) مردم بد نویس و غلط
نویس را هم گویند صاحب رشیدی فرماید که
بلخ را بد و نسبت داده بلخ بامی گویند صاحب
ناصری گوید که نام شهریست میان کابل و بلخ
و بجهت نسبت او بلخ را بامی خوانده اند و در میان
کوهی است و در آن کوه دو صورت است
از سنگ تراشیده که هر یک از انها بقدر
شصت ذرع طویل و عرض آن شانزده
ذرع و میان آن مجوف است چنانچه از کف پای
شان راه نردبان ساخته اند که در تمام
جوف آنها توان گردیدن حتی سر انگشتان یکسر
و این صور از غرایب صنایع روزگار است
و گفته اند که این دو بت را سرخ بت و
خنگ بت نام کرده بودند و گفته اند که
سرخ بت عاشق و مرد و خنگ بت معشوق
و زن بوده و بعضی این دو بت را لات و
منات دانند و بعضی یعوق و یغوث خوانند
و گفته اند قریب باین دو پیکر صورتی دیگر است
بشکل پیره زنی و آنرا نسرم نام بوده والله اعلم
خان آرزو در سراج بذکر قول سروری و
برهان و رشیدی بحواله قوسی گوید که نام شهریست
در هند که مردم آن به بد نویسی مشهورند و فرماید
که درین بحث است و بامیان نام الکه ایست
و نام شهری نیست و در خراسان است نه در
هند و صاحب مؤید گوید که نام شهریست از
توران زمین منسوب بغلط و زشت نویسی مؤلف
عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم
مجاز آن که اهل بامیان به زشت خطی و غلط نگاری
مشهور بودند نظر برین مطلقاً غلط نگاران و زشت
خطان را بامیان گفتند آنچه صاحبان رشیدی
و ناصری در وجه تسمیهٔ (بلخ بامی) بامیان را

داخل کردہ اند درست نیست و متحقق است کہ
باسیان شہری است و جا دارد کہ نظر بر بلندی
نشیمن آن بامی گفتہ باشند و الف و نون زائد در آخر
آوردہ باسیان کردند کہ مزید علیہ بامی است
و فرق میان لقب بلخ و این شہر ہمان است
کہ آن بامی است و این باسیان دیگر ہیچ
و جا دارد کہ بنامی این بعد بنامی بلخ و غزنہ
شدہ و بدین وجہ کہ وقوع این درمیان
ہر دو شہر مذکور است موسوم شد بہ (بامیان)
و کلمۂ باد رینجا بمعنی مفید ہم اوست و اللہ اعلم
بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) باسیان ایک
شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنہ کے درمیان
واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بدخط۔ بقول آصفیہ

اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا غلط نویس
غلط لکھنے والا۔ غلط نقل کرنے والا۔

(الف) بامین (الف) بقول برہان و جامع

(ب) بامیین بر وزن آمین نام قصبہ ایست

از اعمال ہرات بر ناحیۂ بادقیس و ہم او بر (ب)
گوید کہ بر وزن تابعین مرادف (الف) صاحب
رشیدی بر ذکر (ب) قانع خان آرزو در سراج بذکر بعض
قناعت کردہ مؤلف عرض کند کہ در وجہ تسمیہ
الف ہم لفظ بام داخل است و یا و نون نسبت در آخر
زیادہ کردہ باشند و معنی لفظی این منسوب بہ بام و کنایہ
از قصبہ کہ بر بلندی واقع باشد و تحتانی دوم در (ب)
زائد دیگر ہیچ (اردو) (الف) بامین (ب) بامیین ایک
ہی قصبہ کا نام ہے جو ہرات میں واقع ہے۔ مذکر۔

بان بقول سروری و رشیدی بحوالۂ تحفہ (۱) بمعنی بانگ و بقول مؤید و برہان بمعنی بانگ
و فریاد و آواز ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بانگ کہ بہ ہمین
معنی می آید مزید علیہ این کہ کاف فارسی در آخر بعض الفاظ زائد ہم آمدہ چنانکہ مردہ ری
و مردہ ریگ و اگر بانگ را اسم جامد گیریم۔ بان بحذف کاف فارسی مخفف آنست و

برای این قسم تخفیف مثالی یافته نشد فالاول اقوی من الثانی (اردو) بانگ ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث آواز ۔ صدا ۔

(۲) بان ۔ بقول سروری بمعنی نگاه دارنده چون باغبان وامثال آن وبقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع دارنده ومحافظ واین معنی بدون ترکیب اطلاق نمی یابد چنانچه دربان وفیلبان صاحب برہان گوید که بمعنی صاحب وخداوند وبزرگ ہم ۔ صاحب ناصری فرماید که بمعنی صاحب وافادهٔ معنی فاعل وعامل می کند چه نخچیر که بمعنی شکار وشکار رست آہو وگوزن خواہد بود وآنہا وحشی اند ۔ گوسفند نیند که چوپان وشبان داشته باشند ونخچیربان افادهٔ معنی بسیار شکار کننده می کند چنانکه نظامی گفته (ﺳ) درخت افگن بود کم زندگانی ٭ بدرویشی کشد نخچیربانی ٭ خان آرزو درسراج گوید که بمعنی صاحب وخداوند مثل فیلبان ومراد از جہانبان درعرف ملک داری پادشاہی است نه نگاہبان جہان ہرچند بران نیز صادق آید وبرین قیاس باجبان که بمعنی باج گیرنده است چنانکه در مدارالافاضل گفته (الخ) **مؤلف** عرض کند که بان کلمهٔ ایست که بترکیب افادهٔ معنی فاعلی کند یعنی دارنده وصاحب ومجازاً برای محافظ ہم مستعمل ہمه امثال بالا بذیل این تعریف درست می آید وبخیال ما مبدل وآن باشد که لغت سنسکرت است بہمین معنی چنانکه (دہن وان) بمعنی صاحب دولت فارسیان واو را بموحده بدل کنند ہمچون آو وآب صاحب ناصری که نخچیربان را بمعنی بسیار شکار کننده گوید خلاف محاورهٔ فارسیان است بسیاری را ازین ہیچ تعلق نیست واز سند نظامی ہم بسیاری ظاہر نمی شود ومعنی

تحجم ہم باما اتفاق دارند بتحقیق ما معنی لفظی نخچیربان۔ صاحب شکار و شکار کنندہ و شکاری است۔ خان آرزو بحیثی کہ نسبت باجبان و جہانبان کردہ زائد از ضرورت باشد باجبان بمعنی صاحب باج است و کنایہ از باج گیرندہ و جہانبان بمعنی محافظ جہان کنایہ از بادشاہ است وبس (اردو) صاحب۔ محافظ۔ صاحب آصفیہ نے کلمۂ بان پر لکھا ہے کہ فارسی ایک کلمہ ہے جو اسما کے آخر میں لگانے سے محافظ دارندہ۔ مالک کے معنے دیتا ہے۔

(۳) بان۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی بام خانہ (مولوی معنوی سہ) سہرفہ و کردم زمی از بان چرخ ؛ تا زنم من چرخہا برسان چرخ ؛ صاحب ناصری فرماید کہ تبدیل بام است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف بام باشد و میتواند کہ مبدل بود چنانکہ آستیم و آستین و کجیم و کجین مؤلف عرض کند کہ باہر دو محققین بالا اتفاق داریم کہ میم بہ نون بدل می شود (اردو) دیکھو بام کے پہلے معنے۔

(۴) بان۔ بقول جہانگیری در عربی نام درختی است کہ برآن خوشبوی شود و آنرا حب البان گویند و در دوا ہا بکار برند و بپارسی بانک نامند و بقول برہان آنرا در فارسی تخم غالیہ گویند و آن مانند پستہ می باشد لیکن زود می شکند۔ و عربان فستق البان ہم خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بحوالۂ رشیدی گوید کہ این لغت عربیست و فارسی این بانک بفتح نون۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علیحدہ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نقل کردہ۔ و بقول صاحب محیط اسم عربی شجریست بزرگتر از درخت گز و ثمر آنرا حب البان گویند و نوعی از این در ہند یافتہ می شود کہ آنرا

بکائن نام است و بقول بعض بکائن حب البان را گویند۔ ثمر آن بزرگ سفید۔ ممتلی
گران و دہن وی خوشبوست کہ بہ آسانی مقشر و سودہ می گردد گرم و خشک در دوم و بقول
شیخ گرم در سوم و خشک در دوم و دران تنقیہ است خصوصاً در مغز آن کہ مقطع اخلاط
غلیظ و باسہ بہ و آب مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ) حقیقت بانگ بجای خودش
عرض کنیم (اردو) بکائن۔ بکان بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر و مؤنث ایک درخت
کا نام ہے جسکی پتی نیم کے مشابہ ہوتی ہے اور اسمین بکولون کے گچھے کے گچھے لٹکتے ہین
صاحب جامع الادویہ نے لغت بان پر بکائن کا حوالہ دیا ہے اور بان کو عربی مانا ہے اور
اس کا فارسی نام آزاد درخت لکھا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (آزاد درخت) پر
بھی اہل لغت نے بکائن کا اشارہ کیا ہے جو ردیف ممدودہ مین گزر چکا ہے۔

(۵) بان۔ بقول برہان و جامع و سراج و مؤید بمعنی لادن و آن نوعی از عنبر و مشمومات
باشد کہ بعربی حصین البان گویند و بقول مؤید جیزی خوشبوی از عطرہای سوختنی صاحب محیط
بر حصی لبان فرماید کہ این را بفارسی حسن لبہ و در انگریزی بن زوین و بہندی لوبان نامند
و آن صمغ ضرو است و کمکام عبارت از انست۔ خوشبوترین صمغہا۔ گرم در دوم
و خشک در اول و بسیار جالی و محلل و جذاب۔ طلای آن جہت حبس نزلات نافع و
منافع بسیار دارد (الخ) صاحب آصفیہ کہ محقق زبان اردوست لوبان را لغت
عربی گوید و محققین عربی زبان ازین ساکت و بقول صاحب محیط (لوبان) لغت ہندی
است و بسنسکرت راج رال و ہم او بحوالہ (شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ) گوید کہ صمغی است

خوشبوکہ بعضی آنرا حسن لبہ وحصی لبان نامند وصاحب غیاث این را بدون واو لبان
بالفتح آوردہ گوید کہ صمغی است کہ آنرا کندر نام است وصاحب منتخب لبان را
بالضم بمعنی کندر آوردہ وہم او بر کندر نوشتہ کہ شیرۂ درختی است وصاحب برہان
لبان را فارسی می داند وگوید کہ صمغ کندر را گویند وصاحب محیط لبان را معرب
داند از لبیا نوکہ لغت یونانی است بمعنی کندر مؤلف عرض کند کہ نتیجۂ تحقیق ماست
لوبان لغت ہندی است وآنچہ صاحب آصفیہ این را عربی داند تسامح اوست کہ
لبان عربی را لوبان خیال کردہ واز تعریف صاحب محیط کہ نسبت لوبان ولبان
است بہ تحقیق رسیدہ کہ در ہر دو فرق است بالجملہ بان مخفف لوبان ہندی ومفرس
باشد (حکیم الوری ـہ) آہو بسبزہ گر نافہ بیند اخت ٭ کز خاک چمن آب بشد عنبر و
بان را ٭ بعض محققین فارسی ہمین شعر را بسند معنی چہارم آوردہ اند وبخیال ما مناسب تر
است برای معنی پنجم (اردو) لوبان ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ ایک درخت
کا خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے ـ کوڑیا لوبان عمدہ
ہوتا ہے ـ صاحب جامع الادویہ نے لوبان اور لبان دونوں کو ایک جگہ لکھ کر فرمایا ہے
کہ اسکی فارسی درخشنک اور عربی صنوبر ہے ایک درخت کا گوند خشک مشابہ مصطکی لوبان
کا رنگ زرد اور خوشبو اور لبان کا رنگ بھورا اور تلخ ـ

(۶) بان ـ بقول برہان ومؤید مشک بید را گویند خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید
کہ بار درخت مشک بید کہ از و مشک گیرند صاحب برہان بر بید مشک فرماید کہ نوعی از

بید است که بہار آن یعنی شگوفۂ آن بغایت خوشبو می باشد و عرق آن را بجہت تفریح دل و تبرید بیاشامند صاحب محیط بہ بیدمشک گوید که اسم فارسی است و آنرا مشک بید و گربہ بید نیز گویند و بعربی خلاف بلخی در تف و در شام شاہ بید و در روم بہرامج نامند و بقول بعض صنومر آن و گاہ اطلاق آن بر گل این شجر۔ بقول جالینوس سرد و تر و بعضی معتدل گفته اند۔ ملطف۔ مفتح سدۂ خفیف دماغی۔ مقوی دل و دماغ و مطیب نفس و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که ماخذ این غیر ازین نباشد که فارسیان بر سبیل مجاز مشک بید را نظر بر عطریت و خوشبوئیش بآن گفته باشند مجاز معنی پنجم طالب سند استعمال باشیم (اردو) بیدمشک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے درخت کا نام ہے جسکے پھول نہایت نازک اور خوشبودار رنگ مین زرد مگر مائل بہ سبزی و سیاہی ہوتے ہین اس کا عرق تفریح دل اور تبرید کے لئے استعمال کرتے ہین مزاجاً سرد تر ہے صاحب جامع الادویہ نے بیدمشک کے ساتھ بہرامج کو بھی لکھا ہے

بان بر بیتیا اصطلاح۔ بقول صاحب جہانگیری در ضمیمہ بذیل لغات زند و پازند بہ بای موحدہ و بای ثانی مکسور و یای معروف و تای فوقانی فیل باشد صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید که جانور است کلان در ہندوستان و ہم او بربیتیا گوید که با اول بثانی رسیدہ و فوقانی بالف کشیدہ بہ لغت زند و پازند بمعنی خانه است (الخ) مؤلف عرض کند که بیتیا غالباً ماخوذ است از بیت عربی که تحقیقش بجای خودش می آید و لفظ بان در اینجا بمعنی اول بام که سقف باشد و معنی لفظی این مرکب۔ سقف بالای خانه و کنایه از فیل که بلندی و وضع پشتش سقف خانه

را ماند۔ بدینوجہ کہ جانور ہند است و در عجم نیست فارسیان ہای این لفظی مرکب کردند۔ (اردو) ہاتھی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ فیل۔ پیل۔ ہستی۔ گج ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان سونڈ والا۔

بان پرست اصطلاح۔ صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بفتح بای فارسی و رای مہملہ وسین بی نقطہ در زبان سنسکرت گوشہ نشین و زاہد را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ (بان پرستھہ) بہ ہای ہوز بعد فوقانی بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی صحرانشین و عابد آمدہ ولیکن دریخا بہ ترکیب فارسی ہم درست می شود کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پرستش کنندۂ بام وکنایہ از گوشہ نشین و زاہد کہ دائماً گوشۂ خانہ رالپسند می کند و بعبادت الٰہی مشغول باشد نظر بسوی سقف یعنی بہ عالم بالا دارد از قبیل بادہ پرست کہ از پرستش دریخا محبت و رغبت مراد است (اردو) گوشہ نشین۔ دیکھو اہل نشست

بانتر اصطلاح۔ بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی کولنگ ذنامرکی۔ صاحب برہان بر کولنگ گوید کہ بروزن ہوشنگ حیز ومخنث را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و لغت عربی و ترکی ہم نیست نمیدانیم کہ صاحب شمس این لغت را از کجا پیدا کرد ماخذ این ہیچ معلوم نمی شود تا استعمالش بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) نامرد۔ دیکھو باموں۔

باندازۂ گلیم پا در از کن مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ومحبوب الامثال

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ فارسیان این مثل را بحکم (اندازہ
نگہدار) می زنند مقصود شان این است
کہ در ہر کار اندازۂ حیثیت و حوصلہ خود ملحوظ
باید داشت چنانکہ گویند در مخارج اندازۂ
مداخل نگہدار کہ خرچ از آمد بیرون نشود۔
(پا از گلیم دراز کردن) مصدری است کہ
می آید و این مثل مشتق از ہمان است۔
(اردو) صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے
"جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پسارو" "جتنی
اوڑھنی ہو اتنے پیر پسارو" صاحب امثال
ہندی نے لکھا ہے "جتنی چادر دیکھے اتنے
پاؤں پھیلاے" ان تمام کہاوتوں کا یہ
بقیہ

مقصد ہے کہ انسان کو ہر کام اپنے حوصلہ
سے بڑھکر نہ کرنا چاہیئے۔

(۳۳۹۱) **بااندام آمدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از درست اندام و متناسب شدن
(انوری ۵) کار آن عشرت ز تو اندر
نیافت ٭ زانکہ تو چست و با اندام آمدی
٭ (اردو) سڈول ہونا۔ متناسب ہونا۔

(۳۳۹۲) **بانظر سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از اندازہ کردن و شناختن بذریعۂ مشاہدہ
(صائب ۵) بیش و کم را بانظر سنجند روشن گوہران
٭ احتیاجی نیست میزان قیامت را بسنگ ٭
(اردو) نظر میں تولنا۔ مشاہدے سے اندازہ
کرنا۔ پہچان جانا۔

بالِقش اصطلاح۔ بقول سروری و برہان بسکون نون و کسر قاف بن باشد کہ شور و
بریان کنند و خورند و (ون) نیز گویند و بعربی حبۃ الخضراء صاحب محیط بر حبۃ الخضراء فرماید
کہ ترجمۂ آن بفارسی بن باشد بضم و بر بن گوید کہ مشہور بہ قہوہ و آن ثمر درختی است
کوہستانی بہترین آن بستانی از یمن۔ دانہ ہای سبز متوسط در کوچکی و بزرگی خوشبو گویند آن

چرب می باشد وخوش طعم - سرد وخشک در دوم - یبوست دماغ کند وبیخوابی وخشکی مزاج
می نماید جهت تخفیف رطوبات سرفهٔ بلغمی ونزلات وتفتیح سدد وادرار بول نافع مرکب التقوی
وتقوی معده - بواسیر وجذام را نافع ورفع ماندگی کند ومنافع بسیار دارد ولیکن صداع
می آرد وباعث بیداری ولاغری بدن وزردی رنگ وقطع شهوت وتقلیل منی ونفخ
وقولنج ومالیخولیا وکابوس (الخ) مؤلف عرض کند که راست گفته اند (سه) آن سیه رو
که نام او قهوه بود ٭ مانع النوم وقاطع الشّهوه بود ٭ وبه تحقیق ما اصل این (بن قشر) بود بقلب
اضافت قشر بن یعنی پوست بن - سوقیان عجم بر ماخذ این غور نکرده بزیادت الف بعد موحّده
وحذف رای مهمله (بالنقش) کردند ومطلقاً برای بن استعمال کردند وجا دارد که الف
را زائده گیریم ملکه مبدّل واو است از بون که بمعنی بن می آید - یکی از معاصرین عجم گوید که
این لغت ترکی است بمعنی قهوه - حیف است که محققین ترکی زبان ازین ساکت - قیاس
تائید قولش می کند که شان لغت هم متقاضی آنست - (اردو) بن - بقول آصفیه - هندی
اسم مذکر - قهوه - کافی - ایک تخم کا نام جسے بھون کر کھاتے ہین اور اکثر چای کی طرح جوش
کر کے پیتے ہین - ہماری تحقیق مین عربی زبان کا لفظ ہے - (محیط المحیط)

بانک بقول صاحب رہنمای تحوائہ سفر نامۂ
ناصر الدّین شاه قاجار (۱) خزانه که در آن
پول برای حصول سودش محفوظ کنند - صاحب
پول جال برمطلق خزانه ومکان صرّافی قانع

مؤلف عرض کند که مفرس بانک باشد
که (لغت انگلیسی زبان) است فارسیان
بحذف تحتانی مفرّس کرده اند - اردو
بنک - بقول آصفیه - انگلش - اسم مذکر -

وہ جگہ جہاں امانتاً روپیہ رکھا جاے ساہوکاری
کوٹھی۔ بنک گھر۔ روپیہ جمع رکھنے والی کمپنی۔
(۲) بانک۔ بقول جہانگیری بانون مفتوح بمعنی
حب البان کہ بمعنی چہارم بان گذشت۔
صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون نون وکاف
فارسی است وصاحب جامع ہمزبان برہان
خان آرزو در سراج بذیل بان فرماید کہ اغلب
کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علاحدہ (الخ)
مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد
کہ بکاف عربی است۔ صاحب ہفت صراحت
کند کہ بنون وکاف فارسی زدہ باشد۔ پس
بخیال ما مزید علیہ ہمان بان است کہ بہمین معنی
گذشت وبحث کاملش بمعنی چہارم لفظ بان
مذکور شد کاف فارسی در آخر این زیادہ
کردہ بمعنی حب البان استعمال کردند چنانکہ
مردہ ری ومردہ ریگ۔ خان آرزو کہ کاف
آخر را عربی وبرای تصغیر گرفتہ است کم غوری
است۔ فارسیان بان عربی را بزیادت
کاف فارسی مفرس کردہ اند دیگر ہیچ (اردو)
درخت بان کا پھل۔ مذکر۔

بانگ بہ سکون نون وکاف فارسی۔ بقول
سروری وبرہان فریاد وفغان (اشد این در
ملحقات می آید) وفرماید کہ بمعنی مطلق صدا و
آوازہم (الوری ع) یمن اندر نظارہ گاہ
سپہر ٭ گوش جانت زبانگ بلبل رحیل ٭
بہار گوید کہ بہردو معنی بالا بضم اول نیز استعمال
کنند چنانکہ مسیح کاشی گفتہ (رباعی) آتش بزبان
شعلہ برمن زد بانگ ٭ کز بہر چہ بسان خاکستر
گنگ ٭ گفتم کہ بدین خسان ندارم سر جنگ
٭ با آنکہ پرم زپای تا سر چون گنگ ٭ وفرماید
کہ بالفظ آمدن وبرداشتن ورسیدن وبیختن
وزدن وکشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند
کہ بقول صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی ہست
این لغت فارسی زبان است بمعنی صوت و

در ترکی ہم مستعمل و اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر (بانگیدن) کہ می آید و فارسیان در لب و لہجۂ خود بحذف الف بضمّ اوّل و سکون نون و کاف فارسی می خوانند و در کتابت الف را قائم دارند ہمین است مقصود بہار و لیکن سند پیش کردہ ش بکارش نمی خورد بلکہ از ان ثابت می شود کہ سیح کاشی بانگ بحذف الف بالفتح آوردہ و استعمال گنگ را کہ بقول اہل لغت بالضمّ بمعنی لال و ابکم است بالفتح گرفتہ و در مصرع سوم و چہارمش با خنگ و زنگ کہ بالفتح بمعنی رود خانہ مشہور است قافیہ کردہ اگر بقول بہار بانگ را در مصرع اوّل بالضمّ گیریم لازم می آید کہ در مصرع سومش جنگ را ہم بالضمّ گیریم و در مصرع چہارمش گنگ را کہ اہل لغت بالفتح بمعنی رودخانہ مشہور نوشتہ اند مضموم خوانیم اندرینصورت دو لفظ خنگ و گنگ را برخلاف اہل لغت مضموم گرفتن لازم می آید و اگر قافیہ مصرع سوم را بگذاریم و از اعتراضش کار نداریم (کہ در رباعی وجود قافیہ در مصرع سوم لازم نیست) اندرینصورت ہم لازم می آید کہ در مصرع چہارم گنگ را بمعنی رود خانہ بالضمّ خوانیم و تحقیق اہل لغت بالفتح است حاصل انیست کہ بخیال ما صورت اوّل الذکر بہتر است از آخر قتامل بالجملہ بانگ بدینمعنی اصل است کہ بجای خودش گذشت و بانگ بزیادت کاف فارسی در آخرش مزید علیہ و ما اشارۂ این بر بانگ کردہ ایم (اردو) دیکھو بانگ۔ فریاد۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ غل۔ واویلا۔ مظلومون کی آہ و زاری۔ آہ و نالہ۔ (رند ۵) تھرائیگے

اوچرخ فرشتے تری سنکر، تا عرش جو پہنچے
کبھی فریاد ہماری ؎

بانگ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی رسیدن آواز است (حافظ شیراز ؒ) کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست ہو اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید (اردو) آواز آنا۔

بانگ آور اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر بانگ آوردن کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ ازان (بانگ آور) پیداست کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی صدا و شور و افغان برپاکنندہ (ارزقی ہروی بصفت تیر ؒ) فلک پیمای بحر آشوب عالم سیر انجم تک ہو شبہ خفتان دریکانش آتش میغ بانگ آور ہو (اردو) شور برپا کرنے والا۔

بانگ اسلام استعمال۔ مرکب اضافی است (۱) کنایہ از دعوت اسلام و (۲) اذان باشد (صائب ؒ) نالۂ عجز نپیش سنگدلان ہو بانگ اسلام و کافرستانست (اردو) (۱) اسلام کی دعوت۔ دعوت اسلام۔ اسلام لانے یا مسلمان ہونے کی درخواست۔ گمراہی سے راہ راست کی درخواست۔ صاحب آصفیہ نے (دعوت اسلام کرنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ (۲) اذان بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانگ نماز۔ نماز کے واسطے بلانے کی صدا جو مسلمانون نے عربی زبان مین بنا رکھی ہے۔

بانگ اللہ اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و ہفت و مؤید و بحر بمعنی بانگ نماز مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) اذان۔ دیکھو بانگ اسلام کے دوسرے معنے

بانگاہ داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار (بانگاہ داشتہ) بمعنی مقید و محبوس نوشتہ کہ اسم مفعول ہمین مصدر باشد کہ بمعنی قید کردن و مقید داشتن است (اردو)

نظربند رکھنا۔ نظربند کرنا۔ بقول آصفیہ
حراست میں رکھنا۔ نگرانی میں رکھنا۔ آپ
ہی نے (نظربند) بمعنی قیدی لکھا ہے۔

بانگ برآمدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکراین کردہ ازمعنی ساکت۔ مؤلف عرض
کند کہ بلند شدن صداست (ملّا جامی سے)
بانگ برآمد زہمہ کامی شگفت ؛ یک کشف
اینک بدو بط گشتہ جفت ؛ (انوری سے)
بہر حلقۂ زلفت دلم نہان زدو چشمم ؛ چنانکہ
بانگ برآمد کہ این کہ کرد و کہ داند ؛ (اردو)
صدا بلند ہونا۔ آواز نکلنا۔

بانگ برآوردن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت۔ مؤلف
گوید کہ صدا بلند کردن و آواز دادن (نظامی
سے) ستازن برآورد بانگ سرود ؛ سرود
نوآئین تراز صد درود ؛ (انوری سے)
ای شاہ جہان حبۂ زصندوق خزانت ؛
از ہرچہ نخاس تو شود بانگ برآرد ؛ (اردو)
صدا بلند کرنا۔ آواز دینا۔ بجنا۔

(الف) **بانگ برابلق زد** اصطلاح۔
(ب) **بانگ برابلق زند** (الف) بقول
شمس زمانہ را خبر کند و محو سازد صاحبان
ضمیمۂ برہان و بحر نسبت (ب) گویند کہ (۱) زمانہ
و روزگار را زجر کند و آزار دہد۔ صاحب
مؤید بہ (ب) فرماید کہ ای زمانہ را زجر کند
و محو سازد و صاحب ہفت بہ (ب) نسبت
معنی اول با صاحب مؤید اتفاق کردہ فرماید
کہ (۲) اسپ را تیز کند۔ صاحب انند متفق
باہفت۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی
مطلق و (ب) مضارع مصدر (بانگ
برابلق زدن) است و بدینوجہ کہ ابلق بمعنی
اسپ و روزگار است معنی اول این
مصدر۔ زمانہ را زجر و ملامت کردن و
معنی دوم اسپ را اشارہ کردن برای

تیزروی۔ حیف است از محققین با نام و نشان کہ بدون تامل بر ماخذ تصرف ہا در لفظ و معنی کردہ اند۔ صاحب شمس بر الف ذکر ماضی مطلق کند و معنی مضارع بیان نمایند و کاتب چابکدستش لفظ زجر را خبر کردو صاحبان ضمیمۂ برہان و بحر آزار را ہم داخل معنی کردہ اند و صاحبان مؤید و ہفت و آنند تحور اد رمعنی این جا دادہ اند و ای برا ینہا کہ یکی ازینہا بحقیقت معنی ابلق غور نکرد و معنی حقیقی را در اصطلاحی ملحوظ نداشت۔ (اردو) (۱) زمانے کو ملامت کرنا (۲) گھوڑے کو جلد چلنے کا اشارہ کرنا۔ حکم دینا (الف) اسی مصدر کا ماضی مطلق ہے اور (ب) مضارع۔

بانگ برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند شدن صدا است (شاہی سبزواری ص) چو مطرب از غزل شاہ بیت این سخن برخواند ؎ ز ساکنان فلک بانگ آفرین برخاست ؎ (اردو) صدا بلند ہونا۔

بانگ برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) صدا و آواز بلند کردن و (۲) کنایہ باشد از اذان بقرینۂ لفظ مؤذن (سعدی شیرازی ص) مؤذن بانگ بی ہنگام برداشت ؎ نمی داند کہ چند از شب گذشتست ؎ (اردو) (۱) صدا بلند کرنا۔ شور کرنا۔ (۲) اذان دینا۔

بانگ بر قدم زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر شتاب بسیار راہ رفتن و بقول بہار جلد و تیز رفتن (محمد قلی سلیم ص) ز مسجد نعرہ ستان علم زد ؎ مؤذن بانگ از انجا بر قدم زد ؎ مؤلف عرض کند کہ چون انسانی یا جانوری را خواہند کہ شتاب رود

بانگ می زنند واشاره آن باشد که تیز
روان شود وقدم تیز کند ازهمین رسم
این مصدر اصطلاحی قرار یافت ولفظ
بسیار راه در تعریف تجر زائد از ضرورت
است ومقصود این اصطلاح به تیزگامی
فرار شدن. (اردو) تیز چلنا۔ جلد چلنا
تیزی کے ساتھ فرار ہونا۔

بانگ خلیل اللهی اصطلاح۔ وارسته
گوید که کشتی گیران چون حریف را از جا
بردارند وخواهند که بر زمینش بیندازند
الله اکبری که ببانگ بلند گویند آنرا بانگ
خلیل اللهی خوانند وجه تسمیه آنکه حضرت
ابراهیم خلیل الله علیه السلام در جمیع
حرکات وسکنات الله اکبر گفتی بدین مناسبت
این آواز را باین نام موسوم ساختند۔
(میر نجات ؎) گوش بر حرف تو دارند
زمه تا ماهی ؛ گاه کشتی چو کشی بانگ خلیل اللهی
با خان آرزو در چراغ هدایت باستناد
همین شعر گوید که بانگی رساکه پهلوانان ایران
میزنند و۔ رانام موسوم است بهار وصاحب
بحر وغیاث باوارسته متفق مؤلف گوید
که معاصرین عجم هم تصدیق قول وارسته می کنند
مرکب اضافی است واجمال بیان خان آرزو
ماخذ رامی پوشد وجدت رامی کوشد (اردو)
بانگ خلیل اللهی فارسیون نے (الله اکبر) کو
کہا ہے جو کشتی لڑنے والے اوس وقت کہتے
ہین جب کہ حریف کو زمین پہ دیا رہین۔ مؤنث

(۳۲۶۴) **بانگ درا** اصطلاح۔ بکسر کاف فارسی
وفتح دال ورای مهمله مرکب اضافی است به
معنی بانگ جرس که درا جرس را گویند۔
(صائب ؎) نصیحت بر نه انگیزد زمین گیران
غفلت را ؛ بره خوابیده هیهات است
از بانگ درا خیزد (اردو) بانگ جرس
۔ بانگ درا۔ وه آواز جو گھنٹہ سے نکلتی ہے

صاحب آصفیہ نے جرس کا ذکر فرمایا ہے۔ مؤنث

بانگ رسیدن | استعمال۔ بمعنی رسیدن آواز و صدا باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ملا جامی ؒ) در قطعہ کہ اوست دائم نزیستم بہ این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم ؏ (اردو) آواز پہنچنا

بانگ رود | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و بہار و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از دم صور و (۲) کنایہ از بانگی کہ پیش پادشاہان وقت سواری بزنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) بگل اور ترم کی آواز۔ مؤنث (۲) نقیبوں کی صدا جو پادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ہٹو اور بڑھو کہتے ہوئے چلتے ہیں۔ مؤنث

بانگ ریختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی صدا دادن و آواز رسیدن است (قاسم مشہدی ؒ) عشق آمد و از حلقۂ در بانگ جرس ریخت ؏ برخاست صفیری کہ بپایان قفس ریخت (اردو) آواز دینا۔ آواز آنا۔

بانگ زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از باز داشتن مؤلف عرض کند کہ رسم است کہ چون خواہند کہ کسی را از کاری باز دارند بانگ می زنند و این علامت آنست کہ دیگر مکن و دیگر میا و این نوعی از تخویف است (اردو) جب کسی کو کسی کام سے باز رکھنا مقصود ہو تو للکارتے ہین کہ خبردار۔ اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اس کام سے باز رہے۔ اسکا ترجمہ للکارنا اور خبردار کہنا ہو سکتا ہے۔

(۲) بانگ زدن۔ بقول جہانگیری کنایہ از آزردن کسی مؤلف عرض کند کہ ترسانیدن بہ از آزردن است و این مجاز معنی اول باشد

وبس (انوری ے) باست ار بانگ بر زنتا
زند؛ گرگ را سیرت شبان باشد؛ مخفی
مباد کہ باس لغت عربست بمعنی خوف (ولہ
ے) سہمش ار بانگ بر زمانہ زند؛ خون
شود ژالہ در سحاب از بیم؛ (اردو)
للکارنا۔ بقول آصفیہ ڈہکانا۔ دہمکی دینا۔
کڑک کر بولنا۔

(۳) بانگ زدن۔ بقول برہان و بحر کنایہ
از نگاہداشتن چیزی مؤلف گوید کہ محافظین
کشت زار روز و شب ہای و ہوی کنند
و صداہا بلند سازند تا حیوانات و دزدان
آگاہ شوند کہ کسی نگہبان است و مال زراعت
را تلف نکنند (اردو) حفاظت کرنا۔

(۴) بانگ زدن۔ بقول برہان و جامع و
بحر کنایہ از راندن و دور کردن کسی از پیش
مؤلف عرض کند کہ قریب بہ معنی سوم است
کہ طیور از کشت زارہا بوسیلہ بانگ دہقان
کہ ہای ہوی کند پرواز میکنند و دور می شوند
فارسیان گویند" دہقان بر گنجشکان بانگ
می زند" یعنی می راند و دور می کند و
ہمچنین گویند" فلان بہ فلان بانگ زد"
مقصود آنست کہ از پیش خود راند و دور
کرد (اردو) دور کرنا۔ بھگانا (موہ ہا
کی آواز سے چڑیوں کو اڑانا)۔ زور کے
ساتھ (چلے جاو) کہنا۔

(۵) بانگ زدن۔ بتحقیق ما صدا بر آوردن
و آواز کردن و این معنی حقیقی است (انوری
ے) کشت بیفائدہ کم زن کہ نہ بادی نہ دخان
؛ بانگ بیفائدہ کم زن کہ نہ نائی نہ درای
؛ (اردو) للکارنا۔ آواز کرنا۔ آواز
لگانا۔ نعرہ مارنا۔

(۳۲۵)

بانگ زن اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ موذن را گویند دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ سند

استعمالش پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است ولیکن از مطلق بانگ
بدون اضافت بہ اذان یا مؤذن یا صلوۃ
وغیر ذٰلک اینمعنی را تسلیم نہ کنیم و مشتاق
سند استعمال باشیم (اردو) مؤذن۔
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اذان
دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے
لوگوں کو بلانے والا۔

بانگشت حساب دادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر بی تامل از عہدۂ حساب
برآمدن مؤلف عرض کند کہ آنانکہ با علم
حساب مناسبت کلی دارند بدون خامہ
و آمہ ہر قسم عمل حساب را بذریعہ بنان خود
حل کنند از ہمین صفت این مصدر پیدا شد
(محسن تاثیر ؒ) ہر نقد دل کہ می بردآن
دست خوش نگار ہ آخر بما حساب بانگشت
می دہد ۂ (اردو) انگلیوں پر حساب
سمجھانا۔ یعنی لکثرت مشق اور [illegible] کی
وجہ سے بغیر قلم و دوات کے صرف انگلیوں
پر سوال حساب کو حل کرنا۔ بلا تامل جلد حساب دینا

بانگشت حساب کردن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر مرادف بانگشت حساب
دادن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از
سہولت حساب است (سلیم ؒ) شمار
دور فلک از سلیم گر پرسی ۂ چو آفتاب
بانگشت خود حساب کند ۂ مؤلف عرض
کند کہ مرادف مصدر گذشتہ نباشد کہ درین
ہر دو فرق بین یعنی کسی کہ عمل حسابی را بسہولت
و عجلت بدون مدد قلم و دوات بر انگشتان
خود می کند آنرا می گویند کہ بانگشت حساب
می کند و کسی کہ محاسبہ ذمہ خود را بہمین عمل
می دہد نسبت او گفتہ می شود کہ بانگشت
حساب می دہد ۂ پس (حساب بانگشت)
در ہر دو مصادر یکی است ترکیب مصدر

داون وکردن فرق در معنی پیدا می کند چنانکه با‌ا مذکور شد پس هردو را مرادف یکدگیر قرار داون چنانکه صاحب بحر زوا رستہ می کند دست باشد فتامل (اردو) انگلیون پر حساب کرنا۔ چٹکیون مین حساب کرنا۔ جلد حساب کرنا۔ بلا تامل حساب کرنا۔

(۲۹۲۲) **بانگشت عیب کسی شمردن** | مصدر اصطلاحی۔ بآسانی عیب کسی را حساب کردن یعنی بدون امداد قلم و دوات صرف بواسطۂ انگشتان شمار عیوب کسی کردن (صائب ؎) آنرا کہ بانگشت توان عیب شمردن ؛ در عالم انصاف ز مردان حسابیست ؛ (اردو) انگلیون پر کسی کا عیب شمار کرنا۔ یعنی بسہولت عیوب کا حساب لگانا۔

بانگشت گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری وجہانگیری در ضمیمہ و برہان و رشیدی و بحر و جامع کنایہ از شمردن و حساب کردن (خلاق المعانی ؎) چون گل تا بانگشت خطاہاش مگیر ؛ مجمر آساش فرو گر دامان برسر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ با تعمیم این مصدر باید کہ (بانگشت گرفتن) قائم کنیم یا بلحاظ سند (بانگشت گرفتن) بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم (اردو) حساب کرنا۔ گننا۔

بانگ شکستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی شور و غوغا بند شدن است (وحید قزوینی ؎) لب نمی بند د ز افغان تا جرس جنبان بود ؛ می طپید در سینہ دل تا بانگ و غوغا بشکند ؛ (اردو) شور و غوغا بند ہونا۔

بانگ شنودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی شنیدن صدا و آواز باشد (خسرو

استعمالش بہ پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن از مطلق بانگ بدون اضافت بہ اذان یا مؤذن یا صلوۃ وغیر ذلک اینمعنی را تسلیم نہ کنیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مؤذن۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اذان دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے لوگون کو بلانے والا۔

بانگشت حساب دادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر بی تامل از عہدۂ حساب برآمدن مؤلف عرض کند کہ آنانکہ با علم حساب مناسبت کلّی دارند بدون خامہ و آمہ قرتم عمل حساب را بذریعہ بنان خود حل کنند از ہمین صفت این مصدر پیدا شد (محسن تاثیر ہ) ہر نقد دل کہ می بردآن دست خوش نگار ہ آخر بما حساب بانگشت می دہد ہ (اردو) انگلیون پر حساب سمجھانا۔ یعنی کثرت مشق اور محاورہ کی وجہ سے بغیر قلم و دوات کے صرف انگلیون پر سوال حساب کو حل کرنا۔ بلا تامل جلد حساب دینا

بانگشت حساب کردن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر مرادف بانگشت حساب دادن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از سہولت حساب است (سلیم ہ) شمار دور فلک از سلیم گر پرسی ہ چو آفتاب بانگشت خود حساب کند ہ مؤلف عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ نباشد کہ درین ہر دو فرق بیّن یعنی کسی کہ عمل حسابی را بسہولت و عجلت بدون مدد قلم و دوات بر انگشتان خود می کند آنرا می گویند کہ بانگشت حساب می کند و کسی کہ محاسبہ ذمّہ خود را بہمین عمل می دہد نسبت او گفتہ می شود کہ ؎ بانگشت حساب می دہد ؎ پس (حساب بانگشت) در ہر دو مصادر یکی است ترکیب مصدر

دادن وکردن فرق در معنی پیدا می کند چنانکہ
بالا مذکور شد پس ہر دو را مرادف یکدیگر قرار
دادن چنانکہ صاحب بحر و وارستہ می کند درست
نباشد فتامل (اردو) انگلیون پر حساب
کرنا۔ چٹکیون مین حساب کرنا۔ جلد حساب
کرنا۔ بلا تامل حساب کرنا۔

(۲۵۷۷) **بانگشت عیب کسی شمردن** | مصدر اصطلاحی
- بآسانی عیب کسی را حساب کردن یعنی بدون
امداد قلم و دوات صرف بواسطۂ انگشتان شمار
عیوب کسی کردن (مصائب ؎) آنرا کہ
بانگشت توان عیب شمردن ؛ در عالم انصاف
ز مردان حسابیست ؛ (اردو) انگلیون
پر کسی کا عیب شمار کرنا۔ یعنی بسہولت
عیوب کا حساب لگانا۔

بانگشت گرفتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول سروری و جہانگیری در ضمیمہ و برہان
و رشیدی و بحر و جامع کنایہ از شمردن و حساب
کردن (خلاق المعانی ؎) چون گل تاز
بانگشت خطاہاش مگیر ؛ مجمر آساش فرو گستر
دامان برسر ؛ مؤلف عرض کند کہ لحا
تعمیم این مصدر باید کہ (بانگشت گرفتن
چیزی) قائم کنیم یا لحاظ سند (بانگشت گرفتن
خطا) بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم
(اردو) حساب کرنا۔ گننا۔

بانگ شکستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی شور و غوغا بند شدن است
(وحید قزوینی ؎) لب نمی بندد ز افغان
تا جرس جنبان بود ؛ می طپد در سینہ دل
تا بانگ و غوغا بشکند ؛ (اردو) شور
و غوغا بند ہونا۔

بانگ شنودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی شنیدن صدا و آواز باشد (خسرو

ھ) تا کہ ز ساقی شنود بانگ نوش ﴿ بینہ برون
کرد صراحی زگوش ﴿ (اردو) آواز سننا

بانگِ عنقا اصطلاح۔ بقول جہانگیری و (ناصری در ضمیمہ) و برہان و رشیدی و جامع و بحر نام پردہ ایست از موسیقی (حکیم سنائی
ھ) زدستان قمری و رو بانگ عنقا ز آوا
بلبل در روز خم زمزمہ ﴿ صاحب برہان بر عنقا فرماید کہ سیمرغ را گویند و او را عنقا مغرب بضم میم خوانند و بسبب مغربیت حمل بر چیز ہای نا بود و معدوم و عدم کنند و کنایہ از ہر چیز نایاب باشد خان آرزو در سراج گوید کہ حق آنست کہ مراد از بانگ عنقا درینجا آواز عنقا است کہ ساز یست چنانکہ بر عنقا بیاید و مقابلہ مزمر کہ مخفف مزمار بمعنی نی است نیز دلالت برہمی دارد و ہم او بر عنقا گوید کہ نام سازی کہ در فرہنگ شہرت دارد و چون ساز مذکور نیز گردن دراز دارد و او را عنقا گویند مؤلف عرض کند کہ ما قول جامع و ناصری را کہ از اہل زبانند معتبر تر از خان آرزو دانیم کہ ہندنژاد است و خیال ما این است کہ لفظ عنقا درینجا بمعنی نایاب پس مرکب توصیفی است یعنی بانگ نایاب و کنایہ از پردۂ موسیقی و جا دارد کہ بلحاظ بلندی آوازش مرکب اضافی گیریم کہ ہمچون آواز عنقا بلند است اگر عنقا بمعنی سازی می آید لازم نباشد کہ بانگ عنقا را بمعنی پردۂ خاص نہ گیریم و جا دارد کہ پردۂ ہمان عنقا را بانگ عنقا نام باشد۔ و قیاس غالب آنست کہ این پردۂ طنبور است (اردو) بانگ عنقا۔ فارسی مین ایک راگنی کا نام ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوگا۔ مؤنث۔ غالباً یہہ آہنگ طنبور رہے۔

بانگ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

کہ بمعنی حقیقی است یعنی صدا کردن و آواز دادن (عرفی ۵) موجۂ دریای طبعش بانگ کوثر کرد و گفت ٭ تشنہ منشین ای فدای زادۂ دریای من ٭ (اردو) آواز کرنا آواز دینا۔

بانگ کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بانگ کردن است و سند این بر بانگ خلیل اللّٰہی گذشت مخفی مباد کہ درین ہر دو فرق ہمین قدر است کہ در بانگ کشیدن طوالت صوت است برخلاف بانگ کردن۔ (اردو) آواز کھینچکر نکالنا۔

بانگ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ اختیار کردن بانگ و مراد از بانگ کردن و زدن است (جمال اصفہانی ۵) ملک ورد اللہ اکبر گزیدہ ٭ فلک بانگ التیف و اصدق گرفتہ ٭ (اردو) آواز دینا۔ صدا کرنا۔

بانگ گزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قبول و پسند کردن بانگ است (جمال اصفہانی ۵) بجای نغمہ و الحان مطربان لطیف ٭ کسی گزیند آواز بوم و بانگ غراب ٭ (اردو) آواز پسند کرنا۔

(الف) **بانگ ہارون** اصطلاح (الف)
(ب) **بانگ ہاون** بقول صاحب شمس کنایہ از آوازۂ دین محمدی علیہ السلام و (۲) علم شریعت صاحبان ضمیمۂ برہان و بحر و مؤید (ب) را بفتح واو بہ ہر دو معنی بالا نوشتہ اند مؤلف عرض کند کہ ہاون بقول برہان بکسر واو لغت زند و پازند است بمعنی گاہ اول از جملۂ پنجگاہ یعنی پنج وقت عبادتی کہ زردشت قرار دادہ بود و تابعان

او می کردند و هارون بقولش بر وزن قارون نام برادر بزرگ موسی علیه السلام و معنی نقیب و قاصد و فرو ماندگی و حیرت و فرمایند که این لغت نیز عجمی است نه فارسی مؤلف عرض کند که (الف) تحریف است و دست درازی صاحب شمس که رای مهمله را زیاده کرد و بعوض هاوون هارون بهتر خیال کرد که نام پیغمبری است معروف علیه السلام امّا خیال نکرد که از هر دو معنی متذکرهٔ بالا هارون را چه تعلق جز این نیست که (خرِ موسی) را (خرِ عیسیٰ) کردوای برین تصرّفات بی معنی و آنانکه (ب) را بفتح واو نوشته اند جز این نباشد که خیال کسرشان کردند و فتح را اولیٰ دانستند و خیال نفرمودند که هاوون بالفتح بمعنی ظرفی است که در ان اشیا را کوفته سفوف سازند و کنایه از فرج زنان و این را هم از هر دو معانی بالا هیچ تعلق نیست یا خیال شان این باشد که از الف رای مهمله حذف شده هاوون باقی ماند اندرین صورت می بایست که واو و نون هر دو را ساکن گیرند بخیال ما (ب) به کسر کاف فارسی و کسرهٔ واو مرکّب اضافی است یعنی آواز عبادت اوّل از پنج عبادات زردشتان که فارسیان بر سبیل مجاز برای آوازهٔ دین محمدی و علم شریعت استعمال کردند دیگر هیچ حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) دین محمدی کی شهرت مؤنّث (۲) علم شریعت. مذکر۔

بانگیدن بقول صاحب اننديجوالهٔ فرهنگ فرنگ بانگ و فریاد کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نباید که اسم این مصدر همان بانگ است که گذشت و تحتانی پنجم زائد و دن علامت مصدر بقاعدهٔ مقننین فرس مصدر جعلی و به اصول ما مصدر

اصلی زیرا کہ بانگ بمعنی آواز لغت فارسی است مضارع این بانگد وحاصل بالمصدر رام۔	حاضرش ہم بانگ (اردو) آواز کرنا ۔ صدا دینا ۔

بانن بقول رہنما بحوالہ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی موز صاحب بول چال ہم ذکر نا کردہ صاحب محیط بر موز گوید کہ لغت عربی است ونیز بعربی طلح و بفارسی بغرک و بانگلیسی پلیین تن وبہندی کیلہ مانند ثمر درختی است و در ہند کثیر الوجود ۔ بقول گیلانی گرم در اوّل و تر در آخر آن ۔ باقوت قابضہ وجالی وکثیر الغذا ۔ دیر ہضم ۔ خون و باہ می افزاید ومولد خون غلیظ ومسمن بدن ومفرح وملین خشونت حلق وسینہ ونافع حرقت آنہا وجہتہ حبس شکم وتحریک باہ محرورین و دفع لاغری گردہ نافع وبقول شیخ غذای آن اندک وآن ملین است ونافع سوزش حلق وسینہ ومزید منی وموافق گردہ ومدر بول وبقول گیلانی در جگر سدہ پیدا می کند خصوصاً در پیران وسرد مزاجان ولہذا بالای آن عسل ومربای زنجبیل می خورند منافع بسیار دارد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بانن لغت فارسی نباشد و نہ ترکی وعربی وسنسکرت است بعضی از معاصرین گویند کہ معاصرین ایلرا از زبان روسی گرفتہ اند واللہ اعلم بحقیقت الحال اینقدر متحقق است کہ فارسی قدیم نباشد (اردو) کیلا ۔ بقول آصفیہ ۔ مذکر ۔ موز ۔ طلح ۔ ایک درخت اور اسکے پھل کا نام جسے کدلی بھی کہتے ہیں اسکی پھلی میٹھی اور لمبی ہوتی ہے ۔

بانو بضم نون وسکون واو بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وسراج (۱) بمعنی خاتون خانہ ۔ صاحبان برہان وجامع گویند کہ عروس ہم صاحب ناصری گوید کہ بزرگ

وخاتون خانه. صاحب مؤید برطلق عروس قانع وصاحب فرهنگ فدائی می نویسد که
خانم خانه وخاتون سرای وآن زنی است در یک خانه بزرگ همه باشد و در ترکی
هم بمعنی ست و سیده مستعمل (کذا فی الکنز) مؤلف گوید که این مرکب است از
لفظ بان و واو نسبت. بان بمعنی بام و مراد از بلندی پس معنی لفظی منسوب به بلندی
که مقام خاتون بزرگ ایوان خانه باشد که کرسی آن از کرسی مکان بلند وبحثش بر
(ایوان) گذشت. دیگر هیچ (خاقانی ع) کافرم گر چو تو در اسلام وکفر، هیچ بانو خوانده
یا دیده ام ه (اردو) بانو بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث. خاتون خانه. بیوی بیگم. گهر کی مالک.
(۲) بانو بقول سروری وجهانگیری وجامع. صراحی گلاب وشراب وامثال آن وبقول
برهان ظرف گلاب وصراحی شراب. صاحب رشیدی بذکر این گوید که مستندش ظاهر
نیست وصاحب ناصری فرماید که صاحب فرهنگ برای این معنی شاهدی ندارد وصاحب
مؤید گوید که آوند گلاب وشراب باشد خان آرزو در سراج فرماید که این مجاز است مؤلف
عرض کند که اشکال صاحب ناصری نسبت این معنی از قول صاحب جامع دفع می شود
که هردو از اهل زبانند. وصاحب جامع معتبر وقدیم تر از ناصری است جا دارد که
معاصرین صاحب ناصری بدین معنی بر زبان نداشته باشند ومعاصرین ما هم بر زبان ندارند
ولیکن در صحت لفظ شبهی نیست صراحی گلاب وشراب را بر سبیل مجاز بانو نام کردند از آنکه
مقام آن هم بر بلندی باشد وبر زمین نمی گذارندش (اردو) گلاب یا شراب کی صراحی

بانوا بقول ضمیمه برهان (۱) نام شخصی که	در عهد ذوالقرنین بعد از بی نوائی بسیار توانگر شد

و (۲) خوش آواز را هم گویند۔ صاحب ہفت
برمعنی اوّل قانع و گوید که بفتح نون و از معنی
ترکیبی ظاهر است که با سامان و سرانجام باشد
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بحوالهٔ لطائف
برهان گوید که بقول قوسی (۳) مطلق کسی که
بعد از درویشی توانگر شده باشد مؤلف
عرض کند که کلمهٔ با در ینجا بمعنی صفت هم اوست
که افادهٔ معنی اسم فاعل کند و معنی لفظی (بانوا
صاحب برگ و نوا مقابل بی نوا و صاحب
آواز و آهنگ هم۔ پس معنی دوم و سوم ترکیبی
است (اردو) (۱) بانوا۔ عهد ذو القرنین
مین ایک شخص گزرا ہے جو فلاکت کے بعد تونگر
ہوا۔ مذکر (۲) خوش آواز (۳) تونگر۔

بانوان خان آرزو در سراج گوید که بزیادت
الف و نون بمعنی خاتون خانه و صراحی نیز
نوشته اند و این مجاز است و بعضی زن خداوند
گفته اند مقابل خدا چنانکه کدخدا و کدبانو و
قوسی گوید که بانوان لفظی است که بحسب ظاهر
صیغهٔ جمع است یعنی عروسان و خواتین بزرگ
لیکن بانو که مفرد است نیز استعمال می شود
و در اشعار خاقانی مدار برین است که در
صفت زن خاقان کبیر لفظ بانو و بانوان
را علی سبیل الترادف اطلاق می کنند مؤلف
عرض کند که مقصودش همین که (۱) جمع بانو
موافق قیاس و مستعمل است و (۲) مزید علیه
بانو بمعنی واحد و لیکن استعمال این را تا ثبوت
سند باشیم که ذکرش غیر از خان آرزو
دیگر کسی از محققین فارسی زبان نکرد
(اردو) (۱) بانو کی جمع۔ بیگمات بیگمین
بیگم۔ (۲) دیکھو بانو۔

بانوائی اصطلاح۔ همان بانوا بمعنی سوم
اوست که گذشت۔ مرکب با تحتانی مصدری
کنایه از توانگری مقابل بی نوائی (انوری
۵) گر شما را بانوائی بد چه شد کو ورچه ما را

بی نوائی بدرجه گشته (اردو) توانگری تبول
آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - دولتمندی
(الف) **بانوج** صاحب هفت بر (الف)
(ب) **بانوچ** گوید که بفتح اول بالف کشیده
وضم نون به واو رسیده وجیم زده - جای
خوابی که بجهته اطفال سازند و از جائی آویزند
وطفل را دران خوابانند وحرکت دهند تا
درهوا آید ورود و ریسمانی رانیز نامند
که در ایام عید و نوروز از جای بلندی
یا شاخ درختی آویزند و زنان و دختران
بران نشسته درهوا آید و روند - صاحبان
جهانگیری وشمس وبرهان وجامع وسراج -
این را به جیم فارسی نوشته اند مؤلف عرض
کند که اصل این بادپیچ است بدال مهمله و
بای فارسی وتحتانی وجیم فارسی بهر دو معنی
مذکور و بانوج به حذف دال وتبدیل بای
فارسی به نون وتحتانی به واو وبدل مخفف

آن که دال مهمله حذف شود چنانکه بدتر و بتر
وبای فارسی به میم بدل شود چنانکه سپاروک
وسماروک وباز میم به نون تبدیل یابد چنانکه
گجیم وگجین و واو به تحتانی بدل شود چنانکه
انگور وانگیر وجا دارد که بار مخفف باد گیریم
ونوج درخت کاج وصنوبر یا شبیه به صنوبر
وبه جیم فارسی هم آمده - ومجازاً به معنی مطلق
درخت پس معنی لفظی بادنوج به اضافت دال
مهمله باد درخت وکنایه از ریسمانی که بر درخت
آویخته بوسیله آن درهوا آیند وروند وبمجاز
گهوارهٔ طفلان - جیم عربی بفارسی یا بالعکس
آن بدل شود چنانکه کاج وکاچ این است
حقیقت این لغت و ماخذ آخر الذکر اولی
از اول است که دران تبدیل بعد تبدیل
راه نمی یابد والله اعلم بحقیقة الحال (ذوالادی
ے) طارمی از سرای تست فلک که منطقه
ریسمان بانوچ است که (اردو) دیکھو

بادیچ ۔گہوارہ ۔بقول آصفیہ ۔ہندی ۔اسم مذکر ۔بچون کے بہلانے کا جھولا ۔جھد ہنڈولا ۔کھٹولا ۔

بانوگشسپ اصطلاح بہ فتح کاف فارسی وشین معجمہ مفتوح وسین ساکن بابای ابجد بقول صاحب جہانگیری وبرہان ورشیدی وجامع وسراج نام دختر رستم است صاحب برہان برگشسپ فرماید کہ بضم اوّل وفتح ثانی وسکون سین بےنقطہ وبای ابجد بمعنی جہندہ وخیزکنندہ وبفتح اوّل بمعنی پرست پس (بانوگشسپ) فک اضافت توصیفی باشد بمعنی خانمی کہ پرستیدہ باشد واگرگشسپ رابضم گیریم بمعنی خانم جہندہ وخیزکنندہ (حکیم فردوسی ؎) ازآتش کسی کشت بانو گشسپ بپا باخواستہ ہمچو آذرگشسپ (اردو) بانوگشسپ رستم کی بیٹی کا نام ہے ۔مؤنث

بانون اصطلاح ۔بقول شمس لغت فارسی بمعنی آفتاب دیگرکسی ازمحققین فارسی زبان ذکراین نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نون آخر زائداست چنانکہ گذارش وگذارشن وآفتاب رابانون گفتن استعارہ ایست وبانوے مشرق کہ می آید کنایہ باشد مجرد بیان صاحب شمس بدون سند اعتبار رانشاید معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

بانوی برق اصطلاح ۔بقول مؤید ماہتاب راگویند چنانکہ بانوی مشرق آفتاب را ۔دیگر کسی ذکراین نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب مؤید (بانوی مشرق وبانوی برق) رایکجا نوشتہ گوید کہ آفتاب ومہتاب است ومابلف ونشرمرتب بمعنی بالاقائم کردہ ایم وخیال ما این است کہ کاتب مؤید شرق رابرق نوشت واگربرق رامضاف الیہ

بانوگیریم خلاف قیاس نیست ومقصود صاحب مؤید از ماہتاب ماہ است نہ پرتو ماہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکشد معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) چاند۔ مذکر۔

بانوی بہشتی رخت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب بمعنی معشوق سبزپوش است دیگری کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند ولیکن خلاف قیاس نیست کہ مرکب توصیفی است و (بہشتی رخت) اسم فاعل ترکیبی (اردو) معشوق سبزپوش۔ مذکر۔

بانوی ختن اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب باشد مؤلف عرض کند کہ ختن نام شہریست از چین و مملکت چین از بلاد مشرق است پس بانوی ختن مرادف بانوی مشرق باشد کہ می آید بامعنی حال مرکب اضافی و کنایہ باشد مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی مدائن اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری کہ بذیل لغط بانو نوشتہ کنایہ از شیرین است کہ معشوق فرہاد و زن خسرو بود (دلہ سہ) بانوی مدائن آنکہ خسرو ساخت ؛ قصرش کہ سود بر فلک پہلو ؛ این چار بچار عنصر اینک پست ؛ بنّا و بنا و بانی و بانو ؛ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری از اہل زبانست و قولش قابل اعتبار و این کنایہ بنظر مزیت حسن و شہرت شیرین خلاف قیاس نباشد۔ مرکب اضافی است (اردو) شیرین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ فرہاد کی معشوقہ۔ خسرو پرویز کی بیوی۔ (از آصفیہ سہ) چاٹ دی فرہاد کو اور جا لگی خسرو کے ہاتھ ؛ تو تو ای شیرین مٹھائی بن گئی بازار کی ؛

بانوی مشرق اصطلاح۔ بقول برہان
و رشیدی و جامع و ناصری و جہانگیری در
ضمیمه) کنایه از آفتاب عالمتاب است
(حکیم سنائی سه) در سایهٔ تو بانوی مشرق
گرفته جای ۴ دریاست در جزیره و سیمرغ
در حصار ۴ مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنے۔

بانوی مصر اصطلاح۔ بقول انند و شمس
زلیخا مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
و این کنایه باشد و موافق قیاس (اردو)
زلیخا۔ بقول آصفیه عربی اسم مؤنث عزیز
مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیه السلام
پر عاشق ہوئی تھی اور اُسکے اصرار سے غالباً
نام پادشاہ مصر نے یوسف کو خریدا تھا۔

بانه بقول سروری و جامع و سراج بروزن
و معنی عانه که زہار باشد صاحب برہان
گوید که آن جائی باشد در زیر ناف متصل
به آلت مردی و زنی که موی از انجا بر می آید
و آنرا بعربی عانه می گویند مؤلف عرض
کند که مرکب است از بان که مبدل بام
است و ہای نسبت بمعنی منسوب به بام یعنی
منسوب به بلندی و کنایه از زہار که مقامش
بلند باشد (اردو) پیڑو۔ بقول آصفیه
ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصہ
زہار۔ عانه۔

بانیازان اصطلاح۔ بقول ضمیمهٔ برہان
بجرا بمعنی حاجتمندان و (۲) مخلوقات
صاحب مؤید بر معنی اوّل قانع و معنی دوم
را مرادف معنی اوّل قرار می دہد و فرہاید که
حاجتمندان ای مخلوقات و صاحبان ہفت
انند سوید مؤید۔ مؤلف عرض کند که مقابل
بی نیاز که او باری تعالی است و کلمهٔ با
درینجا بمعنی ہمه ہم اوست یعنی کسانی که بی نیاز

یعنی حاجتمندان کہ بجز ذات پاکش کسے از مخلوقات بی نیاز نیست ہر دو معنی درست است (اردو) (۱) حاجت مند لوگ حاجت مندان ۔ مذکر ۔ (۲) مخلوقات بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث مخلوق کی جمع ۔

بانی کار اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکاف عربی (۱) بنا دہندہ معمار و (۲) مصنف و مؤلف کتاب مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بنا کنندہ کار و تخصیص این بدو معنی بالا متقاضی سند استعمال کہ محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت اند ولیکن خلاف قیاس نیست فک اضافت است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) معمار ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ عمارت بنانے والا (۲) مصنف ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر ۔ کتاب تصنیف کرنے والا ۔ کتاب بنانے والا ۔ مؤلف ۔ اسم مذکر ۔ تالیف کرنے والا ۔ مختلف کتابون کی امداد سے کتاب بنانے والا ۔

باو بقول ناصری بروزن ساو نام پسر شاپور بن کیوس بن قباد کہ ملازمت درگاہ خسرو پرویز می نمود و شیرویہ او را در بند کشیدہ خانۂ او را بغارت برد و در زمان یزدگرد خلاص شدہ بہ مازندران آمد و بہ عبادتکدۂ کوسان بعبادت مشغول شد و در انجا پادشاہی یافتہ و بعد از و سرخاب و مہروان و شروین و قارن و رستم شہریاری یافتند و ایشان را آل باوند خوانند (الخ) مؤلف عرض کند کہ باو بقول مؤید و منتخب در عربی زبان بمعنی تکبر کردن و نازیدن است و بقول ساطع در سنسکرت بمعنی باد و جوشش معروف مرادف چیچک ۔ عجبی نیست کہ در وجہ تسمیۂ موسوم یکی ازین معانی

دخلی باشد و در فارسی زبان و ترکی ہیچ معنی ندارد (اردو) باو۔ شاپور بن کیوس بن قباد کے بیٹے کا نام۔ مذکر۔

باواش بقول شمس لغت فارسی است۔ خیار بزرگ را نامند کہ برای تخم دارند۔ **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و ترکی و عربی ازین لغت ساکت فارسیان خیار را (بادرو) و (بادرنگ) نام نہادہ اند کہ بجای خودش گذشت و درین لغت لفظ باو ہم بزبان سنسکرت بمعنی باد است پس عجبی نیست کہ این لغت سنسکرت باشد ولیکن صاحب ساطع کہ محقق سنسکرت است ازین لغت ساکت۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید کہ کار بہ بی تحقیقی گیرد (اردو) وہ بڑا کھیرا جو تخم کے لئے رکھ چھوڑیں۔ دیکھو بادرنگ۔

باوتاشکن اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر (۱) بمعنی بت شکن و (۲) اشارہ بہ ابراہیم علیہ السلام **مؤلف** عرض کند کہ باوتا بقول معاصرین زردشت ملفوظ لغت بُت باشد بمعنی بُت و بُت مکتوب آن حیف است کہ محققین فارسی قدیم این را ترک کردہ اند۔ باقی حال۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی اول لغظی و معنی دوم کنایہ باشد کہ پیغمبر ابراہیم بت شکنی می کرد (اردو) (۱) بتوں کو توڑنے والا۔ بت شکن۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام جن کا لقب خلیل اللہ تھا اور آپکو بت شکن بھی کہتے تھے۔ آذر بت تراش کے فرزند۔ مذکر۔

باوج رفتن مصدر اصطلاحی کنایہ	از بلندی حاصل کردن است (ظہوری)	

۵) برون نیامدہ از حضیض پستی طبع ॥
اگر باوج روی ور شوی بلند آنجا ॥ (اردو)
بلندی حاصل کرنا۔

باوجود اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بمعنی اگرچہ و باوصف (ظہوری ۵)
باوجود آنکہ صفہا کردہ راست ॥ آہ ز جنگ
اثر فیروزنیست ॥ (ولہ ۵) باوجود آنکہ
غارت تاخت بر بود و نبود ॥ مایہ داران
راہمان کم صبری بسیار ہست ॥ مؤلف
عرض کند کہ کلمہ با درینجا بمعنی معیت است
و وجود بمعنی خودش و استعمال این در فارسی
زبان بدون کلمہ (آنکہ) ہم می آید چنانکہ با
کاشی گوید (۵) تو و دوری ز غیر استغفر الله
از محالات است ॥ عجب گر با وجود
سادہ لوحی باورم افتد ॥ (عرفی ۵)
سنم آن مایہ فطرت کہ گر انصاف بود ॥ با وجود
نتوان گفت باندیشہ فہیم ॥ (اردو) باو
باوصف۔ صاحب آصفیہ نے ترک فرمایا
اور اردو مین مستعمل ہے جیسے "باوجو
میرے روکنے کے وہ چلدئے" "باوصف
میرے اصرار کے انھون نے یہ انکی
دکن مین بھی اس کا استعمال ہے۔

باور بقول سروری بمعنی قبول داشتہ و تصدیق کردہ قول کسی را (سعدی ۵)
چنین گفت دیدم گرت باور است ॥ کہ یک دانہ گندم بہامون در است ॥
صاحب برہان گوید کہ بر وزن خاور بمعنی قبول و تصدیق سخن باشد و بمعنی استوا
و راست و استوار داشتن ہم بنظر آمدہ و بقول رشیدی مخفف (بہ آور) است
آور بمعنی یقین "گویند کہ باور کرد" یعنی مقرون بہ یقین ساخت و تردد بر طرف
کرد و بقول جامع قبول و تصدیق و راستی و استوار۔ صاحب مؤید بحوالہ زفانگو

همزبان برهان وبقول فدائی قبول ویقین خان آرزو در سراج گوید که بمعنی تصدیق
سخن و بذکر قول رشیدی فرماید که آن بر تقدیری باشد که آور بمعنی یقین به ثبوت رسد
وتحقیق آن به آور گذشت (انتهی کلامه) وهم او به (آور) بحواله رشیدی گفته که
بمعنی یقین وآوری بمعنی صاحب یقین (شمس فخری ع) بنده او بود فلک بی شک
چاکر او بود جهان آوری (روزبهان ع) گر سلیم جبه عشقی بخور تریاق فقر تا سلم
گردد ت آوری چو سلمان داشتن (رودکی ع) کسی را که باشد بدل مهر حیدر
شود سرخ رو در دو عالم به آور (ابوشکور ع) کسی کو بخشتر بود آوری بپندار
بکس کینه و داوری و فرماید که آور بمعنی یقین مشکوک است مگر آنکه مثل جهانگیری
وسروری باتباع شمس فخری بی تنقیح وتحقیق آورده اند واگر گوئی که از بیت ابوشکور
و روزبهان و رودکی معلوم می شود که آور بالیقین بمعنی یقین است گوئیم لا نسلم
بلکه آنچه دریافت صاحب ذائقه سخن فهمی می شود اینست که بمعنی ولا ومحبت خاندان
نبوی است پس این معنی دیگر باشد که هیچ یکی از صاحب فرهنگان بدان پی نبرده معنی
یقین در بیت ابوشکور درست نمی شود مگر به تکلف که آور بمعنی (به آور) یعنی به یقین
گفته شود چنانکه در بیت فخری است (الخ) مؤلف عرض کند که مابحث (آور)
را بذیل (باور) بدین وجه جا داده ایم که (آور) ماخذ (باور) است وبحثی که درین
کتاب بر (آور) بجای خودش گذشت اندران تحقیق خان آرزو ترک شد ازینجاست
که تلافی مافات هم درینجا می کنیم از صراحت بالا متحقق شد که خان آرزو (باور) را

بمعنی تصدیق سخن تسلیم می کند ولیکن اصل این را که بقول رشیدی (به آور) است
تسلیم نمی فرماید زیرا که (آور) را بمعنی یقین تسلیم نمی نماید ما می گوئیم که صاحبان...
و شمس فخری از اہل زبانند مجرد قول شان برای تحقیق معانی لغات فارسی...
است و محققین ہند نژاد یعنی صاحب جہانگیری و برہان ہم تسلیم کرده اند پس خان آرزو
را نمی رسد که در زبان مادری شان اینگونه سخن آفرینی کند چنانکه عادت اوست
اصرار او برین است که در اشعار متذکره بالا لفظ آور بمعنی ولا و محبت است ما می گوئیم
که خان آرزو ذوق سخن ندارد در مصرع اول شمس فخری لفظ بی شک تائید آن
می کند که در مصرع دومش (آور) را بمعنی یقین گیریم شاعر گوید که فلک لا ریب
بنده آنست و جہان یقیناً چاکر اوست. نمیدانیم که خان آرزو درین شعر آور را
بمعنی یقیناً چرا تکلف می داند و چرا صراحت نمی کند که بچه معنی گیریم و در مصرع دوم
کلام رودکی آور را بمعنی ولا و محبت گیرد و نمی داند که در مصرع اول لفظ مهر موجود
است و تکرارش در مصرع دوم مخل فصاحت و دور از بلاغت باشد پس معنی
یقین درینجا بہترین معنی است. وای بر ذوق زبانش و مذاق فارسی که در کلام ابوشکور
(آوری) را بمعنی صاحب ولای خاندان نبوی گیرد معلوم می شود که بر معنی لفظی مصرع اول
غور نکرد یعنی ابوشکور می فرماید که کسی را که به محشر یقین است یعنی جزا و سزای روز محشر را
تسلیم می کند ہیچ کس با کسی کینه و داوری نخواہد کرد. پس اگر درین شعر (آوری) را بمعنی
صاحب محبت خاندان نبوی گیریم. معنی شعر خبط می شود یعنی لفظ محشر متقاضی آن می شود

که محبت خاندان نبوی را متعلق کنیم با محشر یعنی کسی که در محشر با خاندان نبوی محبت دارد به دل او کینه و داوری با کسی نباشد سبحان الله چه خوش معنی پیدا کرده است پس نازک خیالان صفیه آن کنند بالجمله ما با صاحب رشیدی اتفاق داریم که ماخذ باور آورابست بترکیب موحده که بمعنی معیت باشد یعنی بایقین و هم او از تصدیق قول است وبس. بهار گوید که با لفظ افتادن و داشتن و کردن مستعمل. ما می گوئیم که انحصار این هر سه مصدر در ملحقات باقی نماند که می آید (اردو) باور. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر یقین. بهروسا. اعتبار. اعتماد.

باور آمدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی یقین آمدن است (فوقی یزدی ؎) مژدهٔ عیسی بگوشم میزند دوران ولی باورم نآید که بود هیچ بر خر اعتماد ہ (انوری ؎) گویمش حال من از شفقت میپرس ہ کز منت باور نخواهد آمدن ہ (ظهوری ؎) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور ہ که گوش از عهدهٔ بیغاره نشنیدن برون آیدہ.
(اردو) باور آنا.

باور افتادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی یقین آمدن است و مرادف باور آمدن شد این از باقر کاشی بر لفظ (باوجود) گذشت (ظهوری ؎) باورم افتد ز بس امید اگر گویم بطنز ہ یار من بی مهر و بدمهر و جفا اندیش نیست ہ. (و له ؎) ظهوری جان بامید طلب در آستین دارد ہ چه مانع امتحانی را گرت باور نمی افتد ہ (اردو) دیکهو باور آمدن.

باور بودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف باور آمدن است و باور
شدن (کمال اصفهانی ۵) از منت بار
مبادا این سخن ٭ زانکه در این قول باور
نیستم ٭ (اردو) باور ہونا۔ دیکھو باور آمدن

باورچی اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان
در ہندوستان مطبخی و آش پز را گویند
و فرماید که باین معنی بجیم تازی ہم آمده و این
لغت خوارزم است صاحب لغات ترکی
این را بمعنی پزنده لغت ترکی گوید و بقول
مؤید بحوالۂ رسالۂ علمی و قنیه بمعنی چاشنی گیر
که بر سر طعام می باشد۔ خان آرزو در
سراج بحوالۂ ملحقات بہار ذکر معنی اول الذکر
کرده گوید که معلوم نیست که لغت کجاست
و فرماید که قومی که زباندان و فاضل و
اہل صفاہان است در ذیل لغات فارسی
بمعنی چاشنی گیر و سرکار طعام نوشته (انتہی)
زلّه بردارش بہار به نقل قول سراج بسرکار
را پیشکار نوشته گوید که ظاہرا معنی اول الذکر
از ہمین معنی آخر الذکر گرفته باشند مؤلف
عرض کند که از صاحب لغات ترکی بتحقیق
شد که لغت ترکی زبان است و وضع لغت
شاہد آن است که چی در فارسی زبان چیزی
نیست بلکه در ترکی بمعنی صاحب آمده که افادهٔ
معنی فاعلی کند آنچه فارسیان این را بمعنی
چاشنی گیر و پیشکار طعام گرفته اند مجاز باشد
که باور را بمعنی تصدیق و چی را بمعنی صاحب
گرفته باشند و صاحب تصدیق کنایه از چاشنی گیر
سفرهٔ شاہان که قبل از انکه ملک آغاز طعام
کند چاشنی گیر ہمه اغذیه را بمقدار قلیل می چشد
و تصدیق خوبی اطعمه کند تا بادشاه مطمئن می شود
از نیکه غل و آمیزشی در و نیست (اردو)
باورچی۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر

اعتبار دار ۔ خانساماں ۔ کھانا پکانے والا طباخ **باورچیخانہ** اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی مطبخ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت مرکب اضافی است (اردو)	**باورچیخانہ** ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر کھانا پکانیکی جگہہ ۔ مطبخ ۔ رسوئی گھر **مؤلف** عرض کرتا ہی کہ اسکے لفظی معنی باورچی کا مکان خانۂ باورچی کا قلب اضافت ۔

باورد بقول سروری بروزن ناورد مرادف ابیورد کہ گذشت وبقول برہان بفتح واو وسکون را و دال بی نقطہ نام بلدہ ایست در خراسان گویند کہ کی کاؤس زمینی بباوردین گودرز باقطاع مقرر فرمودہ بود واین شہر را دران زمین بنا نمود و بنام خود کرد وبقول جامع بلدہ در خراسان خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف اباورد کہ (ابیورد) اما آنست نام شہری از خراسان بنا کردۂ باوردین گودرز ومتاخرین غیر آن بیای معروف گویند **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر ابیورد گذشت وماخذ این ہم ہمدرا انجا نگوریم وآباورد مزید علیہ این است نہ این مخفف آن چنانکہ خان آرزو گفتہ (اردو) دیکھو ابیورد ۔

باورداشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اعتبار کردن و راست شمردن (خسرو ؎) دلم بردی وخوشتر اینکہ گر من بگویم بیدلم باور نداری ۔ (انوری ؎)	گرم باور نمیداری نمایم چونکہ بنمایم ۔ عزیز الدین طغرائی عزیز الدین طغرائی ۔ (ولہ ؎) ای بت ز تو چون روی بخون بردارم ۔ در عشق ز ہیچ روی باور دارم ۔ (اردو) باور کرنا ۔ سچ سمجھنا ۔

باوردی | بقول برہان وہفت و انند بروزن یا مردی (۱) منسوب بہ باورد (۲) نوعی از آش آردہم مؤلف عرض کند کہ یای نسبت در آخر باورد زیادہ کردہ اند و آش آرد کہ بدین اسم موسوم مخصوص و منسوب باشد بشہر باورد کہ باوردیان بطریق خاص می پزند و بقول خان آرزو در سراج منسوب بشہریار صاحب شہر (اردو) (۱) باورد کے رہنے والے۔ اہل باورد منسوب بہ باورد (۲) باوردی۔ مؤنث۔ ایک خاص قسم کی آش کو کہتے ہین جو شاہ باورد کے نام سے منسوب ہے۔

باور شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ یقین شدن و یقین آمدن مرادف باور آمدن (ظہوری ؎) چو من نیست یک بندۂ دیگرت ٭ قسم می خورم تا شود باورت ٭ (انوری ؎) گویم کہ کار از غم عشقت بجان رسید ٭ گوئی مرا حدیث تو باور نمی شود ٭ (اردو) دیکھو باور آمدن

باور کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی یقین کردن (مخلص کاشی ؎) خامہ بجا حرف آن موی میان سر می کند ٭ اینچنین قول ضعیفی را کہ باور می کند ٭ (ظہوری ؎) ایدل در بیگانگی می زن کہ باور میکند ٭ ہیچ کردی آشنا آن آشنا بیزار را ٭ (صائب ؎) تا نگردد استخوانم توتیا آن سنگدل ٭ نیست ممکن درد سنگین مرا باور کند ٭۔ (انوری ؎) نمی گویم کہ تقصیری نرفتہ است ٭ درین مدت کہ نتوان کرد باور ٭ (اردو) باور کرنا۔

باور گشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف باور شدن است (خسرو ؎) نگشتی نالهٔ کس باورم اکنون که غم دیدم ؛ اگر کسی نالش کند هم باورم آید ؛ (اردو) باور ہونا ۔

باوریدن بقول اننديجوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی اعتماد داشتن و باور نمودن ۔ مؤلف عرض کند که دیگر محققین مصادر فارسی ازین ساکت ولیکن باصول ما خلاف قیاس نیست مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان که باور است بزیادت تحتانی و علامت مصدر دن وضع کرده اند ۔ امر حاضر و حاصل بالمصدر این هم باور است و باورد مضارع (اردو) باور کرنا ۔ یقین کرنا ۔

باوصف بقول اننديجوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح واو مرادف باوجود باشد مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این بر باوجود گذشت (اردو) دیکھو باوجود ۔

باوقار اصطلاح ۔ بقول اننديجوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی باعزت و باتمکین مؤلف عرض کند که کلمهٔ با دریجا بمعنی صفد هم اوست که افادت معنی اسم فاعل کند یعنی لفظی این وقار دارنده و صاحب وقار ۔ مخفی مباد که وقار لغت عرب است بفتح اوّل بمعنی تمکین و گرانباری و بکسر واو خواندن نوعی از تفریس است کذافی الغیاث (اردو) باوقار اردو مین کہہ سکتے ہین بمعنی عزتمند ۔

باوقار گردیدن استعمال بمعنی باتمکین و باعزت شدن است (صائب ؎) فلک ز لنگر من باوقار می گردد ؛ زمین ز سایهٔ من بی قرار می گردد ؛ (اردو) معزز ہونا ۔

(۲۲۵۸)

باول بقول سروری و برهان و جامع بفتح واو نام موضعی است که آنجا جامهٔ ابریشمین بغایت خوب بافند صاحب رشیدی گوید که مرادف بابل است بضم سوم شهری قدیم در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پای تخت نمرود و سائر جبابره بود و الحال خرابست و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده بکسور می خوانند و هم او گوید که صاحب فرهنگ جهانگیری باول را غیر بابل پنداشته و خطا کرده و سامانی گفته که باول لغتی است در بابل یا معربش بابل و صحیح اینست چه لفظ بابل در کلام مجید واقع و لفظ عجمی بی تعریب در کلام فصحا خاصه قرآن واقع نشود و منسوب بدان را باولی گویند خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی و سامانی فرماید که درین بچند وجوه بحث است اول آنکه در اصطلاح شعرا نسیج باولی مطلقاً نیست من ادعی فعلیه البیان بلکه اگر نام بابل بمیان می آید سحر و جادو گفته می شود دوم آنکه در کلام مجید عجمیه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر و نیز بتعریب وقتی حاجت افتد که حرفی که در زبان عرب نبود دران لفظ بوده باشد درینصورت ضرورت است و الا ضرورت نیست پس گاهی تعریب کنند و گاهی نکنند چنانکه لفظ آزر (الخ) صاحب ناصری بر ذکر قول رشیدی و جهانگیری و سامانی قانع و هم او بر لفظ بابل که بموحده سوم بمعنی سوش گذشت صراحت کرده است که در انجا وقتی جامه های ابریشمینه خوب می بافتند و باول نیز بهمین معنی آمده مؤلف عرض کند که شهرت بابل و باول بزمانی بصنعت جامه های ابریشمی بقول صاحب ناصری متحقق خان آرزو که نسیج باولی را در کلام شعرا نیافت ما از کلام خاقانی پیش می کنیم (ــه) هر حلقه کز دو تن ولی یافته

خورشید نسیج باولی یافت ؎ از ہمین شعر صاحب سروری ہم استناد کردہ کہ خود او
ہم از اہل زبانست ماجدیکہ تحقیق این لغت کردہ ایم باول مبدل ہمان بابل است
کہ بجاہ وسحر معروف وتبدیل موحدہ بہ واو موافق قیاس چنانکہ آب و آو و اگر
خان آرزو یا جہانگیری باول را ورای بابل پندارد ادعای اوست ومن ادعی
فعلیہ السند ما بر قول صاحب ناصری اتکا کنیم کہ صاحب زبان است۔ وقول رشیدی
را باور کنیم کہ خلاف ناصری نیست (اردو) دیکھو بابل کے تیسرے معنے۔

باولی بقول ضمیمۂ برہان (۱) جانوری کہ بعضی از پر و بال وی کندہ در پیش باز و شاہین نو تیار کردہ سر دہند تا بآسانی اورا بگیرد و بر شکار چالاک شود۔ بہار بہ باولی و بولی گوید کہ ہمان بابلی کہ گذشت (ابن مستغنی سہ) شاہین بخت خصم شکار ترا نیافت ؎ دست زمانہ ہرگز محتاج باولی ؎ مؤلف عرض کند کہ ما تحقیقت ماخذ این بر بابلی ذکر کردہ ایم و (۲) بمعنی منسوب بہ باول کہ بانسبت بر لفظ باول از زمان کردہ اند چنانکہ نسیج باولی وسندش بر لفظ باول گذشت۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (اردو) (۱) دیکھو باولی (۲) باولی بابلی کا مبدل۔ شہر بابل کا رہنے والا یا منسوب بہ بابل۔

باولی دادن مصدر اصطلاحی۔ تعلیم بجر شیر کردن جانور شکاری یعنی دلیر گردانیدن آن بسبب گیراندن جانور دیگر۔ بہار مید بابلی ذکر این بہ ہمین معنی کردہ و حقیقت این بر لفظ بابلی مذکور (اردو) شکاری پرند کے روبرو کسی چڑیا یا او پرند کو بعض پر نوچ کر اڑانا تاکہ شکاری جانور اسکو

چاہئے شکار کر سکے اور شکار کا عادی ہو۔
صاحب آصفیہ نے (باولی دینا) پر فرمایا ہے
یعنے۔ بڑھی دینا۔ بھڑکی دینا۔ شکاری
پرند پہ کسی دوسرے پرند کو چھوڑ کر تیز اور
دلیر کرنا۔ جرأت دینا۔

باوی | بقول ناصری کہ بذیل لفظ باؤ نوشتہ
۔ نام طائفہ از الوار فارس است کہ در جانب
ولایت کوہ لیلونہ نشستہ اند و محل سکونت
آنہا را باشت بر وزن چاشت نامند مؤلف
عرض کند کہ وجہ تسمیہ جز این نباشد کہ بزیادت
یای نسبت در آخر (باو کہ گذشت) این
طائفہ را منسوب بدان کردہ اند کہ از نسلش
باشد واللہ اعلم (اردو) باوی ایک
قوم یا گروہ کا نام ہے جو فارس کے بدمعاشوں
سے ہیں۔ مؤنث۔

باوین | بقول جہانگیری باواو مکسور و بای
معروف سبد کوچکی کہ پنبہ را کہ می رشتہ باشند
درون آن نہند صاحب برہان فرماید
کہ بر وزن کابین سبد کوچکی کہ زنان پنبہ
کہ خواہند بریسند در ان نہند و بقول
جامع سبد کوچکی کہ در ان پنبہ گذارند۔
و بقول رشیدی سبد کوچکی کہ ریسمان در ان
نہند خان آرزو در سراج فرماید کہ سبد
کوچک کہ زنان پنبہ و ریسمان در ان نہند
و فرماید کہ تخصیص رشیدی بریسمان تنہا
خطا است مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب
جامع بہتر از ہمہ و تخصیص خان آرزو بزنان
خطا است و ریسمان را از باوین ہیچ تعلق
نیست بلکہ آن مخصوص است برای پنبہ و
چون رشتہ تیار شود آنرا در باوین نمی گذارند
و باوین مخصوص است برای پنبہ کہ پیش از
رشتن در ان گذارند و این مبدل بافین
است یعنی منسوب بہ باف کہ بمعنی افزار
جلاہگان گذشت فا بدل شدہ بواو

چنانکه فرنج و ورنج و معنی لفظی این منسوب به افزار جلاهگان وکنایه از سبد کوچک که پنبه دران گذارند وکم کم ازو گرفته	برچرخه می ریسند ورشته سازند (اردو) وہ چھوٹی سی ٹوکری جس مین جلاہے روئی یا روئی کی پونیان رکھتے مین۔ مؤنث۔

باه بقول ضمیمهٔ برهان شهوت را گویند که آب پشت وکمر است صاحب مؤید وشمس هم این را بذیل لغات فارسی جا داده صاحب انند فرماید که لغت عرب است بمعنی جماع ونکاح وشهوت پشت وشهوت افزائی وصاحب منتخب که محقّق لغات عرب است بر جماع قانع مؤلف عرض کند که بخزین نیست که محقّقین بالا لغت عرب را بفارسی جا داده اند تسامح شان بش نیست وفارسیان استعمالش کرده اند (اردو) باه۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ شهوت۔ مردی۔

باها بقول ضمیمهٔ برهان نوعی از طعام است که عربان باجه گویند وصاحبان مؤید وانند وهفت این را بذیل لغات فارسی جا داده فرمایند که پاچه نیز گویند (به بای عجمی فارسی) وصاحب شمس هم این را لغت فارسی داند مؤلف عرض کند که اصل این (پا آهار) است به بای فارسی یعنی خورشی که از پای سازند پا بمعنی حقیقی اوست وآهار بمعنی خورش گذشت بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه تپ وتب واسپ واسب والف ممدودهٔ سوم ورای مهمله بکثرت استعمال حذف شده باها باقی ماند وطعامی خاص را بدین اسم موسوم کردند که پاچه نام دارد وپاچه خورشی است که از پای وکلهٔ گوسپند می پزند که بجای خودش می آید (کذا فی الانند) و(باجه) به موحده وجیم

عربی معرب پاچہ باشد دبس (اردو) نہاری بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا ہے اور صبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا جاتا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین نہاری اُس سالن کا نام ہے جو سری اور پایون کو رات بھر گلا کر پکاتے ہین اور ناشتۂ صبح مین روٹی کے ساتھ کھاتے ہین۔ دکن کا استعمال پاچہ کا ترجمہ ہے۔

باہار اصطلاح۔ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بوزن ناہار پہلوی باشد کہ در قزوین رامندی گویند و بقول جہانگیری و برہان و جامع (۱) ظرف و آوند را نامند (۲) روش گویندگی باشد کہ آن را پہلوی و رامندی نیز خوانند صاحبان رشیدی و ناصری بذکر معنی دوم نسبت معنی اول فرمایند کہ ظرف باطعام باشد نہ ظرف مطلق چہ باہار مخفف باآہار است مرکب از با بمعنی مع و آہار بمعنی خوراک و معنی ترکیبی آن با خوراک چنانکہ در لغت آہار گذشت۔ صاحب مؤید بمعنی اول قانع خان آرزو در سراج گوید کہ از ذات کلمہ چنان مستفاد می شود کہ بمعنی ظرف خوراک و مرکب است از با و آہار ولیکن در فرہنگہا بمعنی مطلق ظرف نوشتہ و نسبت معنی دوم فرماید کہ نوعی از نغمات کہ آنرا بفرس جامہ و رومہ و الیوم در قزوین و صفاہان رآوندی و رامندی خوانند (کذا فی القوسی) **مؤلف** عرض کند کہ محقق حقیقت جو یعنی خان آرزو بر نقل اقوال اکتفا کرد و تحقیق خود را برخلاف عادت گذاشت ما عرض میکنیم کہ معنی اول مطلق است اما مخصوص بظرف طعام نہ ظرف باطعام چنانکہ خیال سطحی رشیدی است

ماخذ این ہمانست که رشیدی ذکرش کرده لیکن
استعمالش برای مطلق ظرف طعام است
خواه خالی باشد یا پر از طعام آنانکه مطلق
ظرف نوشته اند و مخصوص بظرف طعام
کرده اند پی بحقیقت وضع لغت نبرده اند
نسبت معنی دوم عرض می شود که دران
ہم کلمهٔ با مفید معنی فاعلی است و ہار
بقول برہان بمعنی توالی و پی در پی آمده

پس معنی لفظی این مرکب - توالی دارنده
و کنایه از لہجه زبان پہلوی و راوندی
که ہر لفظ را کشیده گویند نه نوعی از نغمات که
خان آرزو ذکرش کرده و حیف است ازو
که جامه و رامه بجای خودش بدینمعنی ذکر نکرده
(اردو) (۱) ظرف غذا - کھانے کا برتن - مذکر
(۲) زبان پہلوی و راوندی کا لہجہ جو ہر لفظ
کو کھینچکر کہتے ہین - مذکر -

باہت | بقول برہان و ہفت بروزن آفت سنگی باشد سفید برنگ مرقشیشا فضی
و چون نظر مردم بران افتد بی اختیار خنده در آیند و منبع آن دریاست و آنرا
بعربی حجر الضحک خوانند صاحب جامع ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بہت
به قول محیط المحیط در عربی زبان سنگی را گویند که سفید و براق که بفارسی آنرا باہت
گویند و نیز در عربی بحجر الضحک مشہور (الخ) بخیال ما باہت مفرس است که فارسیان
در لب و لہجۂ خود (بہت) را به کشش بای موحده گویند و ہمین کشش آواز را باہار نام
است که بر معنی دوم لغت گذشته گذشت دیگر ہیچ (اردو) حجر الضحک - مذکر
ایک سفید اور چمکیلے پتھر کا نام ہے جسکو دیکھنے والا بے اختیار ہنستا ہے -

باہده | اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح ہا و دال ابجد لغت فارسی است

بمعنی راست و درست ۔ دیگر محققین فارسی
زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند
که هدی لغت عربست بقول منتخب بالفتح
بمعنی سیرت و سیرت نیکو داشتن عجبی
نیست که فارسیان تحتانی آخر را به های هوز
بدل کردند چنانکه بدری و بدره و کلمهٔ
با بمعنی همد هم اوست که افادت معنی
فاعلی کند پس معنی لفظی این سیرت نیکو دارنده
کنایه از راست و درست باشی حال
طالب سند استعمال باشیم که صاحبان
آنند و فرهنگ فرنگ از اهل زبان
نموده اند که مجرد قول شان قابل تسلیم باشد
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
راست ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ سیدها
درست ۔ صحیح ۔

(۱) باهردو پیش استعمال ۔ صاحب
(۲) باهردو زبر فرهنگ فدائی
(۳) باهردو زیر ذکر این هر سه کرده
گوید که (۱) ترجمه بضمتین است و (۲)
ترجمه بفتحتین و (۳) ترجمه بکسرتین
که دو حرف نخستین و دومین را مضموم
و مفتوح و مکسور بخوانند مؤلف عرض
کند که کلمهٔ با درین هر سه مرکب بمعنی معیت
است و بس (اردو) (۱) بضمتین
ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے ضمّہ
کے ساتھ (۲) بفتحتین ۔ ایک لفظ کے حرف
اوّل و دوم کے فتحہ کے ساتھ (۳) بکسرتین
۔ ایک لفظ کے حرف اوّل و دوم کے
کسرے کے ساتھ ۔

باهرکه بند کمر مقوله ۔ بقول مؤید بحوالهٔ
قنیه یعنی باهرکه مقابل شود و مقابله کند ۔
صاحبان هفت و آنند هم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که کمر بستن بمعنی مقابله
کردن بجای خودش می آید ۔ کم التعالی

ہر سہ محققین بالابش نیست کہ این را بصورت
مقولہ نوشتہ اند فتامل (اردو) دیکھو کمر بستن
بمعنی مقابلہ کرنا۔

باہر کہ خواہی استعمال۔ صاحب انند این
را مرادف (بہر کہ خواہ) نوشتہ حوالہ بہار دید
و بر (بہر کہ خواہ) از ملا وحشی سندی آوردہ
کہ بمعنی (باہر کہ خواہی) می آید مؤلف عرض
کند کہ ضرورت نداشت کہ (باہر کہ خواہی)
را در لغت جادہیم کہ بمعنی لفظی و حقیقی است
محاورہ و اصطلاحی خاص نیست (اردو)
تو جس کے ساتھ چاہے۔

(الف) باہر کہ راست آید از چپ و راست آید
(ب) باہر کہ مصیبت آید از چپ و راست آید
مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر
(الف) کردہ اند و صاحب محبوب الامثال
ذکر (ب) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون ترقی
کسی را روز افزون بینند برای او استعمال
(الف) کنند و چون کسی را پیاپی مبتلای
مصیبت بینند بحق او مثل (ب) زنند
اصل (الف) آنست کہ باہر کہ طالع راست
آید دولت از چپ و راست آید (اردو)
صاحب محبوب الامثال نے (الف) کے مقابل
لکھا ہے کہ "خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے
دیتا ہے" "خدا دیتا ہے تو نہیں پوچھتا کون
سا ہے" دکن میں اس موقع پر کہتے ہیں "
جسکی بن آتی ہے اُس کے پاس دولت سر سے
جاتی ہے" صاحب محاورات ہند
نے لکھا ہے "جب آوے برسن کا چاو
پچھوا گنے نہ پڑوا باو" یعنے جب خدای تعالے
برساتا ہے تو پچھوا کی پڑوا نہ پڑوا کی"
عام معنوں میں یہ بھی قریب قریب (الف)
کا ترجمہ ہے لیکن دکن کی کہاوت سب سے

بہت ہے۔ (ب) کی نسبت دکن کی کہاوت ہے کہ "مصیبت ایک طرف سے نہین آتی" یعنے جب برائی کا وقت آتا ہے تو ہر طرف سے مصیبت آتی ہے۔ نیز دکن مین کہتے ہین "برائی کا وقت خدا نہ لاے جو مصیبت پر مصیبت آئے"۔

باہک بقول جہانگیری و برہان و ناصری وسراج باہای مفتوح بکاف زده شکنجہ را گویند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است فرماید کہ لغت فارسی است و در ترکی بمعنی عقاب و عذاب مستعمل مؤلف عرض کند کہ ہکّ در عربی بکاف مشدد بمعنی سائیدن ولاغر کردن وبیباکی نیزه زدن آمده فارسیان بترکیب خود کلمہ بائے بمعنی ہفد ہم او و مفید معنی فاعلی است مرکب کرده کاف مشدد را ساکن کردند معنی لفظی این ساینده ولاغر کننده ومجازاً بمعنی صعوبت و عذاب دہنده وکنایہ از شکنجہ کہ در عجم ذریعۂ تعذیب است پس عربی باشد و اسم مصدر باہکیدن کہ می آید مخفی مباد کہ ہمین لغت بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید و آنرا ہمہ مرکب می دانیم کہ لفظ پا را باہک عربی مرکب کرده اند و معنی لفظی آن صعوبت پا کہ تعزیر شکنجہ مخصوص بہ پا ست (اردو) شکنجہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مجرمون کو سخت سزا دینے کی ایک کل کا نام جس مین انکی ٹانگین کس دیجاتی ہین۔ عذاب سخت۔ تعذیب۔ دکھ کے معنون مین بھی مستعمل ہے۔

باہکیدن بقول برہان و ہفت بر وزن واکشیدن بمعنی شکنجہ کردن، و بقول بحر سام التقیفیہ است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول ... صاحب موارد فرماید کہ حاصل بالمصدر ... بمعنی باہک و مضارعش باہکد مؤلف

که باعمل ما مصدر اصلی است که از اسم جا
مفرس وضع شده و اسم مصدرش حاصل
بالمصدرش باہک است که گذشت اردو
شکنجے میں کھینچنا۔ بقول آصفیہ۔ کولھو میں
پیلنا۔ عذاب سخت دینا۔ آپ ہی نے
(شکنجے کر ستم پر فرمایا ہے) دکھ دینا۔ تکلیف دینا

باہم بقول ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی بیکدیگر
و بقول مؤید و منتخب یکجا و (۲) با غم و ہم
مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل مخفف
(با همدیگر) یعنی بایکدیگر و بالاتفاق و فیمابین
چنانکه "من و او باہم رفتیم و میراث پدری
را باہم تقسیم کردیم" و بمعنی دوم بلحاظ معنی
لفظی آن ہم و غم دارنده اگرچه موافق قیاس
است ولیکن طالب سند استعمال باشیم
(اردو) (۱) باہم۔ بقول آصفیہ۔ مل جلکر
آپس میں۔ میل ملاپ سے۔ ایک دوسرے
کے ساتھ۔ بالاتفاق فیمابین (۲) غمگین۔

باہمان صاحب سروری بر باہمان فرماید
که مرادف فلان است که شخص مجہول باشد
و گوید که در فرہنگ باضافۂ الف باہمان
ہم آورده (علی حسن باخرزی سه) نه چشم
چو اگر کند روی ساقی بما نه گوشم بدزدد
حدیث نہانی ہا زمطرب سرود آرزو ہم
نخواہم بگوئیم فلانی تو یا باہمانی ہا صاحبان
جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع ہم ذکر
این کرده اند **مؤلف** عرض کند که کلمۂ با
درینجا زائد است و بس (اردو) فلان
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شخص فرضی
امکا ڈھمکا۔ عمر۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ ولید
للو۔ جگدر۔ حامد محمود۔

باہم باہن کشیدن مصدر اصطلاحی
بقول ضمیمۂ برہان و بحر کنایه از بند و زنجیر
کردن باشد **مؤلف** عرض کند که (باہن
کشیدن) بہمین معنی گذشت پس معنی باہم

کجا رفت نمیدانیم که محققین با نام و نشان چرا بر معنی حقیقی غور نمی کنند و خلاف قیاس می روند به تحقیق ما کنایه از بند و زنجیر کردن دو کس با یکدیگر است (اردو) ایک دوسرے کو زنجیر میں جکڑنا ـ

باهم بافته استعمال ـ بقول صاحب بول چال با یکدیگر تاب داده شده مؤلف عرض کند که ماخذ صاحب بول چال ـ زبان معاصرین عجم است و بافتن بمعنی تاب دادن گذشت و بافته اسم مفعول اوست (ماضی مطلق بزیادت های هوز) نیز پس چیزی که باهم تاب داده شده است نزد معاصرین عجم (باهم بافته) گویند و بمعنی (با باهم بافت) مستعمل است مانند ؛ زید دو تار ریشم را باهم بافته (اردو) باهم بٹا ہوا ـ باہم بٹا ـ

باهم درافتادن مصدر اصطلاحی ـ بر یکدیگر افتادن است (ظهوری ـ ۵)
عجب کز غمکشان باهم درافتند ؛ مگر باهم برای غم درافتند ؛ دلی دارم که چون بانت بر سر او ؛ که تقسیم دل باهم درافتند ؛
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا ـ

(الف) باهم شیر و شکر بودن مصادر اصطلاحی
(ب) باهم شیر و شکر شدن

(الف) بقول برهان و هفت و بحر کنایه از غایت محبت و نهایت آمیزش و دوستی باشد میان دو کس صاحبان (جهانگیری در ضمیمه) و رشیدی و شمس ذکر (ب) کرده اند بمعنی (الف) و سندی که از کلام ظهوری پیش کرده اند ازان (شیر و شکر) بمعنی موافقت و یکرنگی پیداست (۵) در شکایت نیستم از بخت شور ؛ زهر او با کام شیر و شکر است ؛ مؤلف عرض کند که (شیر و شکر) بمعنی اختلاط و محبت بجای

خوردش می آید واین هردو مصادر مرکبه خلاف قیاس ثابت ولیکن سندیش کرده صاحب بهار مگیه عجی برای (شیر وشکر) است نه برای این مصادر واین هردو از همان اصطلاح شیروشکر مرکب شده است وبس۔

(اردو) شیروشکر ہونا۔ بقول آصفیہ گھل مل جانا۔ (سوز ۵) دختر رز اتو ندر ہوگئی ٭ سوز سے مل شیروشکر ہوگئی ٭

باہم کلہ زدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بایکدیگر مناطحہ یعنی جنگ بسر وکلہ کردن **مؤلف** عرض کند که فارسیان مجرد (سر کلہ زدن) هم گویند (کذافی النفائس) وکلہ بقول برہان بمعنی سر هم آمده مطلقاً اعم از سر انسان وحیوان وفرق سر را نیز گفته اند (الخ) پس معنی لفظی این هم موافق قیاس است (اردو) ٹکر لڑنا بقول آصفیہ۔ سر لڑانا۔ مستک بازی کرنا ماتھے سے ماتھا لڑانا۔

(الف) باہمہ بازی بکیر ماہم بازی مقولہ
(ب) باہمہ کجکلاہ با ماہم صاحب

آنندراج ذکر (الف وب) کرده وصاحب امثال فارسی بر (ب) قانع وهردو از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که (الف) مقولہ سوقیان عجم است چون کسی را بینند حیله بازی وفریب ودغا میکند استعمال (الف) کنند مقصود آنست که تو باهمه حیله بازی وفریب ودغا می کنی وباکیر ما هم یعنی بازی تو بما نمی سزد الا کیر ما ومانا بازی تو خبر داریم وفارسیان استعمال (ب) برای متکبران می کنند یعنی به مخاطب متکبر می گویند که باهمه تکبر می کنی وکلاه خود را کج می داری (چنانکه عادت متکبران است) ولیکن عجب است که با ما هم مقصود آنست

که درجه ما برتر از تست و تراحقیر سید انیم
بجکلاهی تو برای دیگران باشد و پیش ما
هیچ (اردو) (الف) دکن مین بازاری
لوگ کہتے ہین " آپکی مکاری اور چالبازی
ہمارے لونڈے سے " (ب) کی نسبت دکن
کی کہاوت ہے " خدا کی قدرت استو آپ
ہم سے بھی اکڑنے لگے " یعنے غرور کرنے لگے

باہمہ کہ | صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
گوید که بمعنی باوجود که مؤلف عرض کند که
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد ـ معاصرین عجم برزبان ندارند طالب
سند استعمال باشیم (اردو) باوجودکے
ـ باوصفیکہ ـ جیسے " باوجودیکہ آپ سمجھدار
ہو پھر ایسی بات کہتے ہو "

باہمہ و لی ہمہ | استعمال ـ صاحب انند
بحوالہ مظہر العجائب گوید که (۱) از صفات
حق سبحانه تعالی است ـ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند که خلاف قیاس نیست اما اشتاق سند
استعمال میباشیم و (۲) معاصرین عجم کسی را
هم گویند که دائما گوشه نشین است و چون
مردم با او جمع شوند شریک حال شان
هم می شود و چون تنها باشد باز باشغال
خودش انهماک دارد (اردو) باہمہ و
بے ہمہ ـ انہیں دو معنون مین اردو مین بھی بولتے ہین

باهو | بقول سروری و جهانگیری بضم ها
(۱) چوب دستی که شتربانان بدست گیرند
(حکیم سوزنی ه) هرکه از پشت دلش بگ
ولای تو فگنند ها زخم باهو خورد از حادثه
چرخ بلند ها (استاد فرخی ه) من چون
چنان بدیدم جستم زجای خواب ها باهو
بدست کرده باشتر شدم فراز ها و بقول
برهان مطلق چوب دست بزرگی ـ صاحب
رشیدی بذکر معنی بالا گوید که از پیچ است که

در جاماسب نامہ تعبیر از حضرت موسی بہ خ
شبان باہو دار کردہ بمعنی صاحب عصا چہ
عصا۔ باہوی درخت باشد مجازاً۔ صاحبان
ناصری وجامع بر چوب دستی وعصا قانع۔
(ناصری سہ) باہو چو شبان وادی ایمن ہو
نشگفت کہ اژدہا کنی باہو ہ خان آرزو
در سراج گوید کہ بمعنی چوب دستی بمجاز است
وفرماید کہ تخصیص رشیدی بہ چوب دستی
کہ شتربانان بدست دارند بیجا است
کہ از خصوصیت مقام ناشی باشد مؤلف
عرض کند کہ باہ و باہنہ بقول ساطع لغت
سنسکرت است بمعنی بازو (الخ) پس
فارسیان واو نسبت در آخرش زیادہ
کردند کہ بمعنی منسوب بہ بازو است وکنایہ
گرفتند از چوبی کہ بوسیلہ آن چارپایان را
می رانند وبرای تیز روی بدان اشارہ کنند
چنانکہ در عرب شتران را و در فارس خران

را و در ہند گاوان را مخفی مباد کہ بر سم ہند
بر سر این چوب خار آہنی ہم نصب کنند
وجا دارد کہ با را بمعنی مفد ہمش گیریم کہ
افادہ معنی فاعل کند وہو بضم اول بقول
برہان کلمہ ایست از برای آگاہیدن
وخبردار کردن مستعمل پس چوبی را باہو نام
کردند کہ اشارہ خبرداری بوسیلہ آن کنند
یعنی استعمال آن چوب اشارہ کند برای
تیز روی وجا دارد کہ باہو را مبدل بازو
گیریم بمعنی چارش کہ زای توز با ہای ہوز
بدل شود چنانکہ اشارہ این بر بازو کردہ ایم
(اردو) وہ مختصر سی لکڑی جسکے ذریعہ سے
چارپایون کو جلد چلنے کا اشارہ کرتے ہین
اور اون کے پیچھے مین چبوتے ہین۔ مؤنث
(۲) باہو۔ بقول سروری وجہانگیری ورشیدی
وناصری وجامع بمعنی بازو وصاحب برہان
صراحت کند کہ از آرنج تا سر دوش باشد

مؤلف عرض کند که زای معوز به های هوز
بدل شد چنانکه برآز و برآه دیگر هیچ
(اردو) دیکھو بازو کے پہلے معنے ۔

(۳۳۳) باہو۔ بقول ناصری بمعنی بعونہ تعالی
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند که باعتماد صاحب ناصری
که از اہل زبان است توانیم عرض کرد که
بآد ریجا بمعنی سیزدہمش یعنی استعانت و ہو
ضمیر راجع بسوی خدا چنانکه او تعالی شانہ
(اردو) بعونہ تعالی۔ اللہ کی مدد سے۔

باہوش و رشید اصطلاح۔ بقول صاحب
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار
عقلمند و لائق۔ صاحب بول چال ہم بحوالہ
معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض
می کند که مجرد باہوش ہم بمعنی ہوش و عقل
دارندہ درست باشد که کلمہ بآد ریجا بمعنی
ہفدہمش۔ افادہ معنی فاعلی کند (اردو)
باہوش۔ باعقل و ہوش اردو مین بقاعدۂ
فارسی مستعمل ہے ۔

باہون بقول شمس لغت فارسی و مرادف
باستبون که گذشت مؤلف عرض کند که
باستبون به موحدۂ چہارم لغتی نیست اما صاحب
محیط بر باسیبون به تحتانی چہارم نوشته
که مرادف باقیون۔ سعد را گویند و بر سعد
فرماید که بضم اول و سکون ثانی و دال
مہملہ بیونانی فیناریس و اقرقون و بسریانی
سعدا و فرجه و برومی بروشن و فرفوروت
و بترکی تیلاق و طبلاق و درتنکابن
اشکو و بعربی قراح الجمل و بفارسی مشک
زیر زمین و بہندی موتھا گویند و آن
بیخ نباتی است و نوعی است از ان که به
شیرازی سعد الزنگ نامند گرم و خشک
در اول سوم و گویند در آخر دوم و در ان
قبض اندک و تجفیف قوی و تسخین بلا لذع

و تنقیح بالغ و حرافت است حتی کہ وہان گہا بکشاید و اخراج دم نماید و ریاح را پراگندہ کند و محرق خون است خواص بسیار دارد۔ (الخ) صاحب برہان ذکر مشکک کردہ برگیاہ خوشبو قانع و فرماید کہ اسم آن در عربی سعد است مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ ما ذکر (باسیون۔ بہ تحتانی چہارم) بجائش نکردیم با آنکہ بر (باسبون۔ بموحدہ چہارم) اشارہ آن کردہ ایم۔ ازینجاست کہ تلافی مافات درینجا می کنیم۔ بالجملہ باہون را بدینمعنی غیر از صاحب شمس دیگری ننوشت و فارسی این مشکک است کہ بجای خودش می آید۔ محققین فارسی زبان و مفردات طب باہون را ترک کردہ اند و متحقق نشد کہ لغت کدام زبان است (اردو) ناگرموتہہ۔ بقول جامع الادویہ سعد کوفی۔ مشک زمین ایک جڑ ہے گول اور لانبی صاحب محیط نے ناگرموتہہ پر لکھا ہے کہ موتہا کی ایک قسم اور موتہا پر سعد کا حوالہ دیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موتہا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ناگرموتہا۔ ایک قسم کی گھانس۔ جس مین سے خوشبودار جڑین نکلتی ہین عربی مین اسکو سعد کہتے ہین۔ صاحب ساطع نے بھی موتہا پر سعد کوفی لکھا ہے اور ناگرموتہا پر بشکل زیر زمین۔

باہہ بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی (۱) دریای شور و (۲) رودباری کہ پایاب نباشد و (۳) اسپ قوی و توانا صاحب کنز فرماید کہ لغت فارسی است و در ترکی زبان برای بحر و یم مستعمل مؤلف عرض کند کہ در عربی زبان تہ بمعنی زیادہ شدن آمدہ پس باہہ اسم فاعل اوست بمعنی زیادہ شوندہ

عجمی نیست که فارسیان این را مفرس کرده برای دریای شور استعمال کرده باشند که روز بروز زیاده شود از مجرای آب زمین و جزر و مدّش هم تعلق دارد باین معنی و معنی دوم مجازش که دریای بزرگ را هم همین نام موسوم کردند و معنی سوم را هم مجاز گیریم که اسپ قوی و توانا هم مثل موج دریا برمی خیزد و جا دارد که اسم جامد فارسی قدیم گیریم ولیکن محققین فارسی زبان از این ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) سمندر دیکھو اسمندر (۲) بڑی ندی جو ہمیشہ بھرپور رہا اور پایاب نہو۔ مؤنث (۳) جاندار گھوڑا۔ زبردست گھوڑا۔ مذکر

با ہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست مثل - صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را در تعریف مرگ استعمال کنند که چون قضا آید ہیچ مانع رد نشود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال ”موت سات تالوں میں بھی نہیں چھوڑتی“ دکن میں کہتے ہیں ”موت کبھی نہیں ٹلتی ہے“

بای بقول سفرنگ بیای موحده با الف و یای تحتانی (۱) بمعنی باشنده مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۲) ہست و وجود و قیام و کائنات و ہمین است اسم مصدر بائیدن و بودن که بجای خودش می آید۔ و استعمال فارسیان قدیم بمعنی باشنده از ہمین است بمجاز (اردو) (۱) رہنے والا۔ قائم۔ (۲) ہست۔ بقول آصفیہ - فارسی جس کا سنسکرت است ہے۔ اسم مؤنث ہستی۔ بود۔ قیام۔ وجود۔ کائنات

بایا بقول سروری بمعنی دربایست صاحب جہانگیری فرماید که مرادف بایست و بایستہ

بمعنی ضروری وبقول برہان بمعنی دربایست
وضروری وآنچه درکار ومحتاج الیه باشد
صاحب رشیدی گوید که بمعنی بایسته وضروری
وبرین قیاس است بایست وبایستن
وبحوالهٔ سامانی فرماید که مخفف بایان که
اسم فاعل است از بایستن وبقول
جامع چیز ضرور وضروری. وبقول صراح
چیزی لازم و واجب ومحتاج الیه وصاحب
نوادر بذیل بایستن ذکر این کرده فرماید
که بمعنی ضروری وناگزیر وبرین قیاس است
بایان وبایسته وبایست خان آرزو در
سراج گوید که بوزن آیا بمعنی بایسته وبایست
وفرماید که بعضی گفته اند که مخفف بایان که
اسم فاعل است از بایستن ودور نیست
که در بعضی جاها نون اسم فاعل را حذف
نمایند چون پیران وپیرا (حکیم سوزنی ع
از بهر تازه بودن دلهای خاص وعام ش

بایا تری لبی زنعم ابر بر نبات ها مؤلف
عرض کند که آنچه صاحب رشیدی بایست
وبایستن را هم برین قیاس گوید از تحقیقت
نمی نمایند وازقیاس سطحی کار گرفته سامانی ورشیدی
وخان آرزو که اینرا مخفف بایان خیال کرده اند هم
بحقیقت پی نبرده اند که بای بلغت زند وپازند بمعنی
باشنده وهستی دارنده وقائم آمده چنانکه بجایش گذشت
وهم بای امر حاضر است از مصدر بائیدن
که می آید وبایا بزیادت (الف) در آخرش
افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه از گوی. گویا و
از جوی. جویا ذکر این قاعدهٔ فارسی بر (الف
فاعل) گذشت. وبایان اسم حال است
که تعریفش بر (اسم حال) کرده ایم (پس)
سامانی ورشیدی وخان آرزو وسکندری
خورده اند که این را مخفف بایان بحذف
نون گرفته اند اگرچه حذف نون آخر هم خلاف
قیاس نیست چنانکه ایشان وایشا واین د

آتی ولیکن بوجود قاعدۂ خاص ضرورت انتہی
کہ مخفف گیریم پس معنی حقیقی این باشندہ و
قائم ومجاز آنمعنی ضروری ومحتاج الیہ
(اردو) ۔ رہنے والا۔ قائم ۔ضروری۔

بایام برآمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بابخت بد
و روزگار خود جنگ کردن **مؤلف**
عرض کند کہ محققین صاحب زبان ازین سکت
ومعاصرین عجم بر زبان ندارند ومعنی حقیقی
این تائید مقصود نمی کند۔ طالب سند استعمال
می باشیم (اردو) بدقسمتی کے ساتھ جنگ کرنا

بایان صاحب نوادر ذکر این بذیل
مصدر بایستن کردہ گوید کہ بایا بمعنی
ضروری وناگزیر است وبرین قیاس
بایان و بایستہ وبایست ومی بایی۔ وفرہنگ
کہ نابایی بنون نفی بمعنی محال ونا ممکن وسامانی
ورشیدی وخان آرزو بذیل بایا گویند کہ
بایان اصل است وبایا مخفف وبایان
اسم فاعل است از بایستن۔ **مؤلف**
عرض کند کہ بای امر حاضر (بائیدن۔ کہ می آید
وبایان اسم حالش۔ بمعنی بایندہ وہیچ تعلق
از بایستن ندارد وصاحب موارد این
را حاصل بالمصدر بایستن شمارد بہ تحقیق
ما دو مصدر است یکی بایستن ودیگری
بائیدن وبقول صاحب موارد (بذیل بایستن)
چہار حاصل بالمصدرش (۱) بایست و
(۲) بایستہ و (۳) بایا و (۴) بایان وہر
چہار بمعنی ضروری وناگزیر پس وجہی نیست
کہ سوم وچہارم را با وصف وجود مصدر
بائیدن متعلق بہ بایستن کنیم۔ تسامح محققین
ازین است کہ از مصدر بائیدن بی خبراند
کہ بجایش می آید (اردو) ضروری۔ ناگزیر

بایلہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی شاید
باشد وصاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ ہنر بالش

و صاحب هفت هم ذکر این کرده و از طرز بیان محققین بالا ظاهر است که اسم جامد فارسی زبان دانسته اند - بتحقیق مؤلف مضارع بایدن است که می آید بمعنی ضروری باشد و هست شود و (بود - بضم موحده و فتح واو) چنانکه ؎ باید که این کار کنی ؛ یعنی لازم است ترا که این کار کنی و از همین معنی حقیقی فارسیان بمجاز معنی لائق و سزاوار پیدا کرده اند چنانکه (باید و شاید) و شاید هم مضارع شائیدن و شایان اسم حال اوست و شایسته اسم مصدرش (بحث کامل این بجایش می آید) (سعدی شیرازی ؎) دوستان منع کنندم که چرا دل بتو دادم ؛ باید اول زتو پرسید چنین خوب چرائی ؛ (اردو) چاہیئے - لازم ہے - صاحب آصفیه نے (باید و شاید) پر فرمایا ہے که - فارسی - جیسا چاہئے جیسا لائق ہے -

بای دادن مصدر اصطلاحی - بقول تحقیق الاصطلاحات معنی باختن (حکیم حاذق گیلانی ؎) ایلی زخشوه های تو دل بای داده ؛ شیرین زجلوه های تو خاطر فگار ده ؛ مؤلف عرض کند که بای بمعنی هستی و وجود و قیام و کائنات بجایش گذشت پس معنی حقیقی این مصدر مرکب - وجود و قیام را از دست دادن است و کنایه از باختن (اردو) ہارنا -

باید متاع نیکو از سر دکان که باشد مثل - صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معاصرین عجم همین مثل را بتغییر خفیف (متاع نیک سر دکان که باشد) بر زبان دارند و این بجائی زنند که مقصود از خوبی مال باشد که همیشه مرکوز خاطر خریدار است و خریدار را هیچ سروکار از دکاندار

[illegible] که زید باشد یا بکر۔ بعض خریداران
که پابند خریداری مال از دکان خاص میباشند
نظر بر خوبی مال اوست که شهرت گرفته
فارسیان همین مثل را در غیر دکان و خریداری
هم می زنند مثلاً ما را شخصی درکار است
که مهندس کامل باشد و لیکن این قسم
مهندس بدست نمی آید الا در برهمنان

فارسیان گویند بیار آنرا مسلمان باشد
یا برهمن" متاع نیک هر دکان که باشد
" (اردو) دکن مین (متاع نیک هر
دکان که باشد)" مستعمل ہے نیز کہتے ہین
"چیز اچھی ہو یا ن سے ہو یا وان سے"
اسکا مطلب یہہ ہے کہ جس دکان سے چاہو
خرید کرو مگر مال اچھا رہے۔

بایر بہار ذکر این کرده از معنی ساکت و فرماید که طاہر نصیر آبادی در احوال میرزا ابو الحسن نواده میر ابو المعانی نوشته که "میر ابو المعانی در خدمت شاه الیاس قاضی بکمال اعتبار داشت رقمی باو عنایت کرده بود که ہر زمین بایری که دران ولایت باشد آباد ان کند جهت خود چنانچه شصت و دو تومان از مال او بسیوران غال مقرر بوده" **مولف** عرض کند که للّٰه العجب محقق حاطب اللیل تمغه تعریف این بما گذاشت نقص تحقیق خود را پر و انداشت۔ نمیداند که لغت عربی زبان است والا در تالیف خودش جا نمیداد و بخیال اینکه شاید لغت فارسیان است عبارت طاہر نصیر آبادی را نقل کرد و تصفیه آن نذیئه ما نهاد حقیقت اینست که بایره بزبان عرب زمین خراب و نامزروع را گویند (کذا فی منتهی العرب) فارسیان بحذف ہای آخر استعمالش کرده اند (اردو) بنجر۔ بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مونث۔ وه زمین

جو مدت سے بوئی جوتی نہ گئی ہو۔ افتادہ۔ غیر مزروعہ۔ بلا تردد۔

بایست بقول سروری بکسر یای حطی بمعنی (۱) حاجت و ضروری باشد (ابو المثل ھ) گفت من پاسخ تو باز دہم ۔ آنچہ بایست تست ساز دہم ؛ صاحبان جہانگیری و جامع این را مرادف بایا گویند بمعنی ضرور و ضروری صاحب برہان فرماید کہ بمعنی در بایست و ضروری و محتاج الیہ و بمعنی چنانکہ می باید و می شاید ہم معمو ست و مناسب رشیدی بذیل بایا فرماید کہ بمعنی بایستہ و ضروری و برین قیاس است بایست و بایستن و بقول ناصری مرادف بایا و بایستہ بمعنی چیزی لائق و واجب و محتاج الیہ و بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر بایستن مؤلف عرض کند کہ بایستن مصدر می آید بمعنی ضرور شدن و لازم گردیدن و درکار گشتن و محتاج الیہ شدن و تنگ نیست کہ این حاصل بالمصدر است بمعنی ضرورت و لزوم و احتیاج و ہمین است معنی حقیقی این محققین بالالحقیقت پی نبردہ اند مخفی مباد کہ (۲) ماضی مطلق است از مصدر بایستن (اردو) (۱) ضرورت مؤنث ۔ لزوم ۔ مذکر ۔ احتیاج ۔ مؤنث ۔ (۲) ضرور ہوا ۔ لازم ہوا ۔ درکار ہوا ۔

بایستن بقول بحر بکسر یای حطی ضرور شدن و لازم گردیدن و درکار گشتن و محتاج الیہ شدن (کامل التصریف) و مضارع این (باید) و صراحت فرید کند کہ صیغہ مضارع و حال این مصدر قبول میم متکلم و یای خطاب و کلمات جمع حاضر و غائب بحذف دال ضمیر واحد غائب نمی کند و صیغہ اسم فاعل و امر و نہی نیز نیامدہ و بقول موارد۔ ضروری

وناگزیر بودن وگوید که بآیست وبآیته
وبآیا وبآیان بمعنی ضروری وناگزیر حاصل
بالمصدرش صاحب نوادر در معنی مصدری
همزبان موارد وگوید که بآیا بمعنی ضروری
وناگزیر وبرین قیاس بآیان وبآیسته و
بآیست ومی بآیی وفرماید که نابآیی بنون
نفی بمعنی محال وناممکن. صاحب کنز که محقق
ترکی زبانست می فرماید که مصدر فارسی
است ودر ترکی بمعنی لزوم واقتضا مستعمل
وبقول فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است بمعنی
لازم وضرور وواجب بودن است
وبس مؤلف عرض کند که این مصدر رست
باصول ماجعلی که اسم مصدر این بآس
لغت عرب است که بقول محققین لغات
عرب بمعنی حاجت مند وسخت. اسم
فاعل است از مادهٔ بأس که بمعنی شجاعت
وسختی واحتیاج وقوت آمده فارسیان بر
بآس علامت مصدر رتن زیاده کرده مصدر
ساختند وبمعانی متذکرهٔ بالا استعمالش کردند
مضارع این نمی آید وآنچه باید را مضارع
این خیال کرده اند سکندری خورده اند که
باید مضارع مصدر بائیدن است وبائیدن
مرادف بآیستن مقننین فارسی زبان گفته اند
که اگر ماقبل آخر ماضی سین غیر منقوطه وحرف
پیشینش الف بود. آن سین در مضارع
جائی به های مفتوح بدل گردد چنانکه خواهد از
خواست وجائی بیای مفتوح چنانکه آراید
از آراست وبصورتی که حرف پیشینش
غیر الف باشد در مضارع آن سین بیشتر
(بعد نقل فتحه بر حرف پیشین) حذف نموده
شود چنانکه باید از بآیست وشاید از شایست
وتواند از توانست وداند از دانست و
زید از زیست وگرید از گریست (کذا
فی تحقیق القوانین) ما می گوئیم که مقننین بی خبر

از ماخذ مصادر و اسم مصدرش این
همه جا بکار و بهادر تالیف قواعد کرده اند
ما این قاعده را در (بایستن) ضرور خیال
نمی کنیم و نسبت دیگر اشتلۀ بجای خودش
بحث کنیم و بآیا و بایان و می بای و نا باید
همه متعلق است بمصدر بائیدن ۔ بی خبری
محققین بالا از وجود مصدر بائیدن اینها
را بتحقیق نبرد ۔ خان آرزو تجاهل عارفانه
کند و بادم تحقیق این مصدر را ترک
می کند و بر بایا می فرماید که مخفف بایان
و اسم فاعل است از بایستن و ای برو
که در بایستن و بائیدن فرق نکرد ۔ صاحب
بحر که این را کامل التصریف گوید تسامح
اوست و بلحاظ تعریفش که در دیباچۀ
کتابش گذشت سالم التصریف باشد و
صراحت مزیدش که بالا گذشت حالا
هیچ ضرورت ندارد که در (سالم التصریف

بقولش غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامد
(اردو) ضرور ہونا ۔ لازم ہونا ۔ درکار ہونا

بایستنی بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ
بمعنی ضروری و واجب العمل و بقول فرہنگ
فدائی ہر چیزیکہ در کار و بگونہ ما احتیاج باشد
مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ یای
لیاقت در آخر مصدر بایستن زیادہ کردہ اند
کہ گذشت چنانکہ خوردنی و دیدنی و شنیدنی
(اردو) اردو مین لفظ قابل کے ساتھ
استعمال ہوتاہے جیسے "قابل دید" یہ
دیکھنے کے قابل ہے "ہونے کے قابل ہے"
اور بایستنی کا ترجمہ ۔ ضرورت کے مطابق
۔ لائق کار اور ضروری بھی ہو سکتا ہے ۔
ضروری بقول آصفیہ ۔ واجبی ۔ لازمی ۔

بایستہ بقول سروری آنچہ محتاج الیہ و
مطلوب باشد ۔ (ابن یمین ؎) غرقۂ بحر
غمم شدم لغرست ؛ یک سفینہ کہ ہست

بایسته *صاحبان جهانگیری و ناصری و کشف بیان این را مرادف بایا و بایست نوشته که بجایش گذشت (امیرخسرو) ساحل عزیز تر شده از آب تشنه را * خواهنده هم ز خواسته بایسته تر لبی * و بقول جامع چیز ضرور و ضروری مؤلف عرض کند که های مفعولی بر آخر بایست زیاده شده است و بس - فارسیان استعمال این بمعنی لائق هم کنند (اردو) ضروری مؤنث - لائق

بایسته هستی | اصطلاح بقول برهان و بحر و جامع کنایه از واجب الوجود چنانکه شایسته هستی هم واجب الوجود را گویند صاحب ناصری بحواله دساتیر گوید که این را ترجمه واجب الوجود دانستن غلط صریح که شایسته هستی ممکن الوجود است و آن را شایسته بود نیز گویند (انتهی) صاحب سفرنگ نقل بست و هشتمی فقره (نامه شت جی افرام کند * بایست هستی و ناگزیر باش هر آینه بود بود همیشه هست جاوید پای ناچار پای بیگمان مان بی آغاز و انجام الخ) و فرماید که بایست بمعنی واجب و هستی بمعنی وجود پس معنی ترکیبی اش واجب الوجود شد و آن موجودی بود که خرد وجود آنرا واجب و ضروری شمارد و این ترجمه بدری ز فان است و به نقل چارمین فقره (نامه شت ساسان نخست) کننده ایست بایسته هستی شایسته هستی را * فرماید که یعنی واجب الوجود صانع و خالق ممکن الوجود و بحواله تفسیر ساسان پنجم می فرماید که (بایسته هستی) بمعنی واجب الوجود و (شایسته هستی) بمعنی ممکن الوجود (الخ) مؤلف عرض کند که در بایستن و شایستن فرق وجوب و امکان پیدا شد و در معنی بیان کرده محققین اول الذکر شبهی نیست الا اینکه صاحب برهان در معنی شایسته هستی

غلط کرده و مابحث این بجایش کنیم وقول
صاحب ناصری را نسبت اصطلاح زیر
بحث غلط دانیم (اردو) واجب الوجود
بقول آصفیه - عربی جسکی ذات اپنی ہستی
یا وجود مین غیر کی محتاج نہو جسکی ذات
اسکے وجود کی مقتضی ہو جیسے خدای تعالی شانہ

بایک بقول برہان بکسر ثالث وسکون
رابع وکاف نام مردی - صاحبان جہانگیری
و رشیدی و جامع و سراج و ناصری و
انند ومؤید ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که حیف است که صفات این
مرد ہیچ معلوم نشد و اگر مقصود محققین مجرد
اظہار علم است این قسم لغات را حدی
نیست باتی حال ترک این بربیانش
تفوق داشت اتباع شان کرده ایم که
این را نگذاشتیم خیال ما اینست که فارسیان
بر آخر لغت عربی بائس که بمعنی حاجت مند
و سخت است کاف تحقیر یا ترحم یا نسبت
یا تشبیه یا تعظیم زیاده کرده باشند
پس این مفرس باشد والله اعلم بحقیقة الحال
(اردو) بایک نام ایک شخص گذرا ہی
جسکے حالات وصفات معلوم نہو سکے -

بایش بقول صاحب سفرنگ که شرح
چاردہمی فقره (نامه شت ساسان نخست)
بہای ابجد با الف وکسر تحتانی وسکون
سین معجمه بمعنی قیام و وجود - دیگر محققین
فارسی زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض
کند که لغت ژند و پاژند است و بایش
که بمعنی قدیم گذشت مخفف و ماخوذ از
ہمین لغت باشد وجا دارد که این را
مزید علیه (بای) گیریم که بہمین معنی گذشت
یا بای را مخفف این (اردو) قیام
وجود - مذکر - دیکھو بای -

بایکان بقول سروری بکاف بر وزن

بادیان حافظ وخازن وفرماید کہ (آذر
بایکان) کہ اسم ناحیہ ایست مشہور
مرکب است از آذر و بایکان یعنی
بیت النار وحافظ النار چہ دران
ناحیہ آتشکدہ بسیار بود و بایجان معرب
بایکان است کذافی معجم البلدان۔ صاحبان
برہان وجامع این را بہ کاف فارسی آوردند
صاحب ناصری معنی ہمزبان سروری
وصراحت کاف نکرد خان آرزو در سراج
ہم بکاف فارسی ذکر این کردہ ماخذ
(آذر بایگان) گوید **مؤلف** عرض کند
کہ بائے بمعنی وجود وقیام و باشندہ جائے
خودش گذشت وگان بقول برہان با
کاف فارسی بمعنی لائق وسزاوار پس معنی
لفظی این سزاوار قیام و وجود وکنایہ از
محافظ وخازن پس بہ کاف فارسی است
نہ عربی (اردو) نگاہبان۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ محافظ۔ چوکیدار۔ پاسبان
سنتری۔ پہرے دار۔

بایک چشم دیدن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف از یک چشم دیدن **مؤلف**
عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین قدر ست
کہ مشاہدہ بہ یک چشم وچشم دیگر را بند کردن
ولیکن معنی اصطلاحی درانحال پیدا می شود
کہ این را مضاف کنیم بسوی دوکس یا ہمہ
یعنی (بایک چشم دیدن دوکس را یا ہمہ را)
اے بنظر مساوات دیدن دوکس را یا ہمہ را
(تاثیرہ) مرا از فطرت خورشید تابان
این پسند آمد ٭ کہ بایک چشم می بیند بزرگ
وخرد دنیا را ٭ (فقرہ) ما ہمہ موجودات
دنیا را بایک چشم می بینیم۔ (اردو)
دیکھو از یک چشم دیدن۔

بایکدگر استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بمعنی باہمدیگر و بایکدیگر وبہم **مؤلف**

عرض کند کہ معنی حقیقی است (اردو) دیکھو باہم ۔

بایکدگر سنجیدن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی مساوی قرار دادن است (ظہوری ؎) مہر و کین راد رازل بایکدگر سنجیدہ اند ٭ کین تو چندانست مہر من بانمقدار ہست ٭ (اردو) باہم تولنا ۔ دونوں کو ہم وزن بنانا ۔ کرنا ۔ مساوی کرنا ۔ ایک درجہ میں قرار دینا ۔

باگان ہمان بایگان است کہ بکاف عربی گذشت و ماخذ این ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بایگان ۔

باگیر بقول صاحب ضمیمۂ برہان موجب را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بائی بمعنی قیام و وجود بجایش گذشت و گیر بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ کہ افادۂ معنی فاعلی کند وقتی کہ با کلمۂ دیگر ترکیب شود (الخ) پس باگیر اسم فاعل ترکیبی است بمعنی وجود و قیام دارندہ و کنایہ از موجب و سبب و باعث و وجہ (اردو) موجب ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر ۔ سبب ۔ باعث ۔ وجہ ۔

بایندان اصطلاح ۔ بقول انند و ہفت بفتح تحتانی و سکون نون و دال ابجد بالف کشیدہ و نون زدہ لغت فارسی است کہ میانجی را گویند مخفی مباد کہ میانجی بمعنی قاصد است و پایندان بقول صاحب کنز بہ بای فارسی لغت فارسی کہ در ترکی بمعنی کفیل و ضمین مستعمل و بقول برہان میانجی کنندہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مرکب از بائن و دان ۔ بدین لغت عربست بمعنی درمیان فارسیان بزیادت الف بعد موحدہ مفرسش کردند و لہذا بعدۂ اسم فاعل ترکیبی مرکب کردند بلفظ

دآن کہ امر حاضر دانستن است پس معنی لفظی این در میان داننده و مراد از آئین فیما بینی داننده و کنایہ از قاصد و پایندان کہ بہ بای فارسی می آید مبدّل است کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ (اردو) دیکھو اسک ۔

باین ریش وفش مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مثلی نیست بلکہ بمعنی حقیقی است فارسیان چون کسی را کہ بصورت نیک بختی می نماید مرتکب فعل ذمیمی بینند بحق او گویند کہ "سبحان اللہ باین ریش وفش این کار می کنی" واین مقولۂ عجم است یعنی باوجودیکہ بصورت آثار بزرگی داری و بسیرت خلاف آن مخفی مبادکہ موحدہ اول بمعنی (باوجود) است وفش بقول برہان آنچہ از سر دستار بمقدار یک وجب بطریق علاقہ گذارند ۔ حاصل اینست کہ کسی کہ ریش دارد و عمامہ بر سر و عمامہ را فش در پس گذارد مردمان او را از بادی النظر صاحب علم و نیک بخت دانند بالجملہ باین ریش وفش) بمحاورۂ فارسیان بمعنی (با این بزرگی) باشد و بس (اردو) دکن مین کہتے ہین "باین ریش وفش یہ افعال" اس کا مقصد یہہ ہے کہ باوجودے کہ چہرے سے بزرگی کے آثار نمایان مین ایسے افعال کرتے ہو ۔

بایونیستی اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان ضروری العدم و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ فانی و نیستی پذیر **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بایا نیستی بود بایا بمعنی ضروری گذشت

ونیستی بمعنی خودش که مقابل هستی باشد
پس (با نیستی) بمعنی حقیقی ضروری العدم
ونیستی پذیر درست باشد الف چارم بدل
شد به واو چنانکه تاغ و توغ (اردو)
فانی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ فنا ہونے والا
نیست و نابود ہونے والا (ذوق ؎)
کیا جانیں ہم زمانے کو حادث ہے یا قدیم
کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم

بائیدن | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بروزن سائیدن (۱) بمعنی بایستن۔
صاحبان بحر و موارد و نوادر که محققین
مصادر فارسی زبانند ازین مصدر
ساکت و ما این را مصدر اصلی دانیم
که اسم مصدر این بای لغت فارسی
است و بجای خودش گذشت و معنی
لفظی این بلحاظ معنی اسم مصدر (۲) ہست
شدن و بودن است و آنچه محققین بالا
این را مرادف بایستن گرفته اند می‌زیبا شد
ومحتاج سند استعمال مخفی مباد که بای امر حاضر
ونابای نهی و باید مضارع این صاحب
نوادر می نگارد وناباسے را بذیل
مصدر بایستن آورده بی خبری
اوست از ماخذ (سید حسن اشرفی ؎)
ای خوشاینده ترا از زیبائی با چشم بد دور
چنین می بائی هم (اردو) (۱) دیکھو
بایستن (۲) دیکھو بودن۔

موحدہ با موحدہ

ببا | بقول جہانگیری باول مفتوح (۱) در خانه گویند و بقول برہان و ناصری و جامع
(۲) آتشی را هم که از بن بیزند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که
بمعنی دوم ظاہر امرکب است از آب و بن و نون بن را بنا بر تخفیف حذف کردند

(الخ) مؤلف عرض کند که ماخذ معنی دوم را درست بیان کرد که موافق قیاس است و بآمعنی آش بجایش گذشت و ماخذ معنی اوّل را برای ما گذاشت مخفی مباد که درِ خانه و سرا را در عربی باب گویند و بآ مفرس است به قلب بعض چنانکه داسطرخ و اقراز و افراز و بآمون و مآبون (اردو) (۱) دروازہ۔ گھر کا۔ مذ (۲) آش بن یعنی وہ آش جو قہوہ کے سفوف سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بباد بر دادن مصدر اصطلاحی بربادی و ضائع کردن است و کلمۂ بر زائد باشد (انوری ۵) بخاک در رکندش ہم زمانہ چون قارون ٭ بباد در دہدش ہم زمانہ چون قارن ٭ (اردو) برباد کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تباہ کرنا۔ ضائع کرنا۔ نیست و نابود کرنا۔

بباد چماق گرفتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید که بزیر ضرب چماق گرفتن است و فرماید که این لفظ مخصوص چماق نیست بلکه (بباد دشنام گرفتن) و (بباد گره گرفتن) نیز آمده و لفظ چماق اگر بقاف باشد ترکی خواہد بود که قاف در فارسی نیست و اگر بدل بود موافق لہجۂ عراقیان متاخر مشکل است زیرا که در قوافی قاف واقع گشته و آن عیوبی باشد سر کج بہیئت مخصوص (شفائی ۵) قوای ماسکہ ات کو تہی نمود ترا ٭ گرفتم از سر اعراض چون بباد چماق ٭ مؤلف عرض کند که بلحاظ تعمیم بیان کرده اش آسان است که (بباد چیزی گرفتن) را قائم کنیم که از استعمال آن چیز حرکت ہوا پیدا شود و مصادر خاص در تعمیمش داخل باشد مخفی مباد که چماق بقول خان آرزو در سراج

بحواله برهان گرز آهنین شش پره و دریں
زمان چوب دستی سرگره دار را گویند۔
و صاحب لغات ترکی گوید که عصای گلزله
... را نام است (انتهی) باى حالی باد
دریں جا بمعنی صدمه و آسیب است که بمعنی
پانزدهمش گذشت (اردو) صدمه چپاق
پہنچانا۔

باد دادن مصدر اصطلاحی بقول
ضمیمه برهان و بحر دانند کنایه از نیست
و نابود کردن **مؤلف** عرض کند که مراد
از برباد و ضائع کردن است (ظهوری
؎) در وام دیده گوش گرو کرده
عقل و هوش ٭ طاقت باد داده حسن
تکلمست ٭ (وله ؎) آبرو در طلب
باد مده ٭ بعرق ریزی حیا سوگند٭۔
(وله ؎) دل را نفسی نکرده طوفان ٭
ناموس غمش باد دادیم ٭ (وله ؎) طوفان
آه ما دو جهان را بباد داد ٭ از بس ادب
نقاب بران روگذاشتیم ٭ (صائب
؎) می دهد از پرفشانی خرمن گل را بباد
٭ بس که گل را خار پیش عندلیبان کرده٭
(الوہی ؎) دادم دو جهان بباد
عشقش ٭ ما را بدو حبه برنگیرد ٭ (اردو)
برباد کرنا۔ دیکھو باد بر دادن۔

باد دشنام گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر صدمه دشنام رسانیدن **مؤلف**
عرض کند که خان آرزو در چراغ ہدایت
(باد چماق گرفتن) ذکر این کرده و
لفظ باد دریں جا هم بمعنی پانزدهم اوست
یعنی صدمه (اردو) گالیوں سے چوٹ
کرنا۔ گالیاں دینا۔

باد رفتن مصدر اصطلاحی بقول
بحر دانند نابود شدن **مؤلف** عرض
کند که لازم باد دادن است (ظهوری

ص) شکیب و صبر و دل و دین بباد رفت
همه ٭ چها نکرد هوایش هنوز تا چه کند ٭ (صائب
ص) بباد رفت سر غنچه تا دهن واکرد ٭
که خنده زرته دل بد عا زده است ٭ (اردو)
برباد ہونا ۔ بقول آصفیہ ۔ تباہ ہونا ۔ اجڑنا ۔
نیست و نابود ہونا ۔

بباد کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر و انند مرادف بباد دادن (اردو)
دیکھو بباد دادن ۔

بباد نفس گرفتن مصدر اصطلاحی ۔
بقول وارستہ و بحر و انند مرادف بباد
دشنام گرفتن یعنی صدمۂ دشنام رسانیدن
(شفیع اثر ص) گرفته است بباد نفس
خلائق را ٭ فقیه شهر چو قصاب تا برارد
پوست ٭ و فرماید که باد بدین معنی مخصوص
نفس و دشنام نیست باد گرز و باد تیر و
باد سیلی وغیره هم آمده **مؤلف** عرض کند
که تعریف هر یکی ازین اصطلاحات آخر الذکر
بجایش گذشت و نفس را درین مصدر
اصطلاحی بمعنی دشنام گرفتن محل غور است
و بخیال ما کنایه از شور و غوغا توان گرفت
ازین ادعای ما در معنی شعر نقصانی پیدا
نمی شود و این مرادف (به باد دشنام گرفتن
اصلا نیست بلکه این مصدر کنایه باشد
از ابتلای شور و غوغا کردن محققین با نام
و نشان غور نکرده اند ۔ فتامل (اردو)
دیکھو بباد دشنام گرفتن اور ہمارے معنون
کے لحاظ سے شور و غوغا مین مبتلا کرنا ۔ آوازے
کسنا ۔ دہوم مچانا ۔

ببار آوردن استعمال ۔ یعنی مثمر کردن
است بمعنی حقیقی ۔ (انوری ص) فتح باب
گفت ببار آورد ٭ قلب دی ماه شاخ
ابتر را ٭ (اردو) بارور کرنا ۔ بار دار کرنا ۔

ببازار آوردن مصدر اصطلاحی ۔

همان است کہ بر(آوردن بازار گذشت
(صائب ؎) عیب صاحب ہنران چند
ببازار آری ٭ چند ازان گلبن بی گل
کف پر خار آری ٭ (اردو) دیکھو۔
آوردن بازار۔

ببازار افتادن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر وانند فاش و رسوا شدن مؤلف
عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ ذکر چیزے
و کسی را نوبت بہ بازار رسیدن مراد از
شہرت کامل باشد اگر آن راز است فاش
می شود و اگر ذکر شکایت است رسوائی
است ازہمین نتیجہ معنی کنایہ پیدا شد خلاف
قیاس نیست (مولانا بنائی ؎) خواہی
خبر از خانہ ببازار نیفتد ٭ از بیخبران مگذر
در خانہ ما باش ٭ از سند پیش کردہ محققین
معنی افشا پیدا می شود نہ رسوائی۔ فتامل۔
(اردو) فاش ہونا۔ رسوا ہونا۔

ببازیچہ در آمدن مصدر اصطلاحی
بقول بحر بلہو لعب کردن است مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ باشد
مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) کھیل
کود مین مشغول ہونا۔

بباطن کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر وانند بدعای بد او سپردن (صائب
؎) دل کار خود بدامن پاک دعا گذاشت ٭
اغیار را بباطن مہر و وفا گذاشت ٭ مؤلف
گوید کہ در استعمال فارسیان باطن بمعنی دعای
بد بجای خودش گذشت پس ازین سند مصدر
(کسی را بباطن کسی گذاشتن) پیدا است۔
(اردو) کسی کو کسی کے بددعاے دلی
اور کوسے کے حوالہ کرنا۔

ببالا بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر وانند بمعراج رسانیدن (عبدالرزاق
فیاض ؎) رتبۂ افتادگی را خوش ببالا

برده ایم ۱۲ سایه بر بالای خود می افگند دیوار ما ۱۲ مؤلف عرض کند که بلند کردن است وبس (اردو) معراج کو پہنچانا۔ بلند کرنا

ببال دیگر پرواز می کند مثل (ببال دیگری پرواز کردن) کنایه باشد از کاری بزور و حمایت کسی کردن که می آید و بہار عجم همین مصدر را در ردیف بای فارسی (پرواز ببال دیگری کردن) نوشته و سندی که از میرزا طاهر وحید در انجا آورده برلے (پرواز به بال دیگر باشیدن) است صاحب خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده اند و صاحب محبوب الامثال تحتانی بر لفظ دیگر می افزاید مؤلف عرض کند که این مثل است ماخوذ و مشتق از مصدر بالا و برزبان معاصرین یای حطی بعد لفظ دیگر می باشد۔ فارسیان استعمال این بحق کسی کنند که کار بقوت بازوی خود نکند و کارش بامداد دیگری باشد و خصوصاً برای کسی می شود که باغوای پنهانی کسی کاری کند۔ می گویند که خطای او نیست که ببال دیگری پرواز می کند (اردو) دکن مین کہتے ہین "ہم خوب جانتے ہین انکی اُڑان اپنے پرون پر نہین ہے" یعنی در پرده کوئی اور شخص اسکو مدد دیرہا ہے اور یہ کام کرا رہا ہے نیز کہتے ہین کہ "کسی اور کے برتے پر کودتا ہے" یعنے اور کے سہارے پر یہ کام کرتا ہے۔

مصادر اصطلاحی (الف) و (ب) بقول بحر برہان

- (الف) **ببال دیگری پرواز کردن**
- (ب) **ببال دیگری پریدن**
- (ج) **ببال کسی پرواز کردن**
- (د) **ببال کسی پریدن**
- (ه) **ببال کسی جولان کردن**
- (و) **ببال کسی رقص کردن**

و حمایت و مدد کسی کاری کردن۔ خان آرزو در چراغ نسبت (الف) بذکر معنی بالا

گوید کہ جولان و رقص کردن نیز صاحب
انند ذکر (ب) بدون یای وحدت و ذکر
(ج - د - ہ - و) لزده فرماید کہ بحکایت کسی
بزرگی فروختن - صاحب جہانگیری بذکر
(ب) گوید کنایہ از کار با حکایت پیش
بردن و صاحب سروری (در ملحقات)
بذکر (ب) فرماید کہ بحکایت دیگری کاری
کردن و صاحب رشیدی بر (ب) گوید کہ
بحکایت کسی کاری پیش بردن - صاحب
برہان ہمزبان سروری **مؤلف** عرض
کند کہ طرز بیان سروری و برہان بہتر از
دیگر محققین است و این کنایہ باشد از خود
معطل بودن کسی و باختیار دیگری بودن
(ظہوری ؎) رخسار و رخ تو ما زآن
زلف کشدہ آری خوبی بہ بال آن می پرد
(اردو) (الف تا د) کسی کی مدد سے
کام کرنا - (ہ و و) کسی کے بل پر اڑان مارنا
- کودنا - کسی کے ہاتھہ پر کٹ پتلی بن کر ناچنا
یعنی خود و جود معطل رہنا اور دوسرے
کی مدد سے کام کرنا -
(۲۴۰۳) **ببالین سر نہادن** مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از دراز کشیدن و خفتن (صائب
؎) بر نمی خیزد ز شور حشر یارب بخت من
در کدامین ساعت سنگین ببالین سر
نہادہ (اردو) تکیہ پر سر رکھنا - سونا -
(۲۴۰۴) **ببالین فراز آمدن** مصدر اصطلاحی
قریب بستر آمدن و پرسش احوال و عیادت
کردن (انوری ؎) بصد لطیفہ ببالین
من فراز آمد مرا چو در کف خواب و خمار
دید اسیر (اردو) بستر کے پاس آنا
- بچھونے کے پاس آنا - خیریت پرسی کرنا -
(۲۴۰۵) **ببام بر آمدن** استعمال - بر آمدن بر بام
و جلوہ گر شدن بر بام باشد (ظہوری
؎) دوال کوس ببام ہنہیب کوب ظہوری

صدا بلند کنم چرخ را ببام برآیم ہلا (اردو)
کوٹھے پر برآمد ہونا۔

ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین
عجم بر زبان دارند و بجای لفظ رسانید
لفظ رساند استعمال کنند استعمال این
بجای (اندازہ نگہدار) می شود یعنی بلند
پروازی حدی دارد نباید کہ پا از حد
اعتدال بیرون نہیم۔ کسی کہ در بلند پروازی
حد اعتدال را نگاہ ندارد بحق او این مثل
می زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین "
ہڈی لگا کر آسمان پر نہین جا سکتے" جو
شخص اپنے حوصلہ اور حد سے بڑھکر بلند
پروازی کرنا چاہتا ہی اسکے لئے کہتے ہین"
واہ جناب آپ تو سیڑی لگا کر آسمان پر
جانا چاہتے ہو" چھت پر سے تارے پکڑنا
چاہتے ہو" نیز کہتے ہین" یہ تو جنون اور
خبط ہے کیا تاڑ پر چڑھ کر آسمان پر جاؤگے
" کیا اُچک کر آسمان پر سوار ہوگے"
اچک کر ستارے نہین توڑ سکتے"

بلبتک بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری با اول مکسور بثانی
زدہ و تای فوقانی مفتوح پارہ از خوشۂ انگور و خرما بود کہ چند دانہ مانند خوشۂ
کوچک یکجا جمع آمدہ باشد و آنرا بزبان قزوینی آزغ گویند خان آرزو در سراج
بر ذکر قول رشیدی و برہان قانع صاحب برہان ہمین لغت را بہمین معنی بہای
فارسی اول و دوم ہم آوردہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد گیریم یا مرکب از بوتہ و کاف تصغیر۔ بوتہ بقول برہان

رستنی و درخت پرشاخ و برگی که بسیار بلند نشود پس پارهٔ از خوشهٔ انگور و خرما
هم که شاخ های خورد تر دارد بوته را ماند واو موحده بدل شد چنانکه آو و آب و
های هوز بترکیب کاف تصغیر حذف شده. کسرهٔ موحدهٔ اول نتیجهٔ لب ولهجهٔ فارسیان
است و آنچه بباء فارسی آید سبدلش که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسب (
و اسپ وجا دارد که این را مرکب از تب و تنگ گیریم و تب بالکسر بقول معاصرین
زردشت در ژند و پاژند دانه را گویند حیف است که اهل لغت ازین ساکت
و تنگ بقول برهان با کاف عربی بمعنی اندک و قلیل و کم باشد پس معنی لفظی این دانهٔ های
قلیل و کنایه از پارهٔ از خوشهٔ انگور و خرما (اردو) انگور یا کھجور کے خوشہ کا ایک حصہ مگر

به قعر چیزی رفتن مصدر اصطلاحی. بقول بحر غور کردن در ته کاری صاحب انند بذکر معنی بالا فرماید که گویند "به قعر فکر رفتیم یا به قعر فلان کار رفتیم" مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست و درینجا قعر بمعنی ته و عمق است بر سبیل مجاز و این کنایه باشد (اردو) تہ کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ کسی بات کے مغز کو پہنچنا۔ حقیقت کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت کر لینا۔ تہ تک پہنچنا۔

(۳۴۰۴) **بد آوردن** مصدر اصطلاحی. آمادہ کردن بر بدی و ناخوش کردن (انوری ع) گوئی بد بسیارم کرد
بدتر آید هم من از من زین سخن تنگم تو با که در کجائی
(اردو) برائی پر آمادہ کرنا۔ ناخوش کرنا۔

ببر بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع با اول و ثانی مفتوح (۱) نام جانوریست صحرائی شبیه به گربه که دم ندارد و از پوستش پوستین سازند و آنرا وبر نیز

نامند وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما این را مبدل وبر دانیم که می آید واو بدل شد به موحده چنانکه آو وآب و وبر لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین بمعنی پشم شتر و پشم ناک شدن و صاحب غیاث بحوالهٔ صراح گوید که وبر بالفتح جانوریست شبیه گربه و صاحب انند ہم گوید که بالفتح لغت عربی است اسم جانورکی مانا گربه مگر خردتر ازان وآنرا بفارسی ونک گویند و در ترکی سمور و صاحب برہان بر ونک فرماید که بفتحتین ہمان جانور که بعربی وبر گویندش (الخ) پس متحقق شد که ببر بدین معنی مفرس است وخود خان آرزو وبر را بدین معنی لغت عرب تسلیم کرده اما به بیان ماخذ ببر خیال خود را بسوی وبر نبرده (اردو) ببر۔ ونک فارسی مین ایک صحرائی جانور کا نام ہے جو بلی سے مشابہ ہوتا ہے جسکو دم نہین ہوتی اس کے پوست سے پوستین بناتے مین ۔

(۲) ببر۔ با اوّل وثانی مفتوح بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری وجامع نانی باشد که درمیان روغن بریان کنند صاحب مؤید این را بالفتح گوید **مؤلف** عرض کند که بب به تشدید موحده دوم بقول انند لغت عرب است بمعنی روش وکودک وفربه جادارد که فارسیان به تخفیف موحده ای نسبت درآخرش زیاده کرده باشند چنانکه انگشت وانگشتر پس معنی لفظی این منسوب بکودک فربه وکنایه از نانی معروف که به نسبت دیگر نانها بسبب روغن وخمیر بالیده می باشد۔ یکی از معاصرین عجم با ما گفت که وجه تسمیهٔ این خبر نیست که فارسیان درمیان گرده ببر و از اطراف ش

بانگشت خود نقشی کنند کہ ہیئت مجموعیش آنرا مشابہ می کند بصورت شیر ببر و شکل نان
ہمچون صورت ببر می نماید ما گوئیم کہ اگر ہمچنین است مجاز معنی سوم باشد و بصورت
اول مفرس (اردو) ببر۔ فارسی مین ایک خمیر دار روٹی کا نام ہے جو گھی مین تلتے
ہین جیسے دکن کا پھلکہ اور اُس پر نقش و نگار ایسا ہوتا ہے کہ اُس روٹی کا گردہ ببر
کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ مونث۔

(۳) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اول مفتوح و ثانی زدہ
نام درندہ ایست معروف صاحب ناصری این راہم بفتح اول و دوم آوردہ گوید
کہ درندہ ایست قوی ہیکل از امثال شیر۔ و فرماید کہ رستم یکی را از انہا کشتہ و برای
خود جامۂ جنگ دوختہ و آن را (ببر بیان) گویند و در شاہنامہ بسیار مذکور و بقول
منتخب بالفتح ببر لغت عرب است بمعنی درندۂ معروف از قسم شیر و ببور جمع آن
اما صاحب سوار السبیل گوید کہ ببر بسکون دوم معرب است از (ببر فارسی بفتحتین)
کہ شیر نر باشد و محققین لغات عرب ہمزبانش معاصرین عجم برزبان دارند و صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ شیری کہ موی دارد
مؤلف عرض کند کہ بجد تحقیق ما لغت فارسی است و در ہندوستان ببر شیری است
کہ طرف ہر دو گوش و اطراف سرش موی بلند باشد (اردو) ببر۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر۔ ایک قسم کا بڑا شیر جو افریقہ کے بنون مین پایا جاتا ہے۔ بفتح ہر دو با غلط ہے

(۴) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤید با اول مفتوح بثانی زدہ

حلیۂ جامہ بود از پوست درندہ کہ رستم آنرا ہنگام جنگ پوشیدی و صاحبان جہانگیری
و برہان بقول بعض گویند کہ پوست اکوان دیو بودہ و آنرا ببر بیان نیز نامیدہ اند۔
(فردوسی ؎) چو من ببر پوشم بروز نبرد ٭ بسر چرخ و مہ اندر آرم بگرد ٭ خان آرزو
در سراج نسبت معنی سوم و چہارم گوید کہ آنچہ معلوم می شود ہر دو یکی است و جامۂ مذکور
از پوست درندہ مذکور بود و بہ تحریک و سکون دوم ہر دو درست است چنانکہ گرسنہ ۱
و گرسنہ و ترش و ترش و فرماید کہ جامۂ رستم را (ببر بیان) و ببر تنہا نیز گویند مؤلف
عرض کند کہ محقق آخر الذکر کہ معنی سوم و چہارم را یکی می داند تسامح اوست اگر جامۂ
رستم از پوست ببر باشد و بمجاز آن جامہ را ببر نام کردہ باشند اند رنصورت ہیچگاہ
نتوانیم گفت کہ ہر دو یکی است۔ قائل (اردو) ببر فارسیون نے اُس پوستین
کو کہا ہے جو رستم نے اپنے لئے پوست ببر سے بنایا تھا۔ مذکر۔
(۵) ببر۔ بقول برہان و مؤید بکسر اوّل موش را گویند و بعربی فارہ خوانند مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محققین زباندان و معاصرین عجم
ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان
باشد دیگر ہیچ (اردو) چوہا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ موسا۔ موش۔ فار۔
(۶) ببر۔ بروزن کمر بقول بہار نام دیوی کہ اکوان نیز گویندش و او را رستم در
حدود شام کشتہ از پوست او زرہ ساختہ و آن زرہ از غرق و حرق امین بود
و تیغ و تیر درو کارے نکرد مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین

ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم خیال کرد که لقب باشد نظر بر شجاعت وتنومندی
این دیو که استعارۃً آن را ببر نام نهاده باشند مجاز معنی سوم (اردو) ایک دیو کا
لقب ببر ہے جس کا نام اکوان تھا جو رستم کے ہاتھہ سے دو دشام میں مارا گیا. مذکر
(۷) بیر بروزن کمر بقول بهار بحواله متاخرین بمعنی پهلوان مؤلف عرض کند که
محققین زبان دان ومعاصرین عجم ازین ساکت. خلاف قیاس نیست که بیر را استعمال
بمعنی پهلوان گیریم (اردو) پہلوان. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. سخت
بدن کا آدمی. توانا. قوی جثه. دلاور. دلیر. بهادر.

بیراله بقول برهان بضم اول بروزن نرغاله بلغت ژند و پاژند دوائیست
که آنرا شجرۂ رستم گویند وآن زراوند طویلست بار وغن بر بدن مالند. شیشش
را بکشد صاحب محیط فرماید که اسم زراوند طویل و بر زراوند طویل فرماید که بعضے
گویند که نبات این را بافریقیه شجرۂ رستم وبعجمی اندلس شجرۂ مصدر و سمقار
و سمقران و بیونانی ارسطولوخس و قسطلیطس نامند. بیخی است که طعم آن
تلخ باندک زهومت وآن را عطاران در تربیت روغن ها استعمال می کنند و
بهترین آن سطبر زعفرانی است وآن گرم در سوم وخشک در دوم. در انبات
لحم قروح و اصلاح قروح خبیثه موافق تر. و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض
کند که بیراله. بکسر موحدۂ اول وسکون ثانی وتشدید لام وتای مدوره. بقول
محیط المحیط لغت افریقی است زراوند طویل را گویند فارسیان به تخفیف لام و

تبدیل تای مدوره به های هوز و تصرف در اعراب استعمال این کرده اند پس مفرس باشد۔ (اردو) زرراوند دراز و طویل بقول جامع الادویہ ایک درخت کی جڑ ہے جگر اور طحال کو مضر۔ رطوبت کو جذب کرتی ہے اور ورم اور ریاح کو تحلیل سدّوں کو کھولتی ہے (الخ)

ببر بیان اصطلاح۔ صاحب سروری گوید کہ (۱) جامہ بود از پوست پلنگ یا ببر کہ رستم پوشیدی و بعضی گویند کہ پوست اکوان دیو بود و بقول بعض از بہشت آوردہ بودند صاحبان جہانگیری و رشیدی فرمایند کہ معنی ببر است کہ گذشت

(فردوسی ؎) یکی درع پوشم ز ببر بیان ٭ کز آب و ز آتش نیاید زیان ٭ نہ تیر و نہ نیزہ گذار آیدش ٭ نہ از ہیچ زخمی نگار آیدش ٭ ز خفتان و جوشن فزون داشتی ٭ ہمی نام ببر بیان خواندش ٭

صاحب برہان آوردہ کہ بکسر رائے قرشت ہمان جبیئہ جامہ کہ رستم روزہای جنگ می پوشید خان آرزو در سراج بذیل ببر گوید کہ جامہ رستم را ببر و ببر بیان ہر دو گویند مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی سوم است کہ این ملبوس جنگی را بنام جانوری موسوم کردند کہ از پوست آن ساختہ شد و وجہ تسمیہ ہمانجا مذکور مرکب اضافی است و ببر کہ بہمین معنی گذشت مخفف این (اردو) ببر بیان۔ رستم کے اُس لباس کا نام ہے جو ایک شیر یا دیو یا کسی جانور کے پوست سے بنایا گیا تھا۔ مذکر۔

(۲) ببر بیان۔ بقول برہان جانوریست دشمن شیر و شیر شرزہ ہمانست و او را رستم اندر کوہ ہای شام کشت و پوست آن را جبیئہ

جامه ساخت خاصیتش آنست که در آتش نسوزد و در آب غرق نشود و هیچ حربه بر او کار نکند و گویند وقتی در زمان انوشیروان آن جانور بهم رسیده بود هزار سوار را بکشتن او فرستادند و آن جانور در میان آب چاه عمیق افتاد و همه را مجروح ساخت و کشت و خورد. صاحب مؤید گوید که نام جانوریست که ماوای وی در کوه قاف است و گذر وی در کوه البرز افتاد رستم او را در کوه شام کشت **مؤلف** عرض کند که ببر جانوریست معروف از اقسام شیر که ذکرش بر معنی سوم گذشت و شیرزه بقول برهان بحواله مؤید درنده ایست غالب تر از شیر درنده و معاصرین عجم گویند که اصلش شیر زای بود بمعنی زاینده شیر و پدر شیر و از معنی لفظی تفوق و ترجیحش بر شیر ظاهر می شود بکثرت استعمال تحتانی آخر حذف و الف به های هوز بدل شد و ب و هیچ مقامی تحتانی اول را هم حذف کرد و شیرزه بر وزن هیرزه بزبان ماند و همین لغت بمعنی خشمگین و برهنه دندان و زور مند هم آمده و اطلاق این بغیر از شیر و پلنگ بر سبع دیگر نکنند و همین را فارسیان ببیان گویند. صاحب هفت بحواله قنیه گوید که ببیان بفتح اول درنده ایست دشمن شیر پس ببر ببیان بمعنی شیرزه باشد که ورای شیر و دشمن شیر است و لفظ ببر درین مرکب بمعنی نوع باشد و این مرکبی است که ترکیب عام با خاص مقصود اظهار کند چنانکه روز یکشنبه و شهر حیدرآباد یای حال. ببر ببیان درنده ایست از اقسام شیر و قوی از شیر و دشمن شیر و مجرد ببر و مجرد ببیان هم به همین معنی است.

(اردو) دیکهو ببر کے تیسرے معنے۔

(۱۴) ببر بیان. بقول برهان دیبای منقش

رومی را نیز گفته‌اند که هر ساعت برنگی نماید
وارسته و بحر گوید که دیبای معلم است
که در اقصی روم بافند که آن بالوان مختلف
در نظرها جلوه کند (طالب آملی ﮯ) نه ز بیم
ولی ز المم اینک ؎ به تن حلّه داغ
ببربیانم ؏ (زکی ندیم ﮯ) پیرزال فلک
ببربیان پوش مرا ؏ شوهر دختر رز رستم
دستان ابراست ؏ صاحب مؤیدهم ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که از محققین
صاحب زبان کسی ذکر این معنی نکرد و از
هر دو اسناد بالا معنی اوّل پیداست اگر
سندی دیگر برای استعمال این معنی بدست
آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اوّل است
نظر بر نقوش و صفاتش (اردو) ببربیان
فارسیون نے دیبای رومی کو کہا ہے۔ نذکر
(۴) ببربیان۔ بقول وارسته و بحر نام دیو نیست
که آن را اکوان نیز گویند و او را رستم در
حدود شام کشته از پوست وی زره
ساخت (الخ) مؤلف عرض کند۔
بخیال ما نام نباشد بلکه لقبیست و مبنی نظر بر
خونخواری و شجاعت اکوان آنرا ببربیان
گفتند مجاز معنی دوم (اردو) ببربیان
فارسیون نے اُس دیو کو کہا ہے جس کا نام
اکوان تھا دیکھو اکوان۔
(۵) ببربیان۔ وارسته گوید که شعرای متاخرین
بمعنی پہلوان آرند و از کلام محسن تاثیر سند
گیرد (ﮯ) جز یک سخن از طوطی نطقم نه تراود
؏ ابلق ز دو رنگی نزند ببربیانم ؏ مؤلف
عرض کند که درین شعر ببربیان مرکب اضافی
باشد که بیان خود را با ببر تشبیه داده است
و ببر بمعنی همان شیر است که بجایش گذشت
بخیال ما لطفی ندارد که درین شعر (ببربیان)
را بمعنی پہلوان گیریم و بهتر از آن است
که بیان خود را نظر بر رونق بیان تشبیه دهیم

آ‌بہ (اردو) پہلوان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت بدن کا آدمی۔ درست اندام۔ سخت و توانا۔ قوی جثہ

(الف) بردرکشیدن | مصادر اصطلاحی
(ب) بردرگرفتن | صاحبان مؤید
(ج) برکشیدن | و آنند و بہفت (۲۳۰۶)(۲۳۰۷)

ذکر (برتنگ درکشید) کرده گویند که ای محکم درکنار گرفت۔ **مؤلف گوید** که متعلق است بمصدر (الف) که بمعنی درکنار گرفتن است و (ب و ج) مرادفش (انوری ـہ) چو این بگفت ببردرگرفتمش گفتم ؛ که جان جان و قرار دلی و نور بصر ؛ (ظهوری ـہ) دعوای اتحاد ظهوری خلاف نیست ؛ برخویش واکنم بغل او را برکشتم ؛ (وله ـہ) نزدیک شد که جوشن غیرت بر کشتم ؛ بر روی غیر تیغ دعای سحر کشتم ؛ (وله ـہ) تشریف زیب عشق ظهوری

برکشـ ؛ ہم جلوہ اندشال کس و پرنیان
س شو تمی باد که از بردو سناد آخر الذکر بمصدر اصطلاحی

(د) برکشیدن ملبوس | بمعنی لباس پوشیدن پیداست و (۲۳۰۹)(۲۳۱۰)
(ہ) برگرفتن |

(ہ) مرادف برکشیدن باشد (ظهوری ـہ) آغوش یگانگی گشودیم ؛ خود را و ترا برکشیدیم ؛ (اردو) الف و ب و ج و ہ۔ آغوش میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ کمال عنایت و محبت سے بغل میں لینا۔ نہایت شوق سے بغل گیر ہونا۔ گلے لگانا۔ (د) لباس پہننا۔

برگ گندنا بستن | بمصدر اصطلاحی

بقول بحر بمعنی سست بستن۔ **مؤلف عرض** کند که مقابل تنگ بستن باشد و این کنایه است که از معنی حقیقی پیدا می شود صاحب مؤید ذکر (برگ گندنا بسته) کرده گوید که ای سست بسته (الخ) و این ماضی مطلق

ہمین مصدر راست وبقول صاحب شمس (بہرگ گندنا ماندہ) بمعنی سست ماندہ وبجا ماندہ بخیال ماخطا ی اوست کہ بعوض بستن مصدر ماندن را استعمال کردہ است یا تصرف کاتبش مخفی مبادکہ گندنا نوعی از سبزۂ خوردنی است مثل سیر (کذافی الغیاث) ماذکرش بر اخر لیط کردہ ایم پس چیزی را بعوض رسن از برگ نازکی بستن گویا نہ بستن است کہ مقصود اصلی بستن ازان حاصل نمی شود وہمین است وجہ کنایہ (اردو) ڈھیلا باندہنا۔ برائے نام باندہنا۔ دکن مین پھلپھلا باندہنا کہتے ہین۔

بیروج بقول ضمیمۂ برہان (بحوالۂ مؤید) بروزن محلوج (۱) استرنگ کہ مردم گیاہ باشد وبحوالۂ کشف اللغات گوید کہ (۲) اشترخان باشد صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بذکر معنی اول فرماید لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ ماذکر معنی اول بر استرنگ کردہ ایم وبہر دو انجا نوشتہ ایم کہ آن را بتازی یبروج بہ تحتانی اول وحای حطی خوانند ویبروج الصنم ہم وصاحب منتخب گوید کہ بہ تحتانی اول وموحدہ دوم مردم گیاہ وبحوالۂ قاموس فرماید کہ بتقدیم موحدہ بر تحتانی ہم بہ ہمین معنی آید پس بخیال ما تسامح محققین بالا باشد کہ این را لغت فارسی قرار دادند اگر تصدیق استعمال این در فارسی بہرد وموحدہ شود توانیم عرض کرد کہ تحتانی اول بدل شد بہ موحدہ چنانکہ یالبوس و بالبوس وحای حطی را بغلطی کتابت جیم عربی کردند واین تبدیل خلاف قیاس است اندرین صورت این را مفرس گیریم نسبت معنی دوم ہیچ معلوم نشد کہ مقصودش چیست وصاحب مؤید ازین ساکت غلطی صاحب ضمیمۂ برہان

می نماید یا کاتبش (اردو) (۱) دیکھو
استرنگ (۲) نچوڑنا۔

(۳۴۶۰) **بلبس آمدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی ترک دادن و بس کردن مؤلف
۱ عرض کند که دیگری از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و سند استعمال هم پیش نشد۔
معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند
باشیم (اردو) بس کرنا۔ صاحب آصفیہ
نے اس کو ترک کیا ہے اور (بس کرو) پر
فرمایا ہے کہ (محاورہ) ختم کرو۔ جانے دو
ٹھیرو۔ چپ رہو۔ موقوف کرو۔ صبر کرو۔
قانع ہو۔

(۳۴۶۱) **به بستر افگندن** مصدر اصطلاحی۔
کنایه باشد از بیمار و رنجور کردن (ظهوری
ه) تا مسیحا را ز رشک خود به بستر افگنم ٭
چشم دارم پرسشی از نرگس بیمار او ٭
(اردو) بیمار بنانا۔

(۳۴۶۲) **به بستر فتادن** استعمال۔ دراز کشیدن
بر بستر (ظهوری ه) بالین قبول نیست
ز گلهای باغ خلد ٭ از خار کوی عشق به بستر
فتاده ایم ٭ (اردو) بچھونے پر لیٹنا۔

(الف) بلبسودن (الف) بقول بحر بکسر
(ب) بلبسوده اول و سکون ثانی و
واو معروف (۱) دست زدن و (۲) دست
مالیدن و (۳) لامسه کردن و مس نمودن
و (۴) سوراخ کردن (کامل التصریف)
و مضارع این بباید۔ و فرماید که باید دانست
که در اول مصدری که حرف بای مکسور
یا کلمه در یا بر یا فرا یا فرو درآید پس اگر
از حذف آنها صورت و معنی آن مصدر
باقی ماند وصلی باشد و الا اصلی وجوهر
کلمه بود و (ب) بقول برهان و جامع بر
وزن بیهوده بمعنی (۱) دست زده و (۲)
دست مالیده و سوده و (۳) لمس کرده

ومس نموده و (۴) سوراخ کرده صاحب
ناصری بر معنی دوم و سوم قانع مؤلف
عرض کند که بسودن بهای وصلی مصدری
بهمین معنی می آید و چنین نیست که موحدهٔ
زائد در اوّلش زیاده کرده اند و همین
مصدر ببای فارسی دوم هم می آید و بسودن
به بای فارسی اوّل هم. مخفی مباد که سا
بقول برهان بمعنی سائیدن و سودن الخ
طرز بیانش در معنی درست نیست و
مقصودش چنین نباشد که معنی لمس
است و مس که اسم مصدر سائیدن
و سودن باشد و خان آرزو هم برسا
گوید که بمعنی لمس و مس کننده و امر بدین
معنی نیز (الخ) الخیال ما او هم سکندری
خورد که معنی اسم مصدری را گذاشت
و بر اشتقاق سائیدن و سودن نظر
برگماشت بالجمله مصدر سودن که می آید

اصلست که از سا وضع شد تفصیلش بجای
خودش آید و بسودن مخفف برسودن بحذف
رای مهمله دوم فارسیان بای زائد اوّلش
زیاده کردند بسودن شد و آنچه پسودن به
بای فارسی اوّل و بپسودن به بای فارسی
دوم می آید مبدل این است که موحده
ببای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ
پس معنی سوم این بلحاظ اسم مصدر حقیقی
است و معنی اوّل و دوم و چهارم مجاز
آن مخفی مباد که مضارع این بقاعدهٔ فارسی
بسود باشد بکسر موحدهٔ اوّل و سکون دوم
و ضم سین مهمله و فتح واو. آنچه صاحب بحر
مضارع این را ببساید نوشته پی بحقیقت
نبرده انگای او بر قاعده ایست که متقدمین
بی خبر از ماخذ مدوّن کرده اند و هو هذا "
اگر ماقبل آخر ماضی واو بود در مضارع
بیشتر آنرا بعد نقل فتحه بر حرف پیشین بالف

تبدیل داده یای وقایه مفتوح درآخرش
زیاده نمایند چنانکه ربایدازربود وبسایبد
ازبسود، و ما این قاعده را درینجا بی ضرور
خیال می کنیم و اگر استعمال ببساید بمعنی منظر
آید توانیم عرض کرد که از مصدر ببسائیدن
باشد که حالا متروک الاستعمال است

متقنین فارسی از اصل حقیقت خبر نداشته
تدوین قواعد کرده اند و مشتق یک مصدر
را با مصدر دیگر متعلق کرده اند و اختلاف ما با
ایشان اعتباری است و بر استعمال هیچ اثر ندارد
امّا از اصول صحیحه بای بیرون نیارد (اردو (۱)
ہاتھ مارنا (۲) ہاتھ ملنا (۳) چھوناس کرنا (۴) سوراخ کرنا

ببلس بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی وضمّ لام وسین بی نقطه ساکن ترتیبی باشد که از نان خشک با روغن ودوشاب کنند وببای فارسی هم آمده وهم او پرپلس بهردو بای فارسی بذکر معنی بالا فرماید که بقول بعض اشکنه باشد که از روغن و (پیاز بروغن بریان کرده) وآب ونان خشک سازند صاحب ناصری ذکر این کرده وبهردو بای فارسی هم معنی آخر الذکر آورده صاحبان هفت واند متفق با برهان وناصری مؤلف عرض کند که بلس بضمتین بقول منتهی الارب نرسک ونرسک بقول برهان نام غلّه که بعربی عدس گویند پس حزین نباشد که فارسیان ازهمین لغت عرب بزیادت بای زائد در اوّلش لغتی ساختند وبرای نانی مخصوص کرده باشند که از غلّه عدس ساخته می شد وپس ازان تخصیص عدس در ترتیبش باقی نماند ونشانش در اسم بماند۔ لب ولهجهٔ مقامی در اعراب لغت هم تصرّف کرد پس این را مفرّس گوئیم

و آنچه ببای فارسی می آید مبدّل این است و بس چنانکه اسب و اسپ و تب و تپ

(اردو) بَبَس۔ فارسی مین ایک غذا کا نام ہے جو خشک روٹی اور گھی اور شیرہ سے بناتے مین۔ مذکر۔

به بنیاد آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی شروع شدن مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین صاحب زبان ساکت ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) شروع ہونا

ببوی نفس مکن جان اصطلاح۔ صاحب مؤید بحوالۀ اصطلاح گوید که یعنی جان را تابع و مطیع نفس مگردان صاحب هفت صراحت مزید فرماید که یعنی از برای لذت نفس جان خود را مده مؤلف عرض کند که صراحت معانی لفظ بو بجایش و کردن بمعنی دادن بجای خودش می آید چنانکه (داد کردن) بمعنی داد دادن و (جواب کردن) بمعنی جواب دادن و (ترجیح کردن) بمعنی ترجیح دادن حیف است که محققین بالا این فقره را اصطلاحی یا مقوله قرار داده اند و (ببوی نفس جان کردن) را بصورت مصدری قائم نکردند و حق آنست که این بمعنی حقیقی است و استعمال مصدر (کردن) بجای خودش مذکور شود (اردو) لذت نفس پر اپنی جان کو فدا نکر

ببهانۀ بچه مادر می خورد مثل۔ صاحبان خزینه و احسن ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان چون کسی را بینند که ببهانۀ نفع خود حاصل می کند این مثل بحق او زنند۔ گویند که این مثل قرار یافت از حکایتی که ”زنی

با بچۂ خود بر دوکان شیرین فروشی رفت
طفل شیرخوارش از حرکات طفلی دست بر
طبق شیرینی زد شیرینی فروش بخندید وگفت
که بچۂ تو شیرینی می خواہد۔ مادرش دست
دراز کرد و خوردن گرفت وگفت که
بہمین یک وسیلہ ذریعۂ شیرخودم اورا
شیرینی میخورانم (انتہی) ازہمین واقعہ این
مثل قرار یافت (اردو) دکن مین کہتے ہین
مین "اناکو بچہ کے طفیل مین خوب چکت
ملی" یہہ کہاوت اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے

بہ بیاض بردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بحر مسوده را صاف کردن صاحب
تحقیق الاصطلاحات بذیل (از سواد بہ
بیاض بردن) ذکر این کرده که بجایش
گذشت (حاجی قدسی ؎) سواد شعر مرا
خامہ چون برد بہ بیاض ؛ ز رشک آورد
آب سیاه چشم حسود ؛ (فیضی ؎) سواد
کلک مرا آفتاب می داند ؛ که برده ام بہ بیاض
سحر مسوده را ؛ (صائب ؎) تا برد این
غزل تازه صائب بہ بیاض ؛ ہمچو خورشید
بکف خامہ زر دارد صبح ؛ وابستہ ببیاض
و ورق وکاغذ بردن) را بوثیقۂ اسناد ذیل
بمعنی بالا گوید (طالب آملی ؎) نقل آن
را زبر ورق بردند ؛ وان ورق را نبرد
حق بردند ؛ (ولہ ؎) حرف سخای توچو
بکاغذ برد دبیر ؛ از نوک خامہ اش نقط
زر فروچکد ؛ صاحب انند نقل نگارش
؛ **مؤلف** عرض کند که ما باستناد کلام
قدسی وفیضی وصائب با صاحب بحر اتفاق
داریم و از مصدر وارستہ اگر (بہ ورق
بردن) قائم کنیم سند طالب آملی نگارش
نمی خورد که ازان (نقل بر ورق بردن)
بمعنی نقل نوشتن ونقل تحریری کردن پیداست
و (حرف بکاغذ بردن) بوثیقۂ سندش بمعنی

مطلق نوشتن است للہ العجب چہ مایہ
بی عتنائی در تحقیق فارسی زبان بکار بردہ اند
۔ وارستہ نگاہ بر تعمق نہ گمارد و نقل نگارش
عقل ندارد۔ مخفی مبادکہ (بیاض) بقول
منتخب بمعنی سپیدی است و بقول غیاث
کاغذ سادہ نانوشتہ پس معنی لفظی مصدر۔
(بیاض بردن سواد یا مسودہ یا غزل)
نقل کردنش بر کاغذ سادہ و کنایہ از
تبییض آنست کہ صاف کنند پس تحقیق
تتقاضی آنست کہ مجرد (بیاض بردن)
را بغیر مفعولش مصدر اصطلاحی ندانیم
قائل (اردو) صاف کرنا۔ بقول
آصفیہ۔ مسودہ کو ٹھیک کرکے لکھنا۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ
نے غور نہیں فرمایا۔ ہمکو (ٹھیک کرکے
لکھنا) پر اعتراض ہے۔ مسودہ کی صاف
نقل کرنا مقصود ہے اسی کو دکن میں
مبیضہ کرنا۔ کہتے ہین۔

(۲۳۱۳) **بیع کشیدن چیزی** مصدر اصطلاحی
در معرض بیع آوردن چیزی و قابل بیع
قرار دادنش (ظہوری ۵) قیمتی نالۂ
بہ بیع کشیدۂ نفس مایہ دار ما آخر۔ (اردو)
معرض بیع مین لانا۔ فروخت کے قابل قرار دینا

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال
واحسن ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
گوید کہ فارسیان چون در دو واقعہ فرقی
و اختلافی کامل بینند این مثل را زنند
مثلاً زید کتابی نوشت در علم نجوم و بکر
ہم و ہر دو مدعی فضیلت تالیف خود
بودند چون عالمان یکی را از ان ہر دو
پسندند و یکی را بر دیگری ترجیح دہند این
مثل را زنند و ہمچنین است کہ واقعۂ مشہور
بشنود و چون حقیقت حال دریافتند مخالف

شہرت یا مبالغہ یا فقند دریجا ہم استعمال
ہمین مثل می کنند مقصود ازین مثل آنست
کہ فرق بین دو چیز را بوسیلۂ این ظاہر کنند
مخفی مباد کہ این مثل مال حافظ شیراز است
چنانکہ گفتہ (سہ) صلاح کار کجا و من
خراب کجا ٭ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ٭ (اردو) زمین آسمان کا
فرق ٭ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر
فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ نہایت فرق اور
بہت بڑا تفاوت۔ اختلاف عظیم۔ دکن
مین کہتے ہین "کہان یہہ اور کہان وہ
" زمین و آسمان کا فرق ہے " (رشک
سہ) ہے زمین و آسمانکا فرق اصل و
نقل مین ٭ عارض جانان کہان روی
مہ کامل کہان ٭

بینی خط بر زمین کشیدن مصدر
اصطلاحی۔ بقول انند و غیاث بکمال عجز
و فروتنی کردن۔ صاحب بحر ہمین مصدر
مرکب را بہمین معنی (خط بہ بینی کشیدن) آورده
و بہار (خط بر خاک یا بر زمین کشیدن) بہ
ہمین معنی قائم کرده حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ
کسی کہ اظہار عجز و فروتنی کند کورنش بجا آرد
و کورنش لغت ترکی زبان۔ سلامی را گویند
کہ بر روی جبین افتاده ہمچون سجدۂ جبین
بر زمین نہند کہ بر خاک خط بینی قائم شود و
بعضی درمیان جبین و خاک کف دست
خود را نہند و بعضی رومال و ردای خود
را۔ و سلام و کورنش الی الآن در اضلاع
دکن مروج است کہ خدمتیان دیہی پیش
حاکم کنند کہ علامت بسیار فروتنی است
حیف است کہ صاحب لغات ترکی بر
تسلیم کردن قناعت کرد و ما تحقیق کامل

کورنش بجایش کنیم (اردو) ناک گھسنا۔ بقول آصفیہ۔ ناک رگڑنا۔ منت سماجت کرنا (انشا ؎) لگا دے یہاں دھیان کیا جو زر توڑ، پڑے ناک گھستے ہیں وان سو کروڑ

بہ بینی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) قریب بمرگ شدن و (۲) از زیست تنگ آمدن صاحبان غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند خیال ما این است کہ اصل این (بہ بینی رسیدن نفس) است کہ بوقت مرگ نفس اخیر در بینی باشد یعنی چون حرکت دل بند شود ہوای نازکی از بینی خارج می شود ومعنی دوم مجاز آن اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان بحذف لفظ نفس استعمال این کردہ اند (اردو) (۱) قریب المرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا (۲) دم ناک میں آنا۔ ناک میں دم آنا۔ بقول آصفیہ۔ عاجز ہونا۔ تنگ ہونا۔ زندگی سے بیزار ہونا۔ تنگی سے جان بلب ہونا۔

بای موحدہ با بای فارسی

(الف) **بپا آمدن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بپا آمدن طفل** بقول انند (الف) اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن چہ ممکن است شخصی بایستد یا خیزد اما نہ بپای خود و برین قیاس بچشم دیدن و بگوش شنیدن و بزبان گفتن و بدست گرفتن و بر (ب) فرماید کہ بمعنی پا وا شدن طفل را و آن را پا وا کردن طفل و پا باز کردن طفل نیز گویند کہ بمعنی نو برفتار آمدن طفل باشد و فرماید کہ حالا در محاورہ خصوصیت برفتار طفل نماندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند کہ سخن پیرائی معاصر فاضل برای (الف) بی محل است معاصرین

عجم (الف) را بمعنی پیادہ پا و بدون سواری آمدن استعمال کنند و بمعنی حقیقی است و (ب) بمعنی لفظی خودش مستعمل (اردو) (الف) پیدل آنا (ب) بچے کا چلنا چلنے لگنا جیسے "ماشاء اللہ اب تو یہ چلنے لگے مین انکی کیا عمر ہے"

بپا اندر آمدن مصدر اصطلاحی - بقول ہفت کنایہ از لغزیدن و افتادن - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) لغزش کرنا گرنا۔

بپا ایستادن استعمال - بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن (غنی ؎) چو شیخ شہر ترا دید در نماز افتادی دمی اگرچہ بپا ایستاد باز افتد ؎ مؤلف عرض کند کہ ازین سند معنی قیام پیداست مقابل رکوع وقعود وسجود (اردو) کھڑا ہونا۔

بپا برخاستن استعمال - بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (صائب ؎) پیش سائل چہ ضرور است بپا برخیزند ؎ از سر مال بہ تعظیم گدا برخیزند ؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی پا شدن و برخاستن از جای نشست (اردو) اٹھ کھڑے ہونا

بپا داشتن استعمال - بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بمعنی قائم داشتن است مؤلف عرض کند کہ مقصودش بحالت استادگی واداشتن است (ظہوری ؎) رسید قوت ضعف فتادہ تو بآن ؎ کز آہ خیمہ افلاک را بپا دارد (اردو) قائم رکھنا کھڑا رکھنا

حالت قیام مین رکھنا۔

بپارۀ دست مالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۀ سفرنامۀ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی مالیدن بدست مؤلف عرض کند کہ کسی را بہ انگشت ہای دست سودن است تا بخواب درآید و درین مصدر انگشتہا را پارۀ دست گفتہ اند اگرچہ از مطلق مالیدن ہم ہمین معنی پیدا می شود ولیکن درین تعمیم مالش کف دست ہم داخل می شود و محاورۀ معاصرین عجم تخصیص انگشتان دست را از لفظ پارہ پیدا کرد صاحب رہنما بند این فقرۀ روزنامہ را پیش کردہ ”بپارۀ دست مالیدنہا خوابانید“ و صراحت کند کہ عامل سمریزم برچہرۀ معمول دست خود را از دور آہستہ آہستہ می مالد و او را بیہوش می کند و ذکر ہمین است در فقرۀ بالا (الخ) ما می گوئیم و مشاہدہ کردہ ایم کہ عامل مذکور مقابل معمول می نشیند و ہر دو پنجۀ دست خود را برچہرۀ معمول چنان حرکت می دہد کہ از سر پنج انگشتان ہر دو دست از بالای جبینش آغاز کردہ تا حصۀ زیرین رخسارہ می رسد و بارہا بار این قسم حرکت می کند تا بوسیلۀ آن معمول از ہوش می رود و پس ازان از معمول بیہوش سوالہا می کند و او در عالم بیہوشی جوابش می دہد پس معاصرین عجم بپارۀ دست مالیدن ہمین حرکت را گفتہ اند (اردو) انگلیون سے سہلانا۔

بپاشدن (مصدر اصطلاحی) صاحب ہفت ذکر (بپاشد) کردہ گوید کہ یعنی ایستادہ شد مؤلف عرض کند کہ ماضی مطلق است از مصدر بپاشدن (۱) بمعنی استادن۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) بمعنی توقف کردن۔ معاصرین عجم معنی اول را بزبان

دارند واز معنی دوم ساکت حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معنی اول کنایہ باشد و معنی دوم خلاف قیاس	(اردو) (۱) کھڑا ہونا۔ بقول آصفیہ اُٹھنا۔ استادہ ہونا (۲) توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔

بپاغر بپای فارسی دوم و فتح غین معجمہ بقول شمس پیلپا را گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ پاغرہ بمعنی داء الفیل بجایش می آید و مجرد پاغر بمعنی ستون خانہ آمدہ پس غلطی کتابت صاحب شمس است کہ این را بزیادت موحدہ قائم کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وحقیقت پاغرہ و پاغر بجایش مذکور شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ این مرکب است از بای موحدہ کہ افادۂ معنی در کند و پا بمعنی حقیقی اوست و غر بقول برہان برآمدگی اعضا یعنی گلولہ در گردن یا پیشانی پس معنی لفظی این ورم در پای و این کنایہ باشد از مرض فیلپا۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) فیلپا۔ بقول آصفیہ ایک مرض کا نام جو اکثر بارد اور مرطوب ملکون مین ہوتا ہے۔ اور اُس سے پاؤن ہاتھی کے مانند موٹا ہوتا جاتا ہے۔ داء الفیل۔ پاغر۔

بپا گرفتن (مصدر اصطلاحی) بمعنی بپا افگندن یعنی افگندن بر زمین بواسطۂ پای یعنی حملہ کردن بر پای کسی کہ بسبب آن بر زمین آید (انوری ۵) شاہد جانم و دلم	غم اوست ہکین بپا گیرد آن بسر گیرد۔ (اردو) پاؤن سے گرانا۔ **بپای** بقول برہان و ہفت بکسر اول (۱) امر بہ ایستادن و (۲) توقف کردن باشد

یعنی بایست و توقف کن و (۳) امر در نظر
داشتن هم هست از پائیدن و هم او پائیدن
را بمعنی در نظر داشتن و چشم بر نداشتن
و همیشه و پیوسته و جاوید و مدام بودن
آورده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی
بالا فرماید که (۴) بمعنی دعای پایندگی نیز آمده
یعنی بمان و پاینده باش (حکیم منوچهری
۵) خازنت را گوبسنج و رائضت را
گوبران ؛ شاعرت را گوبخوان و حاجبت
را گوبپای ؛ هر نشاطی را بخواه و هر مرادی
را بجوی ؛ هر وفائی را بیاب و هر بقائی
را بپای ؛ مؤلف گوید که پائیدن مصدر
است که بقول صاحب بحر بمعنی در نظر داشتن
و چشم بر نداشتن و همیشه و پیوسته ماندن
و جاوید بودن و ایستادن و جستجو کردن
بکامی خودش می آید و صراحت ماخذ هم تحریر
کنیم (پلے) امر حاضر ش و بپاے بزیادتی
موحده در اول مزید علیهش و شامل بر همه
معانی مصدری پس (۵) جستجو کن هم داخل
معنی این شود ضرورت نداشت که ذکر
اشتقاقش کنیم که معنی خاص ندارد (اردو)
(۱) کهڑا ره (۲) توقف کر (۳) نظر مین
رکهه (۴) همیشه ره (۵) جستجو کر ۔

(۳۴۵) (الف) **بپایان آمدن** استعمال (الف)
(۳۴۶) (ب) **بپایان آوردن** بمعنی ختم شدن
و (ب) متعدی اوست یعنی ختم کردن
و باختتام آوردن (انوری ۵) دور
ادبار تو تا چند بپایان آرم ؛ دور اقبال
اگر هست بیارای و بیار ؛ (اردو)
(الف) ختم هونا (ب) ختم کرنا ۔

بپای اندر آمدن مصدر اصطلاحی
بقول ضمیمهٔ برهان و بحر و انند کنایه از
لغزیدن و افتادن مؤلف عرض کند
که صاحب مؤید بحوالهٔ قنیه ذکر (بپای اندر آمد)

بمعنی لغزیده و افتاده کند که ماضی همین مصدر است و (به پا اندر آمدن) به همین معنی گذشت تحتانی چهارم درین مصدر زائد است و بس (اردو) دیکھو بپا اندر آمدن ۔

(۲۲۱۷) (الف) **بپایان رساندن** مصدر

(۲۲۱۸) (ب) **بپایان رسیدن** اصطلاحی

(الف) بحد انتهائی رساندن و باختتام رسانیدن است و (ب) لازمش یعنی ختم شدن و بحد انتهائی رسیدن (ظهوری الف سه) ز اول که دوام ختم عداوت و محبت ÷ را بپایان می رسانم بآز انوسی (ب سه) وردم فرو ... ت بپایان نمیرسد ÷ صبرم رسید و هجر بپایان نمی رسد ÷ (وله ب سه) راهی است بی کرانه غم عشقش و مرا ÷ چون پای صبر نیست به پایان نمیرسیم ÷ (اردو) (الف) اختتام کو پہنچانا یا ختم کرنا۔ (ب) اختتام کو پہنچنا۔ بقول امیر۔ پورا ہونا ختم ہو جانا ۔

(الف) **بپای باش**

(ب) **بپای باشیدن** استعمال۔ (الف) بقول هفت و مؤید ای استاده باش مؤلف گوید که امر حاضر است از مصدر (ب) که بمعنی استاده بودن و توقف کردن است ۔ (اردو) (الف) کھڑا رہ۔ ٹھہر (ب) کھڑا رہنا۔ ٹھہرنا۔

بپای پیل می اصطلاح۔ بقول هفت و مؤید بمعنی قرابهٔ پر می **مؤلف** عرض کند که پای پیل استعاره باشد از قدح و پیالهٔ شراب خوری و تحقیقش بجای خودش می آید هرگاه این را مضاف کردند سوی می معنی لفظی آن قدح می یا قرابهٔ می باشد وای بر محققین با نام و نشان که این را در عبارتی به بای زائد یا معیت و غیر ذلک یافته باشند و داخل اصطلاح کردند موحده را ازین اصطلاح هیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد

که لفظ می را هم اندرین داخل کنیم (اردو) قرابہ شراب۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے قرابہ پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ عرق رکہنے کا بڑا شیشہ۔ بہت بڑی بوتل۔

بپای حساب آمدن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و انند ماخوذ شدن بحساب (صائب ے) قدم شمرده نهد حسن در قلمرو خط ٭ چو عاملی که بپای حساب می آید ٭ مؤلف عرض کند که کنایه باشد از گرفتار محاسبه شدن (اردو) محاسبہ مین گھٹنا۔ گرفتار ہونا۔ ماخوذ ہونا۔

بپای خود آمدن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر بکمال طوع و رغبت آمدن و آنند هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست معاصرین عجم استعمال این بدون موحدهٔ اول می کنند و گویند "ما او را نخواندیم پای خود آمده" پس معنی بکمال طوع و رغبت بر سبیل کنایه پیدا می شود و لیکن طالب سند می باشیم (اردو) اپنے پاؤن آنا۔ کہہ سکتے ہین یعنی بغیر طلب کے آنا۔ بکمال رغبت سے آنا۔

بپای خود بگور آمدن | مصدر اصطلاحی

۔ بقول بحر و انند در آمدن بہلکہ مؤلف عرض کند که کنایه باشد از دست خود خود را بہ ہلاکت افگندن (نظامی ے) چو با گورگیران ندارند زور ٭ بپای خود آیند گوران بگور ٭ (اردو) اپنے ہاتھون اپنی قبر کھودنا۔ بقول امیر۔ اپنے پاؤن ہین آپ کلہاڑی مارنا۔ اپنے ہی قول و فعل سے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا اور بقول آصفیہ اپنی موت کا آپ سامان کرنا۔

بپای خود رفتن | مصدر اصطلاحی۔

بقول وارستہ و بحر بکمال طوع و رغبت رفتن (سلیم ے) شاہدان باغ از بس

شوخ چشم افتاده اند ہ گل بپای خویش
از گلبن بدامان می رود ہ مؤلف عرض
کند کہ خود و خویش مرادف یکدیگر است
بمعنی لفظی این بدون طلب کسی رفتن
و بکمال رغبت ازین فعل پیدا می شود بر
سبیل کنایہ (اردو) اپنے پاؤن آپ
جانا کہہ سکتے ہین یعنے۔ بے بلائے جانا۔
بکمال رغبت سے جانا۔

بپای خودشان است | مقولہ۔ صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
ذکر این کردہ گوید کہ بر ذمۂ اوشان است
مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست
(اردو) انھین کے ذمّہ ہے۔

بپای خودگرفتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و وارستہ در حصۂ خود گرفتن۔
(ریاض سے) بسکہ بیباک است جانان
منکر قتلم نشد ہ چون حنا خون مرا آخر بپای
خود گرفت ہ خان آرزو در چراغ ہدایت
فرماید کہ در حصۂ خود گرفتن چیزی را است
و از زبان علیخان سنجا سندی آوردہ کہ در
عہد سلطان حسین مرزا صفوی کہ سلطنت
صفویہ بر وختم شدہ شاہ بندرلار بود
(ص) میان ما مجنون شد چو اقلیم جنون قسمت ہ
بپای خود گرفتم سر بسر خار بیابان را ہ۔
مؤلف عرض کند کہ در استعمال معاصرین
عجم بر ذمۂ خود گرفتن است چنانکہ بقول گذشتہ
ذکرش کردہ ایم و از سند اوّل الذکر ہم تصدیق
آن می شود پس علتی ندارد کہ معنی این (۱)
بر ذمۂ خود گرفتن قائم کنیم و (۲) در حصۂ
خود گرفتن (اردو) (۱) اپنے ذمّے لینا
(۲) اپنے حصّہ مین لینا۔

بپای دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی انداختن و
افگندن مؤلف عرض کند کہ حیف است

کہ سند استعمال پیش نشد خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم تصدیق کنند کہ محاورہ صوفیان
است (اردو) ڈالنا۔

بپای شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) راست ایستادن
وبقول ضمیمہ برہان (۲) ایستادہ شدن
وتوقف کردن صاحبان مؤید وشمس ذکر
ماضی مطلق ہمین مصدر کردہ گویند کہ یعنی
استادہ شد مؤلف عرض کند کہ ہر دو
معنی موافق قیاس است ولیکن تخصیص آن
در معنی اول درست نیست معاصرین عجم
استعمال (بپا شدن) بمعنی برخاستن می کنند
وموحدہ اول را مخل فصاحت دانند و
ایستادن را بمعنی توقف کردن استعمال
کنند واز (بپا شدن) معنی توقف کردن
نمی گیرند پس از برای معنی دوم طالب
سند باشیم (اردو) (۱) اٹھنا۔ کھڑا ہونا
سیدھا کھڑا ہونا (۲) ٹھہرنا۔ توقف کرنا۔

بپای غیر سپردن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ وبہار دانند بحصہٴ او دادن
(طالب آملی ؎) از دور چو بینند سران
طرف کلاہست ما بوسند و بپای تو سپارند
سری را ما مؤلف عرض کند کہ از سند
طالب آملی مصدر (سر بپای کسی سپردن)
بمعنی بر پای کسی سر نہادن پیداست کہ
اظہار عاجزی است و معنی بیان کردہٴ
محققین بالا از سند پیدا نیست و خلاف
قیاس ہم یدعی سست است و گواہش
چیست (اردو) کسی کے حصے مین دینا۔
کسی کے سپرد کرنا۔

بپای فلانی است مقولہ۔ بقول صاحب
بول چال۔ بذمہٴ فلان است مؤلف
عرض کند کہ ہمین اصطلاح بر (بپای خود
شان است) گذشت و در اینجا انحصار

نیست چنانکہ در مقولۂ گذشتہ بود بای حال خلاف
قیاس باشد (اردو) اُنکے ذمہ ہے۔

بپای کسی چیزی نہادن صدر اصطلاحی مت
صاحب انند گوید کہ ادب آنست کہ چون علاوہ
بزرگی مشرف شوند چیزی بطریق نیاز بگذرانند
پس اگر آن چیز مناسب شان آن بزرگ
است برملا و الا خفیۃ در پای او گذارند۔
تعفیفا (خواجۂ شیراز) سید موسم آن
کز طرب چو نرگس مست نہد بپای قدح
ہر کہ شش درم دارد **مؤلف** عرض کند
کہ معنی نذرانہ پیش کشیدن است پیش بزرگان
(اردو) نذرانہ پیش کرنا۔ دکن مین کہتے
ہین "تلوون سے لگانا" یعنے نذرانہ پیش
کرنا۔ پچھلے زمانہ مین بزرگون کے روبرو
جو نذرانہ پیش کیا جاتا تھا وہ اُنکے قدمون
کے پاس رکھدیا جاتا تھا اس طرز عمل سے
اُنکی تعظیم اور اپنا انکسار ظاہر ہوتا تھا۔
جسکو محاورۂ دکن مین تلوون سے لگانا
کہا جاتا تھا اب یہ طریقہ مرعی نہین رہا لیکن
اس کی یادگار ایک پرانی کہاوت ہے یعنے
"قاضی جی جیب سنبھال لئے۔ کیا کرون تلوون
سے لگی ہے" اس کہاوت کی ایک داستان
چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قصاب اور
جلاہے کے درمیان کوئی نزاع پیش ہوئی
دونون فریق قاضی صاحب کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور مقدمہ کی تحقیقات آپ کے
اجلاس پر کئی دن تک ہوتی رہی اس
عرصہ مدت مین قصاب روزانہ گاے
کی جیب قاضی صاحب کے گھر پہنچا آتا تھا
اور آپ اُسکو نوش جان فرماتے رہے
جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو بیچارے جلاہے
دوسرے فریق نے آپ کے قدم بوسی کی
اور روپیون کی ایک تھیلی اُن کے قدمون
کے پاس چھوڑ دی جس کو قاضی صاحب نے

دیکھہ لیا اور اُس نذرانہ کی سنگینی کو بھی
معلوم فرمالیا۔ جب مقدمہ کا فیصلہ سنانے
لگے تو تمہید ہی سے قصاب نے معلوم کرلیا
کہ فیصلہ اُسکے خلاف ہوگا تو اُسنے جرأت
کرکے کہا کہ قاضی جی آپ خلاف واقعات
کیا فرما رہے ہین ذرا جیب سنبھالئے تو آپ
اس کے جواب مین کہنے لگے کہ بھائی مین کیا
کرون مجبور ہون مجھکو تو تلوون سے لگی
ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ محاورۂ دکن مین
جیب سنبھالنا بمعنی زبان درازی نکرنا
مستعمل ہے اور محاورۂ اردو مین (تلوون
سے لگنا) بمعنی غصہ ہونا پیروی کرنا۔ سر ہونا
پس قصاب کا اشارہ بھی ذومعنی تھا۔
اور آپ کا جواب بھی ذومعنی تھا اسی قصہ
کے متعلق دکن مین وہ کہاوت قائم ہوئی ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا۔

بپای کسی رفتن | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و انند بمدد او رفتن (صائب
ع) می روم چون لغزش مستان بپای
بیخودی ؛ تا کجا سر برکشم زین سیر بی پرکار
خویش ؛ صاحب انند فرماید کہ باستعانت
پای دیگری رفتن (ولہ ع) رو دچگونہ
پای ضعف کار من از پیش ؛ کہ من بپای
نسیم سحر روم از خویش ؛ (ولہ ع) بپای
قافلہ رفتن زمن نمی آید ؛ چو آفتاب بتنہا
روی سر آمدہ ام ؛ مؤلف عرض کند کہ
از ہر سہ سند بالا بہ پیروی کسی رفتن و بر
نقش پای کسی رفتن پیداست نہ بمدد
کسی رفتن فتامل (اردو) کسی کی مدد
سے جانا ہماری تحقیق کے لحاظ سے کسی کی
پیروی کرنا۔

بپای کسی گریختن | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر بمدد او گریختن و بقول
انند باستعانت پای کسی گریختن (والہ ہروی

۵) معلوم شد چو سپر بپای خود گرفت
از فوج سن عشوه بآورد می رسد ؎ مؤلف
عرض کند که به نشان پای کسی دویدن
کسی گریختن نه بمدد او فتائل (اردو) کسی
کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔

(الف) بپائین تخت تو بندد کمر } مقولہ
(ب) بپائین تو تخت بندد کمر } صاحبان
هفت وانند ذکر (الف) کرده گویند که
یعنی بپای تخت تو بخدمت ایستد و اطاعت
تو نماید صاحب مؤید ذکر (ب) کرده معنی
متفق با صاحب هفت مؤلف عرض
کند که (الف) درست است و تصرف
مؤید در (ب) تسامح اوست بخیال ما
ذکر مصدر (بپائین تخت کمر بستن) معنی
اطاعت کردن و بخدمت ایستادن
و آماده خدمت شدن بهتر است ازینکه
این را مقوله قرار دهیم و مصرع کسی را
بندش گیریم و عام را خاص کنیم (اردو)
(الف و ب) تیرے تخت کے آگے اطاعت
کرتا ہے اور آمادہ خدمت ہے۔

بپائین داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین
شاہ قاچار نظر زیرین داشتن مؤلف
عرض کند که با وجودی که لفظ نظر درین مصدر
اصطلاحی داخل نیست معاصرین عجم همین معنی
را ازین مصدر پیدا کرده اند چنانکه "
او بپائین وارد " یعنی نظر زیرین دارد
و نظر پائین دارد (اردو) نگہ نیچے رکھنا
منہ پر نہ دیکھنا۔

بپر آمدن | استعمال۔ پر پیدا کردن
و لائق پرواز شدن (انوری ۵)
پرکنده شدم ز آشیان تو بیک مرغ وفا
بی پر آید ؎ (اردو) پر نکالنا۔ بقول
آصفیہ نئے پر لانا۔ اڑنے کے قابل ہونا

(۳۲۹)

بپرداز اصطلاح۔ صاحب مؤید گوید کہ
ای خالی کن و بساز (کذا فی الادات) و
اقول این امر پرداختن است پس آنہمہ
معانی درین ہم باشد صاحب ہفت بر
امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند
کہ موحدۂ اول زائد است ومجرد پرداز
امر حاضر پرداختن و حاصل بالمصدر ش
ہم محققین با نام ونشان را اضافہ حجم
تالیف مقصود است کہ مشتقات را تنہا ننویسند
وبخیال ما تحصیل حاصل (اردو)
پرداختن کا امر حاضر۔ دیکھو پرداختن
کے کل معنے۔

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی
(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعدہ
وقانون بودن۔ صاحب غیاث ہم ذکر
(۱) بہمین معنی کردہ و وارستہ و آنند (۲)
را باستناد کلام صائب آوردہ (ف)

نکونامی بزرگان را بپرکار از اثر ماند بجا
زفیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را
ہا مؤلف عرض کند کہ ای بجمہ محققین با نام
ونشان کہ ماند را متعلق بہ پرکار کردہ اند
وغور نکردند کہ تعلق ماند بہ نکونامی است
مقصود شاعر حزین نباشد کہ نکونامی بزرگان
از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکہ
ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران
است۔ حاصل اینست کہ نہ این مصدر
ازین شعر قائم مشود و نہ معنی بیان کردۂ محققین بالا
پیداست فاتل (اردو) باقاعدہ ہونا ہمارے
خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

بپرواز آمدن استعمال۔ پریدن در
ہوا و بلند شدن (انوری ف) باز
تمکین تو ہر جا کہ بہ پرواز آید ہا سر فرو
در زد بد خواہ تو چون بوتیمار ہا (اردو)
اڑنا۔ پرواز کرنا۔

(۳۳۰)

بپریشد اصطلاح - بقول برهان و هفت
وا نند بکسر اوّل و سکون ثانی و رای بی نقطه
بتحتانی رسیده و شین نقطه دار مفتوح بدال
ابجد زده یعنی پریشان کند و پراگنده سازد
صاحب ناصری بذکر این گوید که آن را بپیشیدن
و بپسودن و بپیسودن نیز گفته اند و پسودن
بحذف بای عربی بهمان معنی بپسودن یعنی
لامسه کردن و چیز نرم را گویند مؤلف
عرض کند که پریشیدن بقول بحر معنی پریشان
گردانیدن و شدن می آید که مضارعش
پریشد است و هم او ذکر پریشانیدن به
همان معنی کرده بحث هر دو و ماخذش بجا
کنیم درینجا همین قدر کافی است که بپریشد
مضارع همان پریشیدن است بزیادت
موحده در اوّلش و لازم و متعدّی هر دو
نمیدانیم که محققین نازک خیال ذکر این
چرا کرده اند و بدون اشارهٔ مصدرش
همچون اسم جامد آورده و حیف از صاحب
ناصری که حقیقت جویان را بذکر بپیساویدن
و بپسودن و بپیسودن چرا در غلطی اندازد
و نمی داند که این هر سه مصدر را با بپریشد
چه تعلق است که لفظاً و معنیً هیچ تعلق ندارد
و چرا پسود را بمعنی بپسودن می گیرد خلاصه
اینست که محقق اهل زبان از اشتقاق مصادر
فرس خبر ندارد و در فرق لفظی و معنوی
امتیاز نمی فرماید (اردو) پریشیدن
کا مضارع - پریشان کرے - پریشان ہو۔

بپس آمدن استعمال - واپس آمدن (۲۳۲۱)
و مراجعت کردن است (صائب ؎)
کاملانی که درین ره به هوس می آیند ؎
دو قدم راه نه پیموده به پس می آیند ؎
(اردو) واپس ہونا - پلٹ آنا - پیچھے ہٹنا

بپیساویدن بقول برهان با واو بر
وزن خیسانیدن بمعنی سودن و ساویدن

باشد و بقول رشیدی مرادف بپسودن
بمعنی سودن دست یا عضوی را بچیزی
(ابو العزج ے) بعون عدل توصیتا د
عقل بپساود بهسری آهو و نخچیری وسیلهٔ
دام ۱۲ خان آرزو در سراج به نقل
قول رشیدی گوید که ظاهر آنست که
بای اول جزو کلمه نیست بلکه بائیست
که در اوائل مصادر و افعال زیاده
می کنند چنانکه برفت و برفتن و بسودن
مخفف برسودن که مبدل آن فرسودن
است باشد. صاحب بحر گوید که بمعنی سودن
و ساویدن است کامل التصریف و مضارع
این بپساود و سودن بقولش بمعنی (۱) سا
کردن و (۲) سائیدن و آس کردن و
(۳) ریزه کردن و (۴) کهنه ساختن و
شدن و (۵) بدست و پای مالیدن و
(۶) صلایه نمودن عطر و گیاه و ساویدن

بقول بحر مرادف سودن صاحب نوادر فرماید که
بمعنی سودن دست یا عضوی دیگر بچیزی صاحب
موارد همزبانش و فرماید که بپسودان بمعنی لمس و اسم
حاصل بالمصدر و بپساود مضارع این مؤلف
عرض کند که ساویدن که می آید اصل است و همین مصدر
بزیادت کلمه بر (برساویدن) شد و ازین زیادت
هیچ اثر در معنی پیدا نشد و پس ازان بحذف
رای مهمله بساویدن و بزیادت موحده در
اولش ببساویدن شد و پس ازان به تبدیل
موحدهٔ دوم به بای فارسی بپساویدن
قرار یافت بهر شش معانی بالا. حالا عرض
می شود نسبت ماخذ که اسم این مصدر
سا باشد بمعنی لمس و مس که حقیقت آن
بهٔ (ببسودن) گذشت بای زائد در آخرش
زیاده کرده سای کردند و بقاعدهٔ مصادر
بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر
دن مصدری ساختند (سائیدن) شد

وپس از آن تحتانی اوّل به واو بدل شده ساویدن شد چنانکه انگیر وانگور این است حقیقت وضع بپساویدن پس معنی اوّل بلحاظ ماخذ اصل است و دیگر همه معانی مجاز آن مخفی مباد که در سائیدن و آس کردن و ریزه کردن و بدست و پای مالیدن و سلایه نمودن . لمس حقیقی موجود است ولیکن معنی چهارم خلاف قیاس است و مبنی بر قول مجرّد صاحب بحر . طالب سند استعمال می باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که در میان محقّقین واقع است بجای خودش می آید و درینجا بر قول مجرّد صاحب بحر اکتفا کرده ایم (اردو) (۱) چهونا ۔ (۲) پیسنا ۔ (۳) ریزه ریزه کرنا (۴) پرانا کرنا ۔ پرانا ہونا ۔ (۵) ہاتھہ سے ملنا ۔ پاؤن سے ملنا اور کہندلنا (۶) کوٹنا ۔ (ہاون مین) یا حل کرنا ۔

بپسودان | بقول برہان بادال ابجد بروزن دلسوزان بمعنی لمس و لامسه یعنی دست یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن صاحب جامع این را مرادف بپسودن نوشته بمعنی لمس کردن و عضوی را بچیزی مالیدن و صاحب جهانگیری همزبانش و بقول نوادر مزید علیه بپسودن و بقول موارد حاصل بالمصدر بپسودن و بپساویدن بمعنی لمس و لامسه **مؤلف** عرض کند که طرز بیان صاحب برهان در غلط انداز د که بمعنی مصدری می آرد و صاحب جامع و جهانگیری تسامح کرده که مرادف مصدر شمرده و صاحب نوادر در سکندری خورده که این را مزید علیه بپسودن آورده و صاحب موارد از حقیقت این خبر ندارد که حاصل بالمصدر می پندارد حقیقت اینست که بپسود بروزن ماضی مطلق حاصل بالمصدر بپسودن است و بپسودان مزید علیه آن بمعنی لمس و مس (اردو)

لمس - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - لمس
کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا - قوت
لامسہ - وہ قوت جس سے نرمی سختی - سردی
گرمی وغیرہ کو محسوس کرسکیں -

بپسودن | بقول برہان بروزن بربودن
بمعنی بپسودان کہ لمس ولامسہ کردن است
مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ
این مصدر است وبپسودان مزید علیہ حاصل
بالمصدرش چنانکہ بجایش گذشت صاحب
جہانگیری گوید کہ بمعنی سودن یعنی دست
یا عضوی را بچیزی مالیدن وبقول بحر (۱)
دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳)
لامسہ کردن ومس نمودن و (۴) سوراخ
کردن ومضارع این بپساید وبقول رشیدی
و خان آرزو در سراج مرادف بپساویدن کہ
گذشت - صاحب موارد این را با بپساویدن
نوشتہ فرماید کہ سودن ومالیدن دست یا
عضوی بچیزی است وبپسودان بمعنی لامسہ
حاصل بالمصدر این وبپساود مضارعش
وصاحب نوادر رمز بانش **مؤلف** عرض
کند کہ سودن کہ بجایش می آید اصل این است
و (برسودن) بزیادت کلمۂ بر مزید علیہش و
بحذف رای مہملہ بسودن مخففش وبزیادت
موحدہ ببسودن مزید علیہش وبقاعدۂ تبدیل
بپسودن مبدلش کہ موحدہ بہ بای فارسی
بدل شود چنانکہ تب وتپ واسم مصدر
سودن ہمان لغت سا باشد کہ بمعنی لمس
ومس می آید - الف آخر بدل شد بہ واو چنانکہ
تاغ و توغ وعلامت مصدر دن در آخرش
زیادہ کردہ مصدری ساختند کہ در معانیش
اختلاف است چنانکہ بالا مذکور شد وہر
چہار معنی بیان کردۂ صاحب بحر واضح تر
از بیان دیگر محققین وبہ تحقیق ما مضارع این
بپسود بکسر موحدہ وسکون بای فارسی وضم

سین مهمله و فتح واو. صاحب بحر مضارع
این بپساید نوشته که مضارع بپسائیدن
است و بپسائیدن مصدری نیامده و مناسب
موارد مضارع این را بپساود گفت که
مضارع بپساویدن است و اسے بر
محققینی که بر قواعد فارسی اعتنا می‌کنند
قول صاحب بحر و موارد را نسبت
مضارع این بدون سند تسلیم نمی‌کنیم
و اگر استعمال بپساود بنظر آید توانیم عرض
کرد که از مصدر بپساویدن است و اگر
استعمال بپساید پیش شود لعرشقه آن مصدر
(بپسائیدن) بهمزه و تحتانی پنجم و ششم قائم
کنیم و نمی‌شود که آنرا مضارع بپسودن
خلاف قیاس قرار دهیم حاصل انیست
که معنی سوم اصل است و دیگر همه معانی
مجاز آن (حکیم سوزنی ۵) بخاک وادی
آن چهره که آبله کرده ٭ با آستین حریر ارچه
نرم بپسودم ٭ (ابوالفرح ۵) کوه بپسود
زخم تیرش گفت ٭ صاعقه است این نه
تیر ٭ اغوشاه ٭ (امیر معزی ۵) سینه نرمش
چو بپسودم بزیر پرنیان ٭ گفتم این سینه
بنرمی پرنیان دیگر است ٭ (کمال اسمعیل ۵)
لعل ترا شبی بپسودم من و هنوز ٭ همی لبیم
از حلاوت آن گربه وار دست ٭ (اردو)
دیکھو بپسودن ـ

بپشت خوابیدن | مصدر اصطلاحی
بقول وارسته بآرام خواب کردن (اشرف
۵) کنون که همچو تو مردی برای خود دیده
٭ عروس دهر ز شادی بپشت خوابیده
٭ مؤلف عرض کند که از معنی عقلی و استعمال
اشرف ثابت است که معنی این رو بستان
خوابیدن و ستان افتادن است و معنی
بیان کرده وارسته اصلاً در محاورهٔ فارسی
زبان نیست و خواب پشت. خواب آرام

ہم نہ باشد (اردو) چت سونا۔ چت پڑنا۔

به پشت سر فتادن خار مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از تکلیف دادن و در پی ایذا
شدن کہ خار زیر سر می خلد و مانع راحت
و آرام است (صائب ؎) می کشد آخر
بہ خجلت کامجوئیہای دہر؛ خار رخار آرزو
خواہد بہ پشت سر فتادہ؛ (اردو) کانٹوں
پر لوٹنا بقول آصفیہ مضطرب رہنا۔ تڑپنا
تلملانا۔ بے قرار رہنا (امانت ؎) عمر
بھر کانٹوں پہ لوٹا گلرخوں کی یاد میں؛ جامۂ
ہستی مجھے صحرا کا دامن ہو گیا؛

به پشت کمان گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و خان آرزو (در چراغ) تیر باران
کردن برکسی (تاثیر ؎) تاثیر با اشارۂ ابرو
ز ہر طرف؛ سنگین دلان بہ پشت کمانم
گرفتہ اند؛ صاحب آنند گوید کہ کنایہ از تیر
برون انداختن (صائب ؎) زلفش
بہر دو دست عنانم گرفتہ است؛ ابروی
او بہ پشت کمانم گرفتہ است؛ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی اوّل الذکر بہتر است از
آخر الذکر (اردو) تیر برسانا۔

به پشت ہم رفتن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر و غیاث (۱) ہمدیگر
ہم کار کردن و (۲) مجازاً مفاعلہ
را گویند (شفائی ؎) رفتند بہ پشت
ہم و زادند سہ و چار؛ زان نکتہ
از نسل شما گشت فراوان؛ **مؤلف**
عرض کند کہ مقصود از معنی دوم آنست
کہ فعلی را مقابل یکدیگر کردن چنانکہ در
بلاد عجم و بعض بلاد عرب۔ زید با بکر
لواطت کند و بکر با زید و ہمین است
مفاعلہ و بخیال ما معنی دوم معنی حقیقی
این مصدر است و معنی اوّل مجازش
حیف است کہ دیگر محققین فارسی زبان

ازین مصدر ساکت و معاین عجم متعدی تخیال ماکنند (اردو) (۱) ایکدوسرے کی	مدد سے کام کرنا (۲) باہم مواطلت کرنا یعنی اُنکے ساتھ او ر وہ اِنکے ساتھ ۔

ببغا بقول برہان وجامع بافتین قطعہ دار بروزن طمغا طوطی را گویند وآن پرندہ ایست مشہور ومعروف صاحب غیاث بر طوطی گوید کہ معرب توتی از رشیدی و آن طائریست سبز کہ بعرف آنرا الطوطا نامند. وصاحب رشیدی بر (توتی بھردو فوقانی) گوید کہ مرغ معروف کہ طوطی می گویند (انتہی) مخفی مبادکہ ببغا در عربی بقول منتہی الارب طوطی سبز پر لغت عرب است وبقول صاحب محیط المحیط طوطی سبز رنگ با منقار سرخ کہ زبانش مثل انسان باشد ونقل کلام انسان کند وما تحقیق کامل این بجایش کنیم. صاحب ناصری فرماید کہ ببغا لغت عربی است ودر لغت فرس بپغا را ببغا خواندہ اند وبای فارسی را یای تحتانی دانستہ اند وآن را بمعنی طوطی یا مرغ دیگر شمردہ اند (حکیم قطران تبریزی ؎) ہوا چون پشت شاہین و زمین چون سینۂ ببغا ٭ زصلصل ساختہ غلغل زبلبل ساختہ عنقا ٭ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ این بچند وجہ غلط است یکی آنکہ بابہردو بای تازی است دوم آنکہ بای دوم مشدد است نہ مخفف سوم آنکہ لفظ عربی است نہ فارسی وجمیع این مراتب از حیوۃ الحیوان دمیری بوضوح می پیوندد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ مقصود صاحب ناصری ہمین قدر است کہ بہ تحتانی دوم ہم بہمین معنی می آید واعتراض خان آرزو غلط است وقول برہان صحیح باشد ازینکہ محققین اہل زبان ببغا بہ بای دوم فارسی وبیغا بہ تحتانی دوم

را بمعنی طوطی تسلیم میکنند و استعمال حکیم قطران هم سند اوست و معاصرین عجم هم ازین استعمال خبردارند. پس تحقیق نیست که این هر دو را مبدل بجای عربی گیریم که موحدهٔ اوّل و دوم لغت معربست. تحقیق معنی و بای عربی بدل شود به بای فارسی و تحتانی چنانکه تب و تپ و بالبوس و پالپوس پس توانیم گفت که هر دو مفرس است. خان آرزو غور و تحقیق را اختیار نکرده (اردو) مٹھو ـ هندی ـ اسم مذکر. بقول آصفیه لغوی معنی مٹھه بولا شیرین گفتار ـ اصطلاحی توتا ـ طوطی هندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب هر دلعزیز ہے

پپفی در بند مقوله ـ بقول صاحب ضمیمهٔ برهان کنایه از آنست که باندک چیزی موقوف است صاحب بحر این را (پپفی در بند است) بضم بای فارسی آورده ـ صاحب انند باتفاق بحر گوید که از زبان داغان (پپف کاسه گری وابسته است) نیز شنیده شده و هم بدین معنی (بموی بند است) و (بهیچ در بند است) و (بحرفی و نیمی بند است) مؤلف عرض کند که پُف بقول انند لغت فارسی است بمعنی باد که از دهان بر چیزی زنند معنی لفظی این همین است که منحصر باشارهٔ پُف تست و کنایه ازین که باندک توجّه تو کار من می بر آید فارسیان گویند "بامداد ما دریغ مکن که کارم به پفی در بند است" (اردو) ادنی توجه پر موقوف ہے

(الف) **بپکندن** بقول نوادر (الف)
(ب) **بپکن** لغتی است در آپکندن

بالف و هم برین قیاس (ب)، (بپکن) بصیغهٔ امر ـ خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان نسبت (ب) فرماید که (۱) بوزن و معنی بفکن که امر است از فکندن و (۲) کنایه از طعام سر باز زدن و کسی را گویند

که از غایت سیری نگاه بطعام نکند و فرماید
که تحقیق آنست که بمعنی سر باز زدن از
طعام تبکن است بتای قرشت چنانکه
در جهانگیری آمده نه بای فارسی و نیز کسر
اول است مخفف بتیکین که مبدلش بگلین
است پس بای آن جزو کلمه نباشد (انتهی)
صاحب برهان (ب) را آورده چنانکه
خان آرزو نقلش کرده و صاحب ناصری
همزبان برهان مؤلف عرض کند که (افکن)
اصل است به کاف عربی و مزید علیه آن
افکندن با الف وصلی - و حقیقت ماخذ
و معانی این بر افکندن مذکور شد و (الف)
مبدل بفکندن باشد که موحده در اولش
زائد است و فا بدل شد به بای فارسی
چنانکه فیل و پیل و سفید و سپید و (ب)
امر حاضرش - محققین با نام و نشان تحقیق
را از دست داده اند که حقیقت مصدر را
گذاشته ذکر امرش کردند - صاحب نوادر
خوب کرد که (الف) را در مصادر قائم
کرد و لیکن او هم از اصلش بیخبر بود و بدون
تحقیق بسوی آگندن رفت و بخیال ما الف
و ب هر دو بکاف عربی است که ماخذ
افکندن فک لغت عربیست و ما اشاره
این بر افکندن کرده ایم - بنسبت معنی دوم
(ب) عرض می شود که خان آرزو درست
گوید که بدین معنی به تای فوقانی عوض بای
فارسی بجایش می آید پس اگر (ب) را بمعنی
دوم مبدل تبکن گیریم که به فوقانی دوم
می آید - نمی شود که موحده به فوقانی یا بالعکس
آن بدل نمی شود پس جز این نباشد که تسامح
برهان خیال کنیم و صاحب ناصری در
اکثر لغات نقل برهان برداشته و تحقیق
خود را بر عالم بالا گذاشته (اردو) (الف)
دیکھو افگندن (ب) (۱) افکندن کا امر

یعنی ڈال۔ گرا (۲) کھانے کی طرف نگاہ نہ کرنا

پوست افتادن مصدر اصطلاحی

بقول بحر عیب جوئی و غیبت و بدگوئی کردن صاحب غیاث بر عیب جوئی کردن قانع و صاحب انند ہم ذکر این کردہ صاحب برہان (پوست کسی افتادن) را بہمین معنی آوردہ و خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ از عیب کردن است مؤلف عرض کند کہ پوست بقول برہان بمعنی غیبت ہم آمدہ کہ بدگوئی و مذمت باشد۔ خلاف قیاس نیست مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) غیبت کرنا بقول آصفیہ۔ بدی کرنا پیٹھ پیچھے برا کہنا۔ بدگوئی کرنا۔

پوست گفتن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و غیاث و انند سخن در پردہ گفتن یعنی برمز و ایما گفتن مؤلف عرض کند کہ پوست در اینجا استعارۃً بمعنی پردہ مستعمل و بپردہ گفتن کنایہ باشد برمز و ایما گفتن (اردو) اشارۃً کنایۃً کہنا کسی بات کو صاف نہ کہنا۔ در پردہ کہنا۔ صاحب آصفیہ نے (در پردہ) پر فرمایا ہے کہ خفیہ۔ پوشیدہ۔ اشارۃً کنایۃً

پوستین مردم افتادہ بقولہ صاحب خزینۃ الامثال فارسی ذکر این کردہ انہ معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون بینند کہ کسی غیبت مردم می کند حقیقت او استعمال این مقولہ کنند۔ و این مشتق و فرع علیہ است از مصدر (پوست افتادن) کہ گذشت (اردو) لوگون کی غیبت کرتا ہے۔ دکن مین کہتے ہین پیٹھ پیچھے کہنے کا عادی ہے

بہ پہلو رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند نوعی از رفتار کودکان کہ در ابتدای حال می باشد (ملا آثار بخاری سے

(۲۲۴)

عاشقان را در طلب مشق ریاضی کردن
است چو طفل نوآموز اول ره به پهلو بیرو
مؤلف عرض کند که به پهلو خفتن و به
پهلو آمدن و به پهلو رفتن هر سه مرادف یکدیگر
است و خصوصیت با طفال ندارد و چون
طفل در سند این مصدر مخصوص باو
نمی کند (اردو) کروٹ لینا۔ بقول آصفیه
اس پہلو سے اس پہلو پر ہونا۔

به پیغام راست نیامد مثل ـ صاحب
خزینه ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که فارسیان چون کسی را به بینند
که پیغام قبول نمی کند و مصالحت نمی نماید
این مثل را بحق او زنند و معاصرین
عجم هم بر زبان دارند (اردو) نامه
و پیام سے مانتا نہیں ہے۔

به پیمانه زدن مصدر اصطلاحی ـ لقالب
تخمین است مخفی مباد که پیمانه بمعنی قالب آمده
و تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیرازی) دوش
دیدم که ملائک در میخانه زدند گل آدم بسرشتند و
به پیمانه زدند معاصرین در معنی این شعر پیمانه را بمعنی
جام شراب بگیرند و بعضی بمعنی شراب اند تعبیرت
معنی شعر اینچنان لطیف نشود که معنی قالب ـ
(اردو) سانچے مین ڈھالنا۔ بقول آصفیه
قالب مین ڈالکر بنانا۔

بای موحده با تای فوقانی

بت (۱) بقول سروری و جامع و ناصری بفتح با۔ آهار جولاهگان باشد و فرماید که
بیای فارسی هم آمده و غالبا که بیای فارسی اصح باشد و بقول برهان بفتح اول و سکون
ثانی آشی که جولاهگان بر روی کار مالند و فرماید که در عربی نیز همین معنی دارد۔
مؤلف عرض کند که ما این لغت را بدین معنی در لغات عرب نیافتیم و نتوانیم عرض کرد

کسفارسیان این را از لغت بہات کہ درسنسکرت بمعنی خشکہ آمدہ بہ تخفیف ہا والف وضع کردہ مخصوص کردند برای آشی کہ جولاہگان استعمالش کنند خان آرزو در سراج ہم بذیل لغت (بتہ) اشارہ این یعنی بت کردہ است (استاد عمارہ ؎) ریشی چگونہ ریشی چون مالہ بت آلود ؛ گوئی کہ دوش تا روز آن ریش گوہ پالود ؛ (اردو) وہ آہار اور کلف جو جلاہے کپڑا بنتے وقت استعمال کرتے ہین ۔ مذکر ۔

(۲) بت ۔ بقول برہان و ناصری بالفتح بمعنی لیف جولاہگان صاحب جامع فرماید کہ بتارہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب انند بحوالۂ قوسی بر لیف گوید کہ دستہ گیاہی باشد کہ جولاہ پیچکار خود را بدان تر کند و آب زند (اردو) جولاہون کا وہ بُرش (مذکر) یا (کونچی) مؤنث جس کو وہ گھانس سے بناتے ہین اور پانی مین بھگو کر اپنی سوت پر چھڑکتے جاتے ہین ۔

(۳) بت ۔ بقول برہان و جامع بالفتح مرغابی را نیز گویند و معرب آن بط است صاحب ناصری فرماید کہ زہمین است خربت کہ بط بزرگ را گویند ۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم است ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہم اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مرغابی ۔ دیکھو اردک ۔

(۴) بت ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل معبود و مسجود کافران باشد کہ بعربی صنم خوانند (سعدی ؎) بتی دیدم از عاج در سومنات ؛ مرصّع چو در جاہلیت منات ؛ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی صراحت کند کہ آنچہ پرستندش

صورت نگاشته و ساخته از چوب و گل وغیر آن بہار بمطلق صنم قانع ۔ صاحب فرہنگ فدائی که از معاصرین عجم است فرماید که هرچه از سنگ و چوب تراشیده آنرا پرستش کنند ترجمہ صنم ۔ صاحب سخندان گوید که همین را در سنسکرت بد ۔ بدال ہمہ گویند خان آرزو در سراج گوید که مطلق معبود و مسجود کافران بت نباشد چه آفتاب و گنگ و آتش راہم بعضی از ہنود پرستند و بت نگویند مؤلف عرض کند که صاحب ساطع ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را بہمین معنی لغت ترکی گوید ۔ اگر بد را بقول صاحب سخندان لغت سنسکرت گیریم این مبدل آنست که دال مہملہ را بفوقانی بدل کرده اند چنانکه تنبوره و دنبوره و اگر بقول صاحب کنز لغت ترکی دانیم جز این نیست که فارسیان استعمال این کرده اند و معنی حقیقی این صنم و صورتی که از مس و طلا و نقره و سنگ و چوب و گل وغیر ذلک درست کنند و بمجاز ہمین صورت که پرستش آن می شود و این تعلق دارد با معنی ششم مخفی مباد که بقول بعض بت مخفف (باو تا) ست که بہمین معنی لغت زند و پاژند است چنانکه اشارهٔ این بہ (باوتاشکن) کرده ایم (اردو) بت بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر مورتی ۔ مورت ۔ پتلا ۔ لعبت ۔ پرتما ۔ صنم ۔ وہ صورت جو پتہر اور پیتل وغیرہ کی بنا کر پوجیں ۔

(۵) بت ۔ بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید بالضم کنایہ از معشوق (ظہوری ؎) باغ گو جیب می دراز اشکم ؛ سینہ چاک بت گل اندامم ؛ مؤلف عرض

کند که استعاره باشد نه کنایه (اردو) بت بقول آصفیه اسم مذکر معشوق (۱) از آصفیه ســ) بت بنا یا یہ بتوں نے کہ قیامت میں بھی ؏ داد مانگی نہ خدا سے یوں ہی خاموش کھڑے (۶) بت بقول ضمیمۂ برہان وخان آرزو در سراج باصطلاح سالکان عبارت از مظہر ہستی مطلق است که آن حق تعالی باشد پس بت من حیث الحقیقت حق باشد نه باطل **مؤلف** عرض کند که بت پرستان همین مظهر هستی مطلق را می پرستند و این مجاز معنی چهارم است (اردو) ہستی مطلق کا مظہر۔ مذکر۔

بتا بقول سروری وجهانگیری وجامع به تای قرشت بعد از بای موزن بیا (۱) بمعنی بگذار (ابوشکور ســ) بتا روزگاری برآید برین ؏ کنم پیش هر کس هزار آفرین ؏ (سعدی ســ) بگفتا نه آخر دهان ترکنم ؏ بتا جان شیرینش در سرکنم ؏ صاحب برهان صراحت کند که بکسر اوّل است. صاحب رشیدی گوید که بتائیدن بمعنی گذاشتن مصدری می آید و این امر حاضرش صاحب ناصری گوید که اصل این (بهل تا) بوده یعنی بگذار چیزی را تا چنین وچنان شود. بلی در فارس بسیار استعمال کنند چنانکه سعدی گفته (ســ) بتا هلاک شود دوست در محبت دوست ؏ که زندگانی او در هلاک بودن اوست ؏ و فرماید که آنرا (بل تا) نیز گفته اند **مؤلف** عرض کند که سخن آفرینی صاحب ناصری است که این را مخفّف (بهل تا) قرار می دهد واز اشتقاق مصدر (بتائیدن) خبر ندارد به تحقیق ما (الف) اسم مصدر بتائیدن است که می آید ماخوذ از بتّ که بقول منتخب بالفتح وتشدید تای فوقانی بمعنی بریدن است فارسیان به تخفیف

و بزیادت الف در آخرش بمعنی قطع گرفتند و (ب) ام حاضر از مصدر بتائیدن که می آید پس بفتح اول است که موحده اش اصلی است و مصدر این هم بفتح اول می آید آنانکه این را بکسر اول آورده اند پی بحقیقت نبرده (ار دو) (الف) قطع- بقول آصفیہ عربی اسم مذکر- تراش- برید- بیونت (ب) چھوڑ- چھوڑنا کا امر-

(۲) بتا- بقول سروری بحوالہ فرہنگ و بقول جہانگیری و جامع بفتح با- نوعی از طعام را گویند صاحب برہان گوید که عربان بهطّ و بتات گویند و باین معنی با تشدید ثانی هم آمده صاحب منتهی الارب بهطّ را به تحریک ثانی و تشدید طای حطی فرماید که معرب بهتا نوعی از طعام که برنج را با شیر و روغن پزند صاحب رشیدی فرماید که بتا و بته بفتح با خشکه پلاو- مؤلف گوید که اصل این بته با های هوز آخر است که بدل شد بالف چنانکه خاره و خارا خان آرزو در سراج بر بته گوید که بقول رشیدی خشکه و بقول برہان نوعی از طعام که بهطه گویند و بدین معنی به تشدید ثانی هم آمده ولیکن تحقیق آنست که این لفظ مشترک است در فارسی و هندی- غایتش در هندی بتا را به تغیر لهجه مخلوط بهتا خوانند و آن تلفظ مخصوص هندیان است و بته اعم است از خشکه چراکه خشکه همان برنج را گویند که بعد از پختن آب آن را دور کنند و بته مطلق است خواه آب آن را دور کنند خواه نکنند و این غذای مردم بنگاله و کشمیر است بنابر کثرت شالی درین ملک و مؤیّد انیست که در برہان بت بفتح و سکون فوقانی بمعنی آهار جولاهگان و آشی که بر روی کار مالند آورده و اغلب که بهطه معرّب بهته هندی است (الخ)

مؤلف عرض کند که بقول ساطع بهات در سنسکرت بمعنی خشکه آمده که برنج پخته باشد و بهتّا بقول آصفیه لغت هندی است مرادفش و آنچه خان آرزو در خشکه و بتّه فرق پیدا کرده است کمی معلومات اوست اہل دکن نیک دانند که خشکه عام است برای برنج پخته اعم ازینکه آبش را بر آتش خشک کنند یا بصورت کشت آب آن را دور کنند و بهات بزبان سنسکرت ترجمهٔ خشکه یعنی برنج پخته باشد و بس فارسیان بحذف الف سوم بهت کردند و این لفظ را بعضی بمعنی شیر برنج استعمال می کنند و بقول بعض فیرنی باشد و بعضی برانند که نوعی از طعام است و بعضی حلوای برنج را گفته اند و معرّب آن بهط است با تشدید طای حطّی (کذا فی البرهان) و بقلب بعض همین بهت را بتّه کردند و بمعنی خشکه پلاؤ مستعمل شد و به تبدیل ها به الف بتّا مبدّل اوست که زیر بحث است و مقصود از خشکه پلاؤ - پلاؤ با روغن و گوشت باشد یعنی غیر از چلاؤ یعنی پلاؤ - برنج با گوشت و روغن باشد و چلاؤ برنج با روغن و بتّه و بتّا - مرادف پلاؤ پس در تعریف این خشکه را داخل کردن خطا ست که در لفظ پلاؤ خشکه داخل است (اردو) پلاؤ - بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور چاول ملا کر پکاتے ہین -

(۳۳۳۴) **تاب رفتن** | مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ و تاب خوردن و خشمگین شدن که تاب بمعنی پیچ و تاب و قهر و غضب بجالیش می آید - ظهوری ؎ شگاف جیب مراد و ختند اگر بستم ؏ چرا بتاب روم رشتهٔ رفو خام است ؏ (اردو) پیچ و تاب کھانا - بقول آصفیه دل ہی دل مین غم و غصه سے گھُٹنا -

(۳۳۳۵) **تاب شدن** | مصدر اصطلاحی - بمعنی

پیچ وتاب خوردن وسوختن که تاب بمعنی پیچ و
تاب وحرارت می آید (انوری ص۹) اے
رخت رشک آفتاب شده ٭ آفتاب از رخت
بتاب شده ٭ (اردو) پیچ وتاب کھانا جلنا

بتابیدن بقول مؤید (بحواله قنیه) بمعنی
گذاشتن ودیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرده وجز این نیست که تسامح اوست که
بجای تحتانی چهارم موحده را نقل کرده جا
دارد که دست تصرف نقال بنویسش دراز
شده باشد حال حقیقت این مر (بتائیدن)
بیان کنیم که بتحتانی چهارم وپنجم می آید
(اردو) دیکھو بتائیدن ـ

بتات صاحب شمس گوید که لغت فارسی است بمعنی (۱) بریده (۲) توشه و (۳)
رخت خانه و (۴) طیلسان وخز وسوف وفرماید که باینمعنی بت نیز آمده مؤلف
عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت وبحث بت بجایش گذشت
ومعاصرین عجم هم برزبان ندارند مجرد بیان شمس بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید مخفی مباد که بت بدون الف در عربی زبان بمعنی طیلسان آمده کذا فی محیط المحیط وبتات
بقول منتهی الارب بزبان عرب بمعنی توشه ورخت عروس ومتاع ومرده ومتاع خانه
(انتهی) پس جز این نیست که محقق بی تحقیق لغت عربی را فارسی گفت ودر معنی هم تصرف
کرده مرده را بریده نوشت ـ خدایش بیامرزد (اردو) (۱) کاٹا ہوا (۲) توشہ ـ
بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ زاد راہ ـ وہ کھانا جو مسافر اپنے ساتھ لیجائے (۳)
گھر کا سامان ـ مذکر (۴) طیلسان بقول غیاث تالسان کا معرب ـ وہ چادر جو عرب
مین خطیب اور قاضی اپنے کندھے پر اوڑھتے ہین ـ مؤنث ـ جبہ ـ ایک ریشمی کپڑے کا

نام ہے اور بقول بعض وہ کپڑا جو پشم اور ابریشم سے بنا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے صوف پر فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا دبیز جامہ پشمینہ۔

باتہ بقول بول چال لغت فارسی است بمعنی آلو و سیب زمینی صاحب لغت جدید عرب در تالیف خود (الدلیل علی المولد والدخیل) فرماید کہ در محاورۂ معاصرین عرب ہمین لفظ بہمین معنی مستعمل و صراحت کند کہ از لغت انگلیسی وضع شد مؤلف عرض کند کہ مقصودش چنین نباشد کہ از پٹیٹو کہ بباے فارسی اول و تای ہندی دوم و تحتانی سوم و تای ہندی چہارم و واو لغت انگلیسی است بای فارسی را العربی چنانکہ تپ و تب و تحتانی را با الف بدل کردند چنانکہ پریغان و ارمغان و ہردو تای ہندی را بہ فوقانی و واو را بہاے ہوز چنانکہ آوسو و آوسہ و بازو و بازہ۔ صاحب محیط بر آلوی فرنگ گوید کہ رنگش اغبر و در مقدار برابر آملہ تا سیب و در ہند بذریعۂ اہل فرنگ رسیدہ کشتکار آن می شود و اکثر آنرا با گوشت یا تنہا پختہ بطریق نان خورش می خورند و مثل اروی لعابیت ندارد و خستہ باشد۔ دیر ہضم و مقوی باہ و ظاہر ادر مزاجش گرمی و خشکی محسوس می شود و سوداویت ہم دارد چراکہ از کثرت خوردنش خارش پیدا می شود و قابض طبع است (انتہی) حاصل اینست کہ بر زبان معاصرین عجم بضم اول و فتح فوقانی دوم است (اردو) آلو۔ بقول آصفیہ مذکر۔ زبان سنسکرت مین آلہ جس کا مادہ اول بمعنی جڑ ہے پس آلہ کی معنی جڑ والی ترکاری۔ ایک قسم کی گول گول ترکاری جس کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے کبھی

صرف ترکاری او کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر او ر طرح سے بھی کہاتے ہین۔

بتاراج آمدن استعمال۔ صاحب انند برمعروف قانع مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاراج شدن است و تاراج بمعنی غارت و انہدام جدا کردن کہ بجای خود ش می آید۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) تاراج ہونا۔ غارت ہونا۔ لٹ جانا۔

بتاراج دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند برمعروف قانع مؤلف عرض کند کہ تاراج کردن و صرف کردن و بہ یغما بردن (سعدی شیرازی سے) ہیک ہفتہ نقدش بتاراج داد؛ بدرویش و مسکین و محتاج داد؛ (ظہوری سے) یغماچہ گنجہا کہ نہ برکید گر نہد؛ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند؛ (اردو) لٹوانا۔ صرف کرنا۔ تاراج کرنا۔ بقول آصفیہ۔ غارت کرنا۔ برباد کرنا۔

(۲۳۲)

بتار برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بآسانی برداشتن و بدون دقت برداشتن و کشیدن و حاصل کردن مرادف (بمو کشیدن چیزی) کہ می آید (ظہوری سے) مشک صد تاتار ریزیم از نفس؛ زلف آہم را بتاری برگرفت؛ (اردو) دکن مین کہتے ہین؛ کچے تاگے سے کھینچ لانا؛ کچے تاگے پر اٹھانا؛ آسانی سے حاصل کرنا۔ اچھے تاگے سے باندھ لانا بھی کہہ سکتے ہین۔ مصحفی نے اس مصدر کے لازم کا استعمال کیا ہے دیکھو (آمدہ را بمو کشیدن)

بتارہ بقول برہان بروزن شرارہ لیف جولاہگان و شومالان و آن جاروب مانند لیست کہ بدان آتش و آہار بر تار مالند۔ صاحبان مؤید و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موحدہ اول زائد و تار بمعنی حقیقیش کہ مقابل

بود باشد وہای ہوز در آخرش برای نسبت یعنی چیزی کہ منسوب است بہ تار وکنایہ از آلہ کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) جولاہون کی وہ کونچی جس سے آش اور آہار تانے پر لگاتے ہین۔ مؤنث۔

(الف) بتازگی (الف) بقول ننند
(ب) بتازہ بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی در حال وازسر نو (ب) بقولش مرادف (الف) (والہ ہروی ؎) بفروختم بغم دل از غم خریدہ را ۞ رفتم بتازہ این رہ صد رہ بریدہ را ۞ (سلیم ؎) خطش بتازہ باعث ناز و نیاز شد ۞ کوتاہ کرد زلف و شکایت دراز شد ۞ صاحب بحر و وارستہ ہم (ب) را مرادف (الف) قرار دادہ اند مؤلف عرض کند کہ تازہ بمعنی نو نقیض کہنہ و بمعنی حادث وضد پژمردہ بجای خودش می آید وچون خواستند کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را حذف کردہ کاف فارسی بجایش آوردند وتازگی بمعنی نوی ضد کہنگی است پس بای مفید معنی معیت در اولش آوردہ بمعنی از سر نو استعمال کردند وبہمین معنی (ب) را در محاورہ مرادف (الف) استعمال کردند ومعنی در حال بیان کردۂ صاحب ننند درست نیست دیگر ہیچ (اردو) (الف وب) از سر نو نئے سر سے۔

(الف) بتازیانہ گرم داشتن مصادر
(ب) بتازیانہ گرم کردن اصطلاحی
صاحب بحر نسبت ہر دو گوید کہ بہ تندی و خشونت بسر کاری آوردن وفرماید کہ ماخذ آنکہ اسپ را ساعتی قبل از سواری یک میدان جولان دہند وبتازیانہ گرم کنند

تا در سواری سرکشی نه کند و در تاختن نفس گرفته نه شود- وابسته بر ذکر (ب)، قانع و بر بلے آں ذکر ہمیں معنی کند (شاپور سه) آہم بتازیانه مرا گرم داشتی تا در کدام معرکه سر سید ہ مرا بُر (فغانی سه) تاکے دہر عنان مرادم فلک بدست تو حالا بتازیانه مرا گرم کرده است تو **مؤلف** عرض کند که در تعریف ماخذ آنچه بیان کرده اند تعلق ازین اصطلاح ندارد

ایں ہر دو مصادر بمعنی حقیقی مطلقاً برای گرم کردن اسپ است ذریعۂ تازیانه **و کنایه** از آماده کردن کسی بکاری بزور بسبیل جبر از اسناد پیش شده ہم ہمیں معنی پیدا است و آنچه قبل از سواری اسپ تند را در حلقه دور می دہند تا تندیش کم شود و بسواری مطیع عنان باشد آنرا ازیں مصدر اصطلاحی تعلقے نیست. **(اردو)** کسی کام پر سختی سے آماده کرنا۔

بتاسانید صاحب انند بحوالۂ لطائف فرماید که یعنی بترسانید و صاحب غیاث ہم ذکر ایں کرده **مؤلف** عرض کند که ہر سه محققین بالا از مصدر تاسانیدن بے خبر اند که بمعنی گلا فشردن می آید و ہیچ تعلق از معنی ترسانیدن ندارد- پس موحدۂ اوّل زائد است و تاسانید ماضی مطلق ہماں و معنی ایں گلا فشرد دگر ہیچ **(اردو)** گلا گھونٹنا۔

بت اشرفی اصطلاح بقول بحر صورتیکه بر اشرفی مسکوک کنند خان آرزو در چراغ و بہار گوید که در عہد اکبری و جہانگیری یک روی اشرفی بصورت گاو و امثال آں نقش می کردند و ظاہرا مراد از اشرفی ہون است که در دکن رواج دارد یا مطلق طلای مسکوک (سعید اشرف سه)

اشرف از حرص چه جسپی بزر و سیم مگر تو چوں بت اشرفی از بہر زرت ساخته اند تو **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بدون اضافت اشرفی را گویند که بران نقش بتے باشد و دریں زمانه سورن را که مسکوک برطانیه باشد ہمیں نام توان کرد و ایں قلب اضافت است و برای مطلق

طلای مسکوک کہ غیر بت مسکوکہ باشد نتوان استعمال کردخان تہ زر وغورنہ کرد (اردو) وہ مورت	جو اشرفی پر مسکوک ہو اور بلحاظ معنی آخر مورت دار اشرفی ۔ مؤنث۔

بتاشہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح شین معجمہ لغت فارسی است برای نوعی از شیرینی دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت وبقول صاحب ساطع (بتاشا) لغت سنسکرت است بہ سین مہملہ وشین معجمہ ہر دو ودر آخرش الف ۔ گردہ را گویند کہ از شکر سازند وبمعنی حباب نیز **مؤلف** عرض کند کہ معنی آخر الذکر حقیقی است ومجازاً بمعنی شیرینی خاص مستعمل شد نظر بر شباہت حباب اگر سند استعمال پیش شود تو ایہم عرض کرد کہ مفرس است کہ الف آخر بدل شد بہ ہای ہوز ۔ چنانکہ پتاسا و پتاسہ (اردو) بتاسا وبتاشا بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ حباب بلبلہ ایک قسم کی شیرینی جو بشکل حباب ہوا بھر کر بنائی جاتی ہے ۔

بتاوار بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع بروزن ہوادار بمعنی عاقبت وانجام وآخر کار (عنصری ؎) من خوب مکافات شما باز گذارم ٭ من حق شما نیز گذارم بہ بتاوار ٭ (حکیم سوزنی ؎) گل شد وبرزبہ کون داغ دوروش گیرم ٭ تو ازسے ماند ازاں داغ بتاوار مرا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ مرکب باشد از بتا و وار ۔ بتا بکسر اول لغت سنسکرت است بمعنی واقعہ وحادثہ وصراحت این در تصدیر بتامیدن ہمی آید ووار کلمہ فارسی زبان است بمعنی صاحب وخداوند ۔ پس صاحب واقعہ وحادثہ کنایہ باشد از انجام کار کہ بعد از واقعہ ہا رو دہد ۔ از قبیل راہوار کہ اسپ را گویند وجاوار کہ کلمہ وار را بمعنی لائق وشائستہ گیریم چنانکہ شاہوار پس اندریں صورت معنی لفظی این لائق وسزاوار واقعہ وحادثہ باشد

وکنایہ از انجام کار رفتاتل (اردو) عاقبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آخر۔ انجام۔ پایان۔ آخر کا

بتائیدن بقول سروری و رشیدی بتای قرشت و دو یاے حطّی بوزن رمانیدن بمعنی بگذاشتن صاحب بحر فرماید کہ بروزن گرائیدن بمعنی گذاشتن وگذرانیدن (کامل التصریف) ۳
مضارع این بتاید۔ صاحبان موارد و نوادر ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ہفت ہم راست فرماید کہ بکسر اول باشد **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ اصلی است و ماخذ این بت بکسر اول کہ بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی قدرت و دستگاہ آمدہ و بقولش تبتنا مصدریست بمعنی گذشتن حالتی یا حادثہ برکسی و مرادفش بیتنا بزیادت تحتانی دوم و بتانا متعدی آں بمعنی گذرانیدن پس فارسیان ہمین بتارا کہ بمعنی واقعہ و حادثہ اسم جامد مصدر بتانا است بزیادت تحتانی بقاعدۂ خود بتاے کردند۔ چنانکہ پا و پای و جا و جای پس ازاں بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی مکسور۔ و علامت مصدر (دن) در آخرش مرکب کردہ مصدری ساختند بمعنی گذاشتن وگذرانیدن آنانکہ ایں بفتح اول گرفتہ اند پے بہ حقیقت ماخذ نبردہ اند محققین فرس این را مصدر سماعی گفتہ اند و ما منکر ازاں مطلقا این را ہم مثل دیگر مصادر قیاسی دانیم د قیاس ما ہماں کہ ذکرش بالا گذاشت و بتا بمعنی بگذار امر حاضر ایں و سند ایں بر بتا گذشت (اردو) گزارنا بقول آصفیہ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ رہا کرنا۔ واگذاشت کرنا۔ بسر کرنا۔

بت پرست استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ صنم پرست۔ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ ہر کہ بت را پرستد و پیش آں نماز بردو برابرش پیشانی بر خاک نہد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بت پرست بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مورتی کو پوجنے والا۔

بت پرست را در کعبہ دیو گیرد | مثل
صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این
کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ فارسیان در مذمت بت پرستی این مثل
زنند۔ مقصود آنست کہ بت پرستان را در کعبہ
ہم خدا حاصل نہ شود بلکہ دیو گیرد۔ زیرا کہ عمل
شان بد است حاصل اینست کہ عمل نیک باید
بدعملان را از مقام مقدس نتیجۂ خوبی بدست نیاید
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "اندھوں کو کعبے میں
بھی خدا نہیں ملتا" اس کا مطلب یہ ہے کہ کور
باطنوں کو کعبہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی خدا
شناس اور خدا طلبوں کا عمل اُن کو ہر جگہ رہبری
کرتا ہے اگر عمل نیک سے محروم ہیں تو ان کیلئے
خانۂ خدا میں بھی خدا نہیں ملتا۔

بت پوز | اصطلاح صاحب رشیدی این را
مرادف بتفوز و بدپوز و بدپوس و بدفوز آوردہ گوید
کہ (۱) پیرامون دہان کہ پوز نیز گویند و صاحب
سروری بر بتفوز بہ فا عوض بای فارسی فرماید کہ
بروزن فغفور (۲) منقار مرغ را ہم گویند و بجواہر
تحفہ آوردہ کہ مرغان را منقار باشد و چہار پایان
و مردم را پیرامن دہان۔ خان آرزو در سراج
ذکر بتفوز و بتپوز و بدپوس و بدپوز و بدفوز کردہ۔
مؤلف عرض کند کہ پوز بہ بای فارسی و زای
ہوز اسم جامد فارسی زبان است بمعنی پیرامون
و گرداگرد دہان حیوانات و منقار مرغان کہ بجای
خورش می آید و بت بمعنی مرغابی است کہ گذشت
پس این مرکب قلب اضافت است بمعنی منقار
بت بمعنی خاص و بر سبیل مجاز عام شد برای مطلق
مرغان و پس ازان نا واقفین ماخذ برای حیوانات
ہم استعمال این کردند و ہمین است اصل و بدپوز
مبدلش کہ فوقانی بہ دال بدل شود چنانکہ تنبورہ
و دنبورہ و بدپوس ہم مبدل آن کہ زای ہوز
بہ سین مہملہ بدل شد۔ چنانکہ ایاز و ایاس و در بدفوز
ہم بای فارسی بہ فا بدل شد۔ چنانکہ سپید و سفید

(اردو)(۱) انسان کے لئے منہ کا حلقہ مذکر۔ بہائم کے لئے منہ مذکر۔ (۲) چونچ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ منقار پرندوں کا منہ۔

بت تراش اصطلاح۔ بقول بہار۔ (۱) معروف وحاشیہ نگارش گوید کہ صنم تراش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) مجازاً لقب آذر پدر ابراہیم علیہ السلام چنانکہ بت شکن لقب ابراہیم ہست (اردو)(۱) بت تراش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بت ساز۔ مورتی بنانے والا (۲) ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب جن کا نام آذر تھا۔ مگر اسکا استعمال بدون قرینہ نہیں دیکھا گیا۔

بتحفہ بقول وارستہ بمعنی بتحفگی۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد **مؤلف** گوید کہ از قبیل بتازگی وبتازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشم۔ موحدہ اول زائد است بمعنی معیت (اردو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے تحفگی پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔

بتخ بقول ضمیمہ برہان بفتح اول وسکون ثانی وخاے معجمہ بمعنی (۱) افسردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است وبذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی کتاب مغان وقیل صحف ابراہیم علیہ السلام وگویند تفسیر ژند۔ دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افسردن حاصل بالمصدر ش باشد یعنی افسردگی۔ اما طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین ومعاصرین عجم کافی نیست ومصدر بتخیدن نیامدہ بخیال ما تسامح محقق است کہ (بتنج) را کہ بہ موحدہ وفوقانی ونون وجیم عربی بمعنی اول می آید تصحیف کرد ونسبت معنی دوم معاصرین زردشت گویند کہ مخفف

(بتخدا) است بفتح اول وضمّ سوّم مرکّب از بت
بتدا ... بزبان سنسکرت بت مخفّف بات بمعنی
... است (هکذا فی الاصل طبع) ومعنی لفظی
این ... خدا و کنایه از کتاب مغان یا صحف ابراہیم
یا تفسیر ژند باشد یا تی حالی از برای این ہم طالب
سند استعمال: شم (اردو) (۱) دیکھو بتبخ (۲)
کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند کو فارسی
نے بتبخ کہا ہے۔

بتخاک | بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ
بروزن دنبال وبقول برہان وناصری و
جامع وسراج نام موضعی است۔ نزدیک
بکابل **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه این
بجز این نباشد که خاک این موضع برای بت سازی
مخصوص بود یا واقعهٔ بتے متعلق ازین باشد واللّه
اعلم بحقیقة الحال (اردو) بتخاک ایک موضع
کا نام ... جو کابل کے قریب ہے۔ مذکر۔

بتخال | بقول برہان وہفت وانند بضم
اول وسکون آخر که لام باشد نام بتخانه ایست
وبتخاله بروزن بزغاله هم گویند صاحب جامع
فرماید که بمعنی بتخانه وبتکده خان آرزو در سراج
گوید که غالباً تصحیف بتخاک باشد که نام موضعی
است نه نام بتخانه **مؤلف** عرض کند که تسامح
محقّقین اوّل الذکر است که بتخانهٔ خاص را
بتخال گفتند صاحب جامع که از اہل زبانست
این را بمعنی بتخانه وبتکده آورده وخال بقول
برہان در فارسی زبان عَلَم را گویند به فتح عین
وعَلَم بقول منتخب بمعنی کوه ونشان ونام کوه مردبان
معروف بود پس معنی لفظی این که قلب اضافت
است نشان بت وکوه بت وکنایه از بت خانه
توان گرفت ونظر بر اعتماد صاحب جامع باس
کنیم که فارسیان بتخانه را بتخال وبتخاله هم گویند
وجادارو که بتخاله مبدل بتخانه گیریم خلاف قیاس
وبتخال مخفّف بتخاله (اردو) بتخانه بقول
آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر۔ شوالہ۔ مورت گھر

بتخانہ استعمال - بقول انند و بہار معروف
صاحب فرہنگ فدائی صراحت کند کہ نمازگاہ
بت پرستاں کہ جای نہادن بت ہاست **مؤلف**
عرض کند کہ قلب اضافت خانۂ بت یعنی خانہ
کہ بت را دران قائم کنند - معبد بت پرستان
(ظہوری ؎) بیفزائی اگر قدر حرم گرد حرم گردم
دگر بتخانہ از یورشوی بتخانہ را نازم (اردو) بتخانہ بقول
آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - مندر - شوالہ - مورت گھر

بتر بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین مخفف بدتر است (شیخ شیراز ؎) بتر زانم
کہ خواہی گفت آنی ؛ کہ دانم عیب من چون من ندانی ؛ (انوری ؎) نیک نا متو نیک
میدانی ؛ کہ زبد حال من بسے بتر است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ اگر بفتحتین گیریم دال
مہملہ را محذوف دانیم واگر فوقانی مشدد گیریم - مبدل کہ دال مہملہ بہ فوقانی بدل شود
چنانکہ زردشت و زرتشت صاحب قانون دستگیری بدتر و بتر را اہم بسند این تبدیل آوردہ
صاحب کنز این را بدون تشدید بمعنی بدتر لغت ترکی گفتہ (اردو) بدتر بقول آصفیہ
فارسی - نہایت خراب - ادنی درجہ کا -

بترازو کشیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول انند وزن کردن بہ ترازو - سید حسین
خالص ؎) آب انگور بسکہ تر بود از ہر آب ؛
ماکشیدیم مکرر بترازوی قدح ؛ **مؤلف** عرض
کند کہ چیزے را کشیدن و آوردن و نہادن بہ
ترازو کنایہ باشد از وزن کردن (اردو) تولنا

(۲۳۳۵) **بتراوش آمدن** مصدر اصطلاحی -
چکیدن باشد (ظہوری ؎) جوی خون از
رگ ایماں بتراوش آمد ؛ خلش غمزۂ ہند و
بسری در کار ہست ؛ (اردو) تراوش کرنا
تراوش ہونا - بقول آصفیہ - ٹپکنا -

بت راہ اصطلاح بقول بحر مانع راہ -

صاحب غیاث گوید کہ بالضم و اضافت مانع راہ است **مؤلف** عرض کند کہ مرادف سنگ راہ یعنی ہر گاہ سنگے یا ہتے در راہ باشد مانع و حائل راہ رواں می شود و ایں کنایہ باشد بترکیب اضافی (اردو) سنگ راہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ پتھر جو راستہ میں پڑا ہوا آنے جانے والوں کا تکلیف دہ ہو۔ سد راہ۔ مانع۔ مزاحم (میر ؎) بے لطف تیرے کیونکر تجھ تک پہنچ سکیں ہم تو ہیں سنگ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک تو

بتر جا اصطلاح بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از قبل و دُبر باشد و آں را بتازی عورتین گویند۔ د سراج الدین سگزائی ؎ غنچہ گر پیش آں دہن خندد تو بر بتر جای خویشتن خندد یو کمال اسمعیل ؎) پیش روی تو گر بخندد گل تو ببتر جای گلستاں خندد یو خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ عبارت است از قبل و دُبر زن و دُبر مرد و آلت تناسل۔ صاحبان رشیدی و ناصری ہم ذکر ایں کردہ اند صاحبان برہان و جامع بذکر معنی اوّل فرمایند کہ (۲) فرجہ ما بین ناخن و گوشت را ہم گفتہ اند کہ چرک دراں جمع می شود **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بتر باشد کہ معنی لفظی ایں جائے کہ بسیار بد است و کنایہ از ہر دو معنی بالا صاحبان بحر و بہار عجم ذکر ایں بزیادت تحتانی در آخر کردہ اند و بر معنی اوّل قانع و صاحب مؤید بر معنی حقیقی اکتفا کردہ کنایہ را بگذاشت (اردو) (۱) فرج۔ دیکھو اوک۔ دُبر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ مقعد۔ مبرز۔ گانڈ (۲) ناخن اور گوشت کا درمیانی خلا جس میں میل جمع ہوتا ہے مذکر۔

بتر الف بعرک صاحب شمس بحوالہ تبنوی نسبت (الف) گوید کہ در مدارسی گلیم

(ب) بترکان باریک را گویند کہ از پشم سازند و (ب) ہم بقولش لغت فارسی و کمپ یکم وسوم بمعنی پیدا آرندہ **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ہر دو لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد باشد یا مرکب از بتر وگان۔ صاحب ساطع گوید کہ بتر بہ بای فارسی لغت سنسکرت است کہ بکسر اول وسکون ثانی بمعنی پدر داب و بضم اول وسکون فوقانی بمعنی پسر باشد وگان بقول برہان بہ کاف فارسی بمعنی لائق وسزاوار پس معنی لفظی این لائق وسزاوار پسر وکنایہ از پیدا آرندہ۔ بای فارسی بدل شدہ بہ موحدہ چنانکہ تپ وتب وکاف فارسی بہ عربی چنانکہ گنبد وکنبد اعراب بیان کردہ صاحب شمس برخلاف این است ومجرد قولش بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ بے تحقیقش اظہر من الشمس (اردو) (الف) باریک کمبل۔ مذکر (ب) پیدا کرنیوالا۔ مذکر۔

بت رویان اصطلاح۔ بالضم بقول مؤید بمعنی خوبرویان۔ صاحب ہفت گوید کہ (۱) بمعنی خوب و (۲) بمعنی خوب رویان **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این روی بت دارندگان وکنایہ از خوبرویان مخفی مباد کہ (بت روی) اسم فاعل ترکیبی است واگر الف ونون آخر را زائد گیریم و (بت رویان) را مزید علیہ (بت رو) قرار دہیم بر سبیل کنایہ معنی اول پیدا می شود وبرای معنی دوم الف ونون آخر را برای جمع گیریم۔ طالب سندی باطیم (اردو) (۱) خوب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زشت کا نقیض عمدہ۔ اچھا۔ (۲) خوبرویان۔ حسینان۔ کہہ سکتے ہیں۔

بترہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث لغت فارسی (۱) تر دوگردن کشی و سرکشی (۲) مجروح **مؤلف** عرض کند کہ اگر

سند استعمال برای هر دو معانی پیش شود توانیم عرض کرد که برای معنی اول های نسبت بر لفظ بتر زیاده کرده اند یعنی چیزے که منسوب به بتر باشد بتر و سرکشی است و سکون فوقانی تصرف محاوره و برای معنی دوم بتر را بالفتح لغت عرب گیریم که بمعنی بریدن آمده (کذا فی المنتخب) پس های هوز در آخر ماضی بقاعدهٔ فارسی افاده معنی مفعولی کند چنانکه بالیده از بالید و عجب آنست که بر ماضی زبان عربی قاعدهٔ فارسی را جاری کرده اند و هیچ عجب نیست که این قسم تصرفات فارسیان در لغات عرب بسیار واقع و تصرف در اعراب هم تصرف شانست و بس - (اردو) (۱) بتری بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - سرکشی نافرمانی (۲) مجروح بقول آصفیه - عربی - گھائل زخمی - وه شخص جس کے زخم لگا ہو -

بت زر (اصطلاح) بقول وارسته و بحر و بہار مرادف (بت اشرفی) است که بجایش گذشت (طغرا ۵) رخسار بت زر که نبودش مژده کم گو ۴ تا گشته نظر کرده آن رو مژده دارد ۴ **مؤلف** گوید که مرکب اضافی است (اردو) دیکھو بت اشرفی -

بتستان استعمال - بقول بہار و انند معروف **مؤلف** عرض کند که از قبیل گلستان یعنی جائی که بت های بسیار قائم بود (حکیم رودکی ۵) تا باد گذر کرد به گلزار و به بتستان ۴ گلزار زبویش شده بستان چو بتستان ۴ (اردو) وه مندر جہاں بہت سے بت قائم کیے گئے ہوں - مذکر -

بت سر خاب زای اصطلاح - بقول رشیدی بمعنی صراحی - خان آرزو در سراج گوید که اگر بت بضم اول است پس معنی صراحی خواهد بود مطلقاً - اگر بفتح باشد بمناسبت سرخاب - پس بمعنی ظرف مقرری شراب خواهد بود که آن را بط و بتک نیز خوانند **مؤلف** عرض کند که درین اصطلاح بت بالفتح باشد قطعاً بمعنی مرغابی که معرب آن بط به طای حطی است ذکر این بر معنی

سوم بت گذشت و (۲) سرخاب (۱) صفت آں کہ سرخاب ہم نام پرندہ ایست وہم (شراب را گویند قلب اضافت آب سرخ) پس بت سرخاب زای کنایہ از صراحی شراب است نہ مطلق صراحی نہ انہم کہ خان آرزو بت را بالضم چگونہ بمعنی صراحی مطلق نوشت قائل (اردو) شراب کی صراحی مؤنث

بت شکن | اصطلاح - بقول بہار معرفت بمعنی مقصودش جز ہمین نہ باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است شکنندہ بت و (۲) صفت ابراہیم علیہ السلام قریب بہ لقبش کہ بت ہا را می شکست (صائب ۵۲) زبت چون پاک سازد بت شکن بت خانۂ ما را کہ میرویدبت از دیوار و در کاشانۂ ما را (اردو) (۱) بت شکن کہہ سکتے ہیں بمعنی عام اُس شخص کے لئے جو بتوں کو توڑے (۲) ابراہیم بت شکن ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام تھا جو آزر بت تراش کے فرزند تھے ۔

بتع | بقول برہان و ہفت بکسر اول وسکون ثانی و عین بے نقطہ بلغت اہل بربر شرابیست مست کنندہ بعضی گویند از عسل و بقول بعضی از خرمای تر سازند **مؤلف** عرض کند لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر شراب و نبیذ عسل کہ اشتداد کند و جوش زند و بدین معنی بکسر با و فتح تا نیز آمدہ (الخ) پس تسامح برہان است کہ این را لغت فارسی زبان خیال کردہ (اردو) شراب اور نبیذ جو شہد سے بنائی جاتی ہے یا خرمے تر سے ۔ مؤنث ۔

بتغور | بقول ہفت بفتح اول وسکون مثناۃ فوقانی وضم غین معجمہ بواو رسیدہ و رای مہملہ زدہ بمعنی (۱) گرداگرد کلاہ (۲) منقار مرغان (۳) پیرامون دہان مطلقا خواہ انسان باشد خواہ حیوان و فرماید کہ بجای غین منقوطہ فا ہم بنظر آمدہ و صاحب دری و پہلوی بعوض رای مہملہ آخر رای ہوز نوشتہ بمعنی دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ مبدل ہمان بتپوز است کہ بہ بای

فارسی سوم وزای ہوز در آخر گذشت۔ بای
فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ پرویزن و
غرویزن ورای مہملہ آخر را بدل کردند بہ زای
ہوز چنانکہ ایزان وانیزان ومعنی اول درینجا
زائد است کہ بتپوز صرف بر معنی دوم وسوم شامل
برای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم۔
(اردو) (۱) ٹوپی کی دیوار جو چند وے
کے اطراف ہوتی ہے۔ مذکر۔ (۲) و (۳) دیکھو
(بت پوز)

بت فریب اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان
(۱) نام روز بست وچہارم است از ماہ ہای
ملکی۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید کہ (۲)
کنایہ از معشوق صاحب جمال (ولہ ع ۔ ۲)
بدلدار گفت ای بت بت فریب تو صاحب جامع
فرماید کہ نام روز چہارم است از ماہ ہای ملکی
(نہ بست وچہارم) وصاحب بحر متفق با او
مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این فریبندہ
بتان و کنایہ باشد از معشوق ومعنی اول ہم کنایہ
باشد کہ تاریخ معینہ ماہ ملکی را بت فریب گفتند
ازینکہ مجمع حسینان دراں تاریخ بہ تفرج وتفریح
از خانہ ہای خود بیرون می آید وبہ مقامات خاص
جمع می شود چنانکہ یکی از معاصرین عجم با ما ذکرش
کردہ ونسبت اختلاف تاریخ چہارم وبست وچہارم
قول صاحب جامع رامعتبر و اینم کہ از اہل زبانست
مخفی مباد کہ ماہ ہای ملکی ہمان است کہ آں را
ملک شاہی نام است وجلالی ہم ومبدا این تاریخ
عہد جلال الدین ملک شاہ سلجوقی است کہ بحث
کاملش بر (سال ملک شاہی) می آید (اردو)
(۱) فارسیوں نے ماہ ہائے ملکی کی چوتھی تاریخ
کو (بت فریب) اس لئے کہا ہے کہ اس تاریخ میں
حسینوں کا مجمع تفرج وتفریح کے لئے باغات میں
جمع ہوتا ہے (۲) معشوق صاحب جمال۔ مذکر

بتفوز بقول سروری مرادف بتپوز بہر دو
معنی (سوزنی ؎) نہادہ اندزن و بچہ من از سر کاش

بسان سگ بچه بتفوز بر در سوراخ (صاحب جهانگیری گوید که حکیم ازرقی در صفت زمستان گفته (ب) بند پولاد بر دهن باید (آهوارتشنه نهد بتفوز (حکیم سوزنی (ب) عارضت ادد پدر سبات و ریش و بتفوز (به بخارا شده هنگام صبی علم آموز (صاحب برهان این را بهر سه معنی (بتغوز) آورده که به غین معجمه عوض فای سوم گذشت و فرماید که به غین نقطه دار عوض فا هم بنظر آمده صاحب ناصری این را مبدل (بتپوز) گفته صاحب جامع متفق با برهان خان آرزو در سراج فرماید که غالباً غین تصحیف باشد و صحیح بفاست بدل بای فارسی و صاحب موید بحواله فرهنگ فخر قواس گوید که با طای مطبقه هم آمده **مؤلف** عرض می کند که ما حقیقت تبدیل این بر (بتپوز) بیان کرده ایم که بای فارسی سوم عوض فا گذشت و ذکر هر سه معنی بر (بتغوز) گذشت حیف است از خان آرزو که (بتغوز) به غین معجمه سوم را تصحیف خیال کرده و ما بجای خودش تبدیل را ثابت کرده ایم آنانکه بغور و فکر و تلاش کار نمی گیرند رجوع به تصحیف کنند و این بعید است از شان تحقیق (اردو) دیکھو تہپوز و تھغوز۔

بتک بقول جهانگیری و جامع (۱) خط و کتابت و نامه را گویند. صاحب برهان گوید که بکسر اول و ثانی و سکون کاف در ترکی نیز همین معنی دارد صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید که (۲) بمعنی پروانه و امثالش که برای خروج و دخول شهری از کارگذاران گیرند و درین ایام بیای فارسی و بجای کاف های هوز مشهور و مستعمل و مباشر این کار را ترکان تپکچی گویند. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می فرماید که بفتح اول و دوم (۳) ظرف شراب که بصورت بط سازند و آنرا بطرهم گویند که معرب است. و بطک مصغر آن صاحب لغات ترکی این را بمعنی اول لغت

ترکی گفتہ فرماید کہ در فارسی ہم مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ متحقق است کہ لغت زبان ترکی است بمعنی اوّل و معنی دوم مجاز آں در استعمال فارسیاں و بمعنی سوم لغت فارسی است کہ کاف تصغیر بر لغت بت زیادہ کردہ اند ولیکن براے معنی سوم طالب سند باشیم کہ مجرّد قول خان آرزو کفایت نمی کند (اردو) (۱) خط۔ مذکّر (۲) پروانہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ اجازت نامہ۔ فرمان شاہی وغیرہ۔ لیسنس۔ پاس (۳) بطے۔ وہ جام شراب جو بشکل بط بنایا جاتا ہے۔ مذکّر۔

بتکچی صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ بکسر اوّل و ثانی نویسندہ و ایں لغت می باید کہ ترکی باشد چہ ترکان نوشتہ را بتک گویند۔ صاحب موتید ایں را بذیل لغات فارسی آوردہ وبہ تحت لغات ترکی جا ندادہ خان آرزو در سراج۔ بصراحت نویسد کہ لغت ترکی است صاحبان شمس و ہفت ایں را بفتح اوّل و ثانی لغت فارسی گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ آنانکہ ایں را لغت فارسی دانستہ اند تسامح شان است کہ بر ماخذ غور نہ کردہ اند ما بر لفظ بتک صراحت کردہ ایم کہ لغت ترکی است و کلمہ چی ہم بال ترکی زبان است۔ چنانکہ بورچی و باورچی و صاحب لغات ترکی خود بتکچی را بمعنی نویسندہ می نویسد۔ پس شک نیست کہ لغت مرکّب ترکی زبانست (اردو) نویسندہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ لکھنے والا محرّر۔ منشی۔

بتکدہ بقول برہان و ناصری و بہار بالضم بمعنی بتخانہ باشد چہ کدہ بمعنی خانہ آمدہ (عرفی ؎) کس عنان گیر نشد ورنہ من از بیست حرم کو تا در بتکدہ در سایۂ ایماں رفتم مؤلف عرض کند کہ کد بالفتح بمعنی خانہ

وبزیادت ہای ہوز ہم بہ ہمیں معنی می آید پس
قلب اضافت است بمعنی حقیقی (اردو)
بتکدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر
شوالہ۔ مورت گھر۔

بتکن | صاحب سروری بحوالہ نسخہ میرزا
گوید کہ بکسر با و سکون تا و فتح کاف (۱) از
طعام سر باز زدن است و بحوالہ مؤید فرماید کہ
(۲) امر است از مصادر بتکندن و بتکندیدن
کہ بہ ہمیں معنی می آید۔ صاحب جہانگیری این را
بکاف عجمی آوردہ بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۳)
تختۂ کہ بزرگراں آنرا بر زمین شدیار کردہ بکشند
تا کلوخہا شکستہ گردد و آنرا مالہ نیز گویند صاحبان
ناصری و رشیدی متفق با جہانگیری و صراحت
کاف نمی کنند کہ فارسی است یا عربی۔ صاحب
مؤید بحوالہ ادات بصراحت کاف فارسی
فرماید کہ نوعی از ساز زرگری است ما می گوییم کہ
غلطی کتابت بزرگری را۔ زرگری کردہ باشد و
صاحب جامع بصراحت کاف فارسی ذکر
این کردہ۔ صاحب ہفت گوید کہ بجاے
موحدۂ تحتانی۔ بای پارسی ہم دیدہ شد
مؤلف عرض کند کہ بتکندہ بموحدۂ مفتوح
وکاف فارسی مفتوح و دال مہملہ آخر بقول
وردشتان معاصر بمعنی نفرت از طعام است
بوجہ سیری و مرکب از بت کہ بمعنی آش گذشت
و کند کہ بمعنی بوی بدمی آید۔ قلب اضافت
بمعنی بوی بد طعام کہ بوجہ سیری نفرت پیدا
کند و این مرکب اسم جامد فارسی قدیم است
بمعنی مطلق تنفر از طعام و بتکن بحذف
دال مہملہ مخففش۔ آنچہ محققین با تا این را
بالکسر نوشتہ اند۔ نظر بر لب و لہجہ سوتیاں
باشد کہ از ماخذ بے خبر و از صحت لفظ کار
ندارند۔ پس ہمین است اسم مصدر بتکندن
کہ بمعنی سر از طعام باز زدن می آید و امر
حاضرش ہم و اصل این مخفف کہ بتکندہ است

اسم مصدر بتگندیدن که مصدر دیگر و مرادف
بتگندن است این است حقیقت معنی اول
دوم که طرز بیان محققین بالا اظهار حقیقت نکرد
و نسبت معنی سوم هیچ ماخذ بفهم ما نیامد جز این
که این را مرکب از پت و کن گیریم که پت
به بای فارسی بقول ساطع لغت سنسکرت است
بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کندن
پس معنی لفظی این کننده و دور کننده برگ ها
و صاف و پاک کننده کشت و کنایه از تختهٔ که
بوسیله آن زمین شدیار شده را صاف و پاک
کنند - بای فارسی به عربی بدل شد چنانکه تپ
و تب و جا دارد که این را اسم جامد فارسی زبان
گیریم - والله اعلم بحقیقة الحال -

(اردو) (۱) غذا سے منہ پھر جانا -
حاصل بالمصدر - سیری - مؤنث (۲) غذا سے
منہ پھیر (۳) وہ تختہ جو ہل چلانے کے بعد زمین
پر چلاتے ہیں جس سے زمین ہموار اور خس و خاشاک
سے صاف و پاک ہوتی ہے - مذکر - صاحب
آصفیہ نے پٹیلا پر لکھا ہے - ہندی - اسم مذکر
ٹھیرا - زمین صاف کرنے کا تختہ - بعض اہل ہند
نے اس کو سراون کہا ہے - لیکن صاحب آصفیہ
نے اس کو ترک فرمایا ہے -

الف بتکندن (الف) بقول برہان
ب بتکندیدن بکسر اول بروزن بفکندن
از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن
(ب) بقولش بروزن دل رنجیدن مرادف
(الف) که سر باز زدن و میل بطعام نکردن
است - صاحب سروری بذیل بتکن اشارهٔ
هر دو کرده و صاحب رشیدی نسبت هر دو
فرماید که سر باز زدن از طعام از غایت سیری
است - صاحب بحر هر دو را بکاف فارسی آورده
معنی با برهان متفق و فرماید که (الف) کامل التصریف
و مضارعش بتکند و (ب) سالم التصریف که
بعد حذف نون مصدر بنای ماضی و در مشتقات

سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی
آن راه نیابد و غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول
نیاید ـ صاحب موارد بذکر هر دو گوید که مضارع
(الف) بتکند و مضارع (ب) بتکند و اسم
فاعل و امر و حاصل بالمصدر هر دو بتکن و صراحت
کاف فارسی نمی کند ـ صاحب نوادر نسبت هر دو
فرماید که بالفتح و بالکسر هر دو آمده خان آرزو در
سراج فرماید که بفتح اول و کاف است و بتکن
اسم فاعل آن و فرماید که بتکن در بعض فرهنگها
بمعنی مصدر نیز آمده ـ **مؤلف** عرض کند
که هر دو بالفتح است و صاحب نوادر که بالکسر
گفته غور بر ماخذ نکرده باصول مقننین فرس
(الف) اصلی و (ب) جعلی و هر دو سماعی و
باصول ما هر دو جعلی و قیاسی است که وضع
شد از بتگن و بتگند که اسم مصدر هر دو ست
صراحت این به بتگن گذشت و بهمه را انجا
تصفیهٔ این کرده ایم که هر دو بکاف فارسی
است و معنی هر دو بوجه سیری سر از طعام باز
زدن و نفرت کردن و هر دو کامل التصریف
تسامح صاحب بحر است که (ب) را سالم
التصریف نوشت و بتگن اسم مصدر و حاصل
بالمصدر و امر حاضر (الف) و بتگند به سکون نون
اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر
(ب) و تسامح صاحب موارد و خان آرزو است
که بتکن را اسم فاعل گفته و انچه خان آرزو
بتکن را در بعض فرهنگها بمعنی مصدر دیده
است فرق مصدر و حاصل بالمصدر نفهمیده
این است حقیقت این [illegible] هر دو
سیری کی وجہ سے کھانے سے منہ پھیر لینا۔
نفرت کرنا

بتکوب اصطلاح بقول سروری بتای
قرشت و کاف بوزن محجوب ریچالی است
که از مغز گردگان و شیر و ماست درست کنند
شمس فخری ؎ بر دشمن و را شد روز تیره و زغم تا

لوزینہ و رندا قش بتکوب می نماید و صاحب جہانگیری فرماید کہ ایں را از مغز جوز و ماست و ثبوت سازند و سراحت مزید کند کہ با اول مفتوح و ثانی زدہ و کاف مضموم و واو مجہول است۔ صاحب رشیدی ہم ذکر ایں کردہ صاحب برہان گوید کہ بجاے موحدۂ آخر تای قرشت ہم گفتہ اند یعنی (بتکوت) بروزن فرتوت و بجای کاف لام ہم می آید یعنی بتلوب۔ صاحب سروری ذکر بتکوت کردہ فرماید کہ مرادف ہماں بتکوب است۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا گفتہ کہ مربائی است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان فرماید کہ (بتکوت) و (بتلوب) غلب کہ از تصحیفات و بتکوب تحقیق است مؤلف عرض کند کہ بت بمعنی آش بجایش گذشت و مجازاً بمعنی خورش وکوب امر حاضر مصدر۔ کوبیدن کہ می آید و ایں مرکب ہم معنوی ترکیبی است بمعنی خورش کوبیدہ وکنایہ از مربائی کہ ذکرش بالا گذشت۔ دیگر ہیچ و بتکوت بہ فوقانی آخرہ مبدل آن کہ موحدہ با تاے قرشت بدل شدہ باشد۔ خلاف قیاس و بتلوب بلام سوم ہم مبدل باشد کہ کاف عربی بہ لام بدل شود۔ چنانکہ الحمک و الماک ہیچ ضرورت ندارد کہ تصحیف گوئیم (اردو) ایک خاص مربا کو فارسیوں نے رب کوب) کہا ہے جو اخروٹ کو کوٹ کر دودھ اور دہی سے بناتے ہیں۔ مذکر۔

بتکوت (اصطلاح) ہماں بتکوب کہ بہ کاف عربی سوم و موحدہ آخر گذشت و ایں مبدل آنست ما اشارہ تبدیل ہم در انجا کردہ ایم صاحب سروری ذکر ایں کردہ و خان آرزو در سراج بذیل بتکوب ایں را تصحیف دانستہ و ما با او اتفاق نداریم و تبدیل خلاف قیاس گفتہ ایم۔ از ینکہ مثالی دیگر برای تبدیل موحدہ با فوقانی الی الآن نیافتہ ایم و جا دارد کہ

آمدریں تالیف تلاش ما ایں را موافق قیاس
ماند تتبع فارسی زبان تبدیل حروف را بر
بدون سند و تذکره ... نمودن وبدون وجود سند
تصحیف گویند ما ہمیں تصحیف را تبدیل خلاف
قیاس گوئیم وهردو اعتباری است اگرچه د
ایں لغت بقول سروری ثابت نی شد مجرد
بیان برهان راکه بذیل بتکوب آمده کافی نیستیم
صاحب سروری از اهل زبان ست وذکر
ایں گروه ما را نمی رسد که قولش را در لغات زبانش
معتبر ندانیم - خان آرزو که قیاس تصحیف می کند
از حقیقت ماخذ بتکوب هم خبر ندارد (اردو)
دیکھو بتکوب -

بتکیش اصطلاح - بقول سروری بحوالهٔ
تحفه بتای قرشت وکاف ویای حطی تیردان
باشد وبقول برهان وناصری بروزن درویش
تیردان پراز تیر و فرماید که معنی ترکیبی این بت
مانند چه بت لیف جولاهگان وکیش مانند را گویند
صاحب جامع همزبانش و فرماید که تیردان
پراز تیر مانند جاروب می نماید - خان آرزو
در سراج بذکر قول برهان گوید که محل نظرست
چراکه ... پاره است نه بت ونیز بت بمعنی
... است نه ... زکرده بر تار مالند و
وبمجاز اگر گفته اند چنانکه او آورده کیش بمعنی دین
است نه مانند - آری تمام کلمهٔ مرکب افاده
تشبیه کند لیکن اطلاق بر ذی عقل باشد چراکه
اطلاق کیش در محلی باشد که صاحب آن آدمی
است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت
بمعنی لیف جولاهگان بجایش گذشت - خان
آرزو خبر ندارد که کیش بمعنی عادت وخصلت
هم آمده نه مجرد دین چنانکه بدکیش - بدخو را
گویند - پس اگر بتکیش را بمعنی خوے بت دارنده
گیریم ونظر بر شباهت تیردان وترکش که تیرها
در خود دارد (همچنانکه بت تارها در خود دارد)
آنرا بتکیش نام نهیم چه عیب است - خان آرزو

کہ کیش را مخصوص بہ ذوی العقول کند این تخصیص بیجای بود اینکہ ذوق ماخذ ندارد و نسیدند کہ برای ماخذ اسما اینگونہ موشگافی ضرورت ندارد۔ مخفی مباد کہ مجرد کیش ہم بمعنی تیردان آمدہ۔ پس این مطلب ماخذ است کہ برای تیردان بتکیش نام کردند و این فک اضافت باشد کہ اصل این باضافت بت بسوی کیش بود اضافت را افگندند معنی لفظی این لیفے کہ تیردان است۔ اضافت تشبیہی چنانکہ آئینۂ دل۔ پس ترکش را بطور عام لیف گفتن و اضافت آن بسوی تیردان کردن برای ترکشے کہ پر از تیر باشد عیبے ندارد وشک نیست کہ ہمین است ماخذ این اصطلاح کہ خان آرزو را محل نظر است و نمی فرماید کہ اگر این ماخذ درست نباشد و دیگر چہ باشد (اردو) ترکش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ تیردان۔ تیر رکھنے کا تلوا لون (انتہی) پس اس اصطلاح فارسی کا ترجمہ تیروں سے بھرا ہوا ترکش ہے۔ مذکر

بتگر استعمال بقول بہار و انند مرادف بت تراش **مؤلف عرض** کند کہ کلمۂ گر بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ کہ افادہ معنی فاعلیت کند وقتے کہ با کلمۂ دیگر ترکیب شود ہمچو کوزہ گر و کاسہ گر و امثال آن (ظہوری ۵) از تیشۂ ملامت عشق تو گشتہ ریش ٭ بر سلامت بت و بتگر درین چہ بحث (اردو) دیکھو بت تراش۔

بتگن ہمان بتکن کہ بکاف عربی گذشت و بحث این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بتکن۔

بتگندن بحث این بر بتکندن و

بتگندیدن بتکندیدن بکاف عربی گذشت (اردو) دیکھو بتکندن و بتکندیدن۔

بتلاب بقول جہانگیری و رشیدی با اول مکسور ثانی زده غلاف گل خرما را گویند که آنرا کوزهٔ مغ نیز خوانند صاحبان برہان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند۔ **مؤلف** عرض کند که بت بالکسر بقول ساطع در سنسکرت بمعنی قدرت و دستگاه و (لابه) بقولش بمعنی نفع پس اگر فارسیان ترکیب این برد و لغت سنسکرت و حذف ہای ہوز اسم فاعل ترکیبی ساخته باشند معنی لفظی این قدرت نفع دارنده و قادر بر نفع باشد۔ و کنایه از غلاف گل خرما که نفع نخله منحصر بر وست و جا دارد که بت را بالفتح بمعنی صوف گیریم که لغت عربست و لآب ہم عربی است بمعنی سنگلاخ۔ پس معنی لفظی این صوف سنگ لاخ دارنده و کنایه از غلاف گل خرما و تصرف در اعراب که فتح اول را بکسره بدل کردند تصرف فارسیان است بہر صورت مفرس باشد واللہ اعلم۔ بالجمله می توانیم که این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (**اردو**) درخت خرما کے پھول کا غلاف۔ مذکر۔

(**الف**) **بتلخ و ترش راضی بودن** | مصادر اصطلاحی خان آرزو
(**ب**) **بتلخ و ترش رضا دادن**
(**ج**) **بتلخ و ترش رضاده**

در سراج ذکر (الف) کرده گوید که کنایه از رضا بودن برنج و محنت زمانه و (ب) بقول جہانگیری در ضمیمه کنایه از راضی شدن است به محنت و مشقت روزگار (حکیم خاقانی ۵) بتلخ و ترش رضاده بخوان گیتی بر که بیشتر خوری از بیشتر خوری حلوا؛ صاحب برہان نسبت (ب) بذکر معنی بیان کردهٔ جہانگیری فرماید که راضی شدن به قسمت رزق از قلیل و کثیر و قناعت و سیری و گرسنگی و فقر و فاقه و سختی و نرمی روزگا

صاحب بحر تعریفے مختصر و سفید کند و ما
با تعریفش اتفاق داریم که متحمل رنج و محنت
شدن است و بس صاحب شمس ذکر (ج)
کرده که امر حاضر (الف) است و دیگر ہیچ ۔
مؤلف عرض کند که نظر بر سند خاقانی باید
که مصدر (بتلخ و ترش خوان رضا دادن)
قائم شود تحقیقی که لفظ خوان را ازین مصدر
اصطلاحی ترک کرده اند ذوق زبان ندارم
(اردو) (الف و ب) گرم و سرد سہنا
بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا
(ج) اسی مصدر کا امر حاضر۔

بتلنگ دائره بدر کردن
مصدر اصطلاحی

وارسته گوید که لوطیان ایران نوائی دارند که
برای دفع مخل مجلس خوانند چون از سر وا شود
گویند به تلنگ دائره بدر کردیم و تلنگ دائره دا
و وف را بانگشتان زدست تا صدا برآید (طغرا
در رساله وحیدیه) حرمت مشغولی ساز ہا را بتلنگ دائره آورده
بدر کرده است ۱۲ صاحب بحر به نقل تعریف
وارسته گوید که تلنگ بکسر تین آوازیکه از
نواختن دائره برآید و نیز تلنگ دائره نام
بازئی است که طفلان خطی کشیده مهره بازی
کنند و مهره هرکه ازان دائره بدر آید برداز و ست
(اردو) خاص قسم کی آوازوں سے
مخل مجلس کو مجلس سے اٹھانا لوطیان ایران جب
کسی شخص کو اپنی محفل میں مخل خیال کرتے
ہیں تو اس کو مجلس سے اٹھانے کے لئے خاص
قسم کی آوازیں نکالتے ہیں جن کو پہچان کر وہ
مجلس سے اٹھ جاتا ہے۔

بتمنای گوشت مردن به
که تقاضای زشت قصّابان
مقوله صاحب خزینه و گلدسته

واحسن ذکرش کرده از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند که این شعر مال سعدی شیراز
است فارسیان این را در مذمت دام و دغا
استعمال کنند نیست (اردو) قصار کھانے سے

بھوکا پڑا رہنا اچھا ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر فارسی مثل کے مقابلہ میں کیا ہے دکن میں کہتے ہیں۔ بھوکوں مرے اُدھار نہ کھائے

بت نارسیدہ اصطلاح۔ صاحب آنند بحوالۂ مظہر العجائب گوید کہ بمعنی معشوق کم سن است **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و این کنایہ باشد (اردو) کم سن معشوق۔ مذکر۔

بتناسب استعمال۔ صاحب وزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار نوشتہ کہ بقدر اعتدال **مؤلف** عرض کند کہ تناسب بقول منتخب لغت عرب است بمعنی با ہمدیگر پیوند شدن۔ پس استعمال فارسیان مجاز است و بدینمعنی این را مفترس گیریم (اردو) تناسب کے ساتھ۔ اعتدال کے ساتھ۔ صاحب آصفیہ نے اعتدال پر لکھا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ برابر۔ یکسان۔ تناسب اعضا۔ کم نہ زیادہ۔ آپ ہی نے معتدل پر لکھا ہے کہ مساوی المزاج جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔ اوسط درجہ کا۔

بتن برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر تحمل کردن ناملائم و مکروہ۔ بہار گوید کہ سخن کسی را متحمل شدن (رضی دانش ؎) بتن حرف لباس از خود نمایان بر نمی دارم۔ چو صحرا جامۂ عریانی من دامنی دارد۔ (حسن رفیع ؎) ہیچکس گلہ از بوریای فقر مکن۔ تو اگر از وبتو رنجی رسد بتن بردار۔ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد و بس (اردو) ناملائم باتوں کا تحمل کرنا۔ برداشت کرنا۔

بتن برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار مرادف (بتن برداشتن) کہ گذشت (ظہوری ؎)

آوردہ خوش معاملہ ہیچ درمیان نہ جان دادہ ایم	مرگ بتن برگرفتہ ایم (اردو) دیکھو بتن برداشتن۔

بتنپک بقول شمس با بای فارسی بمعنی دریچہ باشد صاحب برہان بر (تبنک) گوید کہ با بای فارسی ہم آمدہ دریچۂ زرگری وصفاری باشد وآن قالبی است کہ چیزہا از طلا ونقرہ وامثال آن دران ریزند **مؤلف** عرض کند کہ تعریف کاملش بجای خود آید درینجا ہمین قدر کافی است کہ صاحب شمس **غلط** کردہ است کہ این را بزیادت موحدہ اوّل آوردہ وآنرا اصلی گرفتہ۔ معاصرین عجم ازین ساکت ومحققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند وسند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو تبنک۔

بتنج بقول سروری بفتح با وتای قرشت وسکون نون (۱) افشردن باشد صاحب برہان ہمزبانی سروری گوید کہ بکسر اوّل (۲) امر است از تنجیدن یعنی درہم پیچ وبیفشار وازپی درآی وصاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع ہمزبانش خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معانی بالا گوید کہ ظاہراً از اصل کلمہ نیست **مؤلف** عرض کند کہ می پرسیم ازو کہ اگر از اصل کلمہ نیست بفرماید کہ چیست این است حقیقت تحقیق محققین با نام ونشان مخفی مباد کہ تنجیدن بروزن رنجیدن بمعنی پیچیدن و درہم افشردن ودرہم کشیدن وازپی درآمدن وفراہم نشاندن وتنج بدون موحدہ اسم مصدر وبدینمعنی با موحدہ نمی آید ونیز امر حاضر است بہمہ معانی بالا وبدینمعنی با موحدہ مکسور می آید کہ زائد باشد حیف است کہ محققین بالا موحدہ را مفتوح گرفتہ اند وبرای معنی اول ہم آوردہ اند ودر تعریفش معنی مصدری بیان کردہ وطرز بیان شان موحدہ اول را

اصلی ظاہر می کند و حقیقت آنست که زائد باشد و بمعنی اوّل زائد ہم نمی آید که اسم جامد است (اردو) (۱) بچوڑ بقول آصفیہ - اسم مذکر - رس - عصارہ - افشرہ - (۲) تنچیدن کا امر حاضر بمعنی بچوڑ وغیرہ دیکھو تنچیدن -

بتنگ آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر عاجز آمدن و بیزار شدن صاحب آنند بتنگ آمدن از چیزی را بمعنی عاجز و ملول شدن نوشته صائب ؎

بتنگ آمد دل از بی ہمدمی ہا رو بکوہ آرم ؎
مگر اینجا کنم پیوند فریادی بہ فریادی ؎

مؤلف عرض کند که تنگ آمدن ہم بہ ہمیں معنی می آید چنانکه ؎ تنگ آمد بجنگ آمد ؎ پس موحده در اوّل این زائد باشد (اردو) تنگ ہونا کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے بتنگ پر فرمایا ہے کہ عوام تنگ کی جگہ بولتے ہیں - بمعنی عاجز - پس بتنگ ہونا بھی کہہ سکتے ہیں - بمعنی عاجز ہونا - بیزار ہونا -

بتنگ آوردن | مصدر اصطلاحی متعدّی بتنگ آمدن است که گذشت بمعنی عاجز و بیزار کردن (ظہوری ؎)

در دلم آوردہ تنگی را بتنگ ؎
از بزرگی خویش را جا میدہد ؎

(اردو) تنگ کرنا بتنگ کرنا -

بت نگار | اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان و بحر وانند کنایه از نقّاش و مصوّر **مؤلف** عرض کند که بت درینجا مجازاً بمعنی نقش و صورت است و بس اسم فاعل ترکیبی باشد (اردو) مصوّر - تصویر اتارنے والا -

بتنوز | بقول شمس بالفتح (۱) گلہ گرداگرد دہان و قیل (۲) منقار (۳) آرارد ہان و فرماید که ببای فارسی ہم آمده **مؤلف**

عرض کند که ہمیں لغت بہ بای فارسی سوم عوض نون بہر و معنی اول الذکر بجای خودش گذشت نون بہ بای فارسی یا بالعکس آں بدل نمی شود۔ محققین فارسی زبان ذکر ایں نکردہ اند و معنی سوم ہم اختراع صاحب شمس شد معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ بی تحقیق صاحب شمس اظہر من الشمس (اردو) (۱ و ۲) دیکھو بتپوز (۳) منہ کی بیماری۔ مؤنث۔

بتو صاحب سروری بحوالہ نسخہ میرزا فرماید کہ بکسر و فتح با و ضم تا (۱) بمعنی قبہ مانندی کہ بر سر عصا و دستہ تازیانہ و امثال آں نہند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بہ واو معروف است صاحبان برہان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج ہم ذکر ایں بفتح اول و ضم دوم کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما مفرس است کہ واو نسبت بر لغت رب (بالکسر و بالضم) زیادہ کردہ اند کہ بقول ساطع بمعنی مشت زنی و قدرت و دستگاہ آمدہ (اردو) مٹھ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ قبضہ۔ دستہ۔

(۲) بتو۔ بقول سروری و برہان بکسر و فتح با و ضم تا سنگ دراز کہ آب دارد و گویند و آنرا بتہ نیز گویند و بعربی قمع خوانند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ہم ذکر ایں کردہ اند و خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں ہماں بتا ست کہ الف بہ واو بدل شد **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ تعلق از بتا ندارد کہ بہ الف آخرہ گذشت فہمیدہ نیم کہ خان آرزو چہ طور

حوالہ آں کردہ بہ تحقیق ما مبدل بتہ باشد کہ ہای ہوز آخرہ بفتح اول وثانی می آید ہای ہوز بدل شدہ بہ واو چنانکہ آدسہ وآوسو وماخذ بتہ بجایش عرض کنیم (اردو) دستہ مذکر۔ دکن میں اُس دراز اور مدوّر پتھر کا نام ہے جو ہاون کے ساتھ ہوتا ہے جس سے ہاون میں دوائیں کوٹی جاتی ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (ہاون دستہ) کا ذکر فرمایا ہے اور مجرد دستہ کو ان معنوں میں نہیں لکھا۔ نیز دکن میں بتہ اُس دراز اور گول پتھر کا نام ہے جس سے سل پر مصالحہ پیسا جاتا ہے جس کو محاورۂ ہند میں بٹّا کہتے ہیں صاحب آصفیہ نے بٹّا پر فرمایا ہے کہ مصالحہ پیسنے کا وہ کھڑا ہوا پتھر جس کو سل پر رگڑتے ہیں۔ ہماری رائے میں لغت زیر تعریف کا ترجمہ۔ دستہ ہے۔

(۳) بتو۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ بکسر و فتح با و ضم تا بمعنی قیف کہ از آں گلاب و عرق وغیرہا در شیشہ کنند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان رشیدی وجامع وناصری ہم ذکر ایں بفتح اوّل وضم دوم کردہ اند۔ صاحب برہان گوید کہ بایںمعنی بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں عام است خواہ برای شیشہ باشد خواہ برای دبہ کہ روغن دراں کنند و فرماید کہ تخصیص رشیدی وجہانگیری وبرہان بہ شیشہ خطاست **مؤلّف** عرض کند کہ تخصیص روغن برای دبہ ہم درست نیست وبہ تحقیق ما (از معاصرین عجم) مخفّف (بتوکن) کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی داخل کنندہ کہ تو بالضم بقول برہان بمعنی درون است مقابل بیرون یعنی ایں را اسم جامد فارسی زبان دانند واللہ اعلم۔ صاحب نفائس بہ قیف گوید کہ

لغت ترکی است وبفارسی تنگاب بہ کاف فارسی وصاحب برہان بتنگاب قیف را
عربی گفتہ (اردو) قیف بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام
جس کا منہ اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے ایک نلی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے
رقیق چیز بوتلوں وغیرہ میں بہ آسانی بھری جاتی ہے۔کیف۔ پیک۔

(۴) بتو۔ بقول سروری بحوالہ فرہنگ وبقول جہانگیری وجامع وبرہان بفتح بای تا
بمعنی جائیکہ ہمیشہ آفتاب بران تابد۔صاحب جہانگیری فرماید کہ این ضد نسا باشد۔
صاحب ناصری گوید کہ دراصل بتاب بلکہ باتاب بود یعنی گرمی وپرتو آفتاب آنجارا
می گرفتہ خان آرزو درسراج فرماید کہ صاحب رشیدی این معنی را حقیقی پنداشتہ حقیقۃً
مجاز است مؤلف عرض کند کہ مقصود خان آرزو جزین نباشد وماہم با او اتفاق
داریم کہ این معنی مجاز معنی پنجم است کہ می آید یعنی بتو کہ بمعنی مشرق آمدہ مجازاً برای
جای ہم مستعمل شد کہ آفتاب دائما بران تابد گویا آن مقام دائما مشرق است وتاخذ
بیان کردہ صاحب ناصری درست نیست کہ بتو را مخفف باتاب گیریم حقیقت اخذ این
بر معنی پنجم می آید (اردو) وہ مقام جہاں آفتاب ہمیشہ طلوع رہتا ہے اور غروب
نہیں ہوتا۔ نسار کا ضد جہاں ہمیشہ رات رہتی ہے اور آفتاب طلوع نہیں ہوتا یا
پہاڑوں کی بلندی کی وجہ سے دھوپ کم آتی ہے یا نہیں آتی۔

(۵) بتو۔ بقول جہانگیری ورشیدی وجامع وناصری وسراج با اول وثانی مفتوح
بمعنی مشرق وبقول برہان مقابل مغرب۔ مؤلف عرض کند کہ تو بالفتح بقول

برہان بمعنی تابست کہ تابش آفتاب و امثال آں باشد۔ پس فارسیان بای مصاحبت
دراوّلش آوردند و برای مشرق استعمال کردند معنی لفظی ایں باتاب و تاب دارندہ
و کنایہ از مشرق دیگر ہیچ (اردو) مشرق بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ جای
شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ۔ طلوع ہونے کا مقام۔ سورج نکلنے کی جگہ۔ مغرب کا
نقیض۔ دیکھو بابل کے دوسرے معنی۔

(۶) بتو۔ بقول جامع بفتح اوّل وضمّ ثانی دبّہ روغن صاحب موید نسبت ایں گوید
کہ بالفتح والکسر است۔ صاحب برہان متفق با موید۔ صاحب غیاث بر دبّہ گوید کہ
صحیح بالفتح است و بالضّم خطا ست بمعنی ظرف چرمین کہ اکثر دراں روغن پر کنند
صاحب منتخب ہم ذکر ایں کردہ فرماید کہ ظرف روغن است **مؤلّف** عرض کند کہ
مجاز معنی سوم باشد کہ دبّہ ہای چرمی در عجم و عرب و ہند مشابہ قیف باشد بالعکس
یعنی حصہ بالائی آں تنگ و حصہ پائینش فراخ۔ پس فارسیان مجازاً دبّہ روغن را
ہم بتو گفتند (اردو) کُپّا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چمڑے کا پھولا ہوا
چھوٹے منہ کا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھتے ہیں اور اُسے اونٹ کے چمڑے سی
بناتے ہیں۔ دبّہ۔

بتوارک بقول جہانگیری جاہی باشد کہ غلّہ دراں مدفون سازند۔ صاحبان
برہان و سروری وغیرہما ہمیں معنی بہ (بتوراک) نوشتہ اند کہ بتقدیم و تاخیر رای مہملہ
والف می آید و ما تحقیق ایں ہمہ را انجا کنیم سہ (اردو) دیکھو بتوناک۔

بتواز بقول برهان بر وزن
شهباز آرامگاه و نشیمن باز و شاهین
و امثال آن صاحب ناصری گوید که بدواز
بدال مهمله عوض فوقانی هم آمده که بمعنی
نشیمن کبوتر و باز باشد که دو چوب برزین
فرو برند و چوبی برز بر آن نهند و آنرا آده
نیز گویند. و [illegible] بمعنی مطلق آرامگاه هم
(شمس فخری ۵۲) ملا سیف و تیم خسرو شاره
حشم که هست اهل جهان را جناب او بتواز
صاحب موید بحوالهٔ زفانگویا ذکر معنی اول
کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید
که مشهور بهای فارسی است. و هم او بر پتواز به
بای فارسی فرماید که آنرا آده نیز گویند و فرق
کند که پتواز برای جانوران شکاری و آده
برای کبوتران بیشتر مستعمل و فرماید که بعضی به
بای تازی و بعضی به رای مهمله نوشته اند تهی
تصحیف است و نیز گوید که بعضی بمعنی مطلق
آرامگاه و جای نشستن گفته اند و این غیر متعارف
و مشهور است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که
بت بمعنی مرغابی بجایش گذشت و وار به
رای مهمله بقول برهان بمعنی لیاقت چنانکه
شاهوار و گوشوار و الخ (پس. توار به موحده
اول و رای مهمله در آخر بمعنی جایی که لایق
مرغابی است و مجازا لایق مرغان و کنایه
از آده. پس رای مهمله بدل شده به زای هوز
چنانکه انبرآن و انبزآن این است حقیقت
بتواز که خان آرزو تصحیفش شمارد و کار از
تحقیق ندارد چیزی که اصل است آن را
تصحیف گفت و حقیقت ماخذ [illegible] و پتواز
بباى فارسی که می آید مبدل این چنانکه تب
و تپ ([illegible] تب و [illegible] تپ) و هرچه تفریق در
بتواز و آده کند بعکس حقیقت است که آده
برای جانوران شکاری است و بتواز مرادفش
و آده برای کبوتران اصلا مخصوص نیست و آنچه

معنی دوم را غیر متعارف فرماید سند شمس فخری
چشمش کشاید حتی دوم مجاز معنی اوّل باشد د
اس محقق مباد که بتّ واز که به دال مهمله عوض
فوقانی نیز آید مستدل اینست چنانکه تتبّره و

دتبوره وزرتشت وزردشت (اردو) (۱) اژد ابقول
آصفیه ہندی - اسم مذکر - وہ بیٹھک جو ایک آڑی
اور سیدھی لکڑی باندھکر دست آموز جانوروں کے واسطے
بنا دیتے ہیں (۲) آرام اور راحت کا مقام - مذکر -

بتوخت بقول برهان بر وزن بسوخت بمعنی توختن است یعنی جمع کرد و بیند وخت و ادا کرد و گذارد - اعم از اینکه بناز باشد یا قرض و دین و امانت و بمعنی کشید و فرو برد که از کشیدن انتقام و فرو بردن چیزی در جای باشد - صاحب ناصری به نقل برهان فرماید که توختن بمعنی کشیدن و آن را توزیدن نیز گفته اند و برین قیاس توخت و توخته خان آرزو در سراج بنقل قول برهان گوید که تحقیق آنست که بای موحده زائد است که در او کل افعال و مصادر زیاده کنند و این لفظ را از لغات اضداد شمرده اند **مؤلّف** عرض کند که ماضی توختن را با بای زائده ضرورت نداشت که در ردیف بای موحده جا دهند ذکر مصدر برای همه مشتقاتش کافی بود - صاحب برهان توخت را هم بجای خودش نوشته و توختن را هم نمیدانیم که درین تکرار چه مصلحت اندیشید - اکنون ناگزیر است که ما حقیقت ماخذ معانی مصدر این را هم درینجا بیان کنیم - ماخذ این توز است که بضم اوّل بمعنی تاخت و تاراج می آید و از همین اسم مصدر است تا مصادر وضع شد (۱) توریدن و (۲) مخفّفش تزیدن بضم اوّل و کسره دوم و (۳) توختن که زای هوز توز را به خای معجمه بدل کردند چنانکه فراز و فراخ و پس از آن بزیادت علامت مصدر تن در آخرش مصدری ساختند

ومعنی حقیقی این ہرسہ مصدر (۱) تاخت وتاراج کردن است - صاحب موارد ذکر این معنی کرده وصاحبان بحر وبرہان اینمعنی را در توختن ترک کردند و (۲) بمعنی فراہم آوردن و اندوختن واین مجاز معنی اول ست (حکیم نزاری قہستانی سہ) خلقی زبذل شاملت ارزاق توختہ ؛ جوقی زعدل کاملت آرام یافتہ ؛ صاحبان موارد وبحر وبرہان ذکر این معنی کرده اند و (۳) بکشیدن وکشیدن چون - کینہ توختن - واین ہم مجاز معنی اوّل است وہر سہ محققین بالا ذکر این کرده اند (حکیم خاقانی سہ) از پی کین توختن از خصم تو ؛ آب زره دارد وآتش سنان ؛ و (۴) فروکردن وفروبردن چون خار توختن واینہم مجاز معنی اوّل است کہ در تاخت وتاراج اینہمہ صعوبتہا واقع شود وجا دارد کہ این را بہ معنی ہشتم متعلق کنیم (حکیم سنائی سہ) خلق اگر در تو توخت ناگہ خار ؛ تو گل خویش از و دریغ مدار ؛ ہرسہ محققین بالا ذکر این کرده اند و (۵) گذاردن وواپس دادن واداکردن چون وام توختن ونماز توختن - شک نیست کہ این را از معنی اوّل ہیچ تعلق نیست ودرینجا توختن مبدّل دوختن است کہ بمعنی اداکردن می آید - اعم ازینکہ قرض و وام باشد یا نماز دال مہملہ بدل شد بہ فوقانی چنانکہ زردشت وزرتشت (رضی الدین نیشاپوری سہ) ایا ستوده بزرگی کہ وام شکر ترا ؛ زبان بندۂ تو توختن نمی داند ؛ (حکیم سوزنی سہ) خوش بخندید ومرا گفت بدین زر نشود ؛ نہ ترا ساختہ کار ونہ مرا توختہ وام ؛ و (۶) بقول برہان وبحر وموارد خواستن - صاحب موارد سندی کہ از اسدی پیش کرده از آن بوضوح نمی پیوندد کہ اینمعنی متعلق بمعنی سوم است وہو ہذا (سہ) بہ تیغ وسنان ہر کجا کینہ توخت ؛

گہی دل درید و گہی سینہ دوخت مؤ و (۷) بقول ہرسہ محققین بالا بمعنی جستن بالضم و اینہم مجاز معنی اوّل است و (۸) بقول ہرسہ محققین بالا بمعنی دوختن و ماخذ این ہم معنی ہنجم کہ مشتت کہ مبتدل است و (۹) بقول موار بمعنی فرارسانیدن و این من وجہ تعلق بمعنی ہنجم باشد بالجملہ ہرقدر معانی کہ درین مصدر است در ماضی مطلقش ہم کہ زیر بحث ست ، باشد (اردو) توختن کا ماضی مطلق اس کے تمام معنون پر شامل یعنی (۱) تاخت و تاراج کیا ـ لوٹا (۲) فراہم کیا ـ جمع کیا (۳) کھینچا ـ لیا (۴) چبھویا (۵) ادا کیا ـ واپس دیا (۶) چاہا (۷) رفو کیا (۸) سیا (۹) پہنچایا ـ

بتوراک بقول سروری بحوالہ فرہنگ وبقول رشیدی (۱) بمعنی چاہی باشد کہ غلہ در آن پنہان کنند و مدفون سازند ـ صاحب جہانگیری ہمین لغت را بقلب بعض بتارک نوشتہ ولیکن حوالہ سروری دلیل آنست کہ غلطی کتابت جہانگیری باشد کہ جہانگیری و فرہنگ ہر دو یکی است صاحب برہان صراحت کند کہ بفتح اوّل وثانی مضموم بواو رسیدہ و رای بی نقطہ بالف کشیدہ و بکاف زدہ چاہی باشد کہ غلہ و امثال آن دران کنند و خلاشہ و خاک بر بالای آن ریزند و (۲) بمعنی دف و دائرہ ہم آمدہ و فرماید کہ بمعنی آخر بتقدیم تای قرشت بر بای ابجد ہم صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ این را بفارسی گوری نیز گویند بکاف فارسی زیرا کہ گور ماند کہ قبر باشد و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت دوم فرماید کہ این خطاست و تصحیف در لفظ و معنی و بتوراک بتقدیم فوقانی بمعنی طبلے کہ مرغان دارند برای رمانیدن مرغان **مؤلف** عرض کند کہ وضع لغت ترکی نژاست ولیکن محققین ترک ازین ساکت و بعض محققین صراحت فارسی کردہ اند مرکب یافتہ می شود ولیکن اجزای ترکیبش

متحقق نمی شود چاره نیست جز این که اسم جامد گیریم بمعنی دوم متحقق است به سند قول محققین اہل زبان ہمچون صاحبان جامع و ناصری قول خان آرزو نسبت تصحیف لفظ خطای اوست اگر تبورا به موحده اوّل اصل گیریم تبوراک بفوقانی اوّل قلب بعض است واگر ثانی الذکر را اصل گیریم اوّل الذکر را قلب بعض گیریم چنانکه باہون و مابون و انباخون و ابناخون و اغلده و انغده و افراز و افزار و اسطخر و اسطرخ مخفی مباد که بوک بمعنی اوّل لغتی است که می آید۔

(اردو) (۱) دکن میں کہو بالفتح اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں اناج اس غرض سے دفن کرتے ہیں کہ اس میں کھنگی پیدا ہو۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے کہو پہ فرمایا ہے کہ اسم مذکر غار۔ گڑھا۔ قصبات الہ آباد میں اسی کہو کو کہوں کہتے ہیں اور عموماً اردو میں کھتّا۔ صاحب آصفیہ نے کھتّا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر۔ وہ گڑھا جس میں غلّہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایام قحط میں گراں ہو کر بکے زمین دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے۔ کھتّی۔ نہان خانہ۔ مطمورہ۔ (۲) ف۔ دائرہ۔ مذکر۔ دیکھو تا۔

بتوک بقول سروری بحوالہ نسخہ حسین وفائی بتای قرشت بر وزن قبول طبقی چوبین بر مثال دف که بقالاں دارند و اجناس دراں کنند استاد منجیک ؎ من فراموش نکردستم و کی خواہم کرد آں بتوک جو و آن تابہ ... ستان ترا تو فرماید که بتقدیم تا بر بانیز بنظر رسیده صاحبان برہان و جامع ہم ذکر ایں بفتح اوّل و ثانی مضموم کرده اند **مؤلف** گوید که مرکب است از بت و واو نسبت و کاف زائد چنانکه زلو و زلوک و پرستو و پرستوک معنی لفظی این منسوب به مرغابی دبط و کنایه از ... و کشتی مذکوره بالا و آنچه به فوقانی اوّل و موحده دوم به ہمین معنی می آید قلب بعض است چنانکه باہون و مابون و اسطخر و اسطرخ (اردو) ... مذکر یا کشتی مؤنث جس میں بقّال اجناس فروختنی کو رکھتے ہیں

بتوہ بقول شمس لغت فارسی است بفتح واو فارسی ہندی ایست ترش ہندش چوکہ گویند بحوالۂ ابراہیمی بفتح یکم وضم دوم (۲) ابتوہ و در سکندری (۳) بمعنی خرمن **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و در ترکی زبان و لغات عرب و سنسکرت ہم یافتہ نمی شود نمیدانیم کہ لغت کدام زبان است و مقصود از واو فارسی چیست صاحب شمس دانا بہ بی تحقیقی کار گیرد اعتبار را نشاید۔ فارسیان این را بمعنی اول ترشہ بای و بعضی ترشہ و تروشہ و ترشک خوانند (کذا فی النفائس) و تعریف این بجای خودش آید۔ **اردو** (۱) دیکھو سرخ پا سے (۲) انبوہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ ہنگامہ۔ ہجوم۔ جمگھٹ۔ بھیڑ۔ (۳) خرمن۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کھلیان۔ انبار غلہ۔ وہ غلہ کا ڈھیر جس میں ابھی تک بھس نہ نکالا ہو۔

بتہ بقول سروری بر وزن پشہ سنگی باشد کہ بر روی آن چیزی صلایہ کنند و آن را بتو نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ با اول و ثانی مفتوح (۱) مرادف بتو بمعنی دوم و (۲) خشکہ پلاو۔ و آنرا بدہ نیز گویند صاحب رشیدی ہم بانش و صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ بمعنی اول با ثانی مشدد نیز آمدہ و صاحب جامع بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳) بتشدید ثانی بمعنی علامت و نشانہ نیز آمدہ صاحب مؤید بمعنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ این لفظ مشترک است در فارسی و ہندی غایتش در ہندی بارا بہ تغیر مجہول مخلوط بہ ہا خوانند و آن تلفظ مخصوص ہند یاست و بتہ اعم است از خشکہ چرا کہ خشکہ ہمان برنج را گویند کہ بعد از پختن آب را دور کنند و بتہ مطلق است خواہ آب آن را دور کنند خواہ نکنند۔ و بتہ غذای مردم بنگالہ و کشمیر است بنا بر کثرت شالی در ہر دو ملک و اغلب کہ بہطہ معرب بتہ ہندی است و بمعنی سنگی کہ بدان دارو و غیرہ سایند و بدینمعنی ہم

مشترک است در فارسی و ہندی (الخ)، صاحب
سخندان می فرماید کہ بمعنی دوم در سنسکرت بہات
باشد و بزبان برنج بہات و بہتہ بمعنی خشکہ **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی اوّل بہ تخفیف مفرّس دانیم کہ
فارسیان بہ تخفیف تشدید فوقانی آوردہ اند و بہ تشدید
لغت سنسکرت ہست کہ در فارسی مستعمل شد نسبت
معنی دوم عرض می شود کہ ترجمہ خشکہ در سنسکرت
بقول ساطع بہات است و بہاتا روزینہ کہ بہ
لشکریان دہند و بہتہ مراد خشکہ. فارسیان بہات
مفرّس کردہ بہ تخفیف ہای دوم والف سوم و برنگ
ہای ہوز در آخر بتہ و برای خشکہ پلاؤ استعمال کردند
کہ مقصود شان از برنج باگوشت و روغن پختہ و
مخلوط است نہ خشکہ خالص آنچہ خان آرزو در تعریف
خشکہ و بتہ فرق ظاہر کردہ ہر دو را برنج پختہ محض
قرار می دہد تسامح و کم غوری اوست بتہ در مبتدا آن
بنا کہ بجایش گذشت پلا و باگوشت و روغن باشد
نہ خشکہ و بہات نسبت معنی سوم عرض می شود کہ
این ہم مفرّس است کہ فارسیان لغت ہندی پتا را
کہ بقول ساطع بفتح اوّل و تخفیف دوم بمعنی سراغ
و نشان بود بہ تبدیل ہای فارسی بعربی (چنانکہ
تپ و تب) و تبدیل الف با ہای ہوز (چنانکہ پاسا
و پاسہ) و تشدید فوقانی مفرّس کردہ بہمان معنی
استعمال کردند (اردو) (۱) دیکھو بتو (۲) دیکھو پتا
(۳) پتا بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر. نشان
سراغ. کھوج.

بتہ کار وارسیدن مصدر اصطلاحی. بقول ...
دریافت حقیقت کار و ادراک نفس الامر **مؤلف**
عرض کند کہ این کنایہ باشد. محقق محترم معنی حاصل
بالمصدر بیان کرد مقصودش معنی مصدر است یعنی رسیدن
دریافت حقیقت کار کردن و از حقائق کار واقف شدن
(اردو) ہر کام کی تہ کو پہنچنا. صاحب آصفیہ نے
(تہ کو پہنچنا) کا ذکر فرمایا ہے. کسی بات کے مغز کو پہنچنا
اصل مطلب دریافت کر لینا حقیقت کو پہنچنا. منشا
کو پہنچانا.

بتیا بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی و تحتانی بالف کشیده بمعنی سینه باشد. و آنرا بالعربی صدر گویند و بکسر اول هم آمده. صاحب ناصری نقل نگارش وصاحب جامع وخان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که فرس است که بتیا بکسر اوّل و دوم بقول ساطع هنت بمعنی تدرت است بمعنی مرد خورد اندام و آنکه قامتش بقدر یک وجب بود فارسیان بتصرف خفیف در اعراب برای سینه استعمال کردند جا دارد که اسم جامد فارسی زبان کریم بلیکن بمعنی سنت متقاضی آن نیست والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) سینه بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. چهاتی. صدر. اسلحه

بتیار بقول سروری بتای قرشت بوزن اسرار (۱) بمعنی رنج و مشقت باشد (ابو الفرج ۵) بوزن عدش میزانهای ظلم سبک تو بعون رایش بتیار ای دهر سلیم تو. صاحب برهان گوید که بالکسر بمعنی اوّل ونیز (۲) بمعنی شیشهٔ قاروره بیمار را نیز گویند و بفتح اوّل (۳) به چیزی که در نظر زشت و قبیح نماید. صاحب ناصری نقل نگارش صاحب جامع این را مرادف بتیاره بزیادت های هوز در آخر گوید و بذکر معنی اوّل دوم وسوم فرماید که (۴) بمعنی غول بیابانی و دیو نیز **مؤلف** عرض کند که بتها در سنسکرت بقول ساطع بکسر اوّل وفتح دوم بمعنی درد وغم آمده در فارسی زبان به تحتانی بدل شود چنانکه شاهگان و شایگان و رای هله در آخر زائد هم آید چنانکه شن و شنار پس جادارد که این را مفرس گیریم بمعنی اوّل و دیگر همه معانی مجاز آن وجا دارد که اسم جامد فارسی قدیم گیریم به همه معانی تصرف در اعراب نتیجهٔ لب ولهجهٔ فارسیان است وبس (اردو) (۱) رنج بقول آصفیه فارسی. اسم مذکر. دکه. درد. غم. محنت. بیماری (۲) قاروره کا شیشه. مذکر (۳) ایک بهت چیز جو نظر میں بری معلوم هو. بری صورت. بدصورت. مونث (۴) غول بیابان بقول آصفیه

فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان - آتش (ص) میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے ❊ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیاباں بن گیا ❊

بتیاره بقول برہان بکسر اوّل و فتح خامس (۱) رنج و محنت و (۲) بلا و آفت و بفتح اوّل (۳) ہر چیز که مردمان آنرا دشمن دانند و (۴) ہر صورتی که در نظرہا زشت و قبیح نماید و (۵) غول بیابانی و دیو را نیز گویند صاحب جامع این را مرادف بتیار گوید که گذشت صاحب ناصری فرماید که بمعنی بتیاره ہر چیزی مہیب مکروه که دلیر و بی اختیار بر کسی آید خواه حادثه زمانه و خواه دبلیّه فلک و حکم قدر و خواه جانور (انوری ط) چو لطفش آید بتیارهٔ زمانه ہبا است ❊ چو قہرش آید اقبال آسمان ہدر است ❊ (سید ذوالفقار شروانی ط) ای خواجه که سرعت ساعّی عزم تو از بتیارهٔ تحرک باد بزان و ہد (وله ط) گردش افلاک با بتیارهٔ حکمش خجل ❊ صورت تقدیر در آئینه علمش عیان ❊ و فرماید که بمعنی زشت و مہیب آمده (فردوسی ص ۳۴۵) جہانی بران جنگ نظاره بود ❊ که آن اژدہا جنگ بتیاره بود ❊ باز فرماید که ہمه این معانی صحیح است و در پارسی متداول و این لغت در اصل (بدیاره) بود یعنی رفیق بد و زشت و مکروه دال و تا بیکدیگر تبدیل یابند (چنانکه زردشت و زرتشت) و گوید که بمعنی غول بیابانی در برہان آورد و این نیز ازان قبیل است و اینقدر را فزاید که بتیره نیز بمعنی مکروه طبیعت است که بجایش می آید ❊ بخیال مؤلف مخفف و بدل این صاحب مؤید نذکر معنی اوّل و دوم بجواله لسان الشعرا فرماید که بتقدیم تحتانی بر فوقانی ہم آمده **مؤلف** عرض کند قلب بعض باشد چنانکه مآبون و بآمون و بتحقیق مؤلف (۶) بمعنی فکر و تردد ہم آمده که مجاز معنی اوّل است (فردوسی ص) نیاید زما با قضا چاره ❊ نه سودی کند ہیچ بتیاره ❊ بخیال ما اگر ماخذ بتیاره را که گذشت صحیح دانیم ہای ہوّز در آخر این زائد است و اگر ماخذ این را بیان کرده صاحب ناصری را

گیریم بتیار کہ گذشت بہ تخفیف ہا مخفف ایں باشد و اما قول اقوی من الثانی بالجملہ معنی اول اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز آں و آنکہ در بعض معانی ایں و بتیار اختلاف است نتیجہ محاورہ باشد (اردو) (۱) دیکھو بتیار کے پہلے معنی (۲) بلا و آفت۔ مونث (۳) ہر برتی چیز جس کو انسان اپنا دشمن خیال کرتے ہیں۔ مونث (۴) دیکھو بتیار کے تیسرے معنے بصورت مونث (۵) غول بیابان دیکھو بتیار کے چوتھے معنے۔ نکر۔ مذکر و مونث۔ تردد۔ مذکر۔

بتیرا بقول صاحب شمس بضم اول و فتح دوم لغت فارسی است بمعنی آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ تسامح اوست کہ لغت عرب را فارسی گفت و ایں بقول محیط المحیط لغت عرب است بہ ہمیں معنی۔ (اردو) دیکھو آفتاب۔

بتیغ چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بریدن است (ناظم ہروی ۵) گر بتیغ شدم بخون کشیدہ مرا ٭ و رشمع شدم بہ تیغ چیدند مرا ٭ سیلی خور زہر خشک دستم گوئی ٭ از خاک تیمم آفریدند مرا ٭ **مؤلف** گوید کہ بریدن بمقراض نہ محض بریدن ٭ چیدن تقاضای ایں معنی می کند و ایں کنایہ باشد مرادف مقراض زدن و کردن کہ بقول نفائس بہمیں معنی آمدہ (اردو) کترنا۔

بتیغ در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر گذشتہ شدن **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد۔ معاصرین عجم بہ زبان دارند (اردو) مارا جانا۔

بتیغ و کفن بزیر علم رفتن مصدر اصطلاحی بقول انند تن بمرگ دادن (امیر خسرو ۵) جاں دید چو خونریزی سلطان خیالش ٭ بستہ کفن و تیغ بزیر علمش شد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد سند پیش کردہ محقق ہند تنہا معنوی است نہ لفظی اگر از ہمیں سند مصدر لفظی و معنوی پیدا کنیم (تیغ و کفن بستہ بزیر علم شدن) باشد (اردو) موت پر آمادہ ہونا۔

بتیلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی فتیلہ و ہم او بر فتیلہ گوید کہ لغت عرب است

ماخوذ از فتل بالفتح که بمعنی تافتن و تابیدن و بتقدیم لام خطاست و غنچه از تشبیهات اوست و بلفظ تافتن و سوختن و کردن و نهادن مستعمل مؤلف عرض کند که مبدل است که فا بموحده بدل شود چنانکه زفان ... صاحب برهان به پلیته که به بای فارسی و لام تحتانی و فوقانی و های هوز می گوید که معرب ... است رالخ بخیال ما فتیله اصل است که ماخوذ است از فتل و بتیله مبدل و مفرس که زیر تعریف ... ست و پلیته که می آید مبدل و قلب بعض فتیله که تا به بای فارسی بدل شد چنانکه فیل و پیل ... را مقدم کردند بر فوقانی - دیگر هیچ -

موحده با جیم عربی

بج بقول سروری بحواله تحفه بفتح باد ا) اندرون دهان ز شمس فخری ۹ ابی مدحت تو هر که زبان را بکشاید ؛؛ دندانش کند چرخ برون یک بیک از بج ؛؛ و بحواله فرهنگ گوید که بضمّ با و جیم فارسی بهمین معنی آمده صاحبان رشیدی و مؤید و جامع و ناصری و برهان و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که بج بقول منتخب بالفتح و تشدید جیم شگافتن ریش - و جادارد که فارسیان به تخفیف برای گوشت گرداگرد دندان استعمال کرده باشند که اندرون شگاف دهان است و همین را در فارسی جای دندان گویند و بلغت عرب لثّه که بدندان چسپیده باشد و صاحب منتخب بر لثّه فرماید که گوشت گرداگرد دندان است اندرین صورت بالفتح و مفرس باشد و جادارد که مبدل تز گیریم که به زای هوز آخر بالفتح بمعنی زمین و پشته بلند می آید فارسیان زای هوز را به جیم عربی بدل کرده بمعنی لثّه استعمال کردند که مانند پشته بلند است در دهن چنانکه سوز و سوج والله اعلم بحقیقة الحال و لیکن محققینی که به تعریف این اندرون دهان را آورده اند پی به حقیقت نبرده اند که سند شمس فخری هم

ستقاضی معنی بیان کردہ ماست (اردو) مسوڑا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ گوشت جس میں سے دانت نکلتے ہیں۔ دانتوں سے اوپر کا گوشت۔ لثہ۔ جاے دنداں۔ گوشت بن دنداں۔

(۲) بج۔ بقول سروری بمعنی پیش سر دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اوّل است و باعتبار محقق صاحب زبان بدون سند ہم ایں معنی را تسلیم تواں کرد و مقصودش از پیش سر غیر از جبین نباشد کہ آنہم مثل پیشتہ بلند باشد و من وجہ متعلق از ماخذ کہ بر معنی اوّل گذشت (اردو) پیشانی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ ناصیہ۔ ماتھا۔ جبین۔

(۳) بج۔ بقول سروری بحوالہ سامی و بقول برہان و جامع گوشت روی باشد نزدیک بہ کنارہ لب مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد طرز تعریف محققین بالا حقیقت معنی را در خفادارد معلوم می شود کہ ہماں لثہ را کہ بر معنی اوّل گذشت بیان کردن می خواہند و قوت بیان ندارند اگر چنیں نہ باشد پس گوشت روی نزدیک کنارہ لب چہ باشد خسار باشد یا گوشتی کہ دنداں در و قائم است یعنی ہماں لثہ۔ ہر چہ پیش ماست سند استعمال شمس فخری است کہ بر معنی اوّل نقل کردہ ایم و ازاں معنی لثہ بخوبی پیدا می شود وای بر سروری و جامع کہ از انہم نتیجہ کہ حقیقت معنی را بآئینی بیان نہ کردند کہ خوانندہ خوش بفہمد و تحقیق ما ہمیں قدر است کہ در بیان معنی اوّل سکنری خوردہ اند (اردو) دیکھو بج کے پہلے معنے۔

(۴) بج۔ بقول سروری بمعنی آب وزہاب و ہم او بحوالہ فرہنگ گوید کہ پالایش آب و شراب و امثال آں و صاحب برہان بر زہاب فرماید کہ تراوش آب باشد از کنار رود خانہ و چشمہ و تالاب و امثال آں و موضع چشمہ یعنی جائیکہ آب از انجامی جوشد خواہ زمین باشد خواہ شگاف سنگ

وآبی کہ قعرش پیدا نباشد وچشمۂ کہ ہرگز نہ ایستد وپیوستہ رواں باشد وہم او برتیج گوید کہ بمعنی
زہاب وپالایش آب وشراب وامثال آں وماخذ برہان فرہنگ جہانگیری است وصاحب
ناصری نقل نگار برہان وصاحبان جامع ورشیدی وسراج بر پالایش آب وشراب قناعت
کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلندی آب از کنارہ رود خانہ وچشمہ وتالاب وامثال
آں یا بلندی شراب از شیشہ وغیر ذلک باشد کہ از جوش آب وشراب پید اشود۔ طرز بیان سروری
درست نیست تراوش غیر از پالایش باشد کہ پالایش بلندی آب است از کنار رود وچشمہ وتالاب
ودیگر ظرف آں چنانکہ می از قدح وشیشہ وتراوش نتیجہ آں یعنی چوں آب وشراب پالایش کند
می چکد۔ پس در معنی پالایش تراوش را داخل کردن دور از نازک خیالی است وماخذ ایں کہ بایشتہ
بلند تعلّق دارد چنانکہ بمعنی اوّل گذشت متقاضی پالایش است نہ تراوش وانچہ صاحب
سروری در معنی ایں مجرد آب را داخل کردہ است ہیچ تعلّق از پالایش ندارد اگر باعتبار قولش
کہ صاحب زبان است ایں معنی را معتبر دانیم جزیں نیست کہ مجاز معنی پالایش گیریم (اردو)
ابال بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ جوش۔ اپھان (رائج) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ وہ ابال
جو تالاب یا ندی یا چشمہ وغیرہ سے پانی بوجہ کثرت ابلتا ہے یا شراب قدح اور شیشہ وغیرہ سے جوش
کی وجہ سے ابلتی ہے اور بلحاظ معنی آخر الذکر دیکھو۔ آب۔

(۵) بج۔ بقول جہانگیری با اوّل مضموم بُزرا گویند کہ برادر گوسفند است وبعربی معز خوانند۔
صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکرش کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ مبدل
بز است کہ جیم بدل زای آید **مؤلف** عرض کند کہ باخیال خان آرزو اتفاق داریم کہ زای ہوز

بدل می شود به جیم عربی چنانکه سوز و سوج (اردو) بکرا - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - بز - بوک

(۶) بج - بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اول مکسور برنج است که بعربی ارز گویند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است یا مخفف برنج که رای مهمله و نون را حذف کردند (اردو) چاول - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - برنج - ایک سفید غله کا نام

بجا | بقول بهار - ترجمه بموقع چون حرف بجا و بوسهٔ بجا است (صائب ؎) کی ره بوسه باآن کنج دهن خواهد برد ٭ سرگرانی که ز من حرف بجا نشنید است (وله ؎) دیوان ما و خود را مفگن بروز محشر ٭ در عذر خشم بیجا یک بوسه بجا ده ٭ (ظهوری ؎) بیجا است التفات تو بغیر فزوناست ٭ برخیرگی شور و ز طعن بجا بترس ٭ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی برجا و درست است خلاف بیجا و مزید علیه همین است بجای که بزیادت تحتانی در آخری آید و تکمیل این بهدنگا کنیم (اردو) بجا - بقول آصفیه - فارسی - جلسے - ٹھیک - درست - سچ - بے شک - راست صحیح

بجا آمدن | مصدر اصطلاحی - بجای خویش رسیدن و برجای مناسب رسیدن و فعل درست کردن (صائب ؎) نکشی پای خود از کلبهٔ صاحب هرگز ٭ گر بدانی که چه مقدار بجا می آئی ٭ (اردو) موقع پر آنا - مناسب مقام پر آنا - درست کام کرنا - اچھا کام کرنا

بجا آوردن | مصدر اصطلاحی - بقول سراج واننده و بجر (۱) شناختن و دانستن و (۲) بفعل آوردن چیزی چون تسلیمات و بندگی و جز آن - صاحب شمس ذکر (بجا آوردن) بمعنی معلوم کرد - کرده - **مؤلف** گوید که ماضی مطلق همین مصدر است بمعنی اول و بمعنی دوم نیز مستعمل - صاحب هفت همین مصدر را بزیادت تحتانی زائد بعد الف سوم یعنی (بجای آوردن) به همین دو معنی آورده طالب سیدمنت تو اول می باشم (انوری ؎) طاعت بادشاه وقت

ہر کہ در بندگی بجا آرد ﴿اردو﴾ (۱) پہچاننا۔ جاننا (۲) بجالانا۔ بجانا۔ بقول آصفیہ۔ فعل متعدی تعمیل حکم کرنا۔ انجام دینا۔ انصرام کرنا۔

(الف) بجا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) از ناتوانی از پا افتادن عموماً و (۲) باز گشت بیماری خصوصاً (وحشی ۵۱) در ہوای گلشن صدرہ چو مرغ بستہ بال ﴿کردہ ام آہنگ پرواز﴾ بجا افتادہ ام ﴿شفائی ۵۲﴾ خستۂ درد محبت را سر بہبود نیست ﴿بارہا بہ گشتہ و دیگر بجا افتادہ است﴾ (ولہ ۵۳) خستہ جانی کہ بتدبیر تغافل بہ شدہ باز پرہیز نکردست و بجا افتادہ است ﴿صاحب بحر بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم باز گشت بیماری گوید۔ بہار ہمیں سند آخر شفائی را ....

(ب) بجا افتادن بیمار آ... از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بمعنی اوّل درست است و (ب) صاحب فراش شدن پس از (الف) معنی دوم پیدا کردن قابل نظر است و جا دارد کہ بجایش (۲) معنی بجای خود آمدن قائم کنیم کہ بر (بجا افتادن عضو) می آید۔ و نیز معنی حاصل بالمصدر بر مصدر آوردن شعار قانون دانان زبان نہ شد و بیمار را در معنی دوم (الف) شریک کردن صحیح نباشد ﴿اردو﴾ (الف) (۱) گر پڑنا (۲) اپنی جگہ پر آ جانا (ب) صاحب فراش ہونا۔ یعنی بیمار کو ناتوانی سے اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ نے (صاحب فراش) پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر وہ بیمار جو بستر سے نہ اٹھ سکے وہ مریض جس کی بستر سے کمر لگ گئی ہو۔

بجا افتادن عضو از جا رفتہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند۔ بجا آمدن عضو مذکور **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (از جا رفتہ) را در مصدر اصطلاحی داخل کنیم مجرّد (بجا افتادن عضو) برای این معنی کفایت کند (اشرف ۵۰) رود از حب وطن آدم خاکی سوی خاک ﴿عاقبت عضو ز جا رفتہ بجای افتد﴾ ﴿اردو﴾ سرکے ہوئے عضو کا جگہ

بجاخالی فلان رفتن مصدر اصطلاحی

صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر این کرده فرماید که در ولایت ایران رسم است که هرگاه عزیزی بسفر می رود همان روز یارانش باهم اتفاق کرده می گویند که بجاخالی فلان رویم پس بمسکن او می روند و جای او را معمور میدارند (واقف بٹالوی ؎) گر نه پیکان یار فرماید ٭ که بجاخالی دلم آید ٭ و گوید که لفظ (فرماید) درین بیت بمعنی (آید) باشد که در فرمودن می آید **مؤلف** عرض کند که کم التفاتی محقق بلگرامی است که (بجاخالی آمدن) را (رفتن) قائم گردند و برخلاف ادعای اوست و تسامح اوست که فرمودن را بمعنی آمدن گرفته آنانکه بسند اشعار این معنی را گرفته اند بر محاورهٔ زبان فرس غور نکرده اند که لفظ اراده محذوف است و بحث کامل این بر (فرمودن) کنیم که محل آنست مخفی مباد که درین مصدر اصطلاحی یای اضافت حذف شده است و این محاورهٔ فارسیان است یعنی اصل این (بجای خالی آمدن) بود (اردو) خالی شده جگہ پر آنا۔ قدم کش ہونا۔

بجاگذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بہار و آنند بمعنی گذاشتن و رفتن (فغانی ؎) فرهاد رفت و کوه ملامت بجاگذاشت ٭ کار تمام ناشده در پیش ماگذاشت ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی رفتن اصلا نیست بلکه بمعنی گذاشته رفتن و جانشین خود کردن است. تسامح وارسته بود دیگران پیروی او کردند۔ فتامل (اردو) جانشین کرنا۔ اپنی جگہ پر چھوڑ جانا۔

بجال بقول سروری بجیم تازی بر وزن و معانی (۱) زگال آمده که انگشت باشد و بقول رشیدی و جهانگیری با اول مضموم (۲) اخگر صاحب برهان صراحت فرماید که اخگر کشته یعنی زغال و زغال افروخته یعنی اخگر صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع برا خگر کشته قانع خان آرزو در

سراج معنی زگال را صحیح داند مؤلف عرض کند که وضع لغت متقاضی آنست که سنسکرت باشد
امّا صاحب ساطع ذکر این نه کرده و عجبی نیست که از همین مادّه مصدر هندی (بجھانا) متعلق باشد اگر
ماخذ این همین باشد تائید محققین می شود که بمعنی اخگر کشته و زگال نوشته اند و اگر سند معنی دوم هم
بدست آید توانیم که مجاز معنی اوّل گیریم و جا دارد که اسم جامد فارسی زبان گیریم واللّٰه اعلم۔
آنچه صاحب برهان زغال افروخته را اخگر گفته بحث آں بر اخگر گذشت که در هر دو فرق است
(اردو) (۱) کوئلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اشتو (۲) دیکھو اخگر۔

بجاماندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر لازم بجا گذاشتن که گذشت (مخلص کاشی ؎) نخواهم که چیزی بجا ماند از من ٭ که دیگر رجوعی بدنیا ندارم ٭ (محتشم کاشی ؎) باز ما را جان باستقبال هجران می رود ٭ تن بجای ماند و دل همره جان می رود ٭ (صائب ؎) ز حیرانی بجا ماند است دل در سینه ام ورنه ٭ کجا با تابه تفسیده هرگز دانه می سازد ٭ مؤلف عرض کند که ما بجایش تصفیه معنیش کرده ایم (اردو) اپنی جگہ پر قائم رہنا۔

بجام عدل دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمه برهان و بحر و هفت و انند کنایه از بیش و کم نه دادن و باعتدال دادن۔ صاحبان مؤید و شمس ذکر این حاضر همین مصدر کرده اند (حافظ شیراز ؎) ساقی بجام عدل بده باده تا گدا ٭ غیرت نیاورد که جهان پر بلا کند ٭ مؤلف عرض کند که باید که (بعدل دادن چیزی) بهمین معنی قائم کنیم که بجایش می آید و سند حافظ متقاضی آنست۔ لفظ جام در مصرع اولش بضرورت باده باشد و اگر تخصیص را بر تعمیم پسند کنیم باید که (باده بجام عدل دادن) قائم کنیم۔ بخیال ما تعمیم بهتر است از تخصیص۔ (اردو) اعتدال سے دینا۔ کم نہ زیادہ۔

بجان آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)

ناخوش و بیدماغ شدن **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از بتنگ و بیزار شدن است (جیشی ؎) خوانم کس نمی پرسد اگر پرسد کسی حالم ؎ با وگویم غم ازآں قدر کہ من بجاں آید ؎ (ظہوری ؎) قسم بجان تو و جان ہر کہ زندۂ تست ؎ کہ بے رخ تو ظہوری زجاں بجاں آمد ؎ و (۲) بقول انند آمادۂ مرگ و قریب مرگ شدن (انوری ؎) جانان و لم از غمت بجان آمد ؎ جانم ز تو بر سر جہاں آمد ؎ و سند دوم ایمعنی بر بجاں آمدہ می آید کہ اسم مفعول ہمین مصدر است و بہ تحقیق ما (۳) کنایہ از مقبول جان شدن از قبیل بدل آمدن (ظہوری ؎) در حشر بروں گر بدر آیند ز دلہا ؎ آنہا کہ بجانہا بلطف نظر آیند ؎ حیف است از صاحب انند کہ (بجان آمدن) را بمعنی کشتن و بقتل آوردن نوشتہ و این فی الحقیقت معنی (بجان آوردن) است کہ آید۔

(اردو) (۱) ناخوش ہونا۔ بتنگ ہونا۔ بیزار ہونا (۲) جان سے بیزار ہونا۔ آمادۂ مرگ۔ قریب المرگ ہونا (۳) جان کے برابر سمجھا جانا۔

بجان آمدہ | اصطلاح۔ بقول بحر و انند ناخوش و بے دماغ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول مصدر گذشتہ شامل بر ہمہ معانیش (نظامی ؎) چہ بوسی زجان بجان آمدہ ؎ گلی در سموم خزان آمدہ ؎

(اردو) (۱) بیزار۔ ناخوش (۲) جان پر سے اُٹھا ہوا جان سے بیزار۔ قریب المرگ (۳) وہ شخص جس کو جان کے برابر سمجھیں۔

بجان آوردن | مصدر اصطلاحی بقول (سروری و جہانگیری در ضمیمہ) و بقول رشیدی و برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از کشتن (امیر خسرو ؎) گر صفی از خصم بجان آوری ؎ مردنہ گریزان آوری صاحب انند ذکر ہمیں سند گوید کہ دریں شعر بمعنی زبون و مغلوب کردن است **مؤلف** عرض کند کہ بہ اعتبار صاحبان سروری و جامع کہ از اہل زبان اند معنی کشتن را بہتر دانیم و بقول انند متعلق می شود بمعنی سوم و بلحاظ معنی مصرع دوم تعلق این

بمعنی اوّل خوش می نماید که بعد از کشتن اظہار
مردی داخل خود ستائی است از ینجاست که
حکم می دہد که بر زبان میار و (۲) بمعنی بتنگ آمدن
نیز - صاحب بحر گوید که ناخوش و بیدماغ کردن
(صائب ؎) گلعذار من برون از پرده بوی
خود میار تا بی قراراں را بجاں از آرزوی خود
میار تا **مؤلف** عرض کند که ذوق محاوره کا
واتفاق معاصرین اہل زبان برین است (۳)
بمعنی آماده مرگ و از جان بیزار و بتنگ کردن
متعدی معنی دوم بجان آمدن که گذشت (صائب ؎
آورد بجان مارا ہجراں ستمگارش تا ای مرگ
نمردستی آخر چه بلا داری تا (اردو) (۱) قتل کرنا
جان لینا (۲) بیزار کرنا - بتنگ کرنا (۳) جان سے
بیزار کرنا - مرنے پہ آماده کرنا -

بجان تو | مقوله - موحّده اوّل برای قسم (۲۲۲۰)
است بمعنی قسم بجان تو (ظہوری ؎) با گفتگوی
غیر زباں مرا چه کار تا پروای جان خویش ندارم
بجان تو تا (اردو) تیری جان کی قسم -

(۲۲۲۱) **بجان خواستن** | مصدر اصطلاحی - از قبیل بجان آمدن
و بجان و دل خواستن یعنی رغبت بجان کردن (انوری ؎
بالله که بجاں خدمت میمون تو خواہم تا وز لطف تو
دانم که مرا نیز تو خواہی (اردو) دل سے چاہنا -

بجان رسانیدن | مصدر اصطلاحی -
بقول بحر دانند مرادف بجان آوردن (صائب ؎)
برسانید بخاک قدم یار مرا تا که رسانید بجان این
دل بیمار مرا تا (اردو) دیکھو بجان آوردن -

(۲۲۲۲) **بجان رستن** | مصدر اصطلاحی - بفتح رای
مہمله محفوظ داشتن جان و حفاظت جان کردن
و جان بر شدن (انوری ؎) از چنین صید بر
مکش دندان تا زانتقامش بجان نخواہی رست تا
(دوله ؎) نان و آبش مخور که ہر که خورد تا ہرگز
از دست او بجاں نرہد تا (اردو) جان بچانا
جاں بر ہونا -

بجان رسیدن | مصدر اصطلاحی - بقول

بحر مرادف بجان آمدن مؤلف عرض کند که
مرادف معنی اول و دوم است و برای معنی سوم
مشتاق سند استعمال باشیم اگرچه خلاف قیاس نیست
(ظهوری ۵۱) بجان رسیده ام از زاهدان افسونی ؛؛
سری بصحبت رندان باده نوش کشم ؛؛ یعنی تنگ و
بیزار شدم (انوری ۵۱) در کوی غمت بجان رسیدم ؛؛
گفتم تو کجا و در چه کوئی ؛؛ یعنی بیباغ شدم (ظهوری ۵۲)
شکایتیم ز نامهربانی او نیست ؛؛ بجان رسیده ام
از دست مهربانی خویش ؛؛ (صائب ۵۲) اگرچه
هر نفسم گرد کاروان غم است ؛؛ بجان رسیده ام از
وضع بیمانهٔ خویش ؛؛ (اردو) دیکھو بجان آمدن
کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بجان رنجیدن | مصدر اصطلاحی۔ بسیار
رنجیده شدن و بدل رنجیده شدن و رنج مخفی داشتن
(ظهوری ۵) بجان رنجیده و دل می کند اثبات
نفی این ؛؛ نمی آید مرا ہیچ با وہ تازگی ہا لرد ؛؛ (اردو)
بہت رنجیدہ ہونا۔ دل میں ناخوش ہونا۔

(۳۳۴۴) **بجان زینهار یافتن** | مصدر اصطلاحی۔ پناه
جان یافتن و جان را بسلامت بردن (انوری ۵)
با دام تو بجز دلم سعی کرد لیک ؛؛ از لطف پستهٔ تو
بجان زینهار یافت ؛؛ (اردو) جان کو پناه ملنا۔
جان بچانا۔ جان بچنا۔

بجان کسی افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته و بحر و انند در صدد قتل او بودن (سالک یزدی
۵) خلق عالم خوش بجان یکدگر افتاده اند ؛؛ بر رخ
خود می کشند از کینه ها شمشیرها ؛؛ (اردو) جان کا لاگو
ہونا۔ بقول آصفیہ۔ جان کا خواہان ہونا۔ دشمن جان
ہونا۔ قتل کے درپے ہونا۔

(۳۳۴۵) **بجان کوشیدن** | استعمال۔ بدل و جان کوشش
کردن و سعی بلیغ نمودن (ظهوری ۵) روز و شب
در پاس دل با آنکه می کوشم بجان ؛؛ شاه دزد زلفش
آخر شاهکاری می زند (اردو) دل و جان سے
کوشش کرنا۔ سعی بلیغ کرنا۔

(۳۳۴۶) **بجان لرزیدن** | مصدر اصطلاحی۔ بسیار ترسیدن

وخوف جان کردن (صائب ؎) چوں چراغ صبحدم خورشید می لرزد بجان ٭ تا بیاض گردن سیمین او شد آشکار (وله ؎) بر نہال تو صبا دوش بجان می لرزید ٭ ایں زماں بار ور از میوهٔ ایوان شد ٭ (اردو) بہت ڈرنا خوف جان کرنا۔ خوف سے کانپنا۔

بجان واحد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ۔ تنہا و بنفسه و منفرداً **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست مشتاق شد استعمال می باشیم (اردو) تنہا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اکیلا۔ فرد۔ جدا۔ جریدہ مجرد۔ اکانت۔

بجای (۱) ہمان بجا کہ بجایش گذشت۔ تحتانی آخر زائد است ہمچوں پا و پای (۲) بمعنی بحق (شیخ شیراز ؎) تو بجای پسر چہ کردی خیر ٭ تا ہماں چشم داری از پسر و (۳) بمقام (وله ؎) عروس خاوری از شرم رای روشن او ٭ بجای خود بدزد از راه قیروان گیرد ٭ (۴) بعوض (کاتبی ؎) دل کہ تراست جایگہ پاک زغیر رفتہ ام ٭ ہم تو بیا کہ ہیچکس نیست بجای تو (صائب ؎) سپردہ جای تو ہر کس ز بزم بیرون رفت ٭ توئی بجای ہمہ ہیچکس بجای تو نیست (اردو) (۱) دیکھو بجا (۲) حق میں (۳) جگہ پر (۴) معاوضہ میں

بجای آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از کردن و بفعل آوردن و (۲) بمعنی شناختن و دانستن (گلستان سعدی حکایت دوم) سائر حکما از تاویل آں فرو ماندند مگر درویشی کہ بجای آورد و گفت ... صاحبان برہان و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہماں (بجا آوردن) کہ بدون تحتانی جارم بجایش گذشت (اردو) دیکھو بجا آوردن

(الف) **بجای خود** اصطلاح۔ بقول بحر۔ مرادف بجای خویشتن بمعنی لائق و در خور گویا ترجمہ وضع الشی فی محلہ است صاحب شمس ....

(ب) **بجای خود است** را بمعنی وضع الشی فی محلہ آورده و صاحب موید ذکر ....

(ج) **بجای خود بود** کرده فرماید کہ بمعنی وضع الشی

فی محلہ باشد وصاحبان ہفت وانند گویند کہ بمعنی (بروضع وآئین خود بود) وصاحبان ضمیمۂ برہان و بحر بذکر مصدرش ....

(د) بجای خود بودن می فرمایند کہ یعنی وضع الشئی فی محلہ مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (د) و (ب) امرِ او و مخفف ماضی قریب (د) و (ج) مضارع و ماضی مطلقش - پس تسامح محققین بالاست کہ در معنی ہریکی فرق نکردہ اند بالجملہ الف بمعنی (۱) برجای خود و (۲) فی محلہ یعنی برموقع و برمحل و (ب) (۱) برجای خود است و (۲) فی محلہ است یعنی برمحل و برموقع است و (ج) (۱) برجای خود می باشد یا برجای خود بود و (۲) برموقع و برمحل باشد و بود و (د) (۱) برجای خود بودن و (۲) وضع الشئی فی محلہ یعنی برموقع و برمحل و در خود مقام خود بودن آئین است نزاکت فرق ہریکی کہ بیک جا یک راندہ اند (اردو) الف (۱) اپنی جگہ پر (۲) موقع اور محل پر (ب) (۱) اپنی جگہ پر ہے (۲) برمحل اور موقع پر ہے (ج) (۱) اپنی جگہ پر ہے اور اپنی جگہ پر تھا (۲) موقع اور محل پر ہے اور موقع محل پر تھا (د) (۱) اپنی جگہ پر ہونا (۲) برمحل ہونا موقع پر ہونا -

(۲۳۴۶) (الف) بجای خویش (اصطلاح) (الف) (ب) بجای خویش آمدن بکسرِ اول وسکون دا و سعد و لہ مرادف (بجای خود) کہ گذشت و (ب) بمعنی حقیقی است یعنی بجای خود رسیدن و بمقام خود آمدن (ظہوری ۵) کردیم سعی ہا و نیامد بجای خویش ؎ سر را بہ ہمنشینی زانو گذاشتیم (اردو) (الف) - دیکھو بجای خود (ب) اپنی جگہ پر آنا -

بجای خویشتن اصطلاح - بقول بحر مرادف بجای خود مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (بجای خویش) است کہ خویش و خویشتن ہر دو بیک معنی می آید (اردو) دیکھو بجای خود

(۲۳۴۷) بجای رساندن استعمال - بمعنی حقیقی است یعنی رسانیدن بمقامی و بجدی رسانیدن (ظہوری ۵) بہت رفیقند ہاموں نوردان تا کہ آوارگی

بجائی رسانم (اردو) جگہ پر پہنچانا - مقام پر پہنچانا

بجای رسیدن | استعمال - صاحب آنند ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بمقام و منزل رسیدن (نظیری ؎)

آزادگان بجای رسیدند و ما ہنوز | نالان رہروان کہ گرد پس کاروان خورند

(اردو) جگہ پر پہنچنا - مقام پر پہنچنا - منزل پر پہنچنا -

بجای کسی چیزی کردن | مصدر اصطلاحی - خان آرزو در سراج گوید کہ در حق کسی کار کردن سند این از کلام سعدی بر معنی دوم لفظ (بجای) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ (بجای) بمعنی (حق) بجای خودش گذشت (اردو) کسی کے حق میں کچھ کرنا

بجای نگنجیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر کمال شادمانی نمودن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان گویند کہ او از شادمانی (در خود نمی گنجد) یا (در جامہ نمی گنجد) و نمی گویند کہ در خانہ نمی گنجد - پس مصادر خاص (در خود نگنجیدن) و (در جامہ نگنجیدن) را کہ بجای خودش می آید بہ تعمیم جای آوردن درست نباشد (اردو) جامہ میں پھولا نہ سمانا - دیکھو استخوان در پوست نہ گنجیدن -

بجز | بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بغیر و بدون **مؤلف** عرض کند کہ جز بمعنی بغیر و سوا وغیرہ بجای خودش می آید و در (بجز) موحدہ اول زائد است و بس (اردو) بجز بقول آصفیہ فارسی - حرف ربط - جز - سوائے - علاوہ - بن - بغیر -

بجس | بقول برہان و جامع و مؤید بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطہ (۱) نرمہ بینی کہ آن پرہ ہای بینی باشد و (۲) بمعنی نرمی و سستی ہم آمدہ - خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ صاحب رشیدی بہ جیم فارسی و شین معجمہ بہ ہمین معنی آوردہ و توسی بہ سین مہملہ بمعنی سستی و پیری نوشتہ و در جہانگیری مشقت و رنج نیز گفتہ و ہیچ یک ازین سند نیاوردہ و اغلب کہ در نرمہ بینی و نرمی و سستی تصحیف واقع شدہ لیکن تعین تصحیف ہیچ یکی ازین ہر دو نتوان کرد - صاحب ناصری ذکر این

معنی مشقت سا صاحب جهانگیری عرض کند که صاحب جهانگیری ... مؤلف عرض کند که صاحب جهانگیری بجشش به شین معجمه مبدل است می کند و گوید که

بر (بجش) می آرد که به جیم فارسی و شین معجمه می آید- مخفی مباد که بجس بقول محیط المحیط به فتح موحده

و سکون جیم عربی لغت عرب است بمعنی روان شونده و آب جاری و روان کننده لازم

و متعدی هر دو پس فارسیان به تصرف در اعراب و معنی پرده بینی را که روان کننده نزله

دماغ است بدین اسم موسوم کردند و این مفرس باشد و معنی دوم را به سبیل مجاز گیریم که نرمه

بینی هم نرم است و خیال خود نسبت معنی مشقت به بجشش ظاهر کنیم که ازین جا تعلق ندارد

قول صاحب جامع که از اهل زبانست برای معنی دوم معتبر دانیم و بر خلاف محقق تصحیف

پسند می گوییم که این قسم تحقیق چنانکه او می کند شان محققین نباشد (اردو) (۱) تھنا- بقول

آصفیہ ہندی اسم مذکر سوراخ بینی- منخرہ- دکن میں نکپوڑی کہتے ہیں- (۲) نرمی سستی- مونث

بجست | بقول سروری بحواله زفانگویا و بقول برهان بالفتح با و جیم و سکون مهمله (۱) آواز

هر چیز باشد و فرمایند که بخای معجمه نیز باین معنی آمده صاحب برهان گوید که (۲) بکسر اول ماضی جستن

و تفحص کردن نیز صاحبان جامع و ناصری و مؤید وانند هم ذکر هر دو معنی کرده اند **مؤلف**

عرض کند که این را بمعنی اسم جامد فارسی زبان گفته اند و ما هم اتفاق داریم و این قدر صراحت

مزید کنیم که باجا بقول ساطع لغت سنسکرت بمعنی نای که می نوازند و همین است اسم مصدر

باجنا و بجنا که مصادر سنسکرت است و معلوم می شود که اهل هر دو زبان اسم جامد بجبت و باجا را

از مادهٔ واحد وضع کرده اند و عجبی نیست که بجت بمعنی صدا لغت سنسکرت باشد و فارسیان

ناواقف از ماخذ در کتابت این سین مهمله زائد کردند و سوقیان استعمالش کردند و محاورهٔ خاص عام شد

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ قیاس ما بیشتر ازیں راہ نمی یابد نسبت معنی دوم عرض می شود
کہ موحدہ اول زائد است وجست بالفتح و بالضم ماضی مطلق جستن باشد کہ بالفتح و بالضم می آید
بحث کامل معنی ایں بر مصدرش کنیم (اردو) (۱) آواز بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث
شبد - الاپ - بانگ - ہانک - پکار - صدا - الخ (۲) مصدر جستن کا ماضی مطلق بای زائد کے

بجشاک بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول و فتح دوم و شین معجمہ بالف کشیدہ و کاف

تازی لغت فارسی است بمعنی (۱) نعلبند و (۲) آہنگر و (۳) غلہ فروش - دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر ایں نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ماخذ ایں
جزیں نباشد کہ بر آخ لغت فارسی قدیم است بمعنی گداز معاصرین عجم تصدیق ایں کنند
مادہ آں پز باشد و بجاش مبدل آں کہ زای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ چوزہ و چوجہ و
سوز و سوج و شین معجمہ مبدل خای معجمہ چنانکہ فراختن و فراشتن و سارخک و سارشک
پس پجشابہ بای فارسی و جیم عربی قلب بعض بجاش است و بجشابہ بای عربی عوض فارسی
مبدلش چنانکہ تپ و تب کاف آخر برای نسبت یعنی کسی کہ باگداز نسبت دارد - آہنگر است
و من وجہ نعل بند ہم و غلہ فروش را بدیں اسم موسوم کردن بلحاظ ماخذ البتہ خلاف قیاس است
رجا دارد کہ ایں را مفرس گیریم از ہر دو لغات عرب کہ بج بقول منتخب بالتشدید بمعنی زدن است
بشاک بقول انند بمعنی مرد تیز و چالاک پس مرد تیز و چالاک در زدن آہن - آہنگر است
و من وجہ نعلبند و غلہ فروش را ہم تواں گفت کہ غلہ را کوبیدہ صاف و پاک کند و ایں ہر سہ
معنی کنایہ باشد (فالاخر اولی من الاول) و عیبی ندارد کہ ایں را بہر سہ معنی اسم جامد گیریم

(اردو) (۱) نعلبند مذکر بقول آصفیہ - چوپایوں کے سُموں میں نعل لگانے والا (۲) لوہار بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - آہنگر - حداد - لوہے کی چیزیں بنانے والا (۳) غلہ فروش - بقول آصفیہ - اسم مذکر بنیا - بقال - اناج بیچنے والا -

بجشک بقول برہان وجامع بکسر اول بروزن سرشک (۱) بمعنی حکیم و دانشمند بود و (۲) مخفف بنجشک ہم کہ کنجشک باشد و بعربی عصفور خوانند - صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول گوید کہ بدینمعنی پزشک ہم آمدہ بہ بای فارسی وزای ہوز - صاحب برہان پزشک را بہ کسر بای فارسی وکسر زای ہوز بمعنی اول نوشتہ کہ می آید - خان آرزو در سراج بجشک بہ کسرہ موحدہ وجیم فارسی بمعنی طبیب وگیاہ فروش - آوردہ گوید کہ پزشک بہ بای فارسی وزای ہوز مبدل آنست وہم او بر بزشک بہ موحدہ وزای ہوز گوید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آن بہ جیم دلالت دار دبریں وصاحب برہان گنجشک را بہ کاف فارسی بضم اول وکسر ثالث آوردہ وصاحب غیاث بہ کاف عربی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول پزشک اصل است واسم جامد فارسی زبان بہ بای فارسی وزای ہوز مکسور وبزشک کہ بہ بای موحدہ وزای ہوز بکسر ہر دو می آید مبدلش کہ بای فارسی بہ موحدہ بدل شود چنانکہ تپ وتب وانچہ خان آرزو بر (بزشک - بموحدہ) تحقیق خود بہ زای فارسی ظاہر کند مجرد طبع آزمائی اوست کہ کسی از اہل لغت ذکر (بژشک یا پژشک) بہ زای فارسی نکردہ وخود او ہم بجایش تجاہل کردہ وتوجیہی کہ پیش کردہ مسئلہ تبدیل جیم عربی است ونمی داند کہ جیم عربی بہ زای ہوز وبالعکس آن ہم بدل شود چنانکہ در ہمین بحث ذکرش کردہ ایم - بالجملہ بجشک مبدل بزشک است کہ زای ہوز بہ جیم بدل شد چنانکہ

چوزه و چوچه و سوز و سوج و بچشک که بابای موحده و جیم فارسی بکسرتین به همین معنی می آید
مبتدل پزشک گیریم که زای هوز به جیم فارسی هم بدل شود۔ صاحب قانون دستگیری ذکر این تبدیل
بوثیقه همین سند کرده وجا داده که بچشک را که به جیم فارسی می آید مبدل همین بجشک گیریم که جیم
عربی بفارسی بدل شود چنانکه کاج و کلاج این است حقیقت معنی اول۔ حالا عرض می شود نسبت
معنی دوم که اصل این گنجشک است به ضم کاف فارسی و کسره جیم عربی و مبدل آن بجشک بکسر
موحده و کسر جیم عربی که کاف فارسی بموحده بدل شود چنانکه گاله و باله اما بر کسر اول بجشک اعتراض
داریم که چرا بالضم اول نگیریم و مخفف همین بجشک۔ بجشک است که بحذف نون آمده چنانکه
ایشان و ایشا و این و ای و اگر کنجشک را به کاف عربی معتبر دانیم چنانکه بعض محققین خیال
کرده اند (که تصفیهٔ آن بجایش کنیم) اندریں صورت هم تبدیل کاف عربی به موحده موافق قیاس
است چنانکه کشاسپ و بشاسپ خلاصه این است که تغیر حرکات در تبدیل نتیجهٔ محاورهٔ سومیانین
است که از حقیقت لفظ خبر ندارند و میزین اتباع زبان شان کنند و دیگر هیچ۔ (اردو) (۱)
حکیم بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دانا۔ عقلمند۔ هوشیار۔ فیلسوف۔ طبیب۔ بید۔ (۲) کنجشک
بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ چڑیا۔ گوریا۔

بجق جق آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر شور و غوغا نمودن۔ مخفی مباد که (جق جق) بقول انند بکسر هر دو جیم عربی لغت عرب است مخفف (جیقه و جیقه) جیقه بمعنی فریاد زدن (سالک یزدی)

تا توانی هنر خویش نهان ساز چو عیب ۞ سالک از بی هنرانی که بجقجق آیند ۞ مؤلف عرض کند که ما بحدیکه در لغات عرب جستیم (جق جق) و (جیقه جیقه) را نیافتیم۔ صاحب انند ذمه دار قول خود است

اماخ ج بخ به خای معجمه عوض قاف در عربی زبان معنی شور و غوغا کردن و بانگ نمودن آمده (کذا فی محیط المحیط) پس جزین نیست که فارسیان خای معجمه را بقاف بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه چخماق و چقماق و برخ و برق (اردو) جھک جھک کرنا۔ ہندی۔ بکواس کرنا۔ یا وہ گوئی کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (جھک جھک) کا ذکر فرمایا ہے۔ ہندی اسم مؤنث بکبک۔ جک جک۔ بکواس۔ یاوہ گوئی۔ ہرزہ سرائی ؎ جیسے ہر روز کی جھک جھک سے میرا ناک میں دم تھا

بچکم بقول سروری بجیم و کاف تازی بوزن شبنم خانه تابستانی باشد (رودکی ؎) از تو خالی نگارخانه جم ؎ فرش دیبا کشیده بر بچکم ؎ صاحب برهان این را به همین معنی به جیم فارسی آورده و خان آرزو در سراج بر (بچکم به جیم فارسی) گوید که بشکم به شین معجمه عوض جیم فارسی هم آمده و فرماید که صاحب رشیدی بکسر اول و بای فارسی (پچکم) آورده صحیح همان است که بالا مذکور شد و قول قوسی هم همان و باز فرماید که بعضی (پتکم - ببای فارسی و تای قرشت) خوانده اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست (انتهی کلامه) و پشکم به بای فارسی بالکسر و بالفتح و شین معجمه بمعنی مطلق ایوان و بارگاه آمده (کذا فی البرهان) **مؤلف** عرض کند که اصل این بشکم است مرکب از بشک و میم تخصیص بشک بقول برهان بالفتح بمعنی شبنم است و به بای فارسی هم به همین معنی آمده (الخ) و میم تخصیص همچون پنجم و چارم پس معنی لفظی این مخصوص به شبنم و کنایه از شبنم خانه و سرتابه تابستانی و بچکم مبدل آن که شین معجمه به جیم عربی بدل شود چنانکه کاش و کاج و (پچکم به جیم فارسی) هم مبدلش که شین معجمه به جیم فارسی بدل شود چنانکه کاشی و کاچی و اگر سند استعمال به پیش شود (پتکم به فوقانی دوم) هم مبدل بشکم که شین معجمه به فوقانی هم تبدیل یابد چنانکه رخش

ورخت و (بچکم بہ بای فارسی وجیم فارسی) مبدّل بچکم باشد کہ موحّدہ را بہ بای فارسی بدل کنند چنانکہ اسب اسپ و تب وتپ وبلحاظ ماخذ فتح اوّل صحیح باشد نہ کسرہ (فتامّل) (اردو) سرد آ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو باختہ کے چوتھے معنے۔

بجگر شیشہ شکستن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (شیشہ در جگر شکستن) است کہ می آید۔ کہ بقول صاحب بحر (۱) مجروح کردن جگر و (۲) بی قرار ساختن است واین کنایہ باشد (ظہوری ؎) ہدم بر دکہ تحفۂ مرہم نمی شود؛ ساقی شکستہ ام بجگر شیشۂ (اردو) (۱) جگر کو زخمی کرنا (۲) بے قرار کرنا۔ (۲۲۳۹)

بجگلہ | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث ورابع لغت فارسی است بمعنی خم یا صراحی کہ دراں شراب نہند و فرماید کہ باجیم فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است امّا وضع لغت متقاضی آنست کہ این را مرکب دانیم از لفظ بج وگل وہای نسبت۔ بج بالفتح بمعنی پالایش آب وتراوش آں بجایش گذشت و گل بالضم بمعنی مطلق سرخ می آید واین مجاز باشد۔ پس معنی لفظی این منسوب بہ پالایش آب سرخ وکنایہ از خم یا صراحی شراب باشد دگر ہیچ اندرین صورت باید کہ بضم کاف فارسی خوانیم (اردو) خُم بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ شراب کا مٹکا۔ مذکر۔ شراب کی صراحی۔ مؤنث۔ صراحی کی تعریف بابوتہ پر گزری رہے۔

بجل | بقول برہان بضم اوّل وثانی بروزن دہل استخواں شتالنگ است وآں درمیان بندگاہ ساق پای می باشد وبتازی کعب خوانند صاحب رشیدی بجل وبجول وبژل وبژول ہر چہار را بفتحتین مرادف یکدیگر گفتہ فرماید کہ استخوان کعب کہ بداں بازی کنند صاحبان ناصری وہفت وانند

هم ذکر این کرده اند صاحب جامع هم زبان رشیدی خان آرزو در سراج فرماید که مخفف بجول و اصل این بزول که زا به جیم بدل شد و معنی با صاحب رشیدی متفق مؤلف عرض کند که بزول به موحده و زای هوز نیامده و پجول به بای فارسی و جیم عربی به همین معنی آمده و اصل لغت فارسی پژول است به بای فارسی و زای فارسی صاحب کنز هم که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته پس بژول به موحده و زای فارسی مبدلش که بای فارسی به موحده بدل شد چنانکه تپ و تب و بجول به موحده و جیم عربی مبدل بژول که زای فارسی به جیم عربی بدل شد چنانکه کژک و کجک و بژل مخفف بژول که واو حذف شد چنانکه خاموش و خامش و همچنین بجل مخفف بجول - این است حقیقت ماخذ این - اسم جامد فارسی زبان گوئیم محققین نازک خیال در تعریف این صاحب کافی نه کرده اند (۱) بمعنی حقیقی کعب است (۲) بر سبیل مجاز استخوانی چهار گوشه و دراز که بدان بازی کنند و بعربی قرعه نامند (اردو) (۱) ٹخنے کی ہڈی مؤنث صاحب آصفیہ نے کعب پر فرمایا ہی کہ عربی اسم مذکر استخوان پا (۲) وہ چوپہل ہڈی جسے نرد بازی میں پھینکتے ہیں اور ہار جیت کرتے ہیں - پاسہ - آپ ہی نے پاسا اور پانسہ پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر - قرعہ کعب - لیکن بقول صاحب ساطع یہ دونوں لغات سنسکرت کے ہیں -

بجلا آمدن مصدر اصطلاحی - جلا گرفتن و روشن شدن (صائب ؎) روی چوں آئینہ پنہاں مکن از خشکان تو که زخاکستر دلها بجلا می آئی (اردو) جلا پانا - مجلّی ہونا -

بجلا زدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار و وارستہ و بحر بفتح جیم (۱) از حجاب برآمدن و بیرون شدن (میرزا جلال اسیر ؎) زاہد از دست تو آخر بجلا خواهم زد در ہستی کوچہ و بازار سلامت باشد مؤلف عرض کند که جلا بقول منتخب لغت عرب است بالفتح و بالمد از خانہ بیرون کردن و چیزی روشن و آشکارا صاحب ہند بحوالہ منتہی الارب معنی اول را لازم ہم گیرد - پس بجلا زدن (۲) بمعنی جلا وطن شدن و کردن باشد و از سند میرزا جلال اسیر ہم معنی جلا وطن شدن پیداست

پس معنی اوّل را اشتقاق سند دیگر باشیم و شک نیست
کہ (بر جلا زدن) بمعنی بر آمدن می آید ولیکن (بجلا
زدن) را برای معنی اوّل سند دیگر باید (اردو)
(۱) باہر آنا۔ بے پردہ ہونا (۲) جلاوطن ہونا۔ جلا
وطن کرنا۔

(الف) بجلد چیزی — مصدر اصطلاحی۔

(ب) بجلد چیزی رفتن — (الف) مرادف بلباس
چیزی باشد و (ب) بقول وارستہ و بحر و انند بشکل
او متشکل شدن (سالک یزدی الف) پریزادان
بجلد آہوان در جلوہ می آیند ؏ اگر چشم تو صیاد انہ
در فکر شکار افتد ؏ (محسن تاثیر ب ؎) ہر جا حدیث
طرۂ جانانہ می رود ؏ موج ہوا بجلد پریخانہ می رود ؏
(ولہ ب ؎) سحر بدین آئینہ یاد گلشن کرد ؏
صبا بجلد پری رفت و از چمن برخاست ؏ مؤلف
عرض کند کہ از قبیل (بلباس کسی رفتن) است و مقصودش
ہماں باشد کہ بالا مذکور شد (اردو) (الف)
کسی کے لباس میں (ب) کسی کے لباس میں جانا
کسی کی شکل اختیار کرنا۔

بجم — بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و میم گز مازک است کہ میوۂ درخت گز باشد و بعربی ثمر الطرفا
خوانند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب انند این را لغت فارسی
گفتہ صاحب محیط بر بجم گوید کہ بفتحتین بدیار مصر اسم گز مازج است و گویند عصی الراعی و بر گز مازج
فرماید کہ گز مازق و گز مازک و گز مازد ثمر اثل و طرفا را گویند و بر طرفا ی فرماید کہ بفتح طا و سکون را
و فتح فا و الف اسم عربی است۔ بیونانی اریقا یوشا و اثلا وطس و برومی موریقا و بسریانی عرا
و بفارسی گز و بہندی جھاؤ گویند۔ دو نوع می باشد بزرگ آں را اثل نامند و بستانی است
و ثمر آں مدوّر و عذبہ نام دارد و بہندی (چھوٹی مائیں) و کوچک آں صحرائی و مخصوص باسم طرفا
و ثمر آں مثلّث و بعربی جوز الطرفا و ثمرۃ الطرفا و گز مازج و بفارسی گز مازو و بہندی (بڑی مائیں)

گویند و درخت آں مثل اثل است الّا کوچکتر سرد و خشک در اوّل و گویند خشک در دوم و شیخ سرو
خشک در دوم گفته و دران جلا و تحلیل و قبض و تقطیع و تجفیف است و منافع بیشمار دارد الخ، **مؤلف**
عرض کند که این لغت دیار مصر است عربی باشد (اردو) مائیں۔ بقول آصفیّہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث
ایک درخت کے پھل کا نام جو مانو سے مشابہ ہے۔ مائین کی دو قسم ہیں (۱) بڑی مائین (۲)
دوسری چھوٹی مائین۔

بجنگ بودن نگاه | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر تیز دیدن۔ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکراین نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ ولیکن خلاف قیاس نیست که تیز دیدن بسوی کسی جنگ نگاه باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) تیز نگاه کرنا۔ صاحب آصفیّہ نے لفظ تیز پر تیز نظر، تیز نگاه کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ہی نے گھورنا پر فرمایا ہے تیز نگاه سے دیکھنا خفگی کی نظر سے دیکھنا

بجنود | صاحب ہفت بحوالۂ قنیه گوید که بضمّ اوّل و سکون جیم و ضم و نون بواو رسیده و دال مہملہ زده (۱) بمعنی تندر و پرنده آمده۔ صاحب شمس ہمین لغت را بمعنی (۲) تندر و غرنده گوید و صراحت کند که لغت فارسی زبان است **مؤلّف** عرض کند که دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکراین نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و بجنور به موحّده اوّل و خای معجمه و تحتانی سوم و رای مہملہ در آخر بمعنی رعد و شیر غرنده و بجنوه به ہای ہوز آخره ہم به ہمین معنی می آید و تحقیقش ہم در انجا کنیم دریجا قیاس ہمین قدر می خواہد که صاحب ہفت نظر بر التباس لفظی بجنور را بجنود نوشت و صاحب شمس پیروی او کرد مگر در معنی تصرفی زائد نکرد چنانکه کاتب ہفت تندرو غرنده را (تدرو پرنده) نوشت حیف است که محقّقین از احتیاط کار نمی گیرند۔ اگر معنی بیان کرده

صاحب ہفت راسندی پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است وبمعنی دوم هم این لغت را بدون سند تسلیم نہ کنیم کہ پایۂ صاحب شمس کمتر است از ہمہ محققین (اردو) (۱) تذرو۔ یک جنگلی مرغ کا نام ہے۔ مذکر (۲) رعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بجلی کی کڑک گرج۔ گڑگڑاہٹ۔

بجو بقول مؤید بانتح وضم و دوم حرف زن باشد وصراحت کند کہ لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد و معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد باشد مخفی مباد کہ بتو د بہ فوقانی دوم عوض موحدہ وہای ہوز در آخر بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بتوہ۔

بجوار حق پیوستن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از مردن است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند و موافق قیاس است (اردو) جوار حق میں جگہ پانا۔ مرنا۔ دکن میں مستعمل ہے۔

بجوال رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند کنایہ از دغا و فریب خوردن ظہوری ؎

تابکی ریش گاو باشد کس ؛ چند چون ابلہان بدم بجوال ؛ مؤلف عرض کند کہ فارسیان میدانند کہ درجوال باسگ بندکردن عقوبتی است از آئین سیاست ملک شان۔ پس کسی کہ بجوال رفت۔ دغا و فریب خورد۔ از ہمین رسم این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو) دھوکا کھانا۔ فریب میں آنا۔

بجوج بقول وارستہ و بہار بہر دو جیم تازی بروزن لجوج نام شخصی از مشاہیر قرمساقان (ناظم تبریزی ؎) درہند اگر کساد شود جنس کون کشی ؛ ردہرہ بجوج و بملک عراق نہ ؛

مؤلف عرض کند کہ لغت ژند و پاژند می نماید کہ فارسیان قدیم بجوجیا مادۂ حیوان و فرج زنان را گویند و جا دارد کہ این اسم از ہمین لغت وضع شدہ (اردو) بجوج قرمساقون کے ایک نامی شخص کا نام تھا۔ مذکر۔

بجوجیا بقول برہان و ناصری و در جہانگیری در ضمیمہ با جیم بر وزن فلونیا بلغت ژند و پاژند (۱) مادہ بہ حیوانی و (۲) فرج زنان را گویند و در فرہنگ فدائی نوشتہ کہ ہر کہ نشان مادگی داشتہ باشد بتای مؤنث **مؤلف** عرض کند کہ یکی از معاصرین زردشتیان گوید کہ بجوج بلغت قدیم فرج زنان را می گفتند و ہمین کلامہ صحیف است کہ کتب لغات این لغت را ترک کردہ اند۔ پس معلوم می شود کہ در فارسی قدیم کلمۂ یا در آخر کلمہ افادۂ معنی فاعلی و اتصاف و نسبت می کرد چنانکہ در سنسکرت۔ صاحب ساطع کہ محقق لغات سنسکرت است ذکرش کردہ چنانکہ کپڑیا بزاز را گویند پس معنی لفظی این فرج دارندہ و در محاورہ مخصوص بہ مادۂ حیوان و معنی دوم بر سبیل مجاز از بی خبری ماخذ محاورہ شد واللہ اعلم (اردو) (۱) مادہ حیوان۔ مذکر (۲) فرج مؤنث۔ دیکھو اوک۔

بجور بقول برہان و ناصری و جامع بکسر اول بر وزن کشور نام ولایتی است مابین کابل و ہندوستان۔ صاحب ہفت این قدر اضافہ کند کہ این ولایت نزدیک سواد تیراہ است وبکسر اول وسکون جیم و فتح واو و رای مہملہ زدہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ از جغرافیۂ زمانۂ حال ہیچ نشان این ولایت بدست نمی آید الا بجنور بزیادت نون بعد جیم مقامی است در شمال مشرق دہلی (اردو) بجور ایک ولایت کا نام تھا جو کابل اور ہندوستان کے درمیان واقع تھی جغرافیہ حال سے اس کا پتا نہیں چلتا البتہ بجنور ایک مقام ہے جو دہلی کے شمال مشرق میں واقع ہے۔

(۵۵۱۸) **بجوش آمدن** مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی زیاده تر
گرم شدن مائعات و جوش زدن چنانکه بجوش
آمدن آب و شیر و می و خون و دیگر امثال آن
از گرمی آتش یا حرارت و تمازت شد این از مصرع
اوّل صائب بمعنی دوم می آید - (اردو) جوش
میں آنا - بقول آصفیہ - کھدبدانا - بلبلے اٹھنا - ابلنا -
(۵۵۱۹) (۲) بالیدن و شگفته شدن چیزی و سوز پیدا کردن
چون اضافت این بسوی غیر مائعات کنند چنانکه بجوش
آمدن خاک و این مجاز معنی اوّل است (صائب ع) خون ما
از سوی آتشناک می آید بجوش ٭ از دم گرم بهاران خاک آمد گلی
بجوش ٭ (اردو) بالیده ہونا - شگفتہ ہونا -
(۵۵۲۰) (۳) و ذوق یافتن و ولوله پیدا شدن چنانکه
در بجوش آمدن دل (صائب ع) زهر نوا دل
عشّاق کی بجوش آید ٭ ز عندلیب مگر ناله گوش آید تر ٭
(اردو) جوش میں آنا - بقول آصفیہ - ولولہ اٹھنا
(ذوق پانا - ولولہ پیدا ہونا - متاثّر ہونا کہہ سکتے ہیں)
(۵۵۲۱) (۴) بخشم آمدن و بجذبه آمدن چنانکه بجوش آمدن کسی
(ظهوری ع) گفتم که بجوش آمده ام از همه برتر ٭
بشکست دلم خامه از من هوسی چند ٭ و برای
غیر ذی روح هم بر سبیل مجاز چنانکه بجوش آمدن
لب (ظهوری ع) لب از تلخی شهد آمد بجوش ٭
بشیرینی زهر خو کرده ایم ٭ (اردو) جوش میں آنا
بقول آصفیہ - غصّہ میں آنا - جذبہ میں آنا -
مست ہونا کے معنوں میں مستعمل ہوسکتا ہے -
اس لئے کہ آپ ہی نے لفظ جوش پر مستی کے معنے لکھے ہیں
(۵۵۲۲) (۵) مست و بیخود شدن چنانکه بجوش آمدن کسی
و مجاز آبرای چیزی هم (صائب ع) اگرچه دمبدم
بجوش آمدم بایں شادم ٭ که هر چه دیر شود گرم دیر
گرد د سرد ٭ (ظهوری ع) بهار است از هوای سرو قمری
در خروش آمد ٭ دو بیتی خواند در نوروز بلبل گل بجوش آمد
(ولہ ع) بجوش آمده و مرگم ز شوق مرگ حلال ٭
ستاده و شنه بکف عشق گرم قصابیست ٭ (اردو)
جوش میں آنا - بقول آصفیہ - جذبہ میں آنا - واضح
ہو کہ اس کے معنے (مست ہونا) بھی ہوسکتے ہیں -

اس لئے کہ صاحب آصفیہ نے لفظ جوش پر مستی کے
معنے بھی لکھے ہیں۔

(۲۳۵۵) **بجوش آوردن** | مصدر اصطلاحی۔ متعدی
مصدر گذشتہ و شامل بہ پنج معانیش (ظہوری ۵)
بجوش آورم باز دیگ ہوس را ٭ پس از پختگیہا دگر
خام گردم ٭ (صائب ۵) چنان ز سردی عالم
فسردہ دل شدہ ام ٭ کہ روی گرمی آورد بجوش مرا ٭
(اردو) (۱) جوش میں لانا۔ جیسے دیگ یا پانی کو جوش
میں لاو (۲) بالیدہ کرنا۔ شگفتہ کرنا (۳) ذوق دلانا
ولولہ پیدا کرنا (۴) جوش میں لانا۔ بقول آصفیہ۔
برانگیختہ کرنا۔ طیش میں لانا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔
(۵) مست کرنا۔

(۲۳۵۶) **بجوش افتادن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی بجوش
آمدن است و مبتلای جوش شدن در کاری یعنی
غلو کردن (ظہوری ۵) دلم بجوش ہوسہای خام
می افتد ٭ فشاندہ دانہ کہ عنقا بدام می افتد ٭
(ولہ ۵) کسی کہ در ہوس لعل بادہ نوش افتد ٭
ز تاب مستی حسرت چو من بجوش افتد ٭ (اردو)
مبتلای جوش ہونا۔

بجول | بقول برہان بضم اوّل بر وزن ہول
استخوان شتالنگ۔ صاحبان رشیدی و جامع ہم
ذکر این کردہ اند و ما حقیقت ماخذ و صراحت معانی
این بر بجل کردہ ایم (اردو) دیکھو بجل۔

(۲۳۵۸) (الف) **بجولان آمدن** | مصادر اصطلاحی۔
(۲۳۵۹) (ب) **بجولان آوردن** | جولان۔ بقول منتخب
بفتحتین لغت عرب است بمعنی گردیدن و گردگشتن
و در کارزار فارسیان بسکون واو استعمال کردند
بمعنی حاصل بالمصدر دویدن و مخصوص است
برای اسپ پس (الف) دویدن اسپ باشد و
(ب) متعدی آن یعنی دوانیدنش و مجازاً برای
غیر اسپ ہم مستعمل و بحث کامل جولان بجای خودش
کنیم۔ (انوری الف ۵) زادہ خورشید در تابست
اندر خسار تو ٭ تا چرا از لعنت بران گلگون بجولان
آمدہ است ٭ (صائب ب ۵) دلفریبی چون بجولان

آوردآں ماہ را بمردمی باید نگہدار دعنان آہ را	(اردو) (الف) دوڑنا (ب) دوڑانا۔

بجہ بقول سروری وسراج بوزن پشّہ نام مدینہ ایست میان فارس واصفہان وصاحب برہان گوید کہ نام جائی ومقامی صاحب رشیدی باتّفاق سروری صراحت مزید کند کہ بفتح با وجیم تازی مشدد باشد وصاحب جامع متفق با برہان صاحب انند این رالغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بز بالفتح زمین وپشتۂ بلند را گویند (کذا فی البرہان) پس بخیال ما بز اصل است بمعنی بالا و بج مبدلش کہ زای ہوّز بہ جیم بدل شد چنانکہ چوزہ وچوجہ۔ فارسیان ہای نسبت در آخرش آوردہ نام مدینہ نہادند کہ بر پشتۂ بلند واقع باشد ومعنی لفظی این منسوب بہ پشتۂ بلند (اردو) بجّہ ایک شہر کا نام ہے جو فارس اور اصفہان کے درمیان واقع ہے مذکر۔

بجہت بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی بسبب وبعلت **مؤلف** عرض کند کہ بموحدہ اوّل زائد است وبمعنی آز مستعمل (اردو) سبب سے وجہ سے۔

بجیحون نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان وبحر (۱) کنایہ از جیحون گذشتن وبعد (۲) کنایہ از کشتی بجیحون نشستن و (۳) گریہ بسیار کردن صاحب مؤید ذکر ماضی مطلق این بحوالہ قنیہ کردہ گوید کہ ای جیحون را عبور کرد وبحوالہ ادات فرماید کہ در جیحون بکشتی سوار شد وقیل کنایہ از گریۂ بسیار **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل خلاف قیاس است ومخالف معنی لفظی۔ معاصرین عجم برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔ مجرد قول محققین بالا کافی نیست ومعنی دوم موافق قیاس باشد۔ بمقصود معنی سوم ہمین قدر است کہ از کثرت گریہ دریای اشک رواں می شود گویا باکی در جیحون می نشیند مبالغۂ شاعری است دیگر ہیچ مخفی مباد کہ در ینجا از جیحون بر سبیل مجاز معنی عام

گیریم نه رود خاص و حق آنست که این مصدر اصطلاحی را (بدریا نشستن) قائم کنیم که بجای خود ش مذکور شود	(اردو) (۱) ندی پار ہونا (۲) کشتی میں بیٹھنا (۳) بہت رونا۔ آنکھوں سے دریا بہانا۔

موحّده با جیم فارسی

بچ بقول جہانگیری و جامع (۱) اندرون لبنوس و آنرا اکب و کب نیز گویند ربلور بہای جامی (۵) تاسیلیت نیم پر از باد کن بچپت ژ کزبه تپانچه باز خوری تو زما به یک ژ ور (۲) موی پیش سر صاحب برہان صراحت کند که بضمّ اوّل و سکون ثانی است ۔صاحب رشیدی فرماید که در سروری به فتح جیم عربی است و این درست نیاست چه قافیه شعر بفتح جیم تازی است نیز فرماید که صاحب فرہنگ جہانگیری این بیت را از قطعه پنداشته که قافیه اش بضمّ و جیم فارسی است و قافیه شعر پور بها بر کاف تازیست نه بر جیم چنانکه صاحب فرہنگ گمان برده خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بذکر قول برہان گوید که بدینمعنی بجیم تازی گذشت و نسبت معنی دوم فرماید که بالفتح باشد و بفارسی لبنوس ہم **مؤلف** عرض کند که جز این نیست که بمعنی اوّل مبدّل بَج بمعنی اوّلش که بجیم عربی گذشت و صراحت ماخذ ہم را انجا کرده ایم ۔جیم عربی بفارسی بدل شد چنانکه کاج و کاچ و بمعنی دوم ہم مبدل معنی دوم بَج است و اختلاف در معنی این نتیجه محاوره باشد که پیش سر را موی پیش سر کردند بر سبیل مجاز و حرکت اوّل این بلحاظ ماخذ که ذکرش بزیر بَج ۔بجیم عربی) کرده ایم فتح باشد ۔صاحب رشیدی بحثی که بر قافیه شعر می کند بی حاصل محض (اردو) (۱) دیکھو بج کے پہلے معنے (۲) کاکل بقول آصفیه ۔فارسی ۔اسم مؤنث ۔سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بلدار بال ۔زلف ۔گیسو ۔لٹ ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہ تعریف درست نہیں ہے فارسیوں نے کاکل

کو غیر زلف کہا ہے کاکل وہ بال ہیں جو پیشانی سے اوپر ہوتے ہیں اور زلف سے بلند (عباس قلی خان

ع) زلف از کاکل پریشان خاطر است ؎ زیر دست چون خودی بودن بلاست ؎۔

بچاق | بقول وارستہ بحوالۂ نصاب ترکی بہ بای فارسی وجیم فارسی مشدد لغت ترکی است

بمعنی کارد (فوقی یزدی ع) شب فراق خروس سحر نفس نکشید ؎ خوش آن زمان کہ سرش را بہ برم

از بچاق ؎ صاحب غیاث بہ موحدہ آوردہ گوید کہ بعضی بنون نوشتہ اند و فرماید کہ در مصطلحات بہ

تشدید جیم فارسی آمدہ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز این را بہ موحدہ وتخفیف آخر۔

لغت ترکی گفتہ وصاحب لغات ترکی ہم بکسر موحدہ آوردہ۔ جزمن نیست کہ فارسیان بہ تشدید

جیم فارسی استعمال لغت ترکی کردہ اند۔ مفرس باشد وبس۔ اگر عوض موحدہ بای فارسی متحقق شود

چنانکہ وارستہ ذکرش کردہ توانیم عرض کرد کہ مبدلش باشد کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود ہمچو

تب وتپ۔ کلام فوقی یزدی برای تصفیۂ حرف اوّل کافی نیست۔ مشتاق سند دیگر باشیم۔

(اردو) چھری بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ کتر نک۔ لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکے چھوٹا چھرا۔

بچاہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ بذلت رسانیدن است دیگر محققین ازین ساکت وسند استعمال پیش نہ شدہ	خلاف قیاس نیست کہ از قبیل بزیر آوردن باشد کہ می آید (اردو) نیچا دکھانا۔ بقول آصفیہ۔ زک دینا خفیف کرنا۔ ذلیل کرنا۔

بچ بچ | بقول سروری بضم وکسر ہر دو با وجیم اوّل نیز فارسی (۱) سخنی باشد کہ پوشیدہ از مردم

گویند و (۲) لفظیست کہ شبانان بزرابدان خوانند (شمس فخری ع) در رستۂ انصاف جمال الحق والدین

ہرگز سخن ظلم نہ گویند بہ بچ بچ ؎ آواز دہد گرگ شبان ہمچو شبانان ؎ خوانند شبانان گلہ را جملہ بہ بچ بچ ؎ صاحب

بصراحت ہر دو جیم فارسی نسبت معنی اوّل فرماید کہ حرف زدن باشد در نہایت آہستگی - و سرگوشی را نیز گویند و لفظیست کہ شبانان بُز سابداں نوازش کنند و پیش خود خوانند و آہستہ بذکر معنی اوّل از طاہر نصیر آبادی سند آوردہ (ص) بفریاد و افغاں بزم شراب وَلمچ پچ نچ آہستہ در رخت خوابہا صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بمعنی دوم قانع و فرماید کہ بچ مبدّل بز یا برعکس آں **مؤلف** عرض کند کہ سرگوشی بہترین تعریف معنی اوّل است ولین بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مبدّل بز بز چنانکہ خان آرزو اشارۂ آں کردہ (اردو) (۱) سرگوشی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - کھسر پھسر - کانا پھوسی - کانا باتی - آپ ہی نے کُھس پُھس - بھی انہیں معنوں میں لکھا ہے - اسم مؤنث (۲) ایک خاص قسم کی آواز جس سے چرواہے اپنے بکروں کو بُلاتے ہیں (یہ ہر ملک میں جُدا جُدا ہے - دکن میں اوہ - اوہ)

بچراغ رسیدن مصدر اصطلاحی - بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از رسیدن بخدمت بزرگی و (۲) رسیدن بدولتی صاحبان برہان و بحر فرمایند کہ رسیدن بدولتی یا بخدمت دولتمندی صاحب مؤید نسبت معنی اوّل رسیدن بدانش گوید خان آرزو در سراج بمعنی اوّل قانع صاحب سروری در ملحقات خود ہمین مصدر را بہ تحتانی ششم بہ ہمین دو معنی آوردہ و برای معنی اوّل از کلام نظامی استناد کردہ (ص) روزی از انجا کہ فراغی رسید تا بسلیمان بچراغی رسید تا و صاحب رشیدی ہمزبانش و صاحب شمس ذکر ایں و ماضی مطلق ایں بہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان جامع و ناصری کہ از اہل زبانند ازیں ساکت خلاف قیاس نیست بلحاظ فروغ چراغ یعنی بہ روشنی واصل شدن کنایہ باشد از حضوری بخدمت دولتمندی یا بزرگی حصول دولت ہم - سند نظامی بکار این نمی خورد

کہ متعلق بہ رسیدن با وچراغ ، است ۔ طالب سند
دیگر باشیم ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱)
دولتمند تونگر یا کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونا
(۲) دولت مند ہونا ۔

بچراغ گذشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر
و موید و ہفت رسیدن بخدمت کاملی وعارفی مؤلف
عرض کند کہ گذشتن بمعنی رفتن آمدہ (کذا فی الموارد)
و چراغ درینجا بلحاظ فروغش استعارہ باشد از عارف کامل
بوجہ روشندلیش و معنی این مصدر را بر سبیل کنایہ
گیریم ۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان
و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) کسی عارف
کامل کی خدمت میں حاضر ہونا ۔

بچرک بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بجیم فارسی
بوزن مرقق ۔ سخرہ ۔ و فریب خوردہ و بحوالہ ادات
الفضلا بکسر با و جیم و سکون را ہم آمدہ صاحبان برہان
و جامع و موید ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج
گوید کہ تحقیق آنست کہ بسیم و فتح جیم و کاف فارسی است

مؤلف عرض کند کہ مجرگ بقول جہانگیری بہمین معنی
می آید و صاحب برہان بمعنی بیکار نوشتہ و جیم فارسی ہم
آوردہ حیف است کہ خان آرزو حجت صحت مجرگ
پیش نہ کردہ ما عرض کنیم کہ (بزرگ) بہ ضم موحدہ و سکون
زای ہوز و فتح رای مہملہ و سکون کاف فارسی اصل
است معنی لفظی این رگ بزدارندہ و کنایہ از فریب خوردہ
و سخرہ و بیکار ۔ زای ہوز بدل شد بہ جیم فارسی چنانکہ
پزشک و پجشک و کاف فارسی بدل شد بہ کاف
عربی چنانکہ گند و کند ۔ اختلاف اعراب نتیجۂ بے خبری
از ماخذ باشد کہ در محاورہ و استعمال واقع شد و انچہ مجرگ
و مجرک بہ میم اول و جیم عربی و فارسی می آید آن ہم
مبدل بزرگ است کہ موحدہ بہ میم ہم بدل شود چنانکہ
عزب و عزم و زای ہوز بہ جیم عربی و فارسی چنانکہ
ہوز و سوج و پزشک و پجشک پس صحت مجرگ
وغیر صحت بجرک کجا باقی ماند چنانکہ خیال خان آرزوست
بلکہ خلاف خیالش بتحقیق ما کہ مبنی بر قیاس صحیح است
بچرگ اصل است و مجرگ مبدلش و چون اہل زبان

یعنی صاحبان سروری وجامع بچرک را بہمین معنی لغت
فارسی تسلیم کرده اند خان آرزو در انمیہ سد کہ با ہند
نژادی حکم صحیح وغیر صحیح بدون حجت وبرہان دہد چنانکہ
عادت اوست (اردو) فریب کھایا ہوا احمق۔

بچرم خام کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
تعذیب کردن وآن نوعی از سیاست می باشد **مؤلف**
عرض کند کہ مقصود محقق ہند نژاد جزین نباشد کہ مجرم
را در پوست بز یا گاو وغیر ذلک تعذیباً بند کنند استعمال این
مصدر از نظر ما نگذشت محققین اہل زبان و معاصرین عجم
ازین ساکت۔ بدون سند استعمال تسلیم نتوان کرد (اردو)
جانوروں کی کھال میں بند کرنا۔ یہ تعذیر کی ایک قسم
ہے۔ جو مجرم کو کھال میں داخل کرتے ہیں۔

بچز | بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی کمینہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند بخیال ما رای مہملہ در آخر باشد عوض زای ہوز ازاند بصورت این ما
ماخذ بچرک دانیم کہ بکاف گذشت وجا دارد کہ این را مخفف بچرک گیریم والآخر اولی من الاول۔ باقی حال
بدون وجود سند استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) کمینہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
اوچھا۔ کم ظرف۔ دون ہمت۔ سفلہ۔ فرومایہ۔ آپ ہی نے لچہ پر فرمایا ہے (اردو) اناڑی۔ بیوقوف احمق

بچش | بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان بالاول
ثانی مفتوح (۱) زرہ بینی و (۲) سستی و (۳) رنج و مشقت
مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ این را مبدل
بجس دانیم کہ بجیم عربی وسین مہملہ بہر دو معنی اول الذکر
گذشت۔ چنانکہ کاج وکاچ وکستی وکشتی صراحت
ماخذ ہمدر انجا کردہ ایم ومعنی سوم ہم مجاز ولیکن بہیچ تعلق
از ماخذ یافتہ نمی شود چارہ نیست جزین کہ این را بدین معنی
اسم جامد گیریم طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان
ومعاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) دیکھو بجس
کے پہلے معنے (۲) سستی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
کاہلی۔ آلکسی۔ چستی کا نقیض (۳) مشقت بقول
آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ محنت۔ تکلیف۔ دکھ۔

بجشک بقول جہانگیری و رشیدی با اول و ثانی مکسور (۱) طبیب را گویند و آں را پزشک نیز خواہند (خاقانی ؎) ہمرنگ زر شکسته شد سر شکم ؏ بکشاد در مجر بجشکم ؏ صاحب برہان بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) گیاہ فروش را ہم گویند صاحب جامع ہمزبانش صاحب سروری گوید کہ بضمتین وقیل بکسر دوم وایضاً بفتح اول درادات با بای فارسی صحیح است بمعنی (۳) رگ زن و طبیب کذا فی الشرفنامہ و بحوالہ ادات گوید کہ طبیب و فرماید کہ صحیح بہ بای عربی است کہ در لسان الشعرا ہم کہ مرجع ادات نفضلا است در باب بای تازی آوردہ خان آرزو در سراج با برہان بہر دو معنی متفق د گوید کہ پزشک مبدل این مؤلف عرض کند کہ ما بر (ہ بجشک) کہ بموحدہ و جیم عربی گذشت حقیقت این بیان کردہ ایم کہ اسم جامد فارسی زبان پزشک است بہ بای فارسی و زای ہوز خان آرزو غور نکرد و باجملہ مرادف است بمعنی اول (ہ بجشک - بہ بای عربی و جیم عربی) و معنی دوم مجاز آں کہ گیاہ فروشان ہم دم طبابت میزنند و جہلا را گیاہ مخصوص برای علاج امراض می دہند کہ در دکن آنرا کچے گاندی، نامند و معنی سوم ہم مجاز باشد کہ جراح و رگ زن را بدیں اسم موسوم کردند کہ معالجہ زخم می کند ہمچوں طبیب مخفی کہ بلحاظ ماخذ این بکسر اول و دوم صحیح است (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے (۲) کچے گندھی۔ دکن میں اُس سبزی فروش کو کہتے ہیں جو کسی قدر خواص نباتات سے واقف ہوتا ہے اور علاج الامراض میں خاص خاص پتوں کا استعمال کرتا ہے جو نیم حکیم کا مصداق ہے ممالک مغربی و شمالی اودہ میں بوٹی فروش کہتے ہیں (۳) رگ زن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر فصاد۔ فصد کھولنے والا۔ جراح۔

بجشم صاحب انند بہ فتح اول فرماید کہ این کلمہ را در وقت قبول کردن امری بر زبان رانند تعظیماً لامرہ (خواجہ شیراز ؎) گفتم کیم دہان و لبت کامراں کنند ؏ گفتا بچشم ہرچہ تو گوئی ہماں کنند ؏

ونیز فرماید کہ ربط بین المصرعین درین بیت تاویلی
وتوجیہی می خواہد واغلب کہ معنی قولہ کیم بر سبیل استفہام
انکاری باشد وسوال اززمان نباشد فتامل **مولف**
عرض کند کہ از کلام خواجہ شیراز مصدر (بچشم کردن)
پیدا است کہ بجای خودش می آید درینجا ہمین قدر
کافی است کہ فارسیان استعمال این بدون موحدہ
بیشتر می کنند باظہار امتثال امر یعنی زید گوید کہ "
زود برو و بیا " ومخاطب جواب می دہد کہ " بچشم "
یعنی بالراس والعین وبسر وچشم تعمیل حکم می کنم
پس درینجا (بچشم) مخفف (بچشم) است و(بچشم)
مخفف (بسر وچشم تعمیل حکم می کنم) ومعنی لفظی این
بالای چشم وباچشم وبوسیلۂ چشم - ماجد ذوق زبان
گوییم کہ مجرد (چشم) داخل محاورہ باشد نہ (بچشم)
(اردو) بسر وچشم - بقول آصفیہ - فارسی -
سر آنکھوں سے - بطیب خاطر - خوشی سے **مولف**
عرض کرتا ہے کہ بہت خوب - جو حکم - جی اچھا یہ حاکم
کے حکم کا جواب ہے جو محکوم دیتا ہے اور اسی
موقع پر حاکم کی تعظیم کے لئے بسر وچشم کہتے ہیں

• بچشم آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول
برہان (۱) چشم زخم را گویند یعنی آزاری کسی رسیدن
وبقول بحر (۲) بزرگ نمودن درنظر کسی ہم صاحبان
مؤید وجامع بر معنی اول قانع وخان آرزو در سراج
بحوالۂ برہان ذکر معنی اول ودر چراغ ہدایت
ذکر معنی دوم کنند سلیم ۵۰) ہرگز مرا بچشم نیاید
فلک سلیم ؎ در حیرتم کہ از چہ بود چشم من کبود ؎
مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۳) بنظر
آمدن چنانکہ " مکتوب توالی الآن بچشم من نیامد "
یعنی ندیدم اورا ومعنی اول ودوم بر سبیل کنایہ
باشد - (اردو) (۱) دکن میں کہتے ہیں آنکھوں میں
پڑنا یعنی نظر لگنا جیسے " ناحق آنکھوں میں پڑ گیا "
یعنی اس کو نظر لگ گئی (۲) آنکھوں میں آنا - بقول
امیر نظروں میں سمانا - (اسیر ۵) مری آنکھوں میں
آؤ تم اگر شمشاد قامت ہو ؎ شجر رہتا ہے اکثر
سبز دریا کی ترائی سے ؎ دکن میں کہتے ہیں "

آنکھوں میں بھرنا۔ آنکھوں میں چھپنا۔ امیر مینائی نے (آنکھوں میں سمانا) پر فرمایا ہے۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا (برق ؎) تونے حسن روز سے بے پردہ دکھائی صورت ٭ پھر مری آنکھوں میں ہرگز نہ سمایا کوئی ٭ (۳) نظر آنا۔ دکنا۔ دکن میں کہتے ہیں "آنکھوں سے گزرنا"

• بچشم آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول انند مرادف بچشم کردن بمعنی اعتنا بہ شان چیزی کردن و برگزیدن (افضلی جربادخانی ؎) غم تو در دل من ہمچو دزد خانگی است ٭ کہ ہر چہ روز بچشم آورد بشب دزدد ٭ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این دیدن است و در نگاہ داشتن و برگزیدن حاصل آن (اردو) دیکھنا۔ دیکھ رکھنا۔ منتخب کرنا۔

• بچشم خریداری دیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بتوجہ تمام دیدن مؤلف عرض کند کہ مرادف (از چشم خریداری دیدن) کہ گذشت موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و بلحاظ معنی حقیقی ظاہر است کہ خریدار متاع را برای خریداری بتوجہ تمام می بیند (اردو) خریداری کی نگاہ سے دیکھنا۔ کہہ سکتے ہیں۔ توجہ کامل سے دیکھنا۔

(۲۳۶۰) **• بچشم خود دیدن** استعمال بمعنی حقیقی است و (بچشم خویش دیدن) مرادفش۔ بحث این باستعمال بر (بچشم دیدن) می آید (اردو) دیکھو بچشم دیدن۔

• بچشم خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ بمعنی چشم زخم رسانیدن (صائب ؎) ترسم از دو بچشمش نخورند اہل نظر ٭ بسکہ چون خواب بہاران لب او شیرین است ٭ صاحب بحر فرماید کہ بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن۔ خان آرزو در (چراغ ہدایت) گوید کہ بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن و بآفت عین الکمال خراب ساختن مؤلف) عرض کند کہ مرادف (با چشم خوردن) است کہ بجای خودش گذشت و صراحت معنی ہم در انجا کردہ ایم ضرورت ندارد کہ حسد را در معنے داخل کنیم (اردو) دیکھو با چشم خوردن۔

بچشم داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ بہجرواند نظر بند کردن (حسن بیگ رفیع ؎) چون کسی از چرخ نگریزد کہ مردم را بچشم ٭ ہمچو ابروی بتان پیوستہ می دارد نگاہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ محققین بالا مصدر (بچشم نگاہ داشتن) پیدا است طالب سند دیگر باشیم ٭ گوئیم کہ این مصدر ہم بزبان معاصرین عجم است بمعنی (نظر داشتن) و نگران بودن۔ صاحب بحر بر (نظر بند) فرماید کہ بمعنی محبوس است پس نظر بند کردن بمعنی محبوس و مقید کردن باشد اندرینصورت درمعنی این استعمال (نظر بند) را داخل کردن خلاف مقصود است کہ نگرانی غرض ورای قید و بند باشد۔ (اردو) آنکھوں میں رکھنا بقول امیر نظر حفاظت سے رکھنا۔ نگرانی کرنا (ہلال ؎) رات دن آنکھوں ہی میں رکھتے ہیں ٭ عاشق ان کو بیک نظارہ نگہبان رہا کرتے ہیں ٭

بچشم درآمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وقع و وقار داشتن و اعتبار پیدا نمودن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف معنی دوم و سوم (بچشم آمدن) باشد سیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد لیکن خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بچشم آمدن کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بچشم دیدن استعمال صاحب انند گوید کہ خبر احتمال صدق و کذب ہر دو دارد اما وقتی کہ گفتہ شود کہ بچشم خود دیدہ ام یا بگوش خود شنیدہ ام ٭ اصلا کذب را دران دخلی نباشد و برینقیاس بپا ایستادن و بپا رفتن (امیر خسرو ؎) رفتن جانرا بچشم خود ندید ٭ ہیچکس ٭ من بچشم خویش می بینم کہ جانم می رود ٭ (سعدی ؎) بچشم خویش دیدم در بیابان ٭ کہ آہستہ سبق برد از شتابان ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از ہر دو سند بالا مصدر (بچشم خود یا بچشم خویش دیدن) پیدا است کہ بجای خودش گذشت و بچشم دیدن ہم ہمان مقصد پیدا کند کہ مخفف آن است یعنی لفظ خود و خویش درین محذوف است واین ترجمہ (رای العین) است (اردو) اپنی آنکھ سے دیکھنا۔

بچشم روشنی کسی رفتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ ہای مبارکباد کسی رفتن کہ چشم روشنی مبارکباد است (تاثیر ؎) حرف از فروغ روی تو ہر گاہ می رود ؛ خجلت بچشم روشنی ماہ می رود ؛ (مرزا جلال اسیر ؎) برق نگاہ گرم تو آئینہ راگداخت ؛ آتش بچشم روشنی خارہ می رود ؛ (ابو طالب کلیم ؎) بچشم روشنی داغہای کہنہ روم ؛ تبسمش نمک تازہ در نمکدان کرد ؛ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (روشنی چشم) و نور نظر و قلب اضافتش (چشم روشنی) و این مرکب وضع شد برای مژدۂ میلاد کہ مولود را نور دیدۂ پدر گویند و مجازاً برای ہر یک مژدہ مستعمل شد یعنی برای غیر مولود ہم پس (بچشم روشنی کسی رفتن) مصدر اصطلاحی قرار یافت برای مبارکباد یعنی رفتن برای تہنیت (اردو) مبارکباد کے لئے جانا۔ تہنیت کے لئے جانا۔

بچشم شنیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و انند و کنایہ از دیدن (وحید ؎) روشن گہی بود ز نسب نامہ بے نیاز ؛ بشنو بچشم دعوی در یتیم را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب موارد شنیدن را بمعنی دیدن باستناد ہمین شعر آوردہ و صراحت ماخذش ہم در انجا کنیم (اردو) دیکھنا۔

بچشم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری و جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از انتخاب کردن۔ (خاقانی ؎) ما را بچشم کرو کہ تا صید او شدیم ؛ زان پس بچشم رحمت بر ما نظر نداشت ؛ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) چشم رسانیدن (کہ چشم زخم رسانیدن است) صاحب برہان بذکر معنی اوّل و دوم فرماید کہ (۳) تند و تیز نگریستن صاحب جامع ہمزبانش و وارستہ بذکر معنی اوّل گوید کہ (۴) وقع و وقار گذاشتن (طغرا ؎) جام جم خویش را بچشم کنند ؛ چون در آید بچشم جانانہ ؛ صاحب بحر ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ و صاحب مؤید بر معنی دوم و سوم قانع و خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم بہ نقل الفاظ

رشیدی کند و گوید که بمعنی بعنی تند و تیز نگریستن نوشته
امروا این مصدر اصطلاحی را بذیل استعارات جا داد
مؤلف عرض کند که تعریف استعاره را فراموش
کرد تا کنایه را استعاره پنداشت و بتحقیق ما (۵) عزیز
داشتن و محبت و توقیر کردن (حافظ شیراز ؎)
بچشم کرده ام ابروی ماه سیمارا ؛ خیال سبز خطی نقش بسته
جائی ؛ مخفی مباد که مقصود ما رسته از معنی چهارم چیزی
نباشد که چیزی را بی توقیر کند و سبک داند و دین کنا
نیست از معنی لفظی داخل چشم کردن یعنی پنهان و مخفی
کردن چنانکه از سند طغرای کشاید (اردو) (۱) منتخب
نگاه میں رکھنا (۲) نظر لگانا (۳) گھور کر دیکھنا (۴)
ذلیل کرنا (۵) آنکھوں میں رکھنا - بقول امیر عزیز رکھنا
(صبا ؎) ہوں عزیز دشت میں سودای چشم یار میں
رکھتے ہیں آنکھوں میں مردم کی طرح آہو مجھے ؛

بچشم کسی شیریں کردن | مصدر اصطلاحی -
بقول بحر واند خوش آئندہ کردن - (صائب ؎)
گوشہ گیران را بچشم خلق شیریں کردہ است ؛ خال

مشکینی کہ در کنج دہان یار ماست ؛ **مؤلف** عرض کند
کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت
زمند کلام صائب بچشم بینندگان مقبول کردن
پیداست (اردو) آنکھوں میں مقبول بنانا -

بچشم کم دیدن | مصدر اصطلاحی - بقول
بہار وانند و غیاث حقیر و بیقدر دانستن بہار گوید
کہ بچشم حقارت دیدن است **مؤلف** عرض کند
کہ باضافت توصیفی چشم باشد و کم دریجا بمعنی
حقارت - حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم برزبان
ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو)
آنکھوں سے گرا دینا بقول امیر بیقدر اور حقیر کرنا -
(آتش ؎) شمعوں کو تونے دل سے پروانوں کی
اتار ا ؛ آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دے ہیں گل
(حقارت کی نگاہ سے دیکھنا) بھی کہہ سکتے ہیں -

بچشم کنندہ مردم | اصطلاح - بقول انند
بحوالہ فرہنگ صراح آنکہ چشم زخم بمردم رساند -

مؤلف عرض کند که مصدر (بچشم کردن) بمعنی بچشم زخم رسانیدن گذشت و این مشتق از بهمان است دگر ا هیچ (اردو) نظر لگانے والا چشم زخم پہنچانیوالا-

بچشم گران شدن | مصدر اصطلاحی- ناگوار و بار شدن در چشم- بتقبیل بر دل گران شدن، صاحب
۵) اول ز رشک محرمیم سرمه داغ بود ؛ چون خواب رفته رفته بچشمش گران شدم (اردو) آنکھوں میں کھٹکنا بقول امیر- آنکھ میں چبھنا- ناگوار ہونا-

بچشم گفتن | مصدر اصطلاحی- بقول بحر (۱) قبول کردن **مؤلف** عرض کند که حقیقت (بچشم) بجای خودش گذشت و این معنی در محاورۀ فارسیان از (چشم گفتن) پیدا می شود که چون حکم را قبول کنند گویند "چشم" حیف است که سند استعمال پیش نه شد و بتحقیق ما (۲) اشاره بچشم کردن هم سند این از کلام حافظ شیراز بر لفظ (بچشم) گذشت (اردو) (۱) قبول کرنا بہت خوب کہنا بسر و چشم کہنا (۲) آنکھ سے اشارہ کرنا- امیر مینائی نے آنکھوں میں باتیں کرنا بھی فرمایا ہے اشارہ میں باتیں کرنا (انشا ۵) غیر سے کرتی تھے آنکھوں ابھی باتیں تم تو ہم بھی آپہونچے ہیں کیا عین اشارات کی وقت

بچشم نگاه داشتن | مصدر اصطلاحی- بحث این بر (بچشم داشتن) گذشت (اردو) دیکھو بچشم داشتن

بچک | بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح نام یکی از اسلحه صاحب برهان فرماید که اسلحه که غیر معلوم است و بقول جامع سلاح غیر معلوم- صاحب شمس فرماید که نام یکی از صلحا (وای بر نقل نویس مطبع که اسلحه را صلحا نقل کرد) خان آرزو در سراج گوید که اغلب که بچک به نون است وهم او برنجک به نون اول وجیم عربی مفتوح گوید که نوعی از تیر مرادف تبرزین و تبرکی بنجق و اغلب که هر دو یکی است چون قاف در فارسی نیست فارسیان بکاف خوانده اند- صاحب برهان برنجک گوید که با جیم فارسی هم آمده و ترکان بنجق خوانند و تبرزین به فوقانی اول مفتوح و موحدۀ ثانی مفتوح بقول برهان نوعی از تبر که سپاهیان در پهلوی زین اسب بندند صاحب لغات ترکی گوید که (بنجق) ازنجق بنون اول ساکت. صاحب لغات ترکی بچاق را بکسرۀ موحده و فتح جیم فارسی بمعنی کارد آورده

وخان آرزو در چراغ هدایت تنجاق را به نون اول وجیم عربی دوم نام سلاحی نوشته وصاحب کنز بہ
بنجقی بموحده اول وجیم فارسی دوم وقاف وتحتانی آخر فرماید که بترکی سکین را گویند وصاحب اند
برنجک به نون وجیم عربی مفتوح فرماید که مبدل ومخفف نانجغ که تبرزین باشد وگوید که بترکی نجق
بقاف باشد۔ صاحب برہان هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که نجق به نون اول وجیم فارسی
وقاف در لغات ترکی یافته نشد نمیدانیم که خان آرزو ودیگر بعض محققین چطور این را لغت
ترکی قرار داده اند وبچاق را به موحده اول وجیم فارسی والف وقاف بمعنی کارد معتبر دانیم که صاحب
لغات ترکی تصدیق این کرده۔ پس بچک مبدل ومخفف همین باشد که فارسیان الف را تخفیف کردند
وقاف را به کاف بدل کردند چنانکه باق وباک وقند وکند۔ پس بچک بمعنی کارد باشد واگر مبدل
نجک بمعنی تبرزین گیریم تبدیل نون به موحده یا بالعکس آن خلاف قیاس است واگر معنی بچک
بمعنی تبرزین متحقق می بود همین تبدیل را خلاف قیاس وسند اول این قسم تبدیل قرار می دادیم اکنون
چاره جز این نیست که سلاح نامعلوم را کارد قرار دهیم وبچاق را ماخذ (اردو) چھری مؤنث دیکھو بچاق

بچکم بقول برہان ۔ بفتح اول وکاف بروزن شبنم (۱) خانهٔ تابستانی و (۲) خانه که اطراف آنرا
شبکه کرده باشند و (۳) ایوان وصفه وبارگاه را هم گویند و (۴) بمعنی گرگ هم آمده که بعربی ذئب خوانند
وبکسر اول هم درست است۔ صاحب جامع بذکر معنی سوم وچهارم معنی اول ودوم را واحد پندارد
وفرماید که خانه تابستانی که اطراف آن را شبکه کنند۔ خان آرزو در سراج این را مرادف بشکم بشین معجمه
دوم گفته **مؤلف** عرض کند که بحث کامل این بر بجکم به جیم عربی دوم گذشت بمعنی اول ومعنی دوم
داخل معنی اول است چنانکه صاحب جامع نوشته طرز بیان برہان در هر دو فرق پیدا کند دیگر هیچ ومعنی سوم

مجاز معنی اوّل که خانهٔ تابستانی را مطلقاً برای ایوان و صفه و بارگاه استعمال کردند نسبت معنی چهارم
عرض می شود که اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم آنرا گرگ گویند و آن درنده ایست معروف
صاحب محیط بر گرگ فرماید که بضمّ کاف فارسی وسکون رای مهمله وکاف فارسی لغت فارسی زبان است
بعربی ذئب وخطائف وذوالة وسرحان وسلق وقسام وشذمان وقلوب وقلیب وعساره
وعسار وعساس وعسعس وعسعاس وبترکی خورد وبهندی بهیڑیا وبلغتی بکت نامند. و آن حیوانی است
معروف خاکستری رنگ. جری النفس. وندانش متخلل یعنی بعضی در بعضی می نشیند و بر گرسنگی صبر
می کند و باخذ هوا گاهی زندگانی می کند و در شکم آن حرارتی است که بدان استخوان مصمت هضم می کند
مگر خستهٔ خرما. و مثل سگ جفتی کند بالتمام ولهذا گفته اند که در حالت جفتی کشتن آن با ماده سهل باشد
و از عجیب امر آنست که بیک چشم خواب کند و بچشم دیگر بیدار می باشد و چون آنرا بچوب و شمشیر زنند
و زخمی شود از آن آواز نیاید تا آنکه بمیرد و حاسه شمّ آن قوی می باشد حتی که مشموم را از یک فرسخ
ادراک می نماید و گویند تا گرگ دیوانه نشود گوشت آدمی نمی خورد و چون بوی خون بشمد و یا بوی
آدمی خون آلوده شمد نگذارد او را تا اندر رود هر چند آن آدمی قوی و زورآور و سلاح پوش باشد و اکثر
آنرا وقت صبح خواب می آید مثل سگ و گویند چون برگ عنصل خورد فی الحال بمیرد و گرگ گیاه
نخورد مگر وقتیکه رنجور گردد مانند سگ و گربه و قضیب جمیع حیوانات از عضله و عصب است بغیر
روباه و ذکر گرگ که استخوان است بالای آن عروق و رباطات پیچیده در پوست کشیده. بالجمله
طبع آن گرم و خشک در سوم و گیلانی گوید که آن گرم مزاج است و سرگین آن شدید الحرارت
و قوی التحلیل و جهت همه امراض ظاهری و باطنی حادث از سردی مفید و چون تعلیق آن بر سر نیزه کرده

در مزرع نہند کبوتران وغیرہ آنہا نیایند وکسی کہ تعلق چشم راست آں بر خود نماید از درندگان خوف نکند بلکہ ہیچ درندہ بر او ظفر نیابد و چون از جلد آں طبل سازند و میان طبلہای دیگر بنوازند از آواز آں جملہ طبلہا شق گردد و چوں بسرگین آں در جای بخور نمایند موشان از آنجا بگریزند و گر پشم آں بر طفل آویزند در خواب نترسد و دندان آں وقطعہ جلد آں ہمین عمل دارد و چون دم آں در مسکن بزہا اندازند از خوف آں ہلاک شوند و چون در چراگاہ گاو بیاویزند ہر چند کہ گاو گرسنہ باشد اصلا دراں داخل نہ شود۔ وچوں آنرا در دروازہ قریہ دفن کنند زنگان قریب آں نیایند واگر تعویذ عداوت دو شخص باہم اہل چنانچہ رسم اہل تکسیر است بر جلد بز کہ آنرا گرگ خوردہ باشد بنویسند میان آنہا اصلا محبت باقی نماند وچوں آں جلد را صاحب خارش بپوشد صحت یابد ومنافع بیشمار دارد الخ) (اردو) ۱ و ۲۔ دیکھو بجکم (۳) ایوان بقول امیر۔ فارسی۔ مذکر۔ محل۔ مکان (ظفر ؎) رہا نہ آکے وہ ایوان جنہم میں میرا مژدہ سے میں نے عبث سائباں بنایا تھا (۴) دیکھو اویس کے پہلے معنے۔

بچگان | بقول انند بالفتح بتخفیف وتشدید جیم فارسی کودکان وطفلان وشیرخواران (خاقانی ؎) ابراز ہوا بر گل چکان مانند بزنگی دایگان در کام رومی بچگان پستان نو پرداختہ **مؤلف** عرض کند کہ جمع بچہ بقاعدہ فارسی کہ بحذف ہای ہوز آخرہ کاف فارسی بعوض آں زیادہ کردند و الف ونون جمع در آخرش باشد وبس (اردو) بچے مذکر۔ بچہ کی جمع بحالت اضافت بچوں جیسے ”بچوں کا کھیل۔ صاحب آصفیہ نے بچی پر لکھا ہے اسم مؤنث۔ چھوٹی لڑکی۔ دختر (الخ) اس کی جمع بچیاں اور بحالت اضافت بچیون جیسے ”بچیوں کی آواز“

بچگان افگندہ	اصطلاح بقول مؤید بحوالہ	مؤید الفوائد (۱) مظلوم و (۲) خوار شدہ وخوار کردہ

و (۳) برزمین افگندہ وصاحب ہفت ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ - دیگر معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (افگندن بچگان یا دبچگان افگندن) مصادر اصطلاحی نیست کہ ایشان اسم مفعولش گیریم واگر سند استعمال این اصطلاح پیش شود توانیم گفت کہ چوں بر حاملہ ظلم شود حمل را می افگند یعنی سقوط حملش می شود پس ازین نتیجہ ہر سہ معانی بالا را بسبیل کنایہ پیدا تواں کرد و از معنی سوم مقصود محققین غیر از خوار کردہ شدہ نباشد طرز بیان شان بغلط انداز و بالجملہ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید (اردو) (۱) مظلوم - ظلم کیا ہوا - گرفتار ظلم (۲) خوار - ذلیل کیا ہوا (۳) زمین پر گرایا ہوا -

(الف) بچگان چشم
(ب) بچگان دیدہ اصطلاح - بقول بحر ہر دو مرادف یکدیگر (۱) قطرات اشک (۲) مردمک چشم **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو معنی کنایہ باشد و موافق قیاس فارسیان طفل اشک ہم گفتہ اند و برای معنی دوم مشتاق سند باشیم صاحبان مؤید وضمیمہ برہان و ہفت و انند (ب) ذکر معنی اول کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو اشک (۲) مردمک دیکھو انگور کے-

بچگان رز اصطلاح - بقول بحر شاخہای تاک بہار گوید کہ کنایہ باشد (استاد فرخی ۵) رز بان ز بچگان رزاں باز کرد پوست تا مہربانی از چہ قبل کرد مہرگان تا **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) درخت انگور کی شاخیں مؤنث -

بچل بقول برہان و جامع و ہفت و سراج و انند بروزن کچل شخصی را گویند کہ ہمیشہ لباس خود را ضائع کند و چرکن و ملوث گرداند **مؤلف** عرض کند کہ بہ بای فارسی ہم می آید - اسم جامد فارسی زبان باشد بہ بای فارسی و این مبدل آں کہ بای فارسی بموحدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب (اردو) وہ شخص جو ہمیشہ اپنے لباس کو ضائع کرے اور میلا کچیلا رکھے -

بچم بقول سروری و برہان و جامع و سراج - بکسر با و فتح جیم فارسی (۱) کاری بنظام (شاکر بخاری ۵)

پترانہ شکر کنم نعمت ترا شب و روز کہ از تو اختر من سعد گشت و کار بچم تو و فرماید کہ چم بمعنی نظام و رونق است و (۲) امر سیدن از شیخ سعدی ۵ ہمی سر برار از گریبان غم تو آرام دل با جوانان بچم تو صاحب مؤید بمعنی دوم قانع مؤلف عرض کند کہ بچم بہ جیم فارسی مفتوح بمعنی خرام و آراستہ می آید پس بچم بمعنی اول مزید علیہ چم باشد بہ موحدہ زائدہ در اولش اندرینصورت باید کہ بفتح اول خوانیم و کسرہ اول را خیر از تصرف محاورہ دانیم و بمعنی دوم امر حاضر چمیدن است بہ بای زائدہ مکسور و از سند اول مصدر مرکب (بچم گشتن کار) بمعنی آراستہ شدن و نظام پذیرفتن کار پیدا است پس معنی اول آراستگی و نظام باشد و معنی دوم خرامان شو و صراحت کامل چمیدن بجای خودش می آید صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (۳) بچم را بمعنی بچہ من نوشتہ و این بفتح اول مخفف بچہ من بحذف ہای ہوز و نون آخر باشد تصرف محاورۂ فارسیانست و بس (اردو) (۱) آراستگی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ زیبایش ۔ سجاوٹ ۔ نظام ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ترتیب انتظام ۔ آراستگی (۲) دیکھو چمیدن کا امر حاضر (۳) میرا بچہ ۔

بچند بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بچقدر و بچہ قیمت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تحقیقی است و موحدۂ اول زیادہ کردہ اند بر لفظ چند کہ برای کمیت باشد و موحدہ بمعنی معاوضہ چنانکہ بر معنی یازدہم گذشت پس معنی این (بمعاوضہ چقدر) و تخصیص با قیمت ندارد (اردو) کس قدر ۔ بقول آصفیہ اردو ۔ استفہام مقداری ۔ کتنا ۔ کس اندازے کس وزن و تعداد کی مول

بچنگ افتادن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از گرفتار بچنگ کسی شدن و بقبضہ در آمدن (ظہوری ۵) کنجشک دل فتادہ بچنگ عقاب عشق تو کلبانگ بلبلان ہمہ تحسین زاغ ماست از مخفی مباد کہ از سند ظہوری (بچنگ فتادن) پیدا است نہ افتادن

عیبی ندارد کہ فتادن مخفف افتادن است (اردو) گرفتار ہونا۔ کسی کے قبضہ میں آنا۔ کسی کے پنجہ میں گرفتار ہونا۔

(۱۳۲۵) **بچنگ دادن** مصدر اصطلاحی۔ بقبضہ کسی دادن است (صائب ؎) نہ‌ادم بچنگ عشق آتش دست اگر دلرا، من عاجز چہ با این پنجۂ فولاد می کردم (اردو) کسی کے قبضہ میں دینا۔ کسی کے پنجہ میں گرفتار کرا دینا۔

بچنگ و دنداں راہ یافتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ۔ بصعوبت راہ یافتن۔ **مؤلف** عرض کند کہ بچنگ و دنداں عقدہ کشائی کنند واز ہمین عمل بر سبیل کنایہ معنی صعوبت و دقت حاصل می شود۔ موافق قیاس باشد۔ حیف است از صاحب انند کہ کلام نظامی را نقل نہ کرد (اردو) مشکل اور صعوبت اور دقت کے ساتھ راہ پانا۔

(الف) بچواک **(ب) بچوہ** (الف) بقول انند۔ بفتح اوّل و سکون دوم لغت فارسی است بمعنی کسیکہ زبانی بزبانی ترجمہ کند و فرماید کہ آں ترجمہ را (ب) بالفتح بچوہ گویند۔ صاحب شمس بر ذکر (ب) قانع **مؤلف** عرض کند کہ ہمین دو لغت بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید و بقول معاصرین رزدشت (ب) اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند و پاژند بمعنی ترجمہ۔ و این مبدل آں کہ بای فارسی بعربی بدل شود چنانکہ اسپ و اسب پس ہای ہوز آخر (ب) را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و کاف نسبت در آخرش زیادہ کردند چنانکہ سنگ پس معنی لفظی (الف) منسوب بہ ترجمہ باشد و کنایہ از مترجم۔ خان آرزو بر (پچواک بہ بای فارسی و جیم فارسی) بذکر ہر دو معانی فرماید کہ در سروری لغت اوّل ہم بمعنی ترجمہ آمدہ ولیکن بدینمعنی بچواک صحیح باشد و میتواند کہ این لفظ ماخوذ از بچو باشد کہ مخفف آں بچ بمعنی آہستہ گفتن بود و کلمہ اک برای نسبت باشد و پس

معنی ترکیبی آں چنیں بود کہ سرفی باشد کہ مثل سخن گفتن بہمد یگر بود و آں ترجمہ است و بریں تقدیر بضم اول خواہ بود نہ فتح (الخ) ماگوییم کہ نسید انیم کہ بچ و بچور ا بمعنی آہستہ گفتن از کجا پیدا کرد و قطع نظر از دیگر محققین خود نان آرزو ہم بچ و بچور ا بجای خودش نہ نوشت از بچ بچ) البتہ بمعنی سرگوشی آمدہ ولیکن این ہیچ تعلق بلغت بچہ اک ندارد محقق باخبر تصنیف لغات ہم می کند - ایجاد بندہ باشد اگرچہ کندہ (اردو) (الف) مترجم - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ترجمہ کرنے والا - ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا - ترجمان - دو بھاشیا (ب) ترجمہ بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا - انتہا -

بچہ بقول بہار بتشدید و تخفیف (۱) طفل و بچہ سائر حیوانات (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر و آں مانند پیادہ بود (محمد قلی سلیم ۵۲) افگندہ بساط عشرتی دوّاریم (۲) ہر یک بچہ بہر چو شطرنج کبیر (۲) صاحب جامع بر معنی اوّل قانع - صاحب انند نقش نگار دو از حقیقت معنی دوم خبر ندارد آفرین بر دکہ بحوالہ فرہنگ فرنگ معنی سوم ہم پیدا کردیعنی (۳) بچہ بفتح اوّل و کسر جیم فارسی بمعنی چرا و برای چہ - **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بر (بچہ کبیر) می آید - نسبت معنی سوم عرض میشود کہ بای معیت در اوّل کلمہ چہ باشد و بس (اردو) (۱) بچہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - چھوٹی عمر کا - بالک - ننّا - طفل شیر خوار - دودھ پیتا - بال - کودک - چھوٹی عمر کا جانور - (۲) شطرنج کبیر کے مہروں کی ایک قسم جو پیادوں کے مانند ہوتی ہے (دیکھو بچہ کبیر) (۳) کس لئے - کس واسطے - کیوں - کس وجہ سے -

بچہ آوردن	مصدر اصطلاحی - بقول بحر	مرادف بچہ کشیدن بمعنی بچہ زادن صاحب آصفی

ذکر این کردہ (خسرو ﻫ) سگ آورد بچہ گرگ ہفت
وہشت کس نخورد ۱۲ و وسہ بحیلہ بود در دھی و
در کوئی ۱۲ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) بچہ جننا۔

بچۂ امّی اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱)
خون سرخ و (۲) آنچہ منسوب باشد بشہر بحرین۔
مؤلف عرض کند کہ اُمّی بقول منتخب بالضم و
تشدید میم و یا آنکہ خواندن و نوشتن نتواند یا آنکہ
بر خلقت امّی باشد کہ کتاب نخواندہ باشد و بقول
غیاث و آنند منسوب بہ اُم یعنی مادر یعنی کسی کہ پدرش
در ایام طفلی او بمیرد و از تربیت پدر محروم بودہ در
کنف مادر یا دایہ پرورش یابد۔ پس خون سرخ را
بچہ امّی گفتن کنایہ باشد غیر لطیف و نمیدانیم کہ
از معنی دوم مقصود صاحب شمس چیست و خود
او ہم تعریف شہر بحرین بجای خودش نکرد و معاصر عجم
ازین اصطلاح ساکت و محققین فارسی زبان ذکر
این نکردہ اند مجرد قول صاحب شمس بدون سند
استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) خون سرخ
مذکر (۲) بحرین کے شہر سے نسبت رکھنے والا (بحرینی)

بچۂ انگور اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند
کنایہ از شراب انگور (میر معزی ﻫ) آراستہ بزم نو
پر از بچۂ حور است ۱۲ از بچۂ حور ابستان بچۂ انگور ۱۲
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از قبیل دختر رز
کہ شراب از انگور پیدا شود (اردو) انگوری شراب
مؤنث۔

بچہ باز اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار و بحر
امردپرست (فوقی یزدی ﻫ) ما بکلی و رند و بچہ باز یم ۱۲
دیوانہ کون خوش تماشیم ۱۲ مؤلف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی با بچہ بازی کنندہ و کنایہ
از لوطی و مغلم (اردو) لونڈے باز بقول آصفیہ
(اردو) اسم مذکر۔ امردپرست۔ شاہد باز۔ بچہ باز۔
کودک باز۔ لوطی۔ مغلم۔

بچہ بر آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
و آنند بمعنی بچہ زادن و بسند این کلام خسرو را بشری کند

کہ برد (بچہ آوردن) گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اس مخصوص باشد برای جانورانیکہ از بیضہ خود بچہ برارند و (بچہ آوردن) عام باشد کہ گذشت اگرچہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم ہر زبان دارند (اردو) بچے نکالنا (انڈوں سے)۔

بچۂ پیر | اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بہ تشدید و تخفیف (۱) معروف و (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر مثل پیادہ۔ صاحب بحر نقش برداشت (سلیم ع) افگندہ بساط عشرتی دواریم تو ہریک بچۂ پیر چو فرزند کبیر تو زلہ بردارش ٹیک چند بہار بر (بچہ) می فرماید کہ مجرد بچہ بہ تشدید و تخفیف قسمی از مہرہای شطرنج کبیر و آن مانند پیادہ بود و در شطرنج متعارف و بقول خود ہمان شعر سلیم را بہ الفاظ حقیقی حسب ذیل نقل کند (ع) افگندہ بساط عشرتی دواریم تو ہریک بچۂ بیر چو شطرنج کبیر **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است بترکیب اضافی و معنی دوم۔ پیدا کردۂ خان آرزوست کہ (بچۂ بیر) راکہ بہ ہر دو موحدہ بود بہ بای فارسی اول و تحتانی دوم عوض بای دوم (بچہ پیر) کرد حالانکہ ضرورت معنی شعر پیش آمد برای آنکہ معنی اصطلاحی (بچہ بیر) قائم کند۔ پس در مصرع اول (دواریم) را بہ تبدیل دال مہملہ بواو و واو دوم بہ دال (دداریم) نوشت و خیال بحر شعر نکرد و روح سلیم را پریشان کرد۔ پس ازان (بچۂ بیر) را بمعنی (قسمی از مہرہ ہای شطرنج کبیر مثل پیادہ) قائم کرد و غور نہ کرد کہ اندرین صورت بعد تصرفات مکروہہ بالا ہم معنی شعر درست نمی شود و تلمیذ ش (بہار) ہمین معنی دوم را از (لفظ) بچہ پیدا کرد یعنی باستناد ہمین شعر بر لفظ (بچہ) نقل معنی دوم کرد و جرأت نکرد کہ ہچو استاد خود دست تصرف خود بر ہر دو مصرع بالا دراز کند و ہمین احتیاط او را مجبور کرد کہ معنی دوم پیدا کردۂ استاد خود را بر مجرد لفظ (بچہ) قائم کند زیرا کہ در سند او (بچہ بیر) نبود و رای بر محققین مابعد کہ نظر بر اعتبار

خان آرزو و بهار نقلش برداشتند و با دراق تالیف
خودها گماشتند. حقیقت این است که (بچه پیر)
نام مهره شطرنج کبیر نیست و در شطرنج کبیر شطرنجی
دگر غیر از شطرنج متعارف نیامده و هیچ محقق مصطلحات
ذکرش نکرده تا آنکه خود خان آرزو و بهار هم ذکر
مستقل (شطرنج کبیر) بجای خودش نکرده. مخفی مباد که
فارسیان شطرنج کبیر مهره های صف اول شطرنج
متعارف را گویند یعنی هر دو فیل و شتر و اسپ و شاه
و وزیر که قد و قامت شان بزرگ از مهره های صف
دوم است. مهره های صف دوم را شطرنج صغیر
نامند که پیاده های کوچک قد درست. معاصرین عجم هم
تصدیق این می کنند. پس شاعر گوید که بساط عشقی
انگنده و توار و ستیار می باشیم و هر یکی را از ما بچه دربرابرست
چنانکه شطرنج کبیر را پیادهٔ دربرِ اوست یعنی پیش
هر یک مهرهٔ کلان صف اول پیاده کوچک قامت
در صف دوم بچه را ماند دربر. این است حقیقت معنی
شعر و تصرفات خان آرزو در لفظ و معنی و پیر دیگر محققین
مابعد بدون غور و تعمق. حاصل اینست که معنی دوم
(بچه پیر) بیان کرده خان آرزو و ایجاد بنده را ماند اگرچه
گنده باشد و سندی ندارد. معاصرین عجم ازین معنی
بی خبر اند و محققین زباندان همچون سروری و ناصری
در جامع و برهان ذکر این نکرده اند. بجا دارد که ترکیب 11
توصیفی (۳) بچه پیر را بمعنی پیر نابالغ گیریم که همچون
بچگان حرف می زند و عقل ندارد و کار از تحقیق
نگیرد. فتامل (اردو) (۱) بوڑھے کا بچہ. مذکر.
(۲) بقول خان آرزو جس کی ہمنے تردید کی ہے
مہرہ ہای شطرنج کبیر کی ایک قسم جو پیدلوں کی
مانند ہے (۳) پیر نابالغ. بقول آصفیہ. بوڑھا
بیوقوف. بوبک. وہ بوڑھا جو ناسمجھ بچوں کی سی
باتیں کرے. مذکر.

بچه تا نگرید مادر شیر ندهد مثل صاحبان خزینه
و امثال فارسی ذکر این کرده اند صاحب محبوب الامثال
شین معجمه بر آخر (مادر) زیاده می کند و هر سه محققین از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که

فارسیان این مثل را بضرورت سعی وتا بیری زنند-
گویند کہ در ہر کار سعی و طلب شرط است گریۂ بچہ ہم
سعی را ماند کہ بی آں مادر شیرنی دہد (اردو) بن مانگے
ماں بچہ کو دودہ نہیں دیتی۔ صاحب محبوب الامثال
نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بچہ حورا اصطلاح - بقول بہار کنایہ از ساقی
محبوب کہ گویا از حور زادہ است۔ سند این بر بچۂ انگور
گذشت **مؤلف** عرض کند کہ الف آخر در حورا
زائد است و بس چنانکہ دانا و دانیا۔ مخفی مبادکہ
حورا بالفتح لغت عرب است بقول منتخب زن سپید
وسپید و سیاہ چشم کہ سپیدی و سیاہیش بکمال باشد
پس جاداردکہ درین اصطلاح ہمین لغت عرب را
مضاف الیہ دانیم کہ ضرورت الف زائد بقاعدہ
فارسی باقی نماند فالآخر اولی من الاول -
(اردو) ساقی بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر -
شراب پلانے والا -

بچہ خور اصطلاح - بقول جہانگیری در ضمیمہ -
مرادف بچہ خورشید - (۱) کنایہ از لعل و یاقوت و زرو
نقرہ و دیگر جواہر و فلزات (حکیم خاقانی ع) سنگ را
بچہ خور در شکم است ، صاحبان رشیدی و برہان
و بحر و سراج ذکر این کردہ اند - صاحب جامع فرماید کہ
(۲) علتی را نام است کہ در بچہ دان طفل را تلف کند
مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول مرکب اضافی است
و حاصل معادن را بچہ خور از آں نام کردند کہ جواہر
و فلزات در معادن پیدا می شود از گرمی آفتاب
و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت
بعض اطبای معاصر گویند کہ این مرض در رحم واقع
می شود بسبب امراض خباثت صاحب نطفہ
کہ جنین را نقصان رساند و بیش از وقت سقوط
حمل شود (اردو) (۱) جواہر اور فلزات کو فارسی میں
بچہ خور کہا ہے - مذکر (۲) ایک مرض کا نام فارسی میں
بچہ خور ہے جو رحم میں بچے کو تلف کر دیتا ہے -
کہا جاتا ہے کہ اس کا سبب جنین کے باپ کا مرض آتشک
میں مبتلا رہنا ہے -

بچۂ خورشید | اصطلاح - صاحب سروری
در ملحقات گوید کہ کنایہ از جواہر و فلزات است و
صاحب جہانگیری در ضمیمہ این را مرادف بچۂ خور گفتہ
صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و سراج ہم
ذکر این کردہ اند و ما صراحت کامل بر (بچۂ خور)
کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بچۂ خور -

(الف) **بچۂ خونی** | اصطلاح - بقول جامع
(ب) **بچۂ خونین** | و (جہانگیری در ضمیمہ) (ب)
کنایہ از اشک باشد حکیم خاقانی ؎ ہر دم ہزار
بچۂ خونین کنم بخاک ؛ چون لعبتان دیدہ بزادن
در اورم ؛ و بقول برہان بحر و سراج کنایہ از اشک
گلگون - صاحبان مؤید و رشیدی در ہفت ذکر
(الف) ہم کردہ اند بمعنی اشک سرخ کہ عاشقان
و غمدیدگان را باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو
مرکب توصیفی است - بمعنی حقیقی اشک منسوب
بخون - یای نسبت در آخر اول است و یا و نون
در آخر دوم - معنی بیان کردۂ جامع و جہانگیری کہ
عام است از تخصیص خون درست نمی شود - پس
اتفاق داریم با محققین آخر الذکر (اردو) دیکھو
اشک خونین -

بچہ دار | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
(۱) زنی کہ بچہ دارد و (۲) زن حاملہ ہم - دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این اصطلاح نکرد و لیکن
خلاف قیاس نیست (اردو) (۱) بچے والی عورت
مؤنث (۲) حاملہ بقول آصفیہ - عربی پیٹ والی
زن باردار - وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو مؤنث

بچہ دان | اصطلاح بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بمعنی زہدان و رحم - دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست مع این
برزبان دارند (اردو) بچہ دان بقول آصفیہ فارسی
اسم مذکر - رحم - کوکھ - وہ جگہ جہاں بچہ رہتا ہے

بچہ در شکم و نامش مظفر | مثل - صاحبان خزینۃ
و امثال فارسی و محجوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان

جوں شہرت چیزی پیش از وقت ببینند این مثل را
زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "
پیت پڑی بوند اور نام رکھا محمود"

بچۂ ریش اصطلاح - بقول بہار و بحر کنایہ
از موہای زیر لب فرودین (ملا ابو البرکات منیر) ؎
بچہ بازی اگر نسید اندش / بچۂ ریش را نہادہ چرا) مؤلف
عرض کند کہ این موی چند متصل بازیش بر بلندی
لب زیرین بچہ را ماند بمقابلۂ ریش دیگر. ہیچ مرکب
اضافی است (اردو) بچّی - بقول آصفیہ ہندی
اسم مؤنث - ریش بچہ - داڑھی کا امام - وہ چند
بال جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں

بچّہ زادن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت - مؤلف
عرض کند کہ بمعنی (۱) زائیدن زن بچہ را و (۲)
پیدا شدن بچہ - لازم معنی اوّل کہ زادن بقول
موارد لازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱)
بچہ جننا (۲) بچہ پیدا ہونا۔

بچۂ طاؤس اصطلاح - بقول رشیدی و شمس لطف
(۱) آتش (۲) آفتاب (۳) لعل و یاقوت - مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد و بیین وجہ کنایہ پیچیدہ است
و معاصرین عجم ازین ساکت و محققین اہل زبان
ذکر این نکردہ اند - بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
کہ خلاف قیاس است (اردو) (۱) دیکھو آتش
(۲) دیکھو آفتاب (۳) دیکھو یاکند -

بچۂ طاؤس علوی اصطلاح - بقول
(جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از (۱) آفتاب و (۲)
آتش و (۳) یاقوت و لعل باشد - صاحب برہان
بذکر ہر سہ معنی بالا (۴) روز روشن ہم گفتہ - صاحبان
بحر و بہار عجم و سراج و (مؤید بہ حوالۂ قنیہ) و (ناصری
در ملحقات) ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ (طاؤس علوی) کنایہ از آفتاب
گرفتہ اند و اضافت بچہ بسوی او کردہ اند - پس
قیاس متقاضی آنست کہ آتش و یاقوت و روز روشن را
(بچۂ طاؤس علوی) گوئیم کہ این ہر سہ از آفتاب

پیدا شدہ اند چنانکہ (بچۂ خورشید) وخود آفتاب را بدیں نام موسوم کردن خلاف قیاس باشد بمقابل طالب سند استعمال باشیم۔ خصوصاً برای معنی اوّل۔ صاحب ناصری کہ از اہل زبانست بر نقل برہان قناعت کرد وحق تحقیق زبان خود را ادا نکرد۔ مخفی مباد کہ اگر (طاؤس علوی) کنایۂ فلک را گوئیم اندراں صورت معنی اوّل درست می شود کہ بچۂ فلک آفتاب را تواں گفت ولیکن فارسیان (طاؤس علوی) فلک را نہ گفتہ اند وتحقیق کاملش بجای خودش کنیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب (۲) دیکھو آتش (۳) دیکھو باکندہ (۴) دن۔ مذکر۔

بچۂ طاؤس علوی آشیان اصطلاح۔ بقول مؤید وہفت وانند کنایہ از اخگر است کہ (طاؤس علوی آشیاں) آتش باشد چنانکہ عنصر اعلیٰ است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است زیراکہ اخگر بچۂ آتش است۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب جہانگیری برد (بچۂ طاؤس علوی) از حکیم خاقانی سندی آوردہ کہ بکار ایں می خورد (ع) دفع سرما را قفس کردند زآہن پس درو۔ بچۂ طاؤس علوی آشیان افشاندہ اند۔ (اردو) دیکھو اخگر۔

بچۂ طنّازی اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی طفل عشوہ گر۔ مؤلف عرض کند کہ بہ تحتانی آخرش مجہول کہ برای وحدت است۔ مرکب اضافی بہا بمعنی خودش (اردو) عشوہ گر لڑکا۔ مذکر۔

بچّہ کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر واانند بمعنی بچہ زادن (میرخسرو ع) خورسندی است دارو استروئی حرص تو کازونیابد بچۂ ہی تواماں کشد۔ مؤلف عرض کند کہ زادن بمعنی لازم ومتعدّی ہر دو آمدہ وبخیال ما ایں مخصوص است برای متعدّی (اردو) بچّہ جنا۔

بچہ کو اصطلاح بقول سروری (۱) حرامزادہ گویند و آنرا خشوک و سند و سندرہ و فغاک نیز خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ (۲) کنایہ از شخصی کہ در طفولیت از کوچہ برداشتہ باشند و در عربی لقیط خوانند۔ صاحبان برہان و جامع و بحر بہ نقل عبارت جہانگیری کنایہ را ترک کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بچہ کہ از کوچہ برداشتہ پرورش دہند مؤلف عرض کند کہ فک اضافت (بچہ کو) باشد کہ معنی لفظی این بچہ کہ در کوچہ یافتہ شد و این معنی حقیقی است صاحب جہانگیری غلط کرد کہ معنی حقیقی را کنایہ نوشت اگر از ین معنی کنایہ پیدا کنیم معنی اول حاصل می شود کہ در بلاد عجم بچہ حرامزادہ را مادرش در کوچہ می اندازد و عمال سرکار او را برمیدارند و پرورش کنند۔ صاحب مؤید ہمین را بچہ کوی بزیادت تحتانی در آخر نوشتہ و صاحب شمس بزیادت ہوقدہ ثانی برای نسبت بچہ کوئی آوردہ ایں ہمہ تصرفات موافق قیاس و فضول است۔

(اردو) (۱) حرامزادہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ولد الزنا۔ زنازادہ (وہ بچہ جو بے نکاح پیدا ہوا ہو)۔ (۲) گلی کوچہ میں پڑا ہوا بچہ جس کو اس کی ماں نے جن کو کوچہ میں پھینکدیا ہو۔ مذکر۔

بچہ مچہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفر ناصر الدین شاہ قاچار تابع مہمل باشد مؤلف عرض کند کہ استعمال معاصرین عجم است دیگر ہیچ (اردو) بچہ کچہ۔ بچہ وچہ۔ دکن میں مستعمل ہے جیسے "ان کو بچہ وچہ نہیں ہے"۔

بچہ مینا اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر میم و سکون تحتانی و نون بالف کشیدہ کنایہ باشد از شراب مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ شراب در شکم مینا باشد۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ابن العنب۔

بچہ نو اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و سراج بفتح نون و سکون واو (۱) حادثہ

گویند که تازه بهم رسیده باشد و (۲) نتیجهٔ هر چیز و
(۳) شاخهای تازه و شگوفه های نو رسیده - بهار
معنی دوم را ترک کرد - جا دارد که داخل معنی
اول کرده باشد - صاحبان موید و هفت بر
(بچهٔ نو برآورد) می فرمایند که یعنی نتیجهٔ نو پیدا کرد
مؤلف عرض کند که کنایه باشد و بس (اردو)
(۱) نیا حادثه - مذکر (۲) ہر کام کا نتیجہ - مذکر (۳)
نئی شاخیں - مؤنث - نئے شگوفے مذکر -

بچه های یک وجبی | اصطلاح - بقول رہنما
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار - بچه
خرد باشد **مؤلف** گوید که کهن سالان عجم استعمال
این بجای کنند که تحقیر مقصود باشد گویند
بچه های یک وجبی - دعوی همسری با ما دارند
(اردو) ایک بالشت کے بچے دکن میں
کہتے ہیں کہ خدا کی شان ہے کس ہمارے
سامنے کے ایک بالشت کے بچے آج
ہم سے برابری کا دعوے کرتے ہیں
(بالشت بھر کے بچے) بھی کہتے ہیں -

بیچیز | اصطلاح - بقول برهان و موید بکسر اول بر وزن ستیز کهین و کوچک ترین و کمینه و کمترین هر چیز را گویند خان آرزو در سراج نقل این برداشت و تحقیق را بما گذاشت صاحب جامع فرماید که مخفف بی چیز است - صاحب هفت بفتح اول آورده گوید که بکسر هم می آید **مؤلف** عرض کند که مرادف ناچیز باشد که ناکاره و نابکار و ناکس و بیقدر و هیچ را گویند - صاحب بحر بر ناچیز گوید که محقر و فرومایه باشد پس جز این نیست که محققین بلاد تعریف لغت الفاظ غیر مناسب استعمال کرده و معنی حقیقی را از قیاس دور کرده اند - سند استعمال پیش نه شد که تصفیهٔ آخر می کردیم ولیکن معاصرین عجم با ما اتفاق دارند و حالا بر زبان شان بیچیز متروک است و ناچیز مستعمل - صاحب هفت بر ماخذ غور نکرد که بالفتح نوشت (اردو) ناچیز بقول آصفیه

فارسی۔ بے حقیقت۔ ناکارہ۔ نابکار۔ بیقدر۔ ناکس۔ ہیچکارہ۔ نکما۔ ہیچ پوچ۔ ذلیل وخوار۔

بچیزی برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند گوید کہ باد در و راہ و مانند آن مضاف کنند بمعنی (۱) بند کردن در وغیر آن و ازین ماخوذ است (۲) بمعنی پوشیدن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصر برزبان ندارند و متقدمین و متاخرین ازین ساکت (اردو) (۱) بند کرنا (۲) چھپانا۔

بچیزی بہادادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و انند قدر و مقدارش گذاشتن۔ صاحب ہمین مصدر را بزیادت یای زائد و وحدت (بچیزی بہائی دادن) قائم کردہ معنی با وارستہ متفق (مومن استرآبادی ؎) بہ بہائی مدہ بہر رقیب ٭ قیمت طاعت ریا معلوم ٭ مؤلف عرض کند کہ ازین سند۔ مصدر بہا بچیزی دادن پیدا است کہ بمعنی بہای چیزی دادن است بمعنی بیان کردہ وارستہ و انند اصلا پیدا نمی شود فنا تل (اردو) کسی چیز کی قیمت دینا۔

(۳۴۶۶) **بچیزی پرداختن** مصدر اصطلاحی۔ رجوع شدن و رغبت کردن بچیزی (ظہوری ؎) خیرہ چشمی است بیا گر بخط ٭ پردازد ٭ مدعائیست کو عاجز تا بنظر پردازد ٭ جمع گردید دل و سینہ براحت افتاد ٭ وقت آنست کہ داغت بہ جگر پردازد ٭ زخمی تو ز دل اندیشۂ مرہم راند ٭ ہر کہ زہر تو خورد کی بشکر پردازد ٭ چیست سامان کہ بدل زحمت کش لذرویش ٭ پابنہ بر سر آنکس کہ بسر پردازد ٭ ای خوشا حال خیال تو بخاطر پرداخت۔ زہی خوشتر کہ جہالت بنظر پردازد ٭ لب خود از بوسہ تہی بر قدم قاصد شد ٭ حق دہد ہوش کہ گوشم بخبر پردازد ٭ رفتہ بیرونقی کار ظہوری از مد عیب شاید کہ باحوال ہنر پردازد ٭ (اردو) کسی چیز کی جانب رجوع ہونا۔ رغبت کرنا۔

(۳۴۶۷) **بچیزی رسیدن** مصدر اصطلاحی (۱) آگاہ شدن

از چیزی و داصل شدن بدان و راہ یافتن بآنچیز (انوری ۵) آخر پس از آن نشان بچیزی نرسد کز چیزی نبود
ہر کہ نداند چیزی ؛ و (۲) بمرتبہ رسیدن (سعدی ۵) آنکہ ناگاہ کسی گشت بچیزی نرسید ؛ و
بتمکین و بزرگی بگذشت از ہمہ چیز ؛ (اردو) (۱) آگاہ ہونا۔ کسی چیز تک پہنچنا (۲) مرتبہ کو پہنچنا

بچیزی زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند
میل کردن بچیزی (اگر کین بیک رزمی ۵)
چشمت گرانکی بکبودی زند چہ باک ؛ در بوستان
حسن زبادام نورس است (حافظ شیراز ۵)
فرصت نگر کہ فتنہ چو در عالم اوفتاد ؛ عارف بجام می
زد و از غم گران گرفت ؛ (اردو) کسی چیز کی
جانب میل کرنا۔

بچیزی سنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آنند چیزی را برابر شمردن (شاعر ۵) بارہا باتو
سنجیدیم خود را در وقار ؛ او رزتمکین برزمین
نشست و ما برخاستیم ؛ (اردو) کسی چیز کے
مساوی سمجھنا۔

بچیزی لرزیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) کنایہ از رحم آوردن بر چیزی و (۲) باک
داشتن از چیزی (صائب ۵۲) دلم بپاکی دامان
غنچہ می لرزد ؛ کہ بلبلان ہمہ مستند و باغبان تنہا
مؤلف عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است
حیف است کہ بہار این را داخل کنایہ کرد و معنی
اول کنایہ باشد مگر طالب سند استعمال باشیم کہ
غیر از بہار دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱)
رحم کرنا (۲) ڈرنا۔

بچیزی نگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ در حساب و شمار نیاوردن
چیزی را یعنی حقیر پنداشتن آنرا **مؤلف** عرض کند
کہ خلاف قیاس نیست ولیکن۔ مشتاق سند
استعمال باشیم (اردو) حقیر سمجھنا۔ دکن میں کہتے ہیں کہ
شمار میں نہ لانا۔ یعنی حقیر سمجھنا۔

بچین گاو زادن مصدر اصطلاحی۔ بقول

اسند و بہار کنایہ از نعمت غیر مترقب یافتن ۔
(نظامی ﻪ) بہندوستان پیری از خرفتادی
پدر مرده را بچین گاو زادی مؤلف عرض کند
کہ سبحان اللہ محققین با نام و نشان چہ خوش ۔
اصطلاحی ازین شعر پیدا کرده اند حیف است
از ایشان کہ از مصرع اول بہره حاصل نکردند و خر
(بہندوستان از خرفتادن) را مصدری قرار
ندادند حقیقت اینست کہ (گاو زادن) اصطلاحی ست
بمعنی میراث و نفع کثیر یافتن کہ بجای خودش گذاشتیم
واز (خر افتادن) مصدری است اصطلاحی بمعنی
مردن کہ بجایش گذشت ملک چین را داخل
اصطلاح کردن خبری دہد از طرز تحقیق شان
(اردو) دیکھو گاو زادن بمعنی میراث پانا نفع کثیر
حاصل کرنا ۔

موحده با حای حطی

بحاصل شدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
اسند و بہار بمعنی حاصل شدن مؤلف عرض کند کہ
جز این نباشد کہ موحدۀ اول زائد است (استاد
فرخی ﻪ) ای شگفت آنکہ بی کینہ خوارزم کشتم
تا بحاصل شورش نام بچنگ آید نیک (اردو)
حاصل کرنا ۔

بحاصل کردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
اسند بمعنی حاصل کردن مؤلف عرض کند
کہ جز این نباشد کہ موحدۀ اول زائد است ۔
(استاد فرخی ﻪ) چہ کار بود کہ تو سوی آن
نہادی روی کہ کام خویش بحاصل نکردی
آخر کار (اردو) حاصل کرنا ۔

بحال آمدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
اسند بحالت اصلی آمدن (اثر ﻪ) صبحدم
قرص تباشیر آورد از آفتاب تا بحال آید
حکمت آید مزاج روزگار مؤلف عرض کند
کہ لفظ خود درینجا محذوف است مقابل بحال
شدن صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاه
قاجار این را بمعنی صحت یافتن نوشتہ ۔ درست گویند

عود بر حالت خود صحت و اعتدال مزاج است (اردو) حالت اصلی پر عود کرنا۔ اصلی حالت آنا صحت پانا۔

(۲۳۴۸) **بحال خویشتن افتادن** | استعمال بمعنی بحال خود بودن است۔ بدون مداخلت کسی لازم (بحال خویش گذاشتن) که می آید و سند این بر (بحال کسی افتادن) می آید (اردو) اپنے حال پر پڑا رہنا۔

(۲۳۴۹) **بحال خویش گذاشتن** | استعمال۔ مداخلت نکردن۔ بمعنی حقیقی باشد (ظهوری ؎) صبر عزلتے دادم قرار کنج تنهائی بؤ بحال خویش اگر بگذاردم شوق تقاضائی تؤ (اردو) اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ کوئی مداخلت نکرنا۔

بحال کسی افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر و انند متوجه بحال او شدن (ربیع سمرقندی ؎) چون نمی افتد بحال من کسی آن به که من زبعد ازین در گوشهٔ افتم بحال خویشتن

مؤلف عرض کند که مرادف ز با حال کسی نپرداختن است که گذشت و (افتادن بحال کسی) هم بمعنی مذکور شد (اردو) دیکھو افتادن بحال کسی۔

بحال کسی نگریستن | مصدر اصطلاحی۔ توجه کردن بحال کسی باشد (انوری ؎) معشوق آنکه داده بت جمالت ز بحال بنده بنگر بکید ما امروز (اردو) کسی کے حال پر توجه کرنا۔ کسی پر توجه مبذول

(الف) **بجبویه آبادی** | اصطلاح۔ (الف)

(ب) **بجبوحه آبادی** | بقول صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاجار کثرت آبادی صاحب رہنما (ب) را بحای حطی عوض موحده بجیم نوشته گوید که بمعنی هیئت شهر است۔ صاحب بول چال لفظاً متفق با صاحب روزنامه و فرماید که جسم آبادی و حلقه آبادی و هیئت مجموعی شهر۔ **مؤلف** عرض کند که بقول منتهی الارب بجبوحه به ضم اول و سکون حای حطی و ضم موحده و واو ساکن و فتح حای حطی با های هوز ساکن لغت عربی است

بمعنی اصل و میان چیزی و وسط آں صاحب محیط المحیط بمعنی کشادگی ہم آوردہ پس تسامح صاحب روزنامہ باشد کہ بہ موحدہ پیجم نوشت	مرکب اضافی است و معنی لفظی این کشادگی و وسعت آبادی۔ پس کثرت آبادی را ہم تواں گفت (اردو) آبادی کی کثرت وسعت (مؤنث)

بحث بقول بہار بالفتح واکاویدن سخن و مجازاً بمعنی جنگ و نزاع۔ بالفظ دراز کردن و رفتن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بحای حطی ساکن و ثای مثلثہ لغت عرب است بمعنی واکاویدن سخن و زمین (کذا فی المنتخب) فارسیان این را بمعنی نزاع لفظی بامقابل استعمال کنند و (۲) گفتگو و مذاکرہ و با مصادر فارسی مرکب می شود کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) بحث بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ لغوی معنی کھودنا مجازاً بات کی چھان بین۔ نزاع لفظی۔ تکرار۔ مباحثہ۔ جھگڑا (۲) گفتگو۔ مؤنث۔ تذکرہ۔ مذکر۔

بحثجات اصطلاح۔ بقول برہان۔ بفتح اوّل و سکون ثانی و ثای مثلثہ مفتوح و جیم بالف کشیدہ و بفوقانی زدہ لغت یونانی است بفارسی مستعمل۔ سرخ مرد را گویند کہ بعربی عصا الراعی وآں رستنی باشد۔ سرخ بسیاہی مائل۔ تقطیر البول را نافع۔ صاحب محیط بہ سرخ مرد فرماید کہ اسم فارسی است و بہندی لال ساگ وآں از بقول معروفہ۔ بالحم و سادہ پختہ می خورند۔ بہتر نانخورش بانان در بلاد ہند است۔ سرد خشک در دوم و گویند گرم خشک دراں و بہترین آن تازہ و دراں اندکی قبض۔ التیام جراحات تازہ کند و ضماد آن نافع رمد است و چوں آب آن با کافور در بینی چکانند۔ رعاف را قطع کند و خوردن آن نزف الدم رحم و نفث الدم را بند سازد و معدہ و امعا را پاک کند و ادرار حیض نماید و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)

لال ساگ - بقول آصفیہ - اسم مذکر - ایک قسم کا سرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں -

بحث رفتن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بحث شدن است لازم بحث کردن (صائب ﮯ) ز خارزار تعلق کشیدہ دامن ہائے کہ بحث بر سر یک سوزن مسیحا رفت ؎ (امیر شاہی سبزواری ﮯ) گفتمش جان واد شاہی بہتوی گفت بحث در خضر و مسیحا میرود ؎ (اردو) بحث ہونا -

بحث شدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بحث واقع شدن باشد (عالی شیرازی ﮯ) از مقولات عشر شد بحث داماد عروس ؎ این زکم وکیف می گفت او متّی می گفت واین ؎ (اردو) دیکھو بحث رفتن -

بحث کردن استعمال بقول بحر و خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) معروف و (۲) بمجاز نزاع و جنگ کردن (سلیم ﮯ۲) مستند اہل مدرسہ زان می کنند بحث ؎ ورنہ چرا کنند کسی ہوشیار بحث با مستان کنند در سر مستی بہم نزاع ؎ من می کنم ہمیشہ بوقت خمار بحث ؎ (ظہوری ﮯ) آنکہ صد بحث در اثبات قبولم کردست ؎ باورم نیست کہ روساختہ یکبار مرا ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این مجرد گفتگوی باہمی وہمین است معنی اوّل کہ خان آرزو معروفش گفت - چنانکہ (حافظ ﮯ) بحث بلبل بر حافظ مکن از خوش سخنی ؎ پیش طوطی نتوان نام ہزاران بردن ؎ (صائب ﮯ۱) بر سنگ خارہ زد گہر آبدار خویش ؎ ہر کاملی کہ کرد بناقص عیار بحث ؎ ومعنی دوم نزاع لفظی است کہ سندش بالا گذشت (اردو) (۱) گفتگو کرنا - ذکر کرنا (۲) بحث کرنا - نزاع لفظی کرنا -

بحث یافتن استعمال - صاحب آصفی صراحت معنی این نکرد وسندی پیش کرد (جمال اصفہانی ﮯ) ہم کمر گرد میانت پیک گرہ آمدہ ؎

می کنند و این عجوبه ایست که در عالم عشق خداوند کریم بحر را برای دریا آفرید و حقیقت عکس این است یعنی دریا برای بحر آفریده شده یعنی دریاها بمحیط داخل می شود نه محیط در دریا۔ چنانکه در عشق پس متحقق شد که در کلام فرح اللہ شوستری بحر بمعنی دل است و معنی سوم را پیدا کردن خبری دهد ازین که مصداق این ذوق سخن ندارد و مخفی مباد که بعض محققین (۲) بحر را بمعنی بحر شعر هم گرفته اند و صراحت کامل این معنی به بحر شعر کنیم (اردو) (۱) بحر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سمندر۔ بڑا دریا۔ دریای محیط (۲) عمق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گہرائی۔ قعر۔ دریا کی تہ (۳) قافلۂ بحری۔ مذکر۔ (۴) دیکھو بحر شعر۔

بحر ابیض | اصطلاح۔ از جغرافیۂ انگلیسی پیدا است که بحر سفید در شمال روس واقع است و آبش سفید است مقابل بحر اسود (اردو) بحر ابیض۔ مذکر۔ اُس سفید سمندر کا نام ہے جو از روی جغرافیۂ انگریزی شمال روس میں واقع ہے۔ (۲۲۰۲)

بحر احمر | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی دریای سرخ۔ و این محیطی است۔ میان افریقہ و عربستان که از جغرافیۂ زمان حال وجود این پیدا است و گویند که رنگ آبش مائل بسرخی است و بزبان انگلیسی (ریڈسی) نام دارد (اردو) بحر احمر۔ مذکر۔ اس سمندر کا نام ہے جو افریقہ اور عربستان کے درمیان واقع ہے جس کے پانی کا رنگ مائل بسرخی ہے۔ انگریزی زبان میں اس کو (ریڈ سی) کہتے ہیں۔ جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے۔ (۲۲۰۳)

بحر اخضر | اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان وبحر و بہار (۱) کنایه از آسمان (میر معزی ؎)
زجسم و طبع تو بربند مایه و ماده ؛ چه بر اثیر و چه بر بحر اخضر آتش و آب ؛ **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است۔ اخضر بمعنی سبز رنگ آمده

ومعنی لفظی این ترکیب توصیفی بحرے کہ سبز رنگ است
پس کنایہ لطیف شد برای فلک - مراد صنف
(۲) وبحر خضرا کہ بحری یرد بتاز غیاث (۲) دریائی است
کہ بجانب شرقی آن چین ولغرب آن یمن وبہ
شمال آن ہند وبجنوب آن دریائی محیط - طولش
دو ہزار فرسنگ وعرضش پانصد فرسنگ وجزائر
آباد بسیار دارد یکی ازاں سراندیب است وفرمایل
کہ معنی لفظی این دریائی سبز وسبز بودن دریا محض
فرضی است یا از کثرت عمق سبزی نمودہ باشد
(انتہی کلامہ) ما می گوئیم کہ چنین باشد بلکہ بحری
کہ بحر اخضر نام است رنگ او مائل بسبزی است چنانکہ
بحر اسود آبش مائل بسیاہی است (اردو) (۱)
دیکھو آسمان - امیر مینائی نے تشبیہات آسمان میں
بحر اخضر کا ذکر فرمایا ہے - مذکر - (۲) ایک خاص
سمندر کا نام بحر اخضر ہے جس کی شرق میں چین
واقع ہے - مذکر۔

بحر اسود | اصطلاح - بقول انند - بحوالہ
فرہنگ فرنگ دریائی است [illegible] مولف
عرض کند کہ مرکب توصیفی است واز جغرافیہ
انگلیسی پیدا است کہ متصل قسطنطنیہ جانب جنوب
مغرب روس واقع گویند کہ آبش سیاہ رنگ است
عجبی نیست کہ از کثرت عمق (اردو) بحر اسود - مذکر
ایک کالے رنگ کے سمندر کا نام ہے جو قسطنطنیہ کے
متصل روس کے جنوب مغرب میں واقع ہے

بحر اصفر | اصطلاح - مرکب توصیفی -
بمعنی دریائی کہ زرد رنگ است - از جغرافیہ انگلیسی
پیدا است کہ دریائی است در مشرق چین کہ در
انگلیسی زبان ریلوسی نام دارد - وگویند کہ رنگ
آبش مائل بزردی است (اردو) بحر اصفر مذکر
ایک سمندر کا نام ہے جو چین کی مشرق میں واقع
ہے - جس کو انگریزی زبان میں ریلوسی کہتے ہیں
جغرافیہ حال میں اس کا ذکر ہے -

بحر اصول | اصطلاح - بقول بحر - وزن نغمہ
کہ در ہند تال گویند چنانکہ بحر شعر وزن شعر باشد

ہم سخن راہ دہانت بحث مشکل یافتہ (مؤلف عرض کند کہ بمعنی تحقیق ست یعنی خیال کردن (بحث اردو) بحث خیال کرنا جیسے ''ہم اس کو وقت طلب بحث خیال کرتے ہیں یا پلتے ہیں''

بحجت بر نیامدن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی ناحق شدن بدلیل و حجت و از عہدۂ آں بر نیامدن ۔ مؤلف عرض کند کہ حجت غالب نہ شدن است و بے سند استعمال مثل نہ شد خلاف قیاس نیست ۔ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) حجت میں غالب نہ ہونا ۔

بحدّی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمرتبہ و بحالتی مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخر یای وحدت است یا موصول و موحدۂ اوّل بمعنی بست و دوم کہ گذشت (اردو) ایک حد تک ۔ جس حد تک ۔

(۱۷۶۱) (الف) **بحدیث آمدن** مصدر اصطلاحی تقریر کردن و سخن کردن باشد (انوری ۵)

تا زبان زخمہ بود چوں بحدیث آید عود ٭ تا دہان نغمہ بود چوں بخروش آید نی ۔ مغنی مبادکہ ۔

(ب) **بحدیث آمدن عود** کنایہ باشد از آواز دادن ساز (اردو) (الف) بات کرنا (ب) ساز کا آواز کرنا ۔ بجنا ۔

(۱۷۶۲) **بحذر بودن** استعمال ۔ خوف کردن و کنارہ کشیدن و احتراز کردن (صائب ۵) ابجت افسردہ روانان بحذر باش ٭ جہای جگر سوختگان بجو شرر باش (اردو) خوف کرنا ۔ احتراز کرنا ۔

بحر بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) بمعنی غور و فکر (مفید بلخی ۵) ہر چند قطرۂ ایست بظاہر دل کباب ٭ بحرش زدہ ببین کہ چہ عمان آتش است (زکی ندیم ۵) دل بشوق طلب گوہر ناپیدائی ٭ زورق افگن شدہ در بحر عجب دریائی (می فرماید کہ در محاورہ گویند'' در بحر کاری تسلیم یعنی بغور کاری تسلیم '' خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی دریا شہرت دارد و (۳) ظاہرا بمعنی کاردان

کشتی و جهاز که مصطلح اہل بنگالہ است نیز آمدہ (فرخ اللہ شوستری سـ۵) بغیر سینہ دریا دلان عشق تا
برای بحر خدا آفریدہ دریارا ما وفرماید کہ اگر مراد از دریا رودہای کلان باشد بحر عبارت از محیط بود و ...
... دوم ہم کردہ - صاحب جامع فرماید کہ در عربی بمعنی دریای آب وغیرہ ...
معنی اول ... بالفتح دریا وجوی بزرگ - ابحر و بحار جمع آن و بے پایان - بیکران - ...
تلخ - ... گرانمایہ - گوہر بار - گوہر خیز - گوہر زای ... ار صفات اوست و ...
معنی دوم و سوم ... مؤلف عرض کند کہ بحر لغت عرب است بمعنی اول ...
و جوی بزرگ (لک اتی المنتہی) و محققین عربی زبان این را بمعنی دریای شور نوشتہ اند و جوی بزرگ ...
مجاز باشد - قول صاحب محیط المحیط در خصوص معتبر است کہ البحر خلاف البر ...
عرض ما شو کہ از سند سفید بلخی (... زدن) بمعنی غوطہ زدن پیدا است کہ بجای خودش ...
ذکرش کنیم و از سند ... ندیم ... بمعنی عمق پیدا است کہ مجاز معنی اول است و از ہمین ...
در مرکبات این کہ می آید معنی غور و فکر حاصل می شود ولیکن ... مجرد لفظ بحر معنی غور و فکر نیست
محققین بالا غور نکردہ اند و ہمین معنی از سند فقرہ وارستہ پیدا می شود کہ بذکر محاورہ نقل کردہ ...
متحقق شد کہ معنی دوم بر سبیل مجاز عمق است ولیکن حالا عرض می رود از معنی سوم کہ پیدا کردہ
خان آرزوست و ایجاد بندہ را ماند اگرچہ گنندہ باشد و استنادش از کلام فرخ اللہ شوستری است
حیف است کہ بر نزاکت معنی غور نکردہ بخیال سطحی معنی کاروان کشتی و جہاز پیدا کردہ در آخر حقیقت
سفینہ طوفان زدہ خان آرزو اند کہ کناری رسد کہ دریا را رودہای کلان گرفت و بحر را محیط ...
ہمین است تحقیق و ہمین تحقیق معنی شعر را لطیف گرداند یعنی شاعر گوید کہ عشق بحری است کہ در سینہ دریا دلان

باید گوید کہ مرادف نغمہ نغمہ. کمی آید مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است. در حقیقت لفظ اصول بجایش گذشت. حقیقت حال این در رسائل علم موسیقی مندرج (اردو) تال بقول آصفیہ- ہندی- اسم مؤنث. اصول نغمہ کے منضبط کرنے کے واسطے ہاتھ پہ ہاتھ مارنا۔ اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں) بیہلے نے تحریر فرمایا ہے- ہندی- اسم مذکر- تال تان علم موسیقی کا موضوع- بلندی موسیقی کے اعتبار سے اس کے سات درجے ہیں جن کی تفصیل رسالوں میں لکھی گئی ہے-

بحر الماس | اصطلاح. بقول ضمیمہ برہان و ہفت (۱) دریائی است کہ در جزائر آن کان الماس است. صاحب مؤید بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) تیغ و (۳) آبگینہ را ہم گویند صاحب شمس متفق با مؤید. **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ بحر اعظم را بحر الماس گفتہ باشند وجا دارد کہ نظر بہ معدن الماس بایں اسم موسوم شدہ اما محققین بالا صراحت نکردہ اند کردہ اند. تمام واقع است و معنی دوم و سوم کہ باشد. آب شمشیر الماس را ماند و در جلا جوہر باشد و در آبگینہ (اردو) (۱) ایک خاص سمندر کا نام بحر الماس ہے جس کے جزائر میں الماس کی کان افسوس ہے کہ اس کا تمام حال معلوم نہ ہو سکا (۲) تیغ- مؤنث (۳) شیشہ آبگینہ-

بحر اندلس | مقام. بقول برہان و مؤید و ہفت و انند دریائی است کہ کشتی در آن کار نکند روز شنبہ بوقت غروب آفتاب کہ ساکن گردد و آنگہ بہ طوفان شدن کشتی از مخاطرہ گذشتہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ این بحر در اندلس واقع. در حقیقت اندلس بجایش گذشت و از جغرافیہ زمان حال تعریف بالا متروک است و بنقد متحقق کہ جزر و مد بسیار دارد (اردو) اندلس وہ سمندر جو اندلس میں واقع ہے- مذکر-

(الف) **بحر بی پایاں** | اصطلاح- تحقیق با
(ب) **بحر بیکراں** | معنی لفظی ہر دو (۱) بحر

و بزرگ است (صائب الف ۵) گرچه طوفان
از جگر دارد [illegible] در اسوار [illegible] دست و پا گم می کند
و [illegible] صاحب جهانگیری در ملحقات خود
فرماید که [illegible] کنایه باشد از عالم ملکوت وجبروت
(انوری [illegible] ۵) [illegible] آگینه گون طارم
اگر [illegible] صاحب برهان و
جامع و [illegible] در ملحقات) [illegible] معنی را [illegible] ......

(ج) [illegible] | **نقل کردہ اند و آ** | **بحر بیکران خندق**

شان [illegible] از کلام [illegible] نباشد که بر (ب) گذشته
[illegible] شعر غور [illegible] از کلام انوری
بحر [illegible] بیکران) [illegible] عالم ملکوت و جبروت
مؤلف عرض کند که بعض محققین از عالم جبروت
با اصطلاح تصوف گفته اند بمعنی مرتبهٔ صفات
تعالی شانه. مخفی مباد که جبروت بمعنی عظمت و بزرگی
است از ینجاست که عالم عظمت و جلال [illegible]
صفات آلهی [illegible] وحدت را عالم جبروت گفتند
و (عالم ملکوت) عالم فرشتگان باشد مگر با اصطلاح

صوفیان عالم معنی که [illegible] باشد و بقول بعض عالم غیب
و عبادت گاه فرشتگان) **اردو** (الف و ب)
(۱) بہت بڑا سمندر جس کی حد اور کنارہ [illegible]
(۲) عالم جبروت۔ بقول آصفیہ [illegible]
اصطلاح تصوف میں [illegible] کا مرتبہ [illegible]
جبروت [illegible]
[illegible] عالم عظمت و جلال [illegible] آلہی [illegible]
[illegible] حقیقت محمدی [illegible]
عالم جبروت کہتے ہیں (عالم ملکوت) بقول [illegible]
عربی [illegible] عالم فرشتگان۔ مگر [illegible] کی
اصطلاح میں عالم [illegible] بعض کے
نزدیک عالم غیب (فرشتوں کی عبادتگاه)۔

بحر چگل | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ
نام دریائیست (صاحب [illegible] دریائی است
در ترکستان منسوب به شهری [illegible] صاحب
[illegible] دریای عظیم ترکستان گفته و بقول صاحب
[illegible] صاحب شمس بر دریای عظیم [illegible] مؤلف عرض کند

کہ مرکب اضافی است کہ بحر البسو[illegible] عبارت
از وہ اندھکل بقول برہان [illegible] اول [illegible] شہر
از ترکستان کہ مردم آنجا خانہ [illegible] خوش [illegible]
[illegible] باشد
[illegible] گویند اردو [illegible]
ایک [illegible] کا نام ہے جو [illegible]

بحر خضرا اصطلاح - بقول [illegible]
معنی [illegible] مؤلف [illegible]
مرکب توصیفی [illegible] [illegible]
[illegible] جمال الدین [illegible]
نیست [illegible]
حاتم [illegible] بحر خضرا [illegible]
اردو - دیکھو بحر اخضر کے پہلے معنے -

بحر خوارزم استعمال - بقول [illegible]
کہ آب [illegible] شود - صاحب جہانگیری
و لطفات [illegible] صاحب برہان
باتفاق قول سروری گوید کہ محیط آں صد فرسنگ
است و صاحب ہفت بزبانش و بشیدا [illegible] موئید

دریائی است کوچک بنقطہ بلاد خوارزم **مؤلف**
[illegible] است کہ تعریفش بجای
خویش اندشت [illegible] شود کہ بجو [illegible]
[illegible] دریا [illegible] شود [illegible]
[illegible] خوارزم [illegible]
[illegible]

بحر [illegible] [illegible] اول [illegible] برہان
[illegible] کنایہ زخمی **مؤلف** [illegible]
[illegible] اضافت [illegible]
[illegible]
[illegible]

بحر دمان زدہ بہ [illegible] [illegible]
[illegible] بحر [illegible] است [illegible]
[illegible] صاحب سروری [illegible]
[illegible] دیگر حکیم [illegible]
[illegible] است [illegible]
خورشید در تصیدہ [illegible] آتش در [illegible] غضاد [illegible]

مؤلف عرض کند که شارح کلام خاقانی یعنی محمد داود علوی شادیابادی در نقل مصرع اول واو عطف را از میان طلق و حل برسیده ارد و گوید که طلق سنگی است سپید مطلق درخشنده مشهور که طبق های آن از یکدیگر جدا می شود (ابرک) و ازان روغن بحکمت کشند و آن در کیمیاگری بکار آید و نیز دافع آتش است و سوخته نشود و حل باران خورد قطره (و بقول بعض شبنم) و بحر دمان دریا ر دمنده و زیبق عمل برنده و تصعید بلندی گرفتن و در اصطلاح کیمیاگران سیماب و جز آن در دو کتوره یا در دو دیک مهر کرده زیر آتش نهند تا از کتوره یا دیک زیرین بر آید و بکتوره یا دیک زبرین بچقید و اینجا از تصعید بر آمدن ابر از دریا به هوا مراد است و حل گداخته شدن و آب گشتن چیزی بعمل و اینجا از حل باران مراد است و از آتش گرمی آفتاب مراد است و درین بیت همه اسباب کیمیاگری آورده و در معنی ابهام است و معنی شعر آنست که از قطرات باران بمنزل روغن طلق طلق است و دریا ر دمنده از باد صبا مانند سیماب در لرزه و بخار او بالا برنده است و آفتاب در تصعید و حل است ای آنجا دریا را بحرارت تابش خود بر شکند و از هوا بری گرداند و حل می کند ای ازان ابرها باران می بارد و برای تصعید و حل آتش در تن خود موجود دارد حاصل بیت آنست که بسبب حرارت آفتاب از دریا بخاری خیزد و چون در هوا می رود ابری شود و ازان باران بهاری بارد **مؤلف** عرض کند که اگر بقول محققین بالا از زیبق اصطلاح کنایه از انعقاط کننده گیریم معنی شعر درست نمی شود و اگر بقول ناصری ابر برف بار گیریم درینصورت هم لطافت معنی پیدا نمی شود - خیال ما این است که از بحر دمان که زیبق عمل صفت اوست کوه های برف مراد است نه ابر برف بارنده کوه های برف را (بحر دمان) ازینوجه گفتند که آبش مثل دریا روان می باشد و (زیبق عمل)

ازیں وجہ گویند کہ از گرمی آفتاب آبش می پرد۔ بعض شاعر گوید کہ (بحر دمان زبحت گل) یعنی کو دای برف ابجور یعنی علق است در حل و بجوس قلل یعنی شبنم است و بر مدی و این نتیجہ خورشید است در حل و تصعید۔ آتش در اعضای خود دارد یعنی (اردو) قطرے برسانے والا ابر۔ برف برسانے والا ابر۔ مذکر۔ اور بحافظ ہمارے عنوان کے برف کا پہاڑ۔ مذکر۔

بحر رواں اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث۔ کشتی باشد **مؤلف** عرض کند کہ تا ثبوت سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان ازیں اصطلاح ساکت اند۔ مرکب توصیفی است وخلاف قیاس نیست (اردو) کشتی بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث صحیح (کشتی)، ناؤ۔ بیڑی۔ سفینہ۔ زورق۔

بحر زدن مصدر اصطلاحی (۱) غوطہ زدن کہ معنی حقیقی است و (۲) بستہ کاری رفتن۔ واینہ کنایہ باشد۔ سند است از مسعود بکی بہ لفظ بحر گذشت مراد بہ بیجیزی رفتن اگر بجای خودش گذشت (اردو) (۱) غوطہ مارنا۔ ڈوبنا (۲) تہ کو پہنچنا بقول آصفیہ کسی بات کے معنی کو پہنچنا حقیقت کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت لینا [illegible] تہ کو پہنچنا (دیکھو بحر چیزے رفتن)

بحر زنگ استعمال۔ بقول ضمیمہ برہان دریای زنگبار است گویند کہ ہر کہ ازیں آب بخورد جرب بہم رساند و معرب آں بحر الزنج۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی (اردو) بحر زنگ۔ زنگبار کا دریا۔ مذکر۔

بحر سیہ استعمال۔ بقول انند وغیاث دریای عمیق خطرناک۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است سیاہی رنگ آب از عمق بسیار ظاہر میشود کہ خطرناک است ترجمہ بحر اسود (اردو) عمیق سمندر۔ خطرناک سمندر۔ مذکر۔

بحر شعر اصطلاح۔ بقول بہار وزن شعر بر قیاس بحر اصول کہ گذشت (صاحب ۵)

در بحر شعر ناشی از امانت بہتر است تو دست در آ
جمعت ... است تا صاحب اند بحر گرد
کرد ... وزن شعر است بمشابہت آنکہ بحر
دریا ... جواہر و نباتات وغیرہ آن
بحر عروض نیز ... در انواع ... آنجا کہ
کسی در دریا اند ... در گردان می شوند ...
کسی کہ در بحر اشعار افتد بسبب تغیرات کہ در ارکان
واقع است متحیر می شود کہ این چہ تقیید ...
وزن و ... فرماید کہ عدد بحر ... نوزدہ است
طویل، مدید، بسیط، وافر، کامل، ہزج، رجز
رمل، منسرح، مضارع، مقتضب، مجتث
سریع، جدید، قریب، خفیف، مشاکل
متقارب و متدارک مؤلف عرض کند کہ
معنی لفظی این دریای شعر است کہ از وی گوہر شعر
پیدا می شود و کنایہ از بحور مخصوص و معروف کہ
حقیقت آن در کتب عروض مذکور دارد)
بحر بقول آصفیہ اسم مونث ۔ وزن شعر مجازاً
نظم کی انیس وزنوں میں سے ہر ایک وزن کو بحر
کہتے ہیں۔

بحر عُمان اصطلاح ۔ بقول ...
(۱) دریای است عظیم کہ در آن لولوی باشد (۲)
نام قصبہ است بر کنار دریا کہ از آن ... می گویند
(۳) کنایہ از چشم ... ۔ مؤلف ... معنی اول
در ... واقع ... را ... نوشتہ است
... بضم ... و فتح ...
... صاحب ہفت
ذکر معنی اول و دوم کردہ ۔ صاحب ...
... عُمان گوید کہ بالضم نام شہری است ...
بر کنار بحر عظیم یعنی دریای محیط لہذا دریای محیط
بدان نسبت کردہ دریای عُمان گویند و صاحب
منتخب ... فرماید کہ بالضم نام شہری است بہ یمن و
بالفتح و تشدید نام شہری است بہ شام ۔ صاحب
منتہی الارب ... گوید کہ شہری است بر لب عمان و مقصود
از عُمان غیر از بحر عُمان نباشد یعنی عُمان را مجاز از بحر عمان

گرفته مؤلف عرض کند مرکب اضافی است
و نیز همین را نام است که بحر کنار عمان واقع [illegible]
غلط است که عمان را بحر عمان نوشت [illegible]
[illegible] استعمال باشد و اگر درست [illegible]
عرض رود که استعمال [illegible]
صاحب [illegible] است [illegible]
(اردو) (۱) بحر عمان - مذکر - ایک سمندر کا
نام جو [illegible] عمان پر واقع ہے [illegible]
نام ہے جس کو [illegible] بھی کہتے ہیں [illegible]
میں واقع ہے (۲) عمان - مذکر - ایک قصبہ کا
نام ہے جو یمن میں واقع ہے جس کے سمندر کو
بحر عمان کہتے ہیں (۳) آنکھ - مونث - امیر مینائی
نے تشبیہات چشم عاشق میں دریا کا ذکر فرمایا ہے

بحر غمام | اصطلاح - بقول برہان و بحر و هفت
مانند دریای کاشغر است گویند - اگر کسی سنگی
در آن اندازد طوفان شود بشابه که همه هلاک نزدیک
باشد **مؤلف** عرض کند که غمام بقول منتخب
باشد ابر سفید و نام شمشیر جعفر طیار رضی الله تعالی عنه
و بالفتح [illegible] مرکب اضافی است یعنی مضاف
[illegible] ابر سفید است -
(اردو) بحر غمام - مذکر - اس [illegible] کا نام ہے
جو کاشغر میں واقع ہے -

بحرف آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول
[illegible] **مؤلف** عرض کند که [illegible]
[illegible] (۵) [illegible]
[illegible] بحرف [illegible] (اردو) بات کرنا -

(الف) **بحرف نمی باشد** | قول - بقول [illegible] و بحر
سخن او نمی شنود - صاحب [illegible] محاوره [illegible]
[illegible] نمی باشد [illegible] بحرف [illegible]
نمی باشد [illegible] شنود
مؤلف عرض کند که صاحب بحر ذکر مصدر

(ب) **بحرف کسی بودن** | بمعنی سخن او شنیدن
کرده و (الف) مشتق همین مصدر اصطلاحی
و مقوله خاص نیست (اردو) (الف) اس کی بات

نہیں سنتا۔ توجہ نہیں کرتا ہے (ب) کسی کی بات سننا۔ ماننا۔ توجہ کرنا۔

۸۶۷۷ **بحرف گوش نہادن** مصدر اصطلاحی سخن کسی را بتوجہ شنیدن (ظہوری ؎) چرا بحرف ظہوری نمی نہی گوشی تا بگفت گوی اہ خاموش کردہ مار اثر (اردو) کان لگا کر سننا۔ بقول آصفیہ۔ متوجہ ہوکر سننا۔ غور و توجہ سے سننا۔ دھیان دیکر سننا۔ (ظفر ؎) نہ رد کو میرے غمخواروں کو میرا حال سننے سے ٪ لگا کر کان سن لو تم وہ کیا کہتے ہیں کہنے دو ٪

بحرفی بند است مقولہ۔ بقول بحر لے
بحرفی دربند است بامر سہل موقوف است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست یعنی فارسیان می گفتہ باشند کہ کارما بحرف شما بند است (یا دربند است) یعنی باشارہ شما کشایش کارما می شود٪ معاصرین عجم زبان ندارند۔ مشتاق سند باشیم (اردو) آپ کے ایک اشارہ پر ہماری کار براری موقوف ہے۔

بحر قطاس اصطلاح۔ بقول مؤید نام دریایی کہ قطاس دران باشد و آن گاویست کہ دم آنرا بگردن اسپان و بر سر علم بندند و فرماید کہ در فرہنگی نوشتہ گاویست کہ در کوہ ہای ختای باشد **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب غیاث فرماید کہ قطاس بضم اول و سین مہملہ معرب۔ توتاس لفظ ترکی است بمعنی موی دم گاو کوہی کہ آن را سرا گجگاو گویند و صاحب برہان فرماید کہ قطاس بلغت رومی گاویست بحری کہ دم او را بر گردن اسپان و بر سر ہای علم بندند و بقول بعض در کوہ ہای خطای باشد (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ اگر این گاو را از حیوانات بحر تسلیم کنیم (بحر قطاس) مرکب اضافی باشد یعنی بحری کہ دران قطاس است بحث کامل قطاس بجایش کنیم (اردو) بحر قطاس

مذکر ۔ ایک خاص سمندر کا نام ہے جس میں دریائی گاے ہوتی ہے ۔

بحر کمان | اصطلاح ۔ بقول وارستہ و ... وبہار فاصلہ کہ بعد کشیدن کمان میان زہ و کمان ہم رسد صاحب ؎ نیست ممکن تیر و بحر کمان ... چو شور دل بر ... پیدا شود ۔ وله ؎ ... قامت خم ... ودل ... بحر کمان روی ... ؎ ولہ ؎ ... قامت خم بزند ... شتاب تیر را بال ... از بحر کمان تر شود ... ؎ چرا ہر لحظہ طوفانی نسازد کشتی دل را ... کنی چون پنجۂ سیمین نہان بحر کمان وارد ... ماتم درانی ؎ ہمچو ماہی بدل خاک طپیدن ... خصم تو ہر خدنگی کہ شد از بحر کمان تو جدا ... عرض کند کہ مرکب اضافی است و فاصلہ میان زہ وکمان را بحر گفتن جز این نباشد کہ بلغت عرب بحر بمعنی زہدان ہم آمدہ (کذا فی المنتخب) پس فاصلۂ میان زہ ... ان کمان فاصلہ را گفتند کہ میان زہ وکمان بہم رسد ۔ اردو ۔ فارسیوں نے اُس ... کمان ... جو کمان کھینچنے پر زہ و کمان کے درمیان پیدا ہو ۔ مذکر ۔

بحرگان | اصطلاح ۔ بقول ... بحوالۂ ... کشتی ... حقیقت است ... صاحب بحر کہ ... اصطلاح ... گذاشت ۔ خلاف قیاس نیست بحرگان بقول ... در آخر کلمہ آید افادۂ معنی لائق وسزاوار وہمیشگی کند ۔ پس کسی کہ بحر ... وشکی دارد ولائق وسزاوار بحر است ۔ ملاح وکشتی بان باشد وازین کنایہ لطیف ۔ ... زبان دارند (اردو) ملاح ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ناخدا ۔ ناو چلانے والا ۔ کشتی بان ۔ کہیوٹ ۔ مانجھی ۔ ہجی ۔

بحر گوہر خیز | اصطلاح ۔ بحری وساحلی کہ دران صدف گوہر پیدا شود ۔ مرکب توصیفی است و(گوہر خیز) اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎

خامشی دریدو گفت وگو خس وخاشاک اوست کز
پاک کن ابنا رد نس ایں بحر کوہ خیز راز (اردو)
بحر گوہر خیز فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں وہ
سمندر جس میں موتی پیدا ہوں۔ مذکر۔

بحر محیط اصطلاح۔ بقول بحر (۱) نام دریائی
و (۲) کنایہ از آسمان صاحب انند بذکر معنی دوم
نسبت معنی اول گوید کہ دریائی است بے منتہا
درمغرب صاحب موید این ہر دو معنی را بذیل لغات
عرب آورده وصاحب شمس ہمزبانش دانوری
(۵) مجد دین بوالحسن عمرانی آنکہ بجود شد دل او
بحر محیط است وکفش ابر بہار کز مؤلف عرض کند
کہ ہر دو معنی مرکب توصیفی است و وجہ کنایہ
معنی دوم ہمین است کہ آسمان عالم را احاطہ
کرده است (اردو) (۱) بحر محیط۔ مذکر۔ ایک
دریا بے کنار ہے جو مغرب میں واقع ہے۔
(۲) دیکھو آسمان۔

بحر معلق اصطلاح۔ بقول بحر وغیاث
آسمان راگویند۔ صاحب انند گوید کہ بہ تشدید لام
کنایہ از آسمان است مؤلف عرض کند کہ
آسمان را بی ستون گویند ومعلق بودنش از نظر
ثابت پس کنایہ لطیف است بہ مرکب توصیفی
(اردو) دیکھو آسمان۔

بحر نغمہ اصطلاح۔ بقول بحر وبہار وانند
مرادف بحر اصول کہ گذشت مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است وموافق قیاس۔ ہمارے زمانہ میں
بر زبان وارند۔ (اردو) بحر نغمہ کہہ سکتے ہیں۔
دیکھو بحر اصول۔

بحر نہنگ اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی
تیغ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت نہنگ بحر
باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد
کہ استعاره ایست۔ خیال ما این است کہ
(بحر نہنگ آثار) کہ بہ ہمین معنی می آید بدست
درازی کاتب شمس (بحر نہنگ) شد (اردو)

تیغ مؤنث - دیکھو آئینہ دست -

(الف) بحر نہنگ آثار اصطلاح - الف

(ب) بحر نہنگ آسا بقول برہان ع

بحر وہفت و لو جہانگیری در ضمیمہ کنایہ از شمشیر آبدار

و (ب) بقول بحر و برہان وہفت مرادفش - صاحب

ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف**

عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است معنی

لفظی این بحری کہ ہمچو نہنگ می خورد - کنایہ لطیف

است - نظر بر آبداری و خونخواریش (اردو)

تیغ - مؤنث - دیکھو آئینہ دست - زباندانان

اردو نے بھی تیغ کو بحر اور نہنگ سے تشبیہ دی ہے

بحر وسیع اصطلاح - بقول جہانگیری

در ملحقات، و بقول برہان و جامع و سروری و بحر سخی

ہفت (۱) کنایہ از فلک و (۲) کنایہ از دست سخی

مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است

و موافق قیاس و کنایہ لطیف (اردو) (۱)

دیکھو آسمان (۲) سخی کا ہاتھ - مذکر -

بحری قطاس اصطلاح - بقول برہان

وہفت و اند - بضم قاف - گاوی است

بحری کہ دم آن را بر گردن اسپان و بر سر علم بندند

و بقول بعض گاوی کوہی است کہ در کوہ ہای خطائی باشد

صاحب جامع ہمین را (بحری قطان) نوشتہ -

مؤلف عرض کند کہ غلطی نقل نگار صحیح

پیش نیست کہ سین مہملہ را نون نوشت و ما تحقیق

قطاس را بر (بحر قطاس) بیان کردہ ایم و

این قلب اضافت قطاس بحری است و ہمین

آنانکہ گاو خطائی را گفتہ اند غور بر ماخذ نکردہ اند

(اردو) وہ گائے جو بحر قطاس میں پیدا ہوتی

ہے جس کے دم کو گھوڑوں کی گردن اور علم پر

لٹکاتے ہیں - مؤنث -

بحرین وارستہ و بہار گوید کہ (۱) نام شہر یست

و (۲) نام دو دریای روم و فارس کہ با ہم

جمع شدہ اند (دیکھی کاشی ۵۲) اشک فشاندن

آن گہر بی بہا بغیرت بحرین شدش دیدہ ہا ز

صاحبِ تحقیق از اصطلاحات نسبت معنی اوّل

فرماید که نام بحرست که مروارید در دریای حجاز

آن پیدا می شود و در اقصای ممالک از آنجا

می آید (سنہ ۵) از دو چشم ترِ من اشک بدر

نمی آید ز بعد یتی که ز بحرین گہر می آید ۔ مؤلف

عرض کند که وجہ تسمیۂ بالا درست است ۔ صاحب انند

گوید که وعده گاه ملاقات مہتر موسی و مہتر خضر و

الیاس علیہم السّلام ہمانجاست (اردو) (۱)

بحرین ایک شہر کا نام ہے ۔ (۲) دریائے روم و

فارس کو بھی بحرین کہتے ہیں ۔ مذکّر ۔

بحساب گرفتن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول

خان آرزو در چراغ (۱) معتبر دانستن (تاثیر ۵)

آن قدر ہا که سپر داست بخود خصم لعین ز

غیر خود را عجبی نیست نگیرد بحساب ۔ صاحب بحر

فرماید که معتبر داشتن و در شمار آوردن و (۲)

مواخذه کردن (ولہ ۵) ناز تحویل کند آنکہ

بعاشق شب و روزش چه حساب است که ہرگز

نگرفتش بحساب ۔ (اردو) (۱) معتبر جاننا ۔ صاحب

آصفیہ نے (گنتی میں لانا) پر فرمایا ہے کہ شمار

میں لانا ۔ خاطر میں لانا (سنہ ۵) مرنے پہ بلا

ہزاروں کوئی پوچھتا نہیں ۔ اے بیوفا کی

تجھے گنتی میں لائے کون ۔ (۲) مواخذه کرنا ۔

دیکھو ابواب کردن ۔

بحق پیوستن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول فرہنگ

بحروفات یافتن صاحب انند ہم بحواله فرہنگ

ذکر این کرده ۔ موافق قیاس است و بزبان

معاصرین عجم مستعمل (اردو) مرنا ۔

بِحُقَد | بقول برہان ۔ بکسر اوّل و ضم ثانی

و فتح قاف و سکون دال یعنی فواق کند صاحب انند

بہفت و انند نقلش برداشته اند مؤلف عرض کند

که فواق بقول منتخب برآمدن باواز سینه و

برآمدن روح یا نزدیک شدن به برآمدن

صاحب غیاث صراحت مزید فرماید که بادی

از سینه برآمدن باشد که از قعر معده صعود می کند

معروف فوق و آں را بفارسی ہکہک گویند و در
ہندی ہچکی و ہچک بضم اول بروزن تنکہ
و بکسر اول ہم بقول برہان بمعنی ہکچہ کہ بیش تر گلو باشد
و تحقیق در عربی فواق و ہم او ہکچہ را بمعنی
فواق آوردہ و ہکہ بضم اول و فتح ثانی ہم بہمین
معنی می آید پس فارسیان ہکہ را ہک کردہ
بہ تخفیف ہای ہوز آخرہ و پس ازاں ہای ہوز
را بہ حای حطی بدل کردند چنانکہ (نہادند) و
(نوح آوند) صاحب قانون دستگیری فرماید
کہ در عربی ہم ہمین قسم تبدیل را یابد چنانکہ
(وہ آک) را (حتاک) کردند پس لفظ کاف عربی بقاف
بدل شد چنانکہ کند و قند و این تصرفات
از فیضان صحبت عربان است کہ در عجم اتفاق
کردند۔ حق مبدل ہک است بمعنی فواق
و اسم مصدر حقیدن بمعنی فواق کردن کہ
مصدر یست جعلی بقاعدۂ مقتنین فارسی زبان
و حقد مضارع آں و بحقد مزید علیہ آں بزیادت

سوختہ و در اصلش بمعنی فواق کند۔ اعراب
بیان کردہ محققین بالا تائید خیال ما می کند۔
محقق حقیدن متروک محققین مصادر
زبان ساکت یعنی آں را ترک کردہ اند لیکن
وجود مضارعش این مصدر را از صفات
خیال مومی کند (اردو) ہچکیاں لینا۔ بقول
آصفیہ فواق گرفتن کا ترجمہ۔ کثرت گریہ
خواہ شدت زاری سے سانس کا رک رک کر
لینا۔ عالم نزع میں سانس اکھڑنے گننا
یہ ترجمہ ہے (حقیدن) کا۔ اور اسی مصدر
کا مضارع (ہچکیاں لیوے) ترجمہ ہے اس
فارسی لفظ کا جو زیر بحث ہے۔

(۲۰۱) مصدر اصطلاحی

بحق واصل شدن

کنایہ باشد از وصل حق و مردن (صائب
۵) موش با جاروب در سوراخ نتوانست
رفت ٭ خواجہ با چندیں علائق چوں بحق
واصل شود ٭ (اردو) حق سے واصل ہونا مرنا

بحکم | بقول آنند بحوالہ فرہنگ و نگ بمعنی ... بتقاضای سعدی شیرازی ع کہ مردانہ بکب اجل در رسد تو بحکم ضرورت زبان بکشی بہ **مؤلف** عرض کند کہ در معنی حقیقی ... ترجمہ باذن و بفرمان یعنی موافق حکم ... حکم (اردو) (۱) بمقتضائے بتقاضا بلحاظ ضرورت اردو میں مستعمل ہے جیسے "بتقاضای ضرورت یا بلحاظ ضرورت یہ کام کرنا چاہیے" (۲) حکم سرکار کے مطابق۔

بحکم دولت | استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ آصف بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار بحکم سرکار موقوف گشت عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بحکم است کہ گفتہ و مقصود از سرکار حاکم وقت و ملک باشد (اردو) سرکار کے حکم سے۔

بحل | بقول ضمیمہ برہان بکسر اول و ثانی بمعنی بخشایش و عفو باشد۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرماید کہ بکسر اول و فتح دوم غلط ست چراکہ با دل و غافل قافیہ کردہ اند پس صحیح بکسر دوم است۔ بہار گوید کہ بکسر اول و فتح دوم بخشیدن خون است در حرف ب و بالفظ کردن مستعمل۔ صاحب مؤید بحوالہ لسان الشعرا ذکر این کردہ گوید کہ بکسر تین عفو گناہ باشد و بس۔ صاحبان اند۔ و غیاث گوید کہ چون در فارسی حای حطی نیامدہ ظاہر الفظ عربی باشد و حالانکہ در لغات معتبرہ عربی مثل صراح و قاموس و منتخب وغیرہ مادہ بحل ہیچ معنی نیامدہ ازین معلوم شد کہ در اصل بہل بودہ باشد بفتح اول و کسر ہای ہوز صیغہ صفت مشبہ بمعنی ترک کردہ شدہ و بر اوگذاشتہ شدہ و مجازاً بمعنی معاف مستعمل۔ ماخوذ از بہل بالفتح کہ مصدر است بمعنی ترک کردن و گذاشتن مرا و کذا فی الصراح و القاموس پس از غلطی کاتبان قدیم و از عدم التفات اہل تعلم و تعلیم بجای حطی شہرت گرفت یا آنکہ در اصل بہل بکسر تین باشد

صیغهٔ امر از هلیدن بمعنی گذاشتن که در بعضی محل بمعنی اسم مفعول واقع می شود چنانکه گزین که صیغهٔ امر است بمعنی اسم مفعول مستعمل می شود. پس به تقدیر های هوز درست می باشد مگر آنکه بودن حای حطی بدل باشد چنانکه در تبه و تباه که در اصل هوز دار بوده ولیکن این قسم دعوی ابدال خالی از ضعف نمی باشد و نیز [illegible] که بحل به فتحتین و تشدید است بمعنی حلال شدن چه های هوز مفتوحه [illegible] بقاعدهٔ فارسی و حل بالفتح و تشدید لام مصدر عربی است بمعنی حلال شدن چنانکه در منتخب است و [illegible] سروری شارح گلستان است بعد [illegible] همین توجیه آخر اختیار کرده **مولف** عرض کند که تحقیق این که اصل این حل است لغت عرب بمعنی حلال که حاصل بالمصدر باشد. و تصرف فارسیان است که به تخفیف خوانند و فتح اول را به کسر بدل کردند و [illegible] زاید در آخرش آوردند و مؤنث کردند و بمعنی حلال مستعمل شد و عفو مجاز آن و اگر [illegible] ماخوذ از لغت عرب [illegible] گرفته قاعدهٔ تبدیل های هوز به حای حطی جاری کنیم هم درست می شود که [illegible] قسم تبدیل در فارسی زبان راه یافته چنانکه صراحت آن بر لفظ خفد کرده ایم ولیکن توجیه اول بهتر است از آخر و همین حل. اسم مصدر هلیدن قرار باید. بقاعدهٔ تبدیل مذکور که بجای خودش می آید آنچه برهان آرزو که بر کسر و فتح حرف دوم تحقیق [illegible] ختم کرده و از چراغ هدایت رهنمای تحقیق پسندان شد. وای بر صاحبان غیاث دانند که این را از امر حاضر مصدر هلیدن گرفته می فرمایند که بمعنی اسم مفعول می آید چنانکه گزین ولی دانند که معنی اسم فاعل و مفعول از امر حاضر پیدا نمی شود الا بترکیب آن با لفظی که همین مرکب. اسم فاعل و مفعول ترکیبی

نام دارد و آنچہ قیاس بر غلطی کتابت کردہ اند خیال سطحی است دیگر ہیچ۔ آنچہ بہار استعمال این را
باکردن مخصوص کند از ملحقات اہل کرمی آید۔ باقی نماند (اردو) معاف۔ درگزر۔ عفو۔
بخشایش۔ حلال۔

بحل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف گوید کہ حلال کردن و روا ساختن و ناقابل مواخذہ قرار دادن است (حزین ۵) فقیری امن و آفت ہاست دولت دستگاہی را ؛ بحل سازد ببر دم فلس ماہی خون ماہی را ؛ (اردو) حلال قرار دینا۔ ناقابل مواخذہ قرار دینا۔

بحل کردن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بحل ساختن است کہ گذشت (شریف تبریزی ۵) خون دلم خوردی و کردم حلال ؛ جاں زتنم بردی و کردم بحل ؛ (ظہوری ۵) بیوفایانہ ریخت خون مرا ؛ بحلش کردم ار پشیمان نیست (اردو) دیکھو بحل ساختن۔

بحیرا بقول برہان و جامع بر وزن نصیرا نام راہبی و زاہدی است نصرانی و قصہ شناختن او پیغمبر آخر الزمان را در تاریخ ہست۔ صاحب انند این لغت عربی گفتہ نسید انیم کہ محققین بالا چرا این لغت را در لغات فارسی جا دادہ اند (اردو) بحیرا ایک راہب اور زاہد نصرانی کا نام ہے جس نے پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کو پہچانا تھا۔ مذکر

موحدہ باخای شخذ

بخار بقول جہانگیری با اوّل مضموم (۱) علم و فضل باشد (فرخی ۵) فخر کند روزگار تو بتو ریزاد ؛ کاصل بزرگی توئی و اصل بخاری ؛ صاحبان جامع و رشیدی و برہان و سراج و ناصری

ذکرش کرده اند بہار گوید کہ (۲) بالضم معروف است و این عربی است و بمجاز (۳) برابر اطلاق کنند۔ صاحب غیاث فرماید کہ بخار بمعنی مدرغہ از لطائف در کتب دیگر بنظر نیامده مؤلف عرض کند کہ اگرچہ بنظر نیامد۔ و اگرچہ۔ نظر کشاید یا بجملہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی دوم لغت عرب است بقول منتخب۔ بقدر تعلق از زمین نمناک و گرم برآید نسبت معنی سوم طالب سند استعمال باشیم کہ غیر از بہار دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) علم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دانش۔ دانائی۔ واقفیت۔ گیان۔ خبر۔ آگاہی۔ کسی فن خاص کی ماہیت سے واقفیت ہونا۔ (۲) بخار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ حرارت جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے۔ (۳) دیکھو ابر۔

بخارا بقول برہان بضم اول بر وزن مدارا شہریست مشہور از ماوراء النہر و مشتق از بخار است بمعنی بسیار علم و چون دران شہر علما و فضلا بسیار بوده اند بنا برین بدین نام موسوم شد۔ صاحب رشیدی فرماید کہ ماخوذ از بخار و معنی الف زائده بسیار بود صاحب ناصری بذکر وجہ تسمیہ بالا فرماید کہ آنرا بخارای شریف ہم گویند یازده دروازه و دو صد مدرسہ بزرگ و کوچک و ہفت مسجد جامع بزرگ و چہل گرمابہ و صد و پنجاه سرای تجار دارد و دروازه ارک آن شہر یک یک و یک دروازه روی بمغرب دارد و گرداگرد حصار شہر چہارده ہزار و سیصد و ہفتاد و دو قدم بتخمین آمده و فاصلہ سمرقند و بخارا بمسافت سی و ہشت فرسنگ و طول بخارا یک ماه راه و سمرقند قدری از انجا کوچک تر است۔ در توران بزرگ تر شہری از آن بلاد است۔ اما در ترکستان شہر از ان بہتر بسیار است۔ صاحب مؤید گوید کہ در عالم خالی از و نیکوتر جای کمتر بود و آنرا قبۃ الاسلام نیز گویند

چراکہ معادن و مسکن کلام فقہ است (حافظ شیرازی) ۵) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را (مولوی معنوی ۵) آن بخار معدن دانش بود پس بخارا هرکه آتش بود (ولہ ۵) ای بخارا دانش افزا بوده لیک از من عقل و دین بربوده (مولف عرض کند کہ از بخار مشتق نیست - چنانکہ صاحب برہان گفتہ واز بخار مأخوذ نیست چنانکہ صاحب رشیدی آوردہ بلکہ مرکب است از بخار و الف آخر کہ بمعنی بسیار آمدہ (اردو) بخارا - اسم مذکر - ایک مشہور شہر کا نام جو ماوراء النہر سے مشہور ہے اور توران میں واقع۔

بخارات معدنی

اصطلاح - بقول رہنمائی بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار - بخار یا دخان کبریت را گویند و صاحب بول چال گوید کہ بخار کبریت را نام است مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) گندھک کے بخارات - مذکر۔

(۳۴۰)

بخار برآوردن

(مصدر اصطلاحی) - بیرون آوردن بخار باشد و بیرون آوردن بخار دل (انوری ۵) گرمی و تیزی آن شیر ہمانا کہ مرا ژ بر سر و مغز تو گوئی کہ برآورد بخار ۳

(اردو) بخار نکالنا - بقول آصفیہ - دل کا جوش نکالنا - کدورت نکالنا - غبار نکالنا - غصہ اتارنا - بیر نکالنا - رنج نکالنا۔

(۳۴۱)

بخار دخانی

اصطلاح - مرکب توصیفی - بخارات معدنی را گویند کہ سبب زلزلہ زمین است (انوری ۵) زبیم او ہمہ شب استخوان دشمن ہست چو از بخار دخانی زمین گہ زلزال ۲

(اردو) زمین کے وہ بخارات جو زلزلہ کے باعث ہوتے ہیں - مذکر۔

بخار گاز

اصطلاح - بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار - گیاس و گیاتس - لغت انگلیسی است بخاری را گویند کہ

یعنی دستیال وشِکل ہوا سبک ترمی باشد
وچون سرد شود آب گردد۔ مرکب اضافی است
بترکیب لغت انگلیسی بعد تبدیل کہ گیاس را
گاز کردند بحذف تحتانی وتبدیل سین مہملہ بزائے
ہوز۔ چنانکہ سماروغ وزماروغ پس اینجا غریب
باشد۔ وگاز بمعنی در لغت فرس نیامدہ
(اردو) گیاس۔ مذکر۔ ایک قسم کا سیال
مادہ جو بشکل ہوا نہایت ہلکا ہوتا ہے۔ اور
جو سرد ہونے کے بعد پانی بنجاتا ہے۔

بخاری | اصطلاح۔ بقول وارستہ ومؤید
(۱) در بلاد سردسیر طاقی سرکشادہ در دیوار خانہ
سازند وآتش دراں پر کنند تا خانہ گرم باشد
(شفیع اثر ؎) لشکر دی راکجوی اہل دنیا
بار نیست ہرگز بخاری ہست ما رین قلعہا
در ہر مکان ہو (باقر کاشی ؎) در بخاری مرغ و
ویرکعت جام می ہر روزگار برف ویاراں یاد باد
(سنجر کاشی ؎) باغور بخاری تو بر شک ہو

از گریبان صبحی باغ ارم ہو بہار بگرسنی فضل
گوید کہ ز ہ بمعنی علم وفضل وارمان مرکب
است بخارا وھذا ھو الحق۔ صاحب اند
نقش نگار دو ذوق تحقیق ندارد مؤلف
عرض کند کہ بخا بمعنی علم وفضل گذشت
پس نبید انچہ کہ بخارا این را با وجود یائی نسبت
وآخرش بود۔ مرادِ فش گفت وبخارا را چسان
تعلق بدین کرد۔ وای بر صاحب انند کہ
چرا کار بہ تحقیق نبرد وھو الباطل۔ حاصل
اینست کہ اگر بمعنی دوم لیں منسوب بہ بخارا
گیریم درست باشد وبخاری بمعنی علم وفضل
اصلا نیست ودر۔ بمعنی دیگدان وصراحت
این بر بخاری پیامی آید (اردو) (۱) چمنی۔
دکن میں اوس محراب دیواری کا نام ہے
جس میں موسم سرما میں آگ رکھتے ہیں اور اسکے
بخارات کا منفذ چھت میں ہوتا ہے۔ اور
اسی محراب میں سے آہنی سینیں تمام دیوار دنیم

پھیلائی جاتی ہیں جن سے سارا مکان گرم رہتا ہے۔ امیر مینائی نے اس کو (آتشخانہ) فرمایا ہے مذکر۔ دیکھو آتشخانہ۔ حس کے اُردو ترجمہ کے ذیل میں اس کا مفصل بیان ہے (۲) بخاری بخاری کا رہنے والا (۳) چوطھا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیگدان۔ آتشدان۔

بخاری عمارت اصطلاح۔ قلب اضافت عمارت بخاری۔ مرادف معنی اول (بخاری) است کہ گذشت صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این کردہ وصاحب بول چال ہم این را آوردہ۔ (اردو) دیکھو بخاری کے پہلے معنے۔

بخاریہا اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی دیگدان **مؤلف** عرض کند کہ مؤلف روزنامہ در عرض معنی بے التفاتیہا بکار بردہ وغور نکردہ ازین اصطلاح پیدا است کہ کلمۂ ہا برای جمع باشد پس معنی این چطور واحد باشد۔ معلوم می شود کہ معاصرین عجم دیگدان را ہم بخاری گفتہ اند ومعنی لفظی این منسوب بہ بخار و کنایہ از دیگدان وبخاریہا جمع آن بمعنی دیگدانہا فتامل (اردو) چوطھے۔ مذکر۔ چوطھا کی جمع۔ دیکھو بخاری کے تیسرے معنے۔

بخاطر آوردن استعمال۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بیاد آوردن وبخیال آوردن ویاد کردن **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این بدل آوردن است ودر محاورہ فارسیان کہ تصدیقش معاصرین عجم ہم می کنند بمعنی متذکرۂ بالا (اردو) یاد کرنا۔

بخاطر داشتن استعمال۔ درخیال داشتن ویاد داشتن۔ صاحب رہنما ذکر ماضی مطلق این کردہ فرماید کہ (بخاطر داشت آن ایام را) یعنی آن زمانہ را درخیال داشت (اردو) خیال میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔

بخاطر ملال اصطلاح بقول اندراج

باشی خاطر ملال مولف عرض کند که عوض

نباشد که در خاطر ملال و درجوئی

یعنی خراسانی ؎ از من که شهره ام بغم

گوش کن یک حرف من بخاطر دیوانه

(اردو) خاطر سے پاس و لحاظ سے جیسے

خاطر یا تمہاری خاطر سے یہ کام کروں گا۔ صاحب

آصفیہ نے خاطر پر فرمایا ہے۔ مرضی۔ خوشی

پاس۔ لحاظ۔ جیسے تمہاری خاطر۔

بخاطر گذار کردن مصدر اصطلاحی۔

گذشتن بخاطر باشد ظہوری ؎ زیاد من شود

آلودہ خاطرش ترسم ۔ بخاطرش بکنم گر گذار غفت

منست ۔ (اردو) خاطر میں گذرنا۔ دل میں

خیال آنا۔

(الف) بخاک افگندن مصدر اصطلاحی

بقول برہان وبحر وجامع وانند وہفت (۱) کنایہ

از مظلوم وخوار وتظلم کردن وبخواری وزاری

افگندن مولف عرض کند که (۲) معنی حقیقی

این بخاک افگندن است۔ صاحب جہانگیری

در مصدر ت ....

(ب) بخاک افگندہ بمعنی مظلوم وخوار

نوشتہ۔ صاحب رشیدی بمظلوم وقانع وخاک نشین

در مرادف مولف عرض کند که اسم

مفعول ہمین مصدر اصطلاحی است بمعنی

بالا۔ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ بخاک افگندہ ودیم

را مصدر قرار دادہ گوید که ای خلومی وزاری

دفرمودہ که اقول بمعنی خوار وزبون داری وصاحب

شمس ہمزبانش۔ وای بر محققین زنگ خیال که

د زاری را نیز یک اصطلاح کردند ومصدر

اصطلاحی را گذاشتند (اردو) (۱) ا

خوار کرنا۔ ذلیل کرنا۔ ظلم کرنا۔ (۲) زمین پر

دے مارنا۔ گرانا۔ صاحب آصفیہ نے دے مارنا

پر فرمایا ہے۔ پٹک دینا۔ پھینک دینا (ب)

(۱) مظلوم۔ ذلیل۔ خوار۔ (۲) زمین پر گرایا ہوا۔

(۲۷۲۲) **بخاک انباشتن** اصطلاح ـ بمعنی سپرد خاک کردن و دفن کردن و خراب کردن (ظہوری ـ ۵) مسن زغمزہ چوں سناں بر داشت تو نگر عشق را بخاک انباشت تو (اردو) سپرد خاک کرنا ـ دفن کرنا ـ خاک میں ملانا) بقول آصفیہ ـ برباد کرنا ـ اجاڑنا ـ خراب کرنا

(۲۷۲۳) **بخاک برابر شدن** مصدر اصطلاحی ـ برابر شدن و ہمچوں خاک بی حقیقت شدن و معدوم شدن (صائب ـ ۵) گر سخن زکساد ی نشد بخاک برابر تو ... ہم چو رنگ گرد از کتاب بر آید تو (اردو) خاک میں ملنا ـ بقول آصفیہ ـ برباد و بی نشان اور ناپید ہونا (میر ـ ۵) ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر تو اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا ـ

بخاک برابر کردن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر و اند نیست و نابود کردن ـ خراب ساختن خان آرزو در سراج ہم ذکر ایں کردہ (مولانا ساحری ـ ۵) چو سرو ناز تو مشکین لباس در بر کرد تو مرا چوسایہ بخاک سیہ برابر کرد تو صاحب انند این را مرادف (بخاک سیہ برابر کردن) گفتہ مولف عرض کند کہ (سیہ) را داخل اصطلاح کردن از ذوق زبان بیرون و محقق را از پایہ تحقیق می افگند ـ متعدی مصدر گذشتہ باشد (اردو)

۱ خاک میں ملانا ـ دیکھو بخاک انباشتن ـ

بخاک بردن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بگور بردن مولف عرض کند کہ داخل خاک کردن است (اردو) قبر میں لیجانا ـ

بخاک تیرہ برابر کردن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج گوید کہ نیست و نابود کردن

۶ مرادف بخاک و بخاک سیہ برابر کردن ـ مولف عرض کند (بخاک برابر کردن) بجایش گذشت و تیرہ صفت خاک است و خارج از اصطلاح ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ ـ وای بر محققین با نام و نشان کہ موجد این قسم اصطلاحات باشند ـ

(اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک چپانیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار عجم مرادف بخاک انداختن و نیز بمعنی پامال ساختن مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر نگذشت (اردو) دیکھو بخاک افکندن۔

بخاک در کردن مصدر اصطلاحی مرادف بخاک کردن و بخاک برابر کردن است کلمۂ در زائد باشد انوری ع) بخاک در کند ہم زمانہ چون قارون ۔ ببای مردی تو ہم زمانہ چون قارون ۔ (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک رفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و آنند دفن شدن دمیر آہی ہمدانی ع) روزی کہ در دیار محبت روم بخاک ۔ جبریل عشر خوان شودم بر سر مزار ۔ (اردو) دفن ہونا۔

بخاک ریختن استعمال بدالا بخاک افگندن باشد بمعنی حقیقی و در ذلیل و خوار کردن مرادف بخاک افگندن ظہوری ع) بخاک ریختہ خون کرشمہ تمکین کہ عید از گل تو باغ تماشا بود ۔ صائب ع) بخط خون غزالان بخاک می ریزد ۔ اگر کمند خود از زلف مشکبار کشی ۔ (اردو) دیکھو بخاک افگندن۔

بخاک سیاہ برابر کردن مصدر اصطلاحی صاحبان بحر و آنند و خان آرزو در سراج این را مرادف بخاک برابر کردن ، نوشتہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمان است وہمان لفظ سیاہ را در اصطلاح داخل کردن غلطی محققین ہندوستان و سندی کہ برای بخاک برابر کردن گذشت سند این ہم (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک طپیدن مصدر اصطلاحی طپیدن بر زمین این معنی حقیقی است صائب ع) در عین وصل می طپد از تشنگی بخاک ۔ آنرا کہ شوق

تشنہ و بار کردہ است ۔ (اردو) تڑپنا۔ خاک تڑپنا۔

بخاک فشاندن (۲۲۸۸) استعمال۔ ہماں بخاک افشاندن کہ گذشت (صائب ؎) پیش از خزاں خاک فشاندم بہار خویش ۔ مرداں بدیگری نگذارند کار خویش ۔ (اردو) دیکھو بخاک افشاندن ۔

بخاک کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) باصطلاح کشتی گیراں حریف را بزمین نواختن واز جا برداشتہ بہر دو پا و بہر دو دست مثل چار و اِستادن زمیر نجات ؎) چہ عجب گر بزمین آری و در خاک کنی ۔ یا فلک کشتی خصمانہ خود پاک کنی ۔ و (۲) دفن کردن (سلیم ؎) سپہر را ز لباس عزا بروں آریم ۔ سر بریدۂ خورشید را بخاک کنیم ۔ صاحب بحر از زوائد معنی اوّل احتراز کند و بر (بزمین انداختن) قانع و ذکر معنی دوم ہم کند ۔ مخفی مبادکہ از سند معنی اوّل (در خاک کردن) پیدا است ۔ اگرچہ در بخاک کردن، و در خاک کردن معنی ہر دو یکی است ولیکن باعتبار لفظ ندیتیب شدہ ازیں تعلّق ندارد (اردو) (۱) زمین پر دے مارنا (۲) دفن کرنا ۔

بخاک نشاندن (۲۲۹۰) مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از ذلیل کردن (صائب ؎) انساں برآورد از خاک دانہ را ۔ ما بیکسی بخاک نشاند نشانہ را ۔ (اردو) ذلیل کرنا ۔

بخاک نشستن (۲۲۹۱) مصدر اصطلاحی ۔ انکسار کردن و ایں کنایہ باشد (ظہوری ؎) بہمت بر ہر کہ بنشیند بخاک از خاک برخیزد ۔ ز پا افتادہ ام دستی دہید کافلاک برخیزد ۔ (اردو) انکسار کرنا ۔ منکسر ہونا ۔ عاجزی کرنا ۔

بخاک وخون نشاندن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب انند بحوالہ بہار ذکر ایں کردہ از معنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف بخاک نشاندن کہ گذشت (صائب ؎) نشاندی

از فریب وعده صد بارم بخاک و خون تپانیدی شرم
یکبار از دل امیدوار من (اردو) دیکھو
بخاک نشاندن ۔

بخاک یکسان کردن | مصدر اصطلاحی
نشان آمده و در سراج گوید که نیست و نابود کردن
و خراب ساختن **مؤلف** عرض کند که این
همان (بخاک برابر کردن) است که گذشت (اردو)
دیکھو بخاک برابر کردن ۔

بخام کشیدن | مصدر اصطلاحی ـ بقول وارستہ
در پوست دباغت ناکرده کشیدن چه گنهگار را
در پوست خر و سگ و گاو می کشند (کلیم ؎)
شود ز لطف هوا بر تنش قبای حریر ؛ درین بهار
گنهگار گر کشند بخام ؛ **مؤلف** عرض کند ستمگاران
پوست دباغت ناکرده را خام گویند کذا
فی الانندراج ـ که بجایش می آید و این مرادف
(بچرم خام کشیدن) است که گذشت (اردو)
دیکھو بچرم خام کشیدن ۔

بخام گرفتن | مصدر اصطلاحی ـ بقول آنند ـ مرادف
(بخام کشیدن) که گذشت (باقر کاشی ؎) گما ز جامه منش
آن ز بیم عریان ساخت که ؛ در ب از پوست بدن تو بخون نما
گیرند ؛ **مؤلف** عرض کند که خام بمعنی پوست
است که می آید (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن ۔

بخ بخ | اصطلاح ـ بقول بحر و غیاث بهر دو بای مفتوح بمعنی خوش آمد و آفرین کلمه
ایست که بوقت تحسین چیزی گویند **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و صاحب منتخب
ذکر این به همین معنی کرده معاصرین عجم بر زبان دارند ـ بخیال ما معنی خوش آمد متعلق باین نباشد
و فارسیان در خیر مقدم استعمال این نکنند (اردو) دیکھو آفرین کے دوسرے معنے ۔

بخت | بقول سروری و جهانگیری و جامع (ر) معروف که بعربی جد گویند ـ صاحب برهان
صراحت کند که مقصود از معروف طالع باشد ـ صاحب رشیدی گوید که بمعنی بهره و حصه صاحب ناصری

فرماید که بمعنی آثار سعادت است عموماً و در خیر و شر استعمال می شود و بمعنی طالع مشهور و بمعنی حصه و بهره نیست صاحب فرهنگ فدائی گوید که آنچه را مضمون خوبی و نیکی و بلندی و فراخی و دستگاه کننده روزگار مردم است ، نیز بمعنی نجم (طالع و نصیب و قسمت و سعادت) آمده و مردم آسوده را نیک بخت می نامند - صاحب سواء السبیل که محقق معربات است آورده که بخت لغت فارسی است بمعنی نصیبه و سعادت - خان آرزو در سراج بحواله صراح فرماید که بمعنی بهره و حصه معرب است و بتحقیق خود گوید که بمعنی طالع که در فارسی مشهور است لغت عربی است نیز فرماید که شیخ بوعلی سینا را در شفا بحثی است در ابطال بخت و اتفاق و از انجا معلوم می شود که معنیش قریب بمعنی اتفاق باشد که موجود شدن چیزے است بدون علت تامه بهار گوید که بمعنی بهره و نصیب و بدینعنی در عربی نیز آمده و در عرف بمعنی طالع مستعمل و ـ به ـ برخوردار ـ برگردیده ـ برگشته ـ بزرگوار ـ بلند ـ بی اثر ـ بیدار ـ بی سرمایه ـ پریشان ـ پریشان روزگار ـ پریشان کار ـ پست ـ تباه ـ تلخ ـ توانا ـ تیره ـ جوان ـ چرب دست ـ خجسته فال ـ خفته ـ خواب آلوده ـ خواب رفته ـ خواب زده ـ خوابناک ـ خوابیده ـ دژم ـ دندان خای ـ رسا ـ زبون ـ زمین گیر ـ سخت گیر ـ سیاه ـ شکسته ـ شور ـ شوریده ـ ظلمت آفرین ـ عالی ـ عنان تافته ـ غنوده ـ فرخ ـ فرخنده ـ فرومایه ـ فیروز ـ قوی گردن ـ گرانخواب ـ مقبل ـ ملک گیر ـ ناتمام ـ ناشاد ـ نافرمان ـ نگون ـ واژگون ـ از صفات اوست مؤلف عرض کند که بمعنی بهره و نصیب لغت عرب است (کذا فی المنتخب) فارسیان استعمالش کرده اند و همین است نخت لغت عربی بالفتح بمعنی بهره و بخت (کذا فی المنتخب)

کہ صاحب سروری ذیل بخت ذکرش کردہ۔ وجا دارد کہ بقول غیاث بحوالہ جواہر الحروف مبدل بخش باشد بمعنی بہرہ ونصیب وحصہ۔ شین معجمہ بدال شدہ بہ فوقانی چنانکہ زخش وزخت اند دریں صورت بخت را معرب بخش دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان از بخت عربی بہ تفریس بخش کردہ باشند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (سعدی ؎) اگر مشت زن بخت روزی نداشت نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت (ناصری ؎) دیدہ رخشد میسر و بوس وکنار ہم ز از بخت شکر دارم واز روزگار ہم (حافظ شیرازی ؎) ما آزمودہ ایم درین شہر بخت خویش را بیرون کشید باید ازین شہر رخت خویش را (اردو) بخت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اور نمبر۔

(۲) بخت۔ بقول سروری ورشیدی وسراج کابوس باشد وبقول برہان وجہانگیری سیاہی باشد کہ در خواب بر مردم افتد وآنرا فرنجک نیز گویند وبتازیش کابوس۔ صاحب جامع فرماید کہ سیاہی وواہمہ کہ در خواب مردم را فروگیرد وآنرا فرنجک گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ دیوی را گویند کہ در خواب آدمی را فروگیرد ودر حقیقت آن مرضی است کہ مادۂ اش بلغم است با غلبۂ سودا وعوام گمان دیوی کردہ اند وانرا بختک وفرنجک گفتہ اند وکابوس بقول غیاث حالتی است کہ مرد خفتہ را فروگیرد وآنچنان باشد کہ آدمی شکل مہیب یا ہنگامہ آفتی در خواب دیدہ می ترسد۔ بہ نہجیکہ بدن ہمہ گران معلوم می شود وخروش کردن بآواز درست ہم نمی تواند واکثر بودن این حالت را اطبا مقدمۂ صرع نوشتہ اند واین را ضاغوطہ وبند لالان نیز نامند وبفارسی سکاتہ۔ بدیں معنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) کابوس بقول آصفیہ عربی

اسم مذکر۔ دیکھو استنبہ۔

(۳) بخت۔ بقول سروری جانوریست کہ بہلغ شبیہ باشد (شیخ آذری ۵) وایہ دیگر است بختش نام چیں بہیر د شود سوام و ہمام تو و فرماید کہ این بیت مشعر این است کہ نام یکے دواب باشد چہ جانور شبیہ بلغ را دابہ نگویند۔ صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بر جانور شبیہ بلغ اکتفا کردہ اند اشکال سروری نسبت ایمعنی معقول است واگر بر اعتبار صاحب جامع و ناصری کہ اہل زبانند نظر کنیم توانیم گفت کہ بخت بیان کردہ شیخ آذری ورای این باشد کہ در دواب ہم یافتہ می شود و جادارد کہ جانوری باشد شبیہ بلغ کہ بر زمین سیر می کند خلاف بلغ کہ معنی حقیقی دآبہ ہر حیوانی کہ بر زمین راہ رود۔ بای حالی اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) ایک جانور ہے جو بلغ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس کو فارسیوں نے بخت کہا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکر۔

(۴) بخت۔ بقول برہان بضم اول نام پادشاہی بود۔ ظالم کہ بیت المقدس را خراب کرد صاحب جامع گوید کہ اورا بخت النصر ہم گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام مخرب بیت المقدس کہ آنرا بخت النرسی می خوانند و بخت النصر بہ صاد معرب و مقلوب نرسی است و باین نام دو تن بودہ اند اول بخت النرسی بزرگ از پادشاہان کلدانیون بہ نینوی و آں مردی عادل بود و دوم خراب کنندہ بیت المقدس کہ ظالم بود در میانہ این دو نفر دویست و چہل و سہ سال فاصلہ بود ثانی را گویند مسخ شدہ است و در تواریخ مسطور۔ مؤلف عرض کند کہ بخت بمعنی بندہ بر معنی ششم می آید و این مرکب اضافی است و بس (اردو) بخت ایک بادشاہ کا

نام تھا جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اسی کو بخت النصر بھی کہتے ہیں اور کلدانیوں کے
ایک دوسرے بادشاہ کا بھی بخت نام تھا جو عادل تھا۔ مذکر۔

(۵) بخت۔ بالضم بقول صاحب ناصری معنی پسر و بقول بعض بندہ این اصح است صاحب
برہان بر بوخت گوید کہ بر وزن سوخت بمعنی پسر و برادر دختر است و خان آرزو ہم در سراج
بر بوخت فرماید کہ بمعنی پسر است و مخفف این بخت مؤلف عرض کند کہ فارسیان دختر را
دخت و پسر را بخت گویند و بخت و دخت مخفف بختر و دختر باشد یکی از معاصرین زردشت
می فرماید کہ بزبان ژند و پاژند پسر را بختر می گفتند و بنت را دختر لیکن بختر بزبان معاصرین
عجم باقی نماند (انتہیٰ کلامہ) ما گوئیم کہ از اوراق کتب لغات ہم محو شد بالجملہ بخت مخفف
ہمان بختر معدوم است کہ ما او را بر اوراق جا میدہیم۔ لغت فارسی زبان است آنچہ
خان آرزو بخت را مخفف بوخت گوید سکندری می خورد بوخت و دوخت مزید علیہ بخت
و دخت باشد بواو اظہار ضمہ کہ ترکیان در استعمال خود زیادہ کردہ اند و در فارسی ہم
مستعمل شدہ و واو زائد در فارسی ہم می آید چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) لڑکا بقول
آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ابن۔ خلف۔ فرزند۔

(۶) بخت۔ بقول رشیدی بالضم بمعنی بندہ کہ بخت نصر بمعنی بندۂ بت کہ نصر نام داشت
چہ او را پیش آن بت گذاشتہ بودند و بدان بت منسوب شد خان آرزو در سراج ذکر
این کردہ گوید کہ چنانکہ بختشوع کہ نصرانی بود بمعنی بندۂ ایشوع و ایشوع بزبان نصاری
نام مبارک عیسی علیہ السلام و گوید کہ بدین معنی غیر فارسی است صاحب ناصری ہم ذکر

این کرده مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این همان است که بمعنی پنجم مذکور شد و بمجاز بنده را گفته‌اند چنانکه غلام که بمعنی کودک است بسبیل مجاز نوکر و بنده را گویند و این بلاشبهه لغت فارسی است چنانکه بمعنی پنجم مذکور شد بنداشتیم که خان آرزو چطور این را غیر فارسی گفته (اردو) بنده. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. غلام. نوکر. فرمان بردار. دیکھو لیلاکیه

(الف) بخت آزما | اصطلاح. بقول بهار آزمودن بخت (خواجه نظامی ع) که هر خیز و بخت آزمائی بکن پو هلاک چنان اژدهائی بکن ها و فرماید که اگر بیای معروف خوانند یای اژدهائی و آزمائی اوّل برای نسبت و ثانی مصدری خواهد بود. مؤلف عرض کند که (ع) کین ره که تو میروی به ترکستان است ها معنی حقیقی را میگذارد و معنی مصدری را بیان می کند بخت آزما. (۱) بمعنی حقیقی امر حاضر است از (بخت آزمودن) و (۲) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آزماینده بخت و سند نظامی برای - - - - -

(ب) بخت آزمائی کردن | باشد بمعنی آزمودن بخت و (بخت آزمائی) حاصل بالمصدرش بمعنی آزمایش بخت. در کلام خواجه نظامی در آزمائی و اژدهائی هر دو یای معروف است ولیکن در آزمائی یای مصدری است و در اژدهائی یای وحدت و شک نیست که یای وحدت را متقدمین فارسی مجهول گفته اند ولیکن در محاوره بر زبان فارسیان دائما معروف باشد و بهار غلط می کند که یای اول آزمائی و اژدهائی را یای نسبت گوید حقیقت اینست که یای اول در هر دو زائد است که آزما را آزمای و اژدها را اژدهای کردند پس یای مصدری بر آزمای

زیادہ شدہ (آزمانی) شد و یای وحدت بآن آمیختہ دگر
زیادہ کردہ (آزمائی) کردند حذف است از
محققین باہم ونشان کہ حقیقت بیان محاورہ
ایران را بہ ترکستان می برند۔ فقط (اردو)
مؤلف ۱۔ بخت کی آزمائش کرنا ۲۔ بخت کو
آزمانے والا ۳۔ بخت آزمائی کرنا۔ صاحب
آصفیہ نے بخت آزمائی پر فرمایا ہے نصیبہ کی
آزمایش۔ مؤنث۔

بخت آور | اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بختمند
صاحب آنند فرماید کہ آنکہ طالع خوب داشتہ
باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی آزمایندہ بخت و کنایہ از صاحب قسمت
خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم
(اردو) بختاور۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ صاحب
نصیب۔ بھاگوان۔ خوش قسمت۔ نصیبہ ور
اقبالمند۔ طالعمند۔ آپ ہی نے فرمایا ہے
کہ بدنصیب کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے
ترا بختاور بچہ ہے۔ اسے عید کو بھی چاہیے
نہیں جُڑتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عورتیں
اکثر الفاظ کو زبان پر لانا بھی برا خیال کرتی
ہیں اس سبب سے وہ اکثر اچھے لفظوں سے اس
کا برعکس مراد لیا کرتی ہیں (انتہی) **مؤلف**
عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر بختاور اپنے
حقیقی معنوں میں ہے (برا) کے لفظ سے
برسبیل طنز اور قرینہ مابعد بدنصیبی کے معنے
پیدا ہوتے ہیں لیکن محض لفظ بختاور میں بدبختی
کے معنے نہیں ہیں۔

بخت اگر داری برو بر پشت خواب | مثل۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ فارسیان این مثل را برای طالع
نیک استعمال کنند مقصود این است کہ کجروی
را ضرورت سعی نیست اگر بغفلت خواب ہم
کند بخت بیدار او را فائدہ رساند (اردو)

دکن ہمیں کہتے ہیں ؎ تقدیر کو تدبیر کی ضرورت
نہیں ؎ سوتے کو جگا کر دیتا ہے ؎

بخت باز آمدن | مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی بیدار شدن بخت و بلند شدن بخت
و این معنی کنایۃً پیدا می شود از معنی لفظی این
کہ واپس آمدن بخت است (سعدی ؎)
بخت باز آید از آن در کہ یکی چون تو درآید
روی میمون تو دیدن در دولت بگشاید
(اردو) تقدیر پھر جانا بقول آصفیہ دن
پھرنا ۔ بھلے دن آنا ۔ تقدیر کا سامنے ہونا ۔
اقبال ہونا ۔

بخت بد با کسیکہ یار بود | مثل ۔ صاحبان
سگ گزد گر شتر سوار بود | خزینۂ و امثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این
مثل را در مذمت بخت بد زنند مقصود آنست
کہ شتر سوار از بخت بد ایمن نباشد از گزیدن
موذی کہ سگ می جنبد و می گزد (اردو)
کمبختی جب آئے تو اونٹ چڑھے کو کتا کاٹ
کھائے ؎ صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے

(۱) **بخت بد ببین کز اجل ہم ناز می باید کشید** | مثل
(۲) **بخت بد گردد اگر فالودہ دندان بشکند** | مثل
بذکر ہر دو مثل گوید کہ ہرکدام مثل است مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این ہر دو مثل را در مذمت
بخت بد می زنند مقصود (۱) آنست کہ کسی کہ
بخت بد دارد ناز اجل می کشد یعنی بمیرد
مقصود (۲) بجز این نباشد کہ بخت کسی کہ
بد است اگر فالودہ خورد با وجود نرمی آن
دندان بشکند معاصرین عجم گویند کہ این مثل
از واقعۂ زبان زد عوام شد کہ کسی روزی فالودہ خورد
و سنگریزۂ در رو بود و آکل از وی بیخبر چون بدندان
آمد دندانش بشکست و این اتفاقی بود کہ بروے
کار آمد و اگر ازین حکایت قطع نظر ہم کنیم مبالغہ
شاعری دانیم (اردو) برائی کا وقت آئے

توبہ ری سمجھ بر شکھیا کھا ئے نہ بیٹھ وکہن کی بہا ت سے دیکھو (بخت خواب آلود ۔ والودہ دندان شکنبا

بخت برگشتہ اصطلاح ۔ بقول بہار بقلب اضافت گون بخت (سعدی ؎) الا تا نخواہی بلا بر حسود * کہ آن بخت برگشتہ خود در بلا ست * مؤلف عرض کند کہ (برگشتن بخت) و (بخت برگشتن) مرادف (برگشتن اختر) بمعنی بدبخت شدن است و برگشتہ بخت و بخت برگشتہ بدون اضافت بہ یائے مفعولی افادہ معنی مفعولی کند یعنی کسیکہ بخت او برگشتہ است یعنی بدبخت و (۲) اگر باضافت بخت خوانیم مرکب توصیفی یعنی بختی کہ برگشتہ است (اردو) (۱) برگشتہ بخت ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ بدنصیب بدقسمت ۔ ابھاگی (۲) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت بلند اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ غیاث (۱) لقب امیرے زمیندار ۔ مؤلف گوید کہ بدون اضافت بخت ۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بخت ور و صاحب قسمت و بلند طالع ۔ بدین معنی امیرے یا زمیندارے را مخاطب کنند و دار جنیف است از محققین بالا کہ بتحقیق لفظ و معنی توجہی نکردند و بغلط بمعنی لقب ذکر کردند و (۲) باضافت طالع بلند باشد کہ مرکب توصیفی است (ظہوری ؎) بر لب جاہ ذقن دل ماندہ از بخت بلند * سدرہ بود آن دوستی و لغزشی در کار داشت * (انوری ؎) گردون غبار پایۂ بخت بلند تو * خورشید عکس گوشۂ طرف کلاہ تست * (اردو) (۱) بلند قسمت یا بلند طالع بقاعدۂ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو صاحب قسمت ہو ۔ (۲) بلندی قسمت ۔ قسمت کی بلندی ۔ مؤنث ۔

(۳۶۵۲) **بخت بلند پایہ** استعمال ۔ بمعنی بخت بلند و طالع بلند ۔ مرکب توصیفی است (ظہوری

ے) بخت بلند پایۂ ظہوری موافق است ہے
خود انگریزی میں کسی سرفرازکن ہے (اردو)
دیکھو بخت بلند۔

بخت بہاری | اصطلاح۔ کنایہ از بخت (٢٢٥٢)
خوش و بخت بلند مرکب توصیفی باشد (ظہوری
ے) خار و خس کوئی شدم از بخت بہاری
ہے در خاطرم افتاد کہ گلزار براہیم ہے (اردو)
دیکھو بخت بلند۔

بخت بی برگ | اصطلاح۔ کنایہ از بخت (٢٢٥٣)
بد مرکب توصیفی است (ظہوری ے) غیر
بار دل یقین دانم نخواہم زد دبارہ ہے زد نہال
بخت بی برگ من و بر بار زد ہے (اردو)
بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت بیدار | اصطلاح۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ (١) بمعنی بختاور
مقابل خوابیدہ بخت مؤلف عرض کند
کہ این معنی بدون اضافت باشد۔ اسم
فاعل ترکیبی و اگر باضافت خوانیم (٢) بخت
کہ بیدار است یعنی طالع بلند و خوش (ظہوری
ے) چہ احتیاج ہے تا تعین بخت بیداران ہے
بشست مایۂ خواب پسین فسانۂ تو ہے (والہ
سرخرو ز من و پای بخت بیداران ہے بعصر
فسانہ رگ گردیدہ بخواب شدہ ہے (انوری ے)
بخت بیدار تو حق لاینام ہے ملک تأیید تو ملک
لایزال ہے (ظہوری ے) بخت بیدار چشم تو
فسونی آموخت ہے کہ کند خواب ترا عاشق
افسانۂ ما ہے (اردو) (١) بیدار بخت بقول
آصفیہ۔ اقبالمند۔ خوش نصیب (٢) طالع
بیدار۔ مذکر۔ جاگتی ہوئی قسمت۔ اچھی قسمت

(٢٢٥٥) **بخت پست** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بد مقابل بخت بلند (ظہوری
ے) گر مدعی رود بفلک زیر دست ماست
ہے بالا دویش اینہمہ از بخت پست ماست ہے
(اردو) طالع بلند کا نقیض۔ بری قسمت مؤنث۔

بخت تر | اصطلاح۔ بقول آنند و بہار مرادف بخت سبز کہ می آید سند است مثالی پیش نشد۔ مرکب توصیفی است و مؤلف قیاس بمعاصرین عجم بزبان می رسند۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت تلخ | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظہوری ؎) فرو بیہ نیم از یخ گریہ شوری نگر روزی ؛ بہ بخت تلخ من قندی بر خند نمکدانش ؛ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت تیرہ گردیدن | مصدر اصطلاحی سیاہ شدن بخت و کنایہ از بد شدن طالع باشد (استاد عجم ؎) ہر کرا بخت تیرہ تر گردد ؛ ہم اسپ او در طویلہ خر گردد ؛ (اردو) بخت تیرہ ہونا۔ قسمت بری ہونا۔

بخت جوان | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و بدین معنی جوان بخت ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ بدون اضافت است و (۲) با اضافت مرکب توصیفی کنایہ از بخت نیک و طالع بلند (نوری ؎) ما بخت است چون اہل جہان بحقیقت ؛ یارب تو نگہدار ز مرا این بخت جوان ز بلا ؛ (؎) آنجا کہ ظل دامن بخت جوان تست ؛ از چاہ جیب پیرہن چرخ پیر باد ؛ (اردو) (۱) جوان بخت۔ بقول آصفیہ۔ جوان نصیبے والا اقبالمند۔ بختاور۔ خوش نصیب (ذوق ؎) اے جوان بخت مبارک تجھے سر پہ سہرا ؛ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا ؛ (۲) طالع بلند۔ مذکر۔ اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند | مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بخت بلند

استعمال کنند و اصطلاح بخت خندان بمعنی
بخت خوش و طالع بلند ازین مثل یمن جہت
حاصل می شود. مبالغہ شاعرانہ است کہ سندان
را بدندان شکستن گفتہ اند (اردو) دکن
میں کہتے ہیں۔ قسمت لوہے چباے۔ بدقسمت
سے کھوا نہ کھایا جاے۔

بخت خام کار اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است کنایہ از بخت بد (ظہوری ؎)
توشۂ آوارگی بخت است بخت خامکار ز
می کنم صد سعی در نارفتن اما می روم ناکار
(اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت خفتہ اصطلاح (۱) مقابل بخت
بیدار کہ کنایہ از بخت بد۔ مرکب توصیفی
است معاصرین عجم بہ زبان دارند ظہوری
؎) غالباً مردہ بخت خفتۂ من ٭ ورنہ خواب
اینقدر نمی باشد ٭ و (۲) بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی کسی کہ

بخت او خوابیدہ است۔ اسم فاعل ترکیبی
(اردو) (۱) طالع خوابیدہ بقول آصفیہ
بخت خفتہ۔ سویا ہوا نصیبا۔ (آزردہ
؎) یہ طالع خوابیدہ جاگے میں نہ جامیں
آے پھوٹ جائیگی آنکھ اپنی جب وقت دعا
ہوگا ٭ (۲) وہ شخص جو بدقسمت ہو۔

(۳۲۵۸) **بخت خندان** اصطلاح۔ مرکب توصیفی
بمعنی بخت بلند و بخت خوش باشد سندش
من وجہ از مثل (بخت چون خندان بود
سندان بدندان بشکند) پیداست کہ بخا
خودش گذشت (اردو) اچھی قسمت مؤنث۔

(۳۲۵۹) **بخت خواب آلود** اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است مرادف بخت خفتہ (ظہوری ؎)
بہ روی بخت خواب آلود اشک غصہ زد
آبی ٭ برای پاس دولت دیدہ بیدار
پیدا شد ٭ (اردو) دیکھو بخت خفتہ
بخت خواب آلود را فالودہ دندان شکن مثل

صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بجای بدبخت استعمال کنند و این مبالغه شاعری است که دندان از فالوده می شکند و این مرادف بخت بد گردد گر فالوده دندان بشکند باشد که بجایش گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ۂ بدقسمت اگر فالوده کهائے تو دانتون سے چبایا نہ جائے

بخت داری برو بپشت بخواب | مثل صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را برای طالع نیک می زنند مقصود انیست که چون صاحب بخت هستی برو و خواب کن ضرورت تدبیر و دوادوی نداری و این هانست که بزیادت لفظ اگر گذشت (اردو) قسمت والے کو خدا بهت چهپر پهاڑ کر دیتا ہے یہ کہاوت دکن مین مستعمل ہے مقصد یہ ہے که صاحب قسمت کو کسی فکر و تردد اور کوشش کی ضرورت نہین ہوتی۔

(۲۶۰۰) **بخت داشتن** | مصدر اصطلاحی بمعنی صاحب قسمت بودن است (سعدی ؎) ہیچ مشت زن بخت روزی نداشت ۱۲ نه اسباب شاهش مهیا نداشت ۱۲ (اردو) صاحب قسمت ہونا۔ صاحب تقدیر ہونا۔ طالعمند ہونا

(۲۶۰۱) **بخت دژم** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد که دژم بقول برهان بمعنی افسرده و غمگین می آید (انوری ؎) یک ناله که کلک تو کند در مدد ملک ۱۲ آنجا که عدو غشو دهد بخت دژم را ۱۲ (اردو) بری قسمت نحوست

بخت دندان خای | اصطلاح۔ بقول برهان و رشیدی و بحر و سراج و جهانگیری و ضمیمه) کنایه از طالع ناموافق و بخت ناسا (حکیم خاقانی ؎) چون کنار شمع بینی ساق من دندانه دار ۱۲ ساق من خائیده گوئی

بخت دندان خای من ۔ مؤلف عرض کند
که مرکب توصیفی است و (دندان خای) آمد
از خاییدن بمعنی که بصفت بخت آمده مخفی مباد
که (دندان خاییدن) بمعنی جاویدن دندان
است که در عالم غصه رو نماید پس معنی لفظی
این بخت غصه ور باشد و کنایه از بخت
ناموافق (اردو) بری قسمت ۔ مونث ۔

بخت دو ماه اصطلاح ۔ بقول ہفت قلزم
باضافت بختی که اقبال و را ثبات دوامی
نباشد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر
این نکرد ۔ سند استعمال پیش نظر معاصرین
عجم (بخت چند روزه) گویند مشتاق سند
باشیم (اردو) چند روزہ خوش قسمتی ۔ مونث

(۲۰۶۲) **بخت دون** اصطلاح ۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بد و طالع زبون (ظهوری
۵) ریاضت ہاے عشقم داده استعداد
وصل آنا ہا ہنوز م ره به بزم یار بخت دون
نمیندازد ۔ (اردو) بری قسمت ۔ مونث

بختر بقول صاحب فرہنگ فدائی که از معنی
عجم بود (۱) نام نخستین شہر بلخ مؤلف عرض
کند که (۲) بمعنی پسر که صراحتش بر معنی نخم بخت ۱
گذشت بخیال ما بختر بمعنی اوّل مرکب است
از بخت و راے مهمله که افاده معنی نسبت کند
یعنی منسوب به بخت چنانکه انگشت و انگشتر و
بخت به معنی اوّل بمعنی چہارم او ست که نام
دو پادشاه است جا دارد که واقعۀ تاریخی این
شهر خصوصیتی داشته باشد با یکی از ان ہر دو
شاه (اردو) (۱) بلخ ۔ مذکر ۔ ایک قدیم اور ۲
مشہور شہر ہے خراسان میں واقع (۲) دیکھو
بخت کے پانچویں معنے ۔

بخت روز افزون اصطلاح ۔ مرکب توصیفی (۲۰۶۳)
است بمعنی بخت بلند و مساعد و معنی لفظی این
بختے که روز بروز بلند شود (انوری ۵)

بخت روز افزون و فتح روز و شب ہے
جاودان دولت فزاو ذہمہ کرمہ پا (اردو)
اچھی قسمت۔ روز افزون قسمت۔ مونث

بخت زبون | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بد (ظہوری ؎) شاد باشد
من که عقار بد اندیشه ہے در ترکه رخش باشد
بخت زبون مردان ہم ہے (اردو) بری
قسمت۔ مونث۔

بخت سازوار | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت مساعد (انوری ؎)
تا مخالف گشت بخت سازوارم کار من ؎
است چون زلف نگارستان پریشان
آمد است ہے (اردو) اچھی قسمت۔ مونث

بخت سبز | اصطلاح۔ بقول بحر طالع خوب
بہار گوید که کنایه باشد مؤلف عرض کند
که مرکب توصیفی است مخفی مباد که سبز بقول
(خان آرزو در سراج) بمعنی نیک ہم آمده
پس معنی این بخت نیک درست است۔
(صائب ؎) درین بستان سرا سبز است
از ان بخت جنون دائم ہے که پشت خون خود در
دست و پای ہای برمی پیچد ہے (وله ؎) بخت
سبز زنده زمین چو حنا می خواهم ہے که بعالم سرخ
رخ چون کف پای کسی کند (وله ؎) سبزوار
از وجود خاکی من مانده است ہے بخت سبزی
کو که منظور نظر گردد مرا ہے (وله ؎) حسن غنی
آب خضر از عشق صائب می برد ہے بخت سبز
شمع از چشم تر پروانه است (اردو) اچھی
قسمت۔ مونث۔

بخت سپید | اصطلاح۔ بقول بحر و انند
بخت سفید | و غیاث بمعنی بخت نیک
مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است
و سفید مبدل سپید که بای فارسی به فا بدل
شود چنانکه گوسفند و گوسپند (ظهوری ؎)
بخت سپید ساخته شام و سحر مرا ہے روزم

سیاه کرده زلف چو تیر تست ۔ (اردو) اچھی قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سیه اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است یعنی بخت بد که فارسیان سفید را برای نیکو استعمال کنند و سیاه را برای بد (ظهوری ع) بخت سیه است اگر ظهوری ۔ در بند ہمای رشک زاغ است ۔ (وله ع) پریشانم از طره او بگویم ۔ که طرفی ز بخت سیه بر نه بستم ۔ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

(۶۰۷۰) **بخت سیه کار** اصطلاح ۔ کنایه از بخت بد (صائب ع) صائب وداع بخت سیه کار خویش کن ۔ این سرمه را نخاک صفاهان چه می بری ۔ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت شور اصطلاح ۔ بقول بحر طالع نحس **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد از طالع بد (ظهوری ع) بخت شور رسم چه تمنای خوشی بختے کجاست ۔ خوان وصلی که بران بوسه نمک چشی باشد ۔ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث

بختک اصطلاح ۔ این همان است که بر معنی دوم بخت بقول صاحب ناصری مذکور شد ولیکن محققین فارسی زبان ازین ساکت ۔ با غفلت ناصری جا داده ایم که از اہل زبانست و خود لغت مستقل بدین اسم قائم نکرد ۔ (اردو) دیکھو بخت کے دوسرے معنے ۔

بختکار اصطلاح ۔ بقول ناصری بر وزن گفتار نطول را گویند و آن دوائی چند است که باہم جوشانند و بدن بیمار را بدان شویند **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مخفی مباد که بختگاو به واو آخر عوض رای مهمله بهمین معنی می آید حزین نباشد که صاحب ناصری تسامح کرد یا نقل نویسش واو را رای مهمله نوشت و اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که کاف فارسی بعربی بدل شد چنانکه گند و کند و واو بدل شد

بہ رائے مہملہ چنانکہ تکاو وتکار بہ راحت ماخذ این بزنجکاو می آید (اردو) دیکھو بجنگاو۔

بجنت کہ برگردد اسپ تازی خرگردد مثل صاحبان محبوب و امثال وخزینہ و امثال آنند ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل ابجنتی و بجنت می زنند و ما شنیدہ ایم کہ بزبان معاصرین عجم درین مثل کاف بیان و لفظ تازی نیست یعنی بجنت برگردد اسپ خرگردد۔ یکی از معاصرین عجم با ما گفت کہ این مثل متعلق است با حکایتی کہ گویند کہ گدائی را سلطانی اسپی عطا کرد او بخانہ برد و ذریعہ حفاظت نداشت شب عیاران اسپ را دزدیدند و خری را بجایش گذاشتند۔ بامداد گدائے بیچارہ فغان برداشت و بزبان سوقیان عجم این مثل آمد (اردو) کم بختی آئے گھوڑا گدہا بنجائے۔ دکن مین مستعمل ہے۔

بجنت گاو اصطلاح۔ صاحب سروری بحوالہ سامی فرماید کہ بضم باو سکون خائے معجمہ و تائے قرشت باکاف فارسی غلہ ایکہ باید کہ بریجوشانند و بدن بیماران را بآن شویند و آن را بعربی نطوس گویند بنون و طائے مہملہ و گوید کہ بجائے طا سین رسید کہ بیائے فارسی باید صاحبان برہان و انند بجنت ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ابختہ گاو) بیائے فارسی و کاف عربی بہمین معنی طی ابختہ و این ہمانست کہ برابرم آب مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بریجنکاو بہ بائے فارسی و کاف عربی گوید کہ مرادف بجنکاب است و فرماید کہ بجنکاو مبدل بجنکاب و تحقیق آنست کہ اصل این (ابختہ اوک) بود کہ کاف نسبت درین داخل است۔ قلب نمودہ بجنکاو ساختہ اند چنانکہ آبشخور کہ در اصل آبخورش بود نیز فرماید کہ رشیدی کہ معنی ترکیبی آن

آب بختہ آمدہ نما فل (انتہی) بخیال مؤلف اصل
ہمہ بخت آب بود مرکب از بخت و آب و کاف
نسبت و جاد ارد کہ کاف آخر را از اندگیریم
معنی لفظی این چیز یکہ بختہ شد با آب مخفی مباد
کہ بخت ہم بمعنی عمدہ و حاصل بالمصد پختن
است و مراد از ہمہ شاندہ کہ تعریفش بالا مذکور
شدہ آب بہ تبدیل موحدہ با واو آو شد و ا
بجاے خودش گذشت و کاف آخر را القاعدۂ
قلب بعض بعد لفظ بخت آوردند بخچکاو
شد و در اصطلاح زیر بحث موحدہ عوض باے
فارسی وکاف فارسی بعوض کاف عربی بدلیل
تبدیل است چنانچہ تپ و تب و گند و کند
(اردو) دیکھو اسپرم آب۔

بخت گر برگردد ا بپالودہ دندان بشکند
بخت گر یاری دہد دندان سنگ بشکند

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر
این کردہ اند و ما حقیقت این را بر ہر دو
مثل گذشتہ ذکر کردہ ایم کہ در ملحقات بخت
پیش ازین گذشت (اردو) دیکھو (بخت
چون خندان بود سندان بدندان بشکند)
و (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان بشکند)

بخت مراد اصطلاح۔ کنایہ باشد از
از بخت خوش (ظہوری سہ) کامیاب
دوستداری تا نہ کشاد باشد ؛ خوش آنکہ
بخت مارا بخت مراد باشد ؛ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مساعد اصطلاح۔ بخت موافق
و بخت خوش باشد (انوری سہ) حبذا
بخت مساعد کہ سوے حضرت شاہ ہمرہی
کرد و رہم داد پس از چندین گاہ ؛ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مند اصطلاح۔ بقول بہار و انند
آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و فرماید کہ بدین
معنی جوان بخت نیز آمدہ (ابوطالب کلیم سہ)

کلیم تشنہ کہ لب را بگریہ تر میکرد ؎ ز بخت مند تو
سیراب آب حیوان بود ؎ مؤلف عرض کند
کہ بخت مند بقول برہان بمعنی صاحب دولت و نعمت
است چنانکہ دولتمند و حاجتمند پس معنی
لفظی این صاحب قسمت و کنایہ از خوش قسمت
باشد (اردو) قسمت والا۔ بقول آصفیہ
خوش نصیب۔ صاحب اقبال۔ بھاگوان
نیک طالع۔

بخت ناساز | اصطلاح۔ کنایہ از بخت (عہ ۶۰)
بد و بخت ناساعد باشد مرکب توصیفی است
(صائب ؎) نیم سنگ فلاخن لیک دارم
بخت ناسازی ؎ کہ بر گرد سر ہر کس کہ گردم
دورم اندازد ؎ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث

(الف) **بخت نافرمان** | اصطلاح۔ ہر دو (عہ ۱۰)
(ب) **بخت ناساعد** | بمعنی بخت بد است (عہ ۱۱)
و مرکب توصیفی است (ظہوری الف ؎)
گشت حاصل رتبہ فرماندہی از فر عشق ؎
بخت نافرمان بفرمان گر نباشد گو مباش ؎
(ظہوری ب ؎) اے بخت ناساعد یاری
تو خود چہ چیزی ؎ اے یار ناموافق آخر تو با
کہ مائی ؎ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث

(عہ ۶۱) **بخت ناہموار** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
بخت کنایہ از بخت بد و ناساعد مقابل
بخت موافق و بخت ساعد (ظہوری ؎)
دلم گردیدہ نازک شیشہ دارم باز میلرزم
؎ کہ رہ بر سنگلاخ بخت ناہموارم اندازد
؎ (اردو) بری قسمت۔ مؤنث۔

بخت نر و مادہ | اصطلاح۔ بقول مؤید بختی
کہ اقبال او را دوامی نباشد مؤلف عرض کند
کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر اینہا
نکرد۔ سند استعمال ہم پیش نشد معاصرین عجم
ہم بر زبان ندارند (اردو) وہ قسمت
جو کبھی اچھی رہتی ہے اور کبھی بری۔ مؤنث

(عہ ۶۲) **بخت نگون** | اصطلاح۔ مرکب توصیفی است

کنایه از بخت بد (ظهوری ع) کار دل از | رفت و در چاه زنخدان کهنه شد (اردو)
یاری بخت نگون گردیدست * پایش ازجا | بری قسمت - مؤنث -

بخنتو | بقول سروری بخای معجمه و تای قرشت بوزن بدخو (۱) رعد باشد (شمس
فخری ع) ز رشک کلک تو ناله کند ابر * که حلقش نام کردستند بخنتو * و فرماید که در یکی
از نسخ (بخنو) به نون بنظر رسیده بوزن تیهو نیز فرماید که در فرهنگ بضم با و تا آورده
بمعنی (۲) هرچه غرنده باشد عموماً و رعد خصوصاً. صاحب جهانگیری گوید که بختو و بخنتو و بختوه
هرسه با اول مضموم و ثانی زده تای فوقانی مضموم هرچیز غرنده را گویند عموماً و رعد را
خصوصاً صاحبان برهان و جامع هم بانش صاحب ناصری بذکر معنی جهانگیری فرماید که
این را بفارسی تندر هم گویند و فرماید که در فرهنگ بجای تا نون آورده بخنوه و بخنتو
به اضافه ها در اینجا هم ذکر کرده همه به تصحیف خوانده اند اما در نسخه معتبره مثل تفسیر ابوالفتح رازی
و در سامی فی الاسامی بمعنی (۳) برق گفته اند و اعتماد بر قول ایشان بیشتر است فظاهرا
مشترک است در معنی رعد و برق خان آرزو در سراج گوید که معلوم میشود که بحتو بجای
مهمله و تای قرشت رعد است و چون حای مهمله در فارسی نیامده پس بختو بدین معنی
بخای معجمه و تای قرشت خواهد بود و بنون بمعنی برق و از شعر رودگی چنان معلوم میشود
که بختو بمعنی رعد بتای قرشت است بفتح تا (ع) چون ببانگ آمد از هوا بختو * می خورد
بانگ چنگ و رود شنو * مؤلف عرض کند که صاحب سروری همین شعر رودگی را بسند
بخنو آورده که بنون عوض فوقانی می آید و قافیه مصرع دوم که روی آن نون است

تائیدش می کند اگرچه در یخ اختلاف آن هم جائز است و خیال خان آرزو در اعراب نون
که بفتح گیرد درست است و آن مخصوص باشد با نجو که به نون سوم می آید صاحب سروری
آنرا اکبر اوّل نوشته و لغت دیگر بحث بالضم است آنچه خان آرزو بخیال خود اصل این
لغت را به حاے حطّی بمعنی رعد خیال کرده بے دلیل حرف می گوید که لغت قدیم زبان بود که
فارسیان به تبدیل حاے حطّی به خاے معجمه تخو را نمودند یعنی تحتو به حاے حطّی بمعنی در کلام
عرب بیامده و محققین ترکی هم سکوت کرده اند و تبدیل حاے حطّی به خاے معجمه بالعکس
آن هم در قواعد فارسی نیست واے بر تحقیقش که ادعای بی دلیل و خلاف قیاس کند ما
بجدیه جستیم و غور کردیم ماخذ این جز این نباشد که تخو اصل است بالضم و فوقانی مضموم
اسم جامد فارسی زبان و تختور و تخبوه که می آید مزید علیه آن به زیادت راے مهمله و هاے
هوز چنانکه شنا و شنار و خوشخوار و خوشخواره و آنچه تخنو به نون عوض فوقانی می آید
آن هم اسم جامد است۔ جا دارد که آن را مبدل گیریم و همین یک لغت را سند تبدیل
فوقانی به نون قرار دهیم که تخنوه به نون و هاے هوز هم به همین معنی می آید۔ اختلاف اعراب
نتیجه لب و لهجه مقامی است دیگر هیچ آنچه صاحب ناصری غیر (تختو۔ به فوقانی) دیگر لغات
را تصحیف گوید حقیقت رائی جدید جائی که تبدیل و زیادت موافق قیاس باشد
آن را تصحیف نام نهادن خطاست۔ حالا عرض می شود نسبت معنی که از سند شمس
فخری و ورودگی معنی رعد متحقق است آنانکه بمعنی برق هم گرفته باشند آنرا مجاز گوئیم
و آنچه خان آرزو (تخنو۔ به نون سوم) را مخصوص به برق کند هم بے دلیل است

چون از ماخذ تخنو خبر ندارد این تخصیص را از کجا می آرد (خان آرزو بحوالهٔ قوسی) و صاحب
سروری بحوالهٔ شرفنامه فائی تخنو به فوقانی را بمعنی (۴) شوے مادر آورده و صاحب
برهان همین معنی بر (تخنو به نون سوم) نوشته گوید که پدر اندر را گویند که شوهر مادر باشد
مؤلف عرض کند که مقصود شان خبرین نباشد که پدر ربیب به این معنی هم آمده
فارسی زبان گیرهیم و جاوردانه استعاره باشد از معنی اول یعنی پدر یا ربیب چون بانگ
زند مچون رعد و محبت و شفقت پدری ندارد چنانکه به پدر خود ... هر چند این معنی با
جهت مخصوص است ولیکن اعتبار بکثرت عمل است ... فارسیان ... پدر اندر را تخنو نام
نهادند (اردو) (۱) رعد - مذکر - دیکھو تخنو (۲) مرکر جنے والا (۳) ... مونث
دیکھو درخش (۴) سوتیلا باپ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - وہ باپ جس کے نطفہ
سے آپ نہ ہو - سگے باپ کا نقیض - دوسرا باپ -

بخت و اتفاق اصطلاح - بقول انند
و غیاث منفعت کثیر حاصل شدن کسی
بلا وجہ و بے سعی و تلاش چنانچہ مال یافتن
کسی در زمین یا در اثنائے چاہ کندیدن
و فرق درمیان (بخت و اتفاق) آنکہ
بخت خاص است و اتفاق عام اگر یافتن
منفعت کثیر است بخت گویند و اگر یافتن
چیز بہ مقدار است چنانچہ پارۂ شیشہ یا
ظرف چینی در زمین چاه نو کندیده یافتن
پیش آمدن مکروہی کہ در آنجا وجود شان توقع
نباشد اتفاق گویند - مؤلف عرض کند که
حیف است که محققین بالا تطویل بحث را
پسندیدند معاصرین عجم با ما اتفاق کنند که
(بخت و اتفاق) بجائی مستعمل می شود که چیزی

خلاف توقع مدت و بظہور آید دیگر ہیچ (اردو)
بخت و اتفاق۔ اردو میں بھی مستعمل ہے۔
اضافی ترکیب جیسے :: بخت و اتفاق کی بات
ہے کہ ہم کو کرسی ملکی یا خزانہ ہاتھ آگیا ::

بخت و دولت بکاردانی نیست | اشارہ حسب
گلستان ذکر این کردہ۔ قال سعدی علیہ الرحمۃ
بصورت مثل گرفت و مصرع ثانی اینست ::
جز بتائید آسمانی نیست :: مقصود اینست کہ
بسے از ناواقفان کامخوش بخت و صاحب
دولت می شوند۔ فارسیان این مثل را برائے
طالع مندان می زنند۔ مرادف (اگر روزی
بدانش برفزودی :: (اردو) دیکھو۔ اگر
روزی بدانش برفزودی ::

بختور | اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اول
مضموم ثانی زدہ و تائے فوقانی مضموم
(۱) مرادف معنی اول و دوم بختو کہ گذشت
(استاد رودگی ؎) عاجز شود ز اشک
دو چشم و عزلین تو ہاے بہا سکاہی و بختور در
لطیفہ کہ بقول برہان بفتح اول ہم آمدہ صاحبان
رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند و در
ذیل بختو بحث این ہم کردہ ایم و صاحب
برہان فرماید کہ بفتح اول و رابع معنی
صاحب بخت باشد و باین معنی بر وزن فغفور
ہم درست است صاحبان جامع و ہفت قلزم
موافق عرض کنندہ۔ و بقول برہان با فتح
معنی صاحب و خداوند و دارندہ وقتی کہ
با کلمہ ترکیب شود ہمچو دانشور و تاجور و بارور
موافق قیاس است و معاصرین عجم بزبان
دارند و آنچہ صاحب برہان این را بہمین
معنی بر وزن فغفور گرفتہ است مشتاق سند
استعمالش باشیم اگرچہ قول جامع کہ از اہل
زبانست اعتبار را کافی است (۱) (اردو)
دیکھو بختو (۲) صاحب قسمت۔

بختوہ | اصطلاح۔ بحث این بر بختو گذشت

وحزین نیست که این مزید علیہ تختو باشد	(اردو) دیکھو تختو۔

بخته بقول سروری بروزن تخته (۱) گوسپند سه ساله باشد یا چهار ساله (سوزنی ے) چو گرگ گرسنه اندر رفته میان رمه ها چه میش وچه بره دندانش را چه بخته چه شاک ها و بحواله نسخه میرزا فرماید که گوسپند نر سه ساله صاحبان جهانگیری وجامع ذکر معنی آخر الذکر کرده اند (حکیم نزاری ے) بدین شکرانه داد آن سبزه اندیش ها وپانصد بخته فربه بدرویش ها صاحب رشیدی بر گوسپند سه ساله قانع وبقول برهان وناصری گوسفند نر سه ساله یا چهار ساله وخان آرزو در سراج ذکر بعضے اقوال بالا کرده مؤلف عرض کند که بخت بالضم بمعنی پسر بمعنی بخشش گذشت فارسیان هائے نسبت در آخرش زیاده کرده گوسپند نر جوان را نام نهادند که سه ساله یا چهار ساله باشد ورائے این ماخذی متحقق نمی شود (اردو) تین یا چار ساله عمر کا نر بکرا۔ مذکر۔

(۲) بخته۔ بقول برهان وجامع وناصری (وسروری بحواله نسخه میرزا) بمعنی هر چیز پوست کنده صاحبان رشیدی وجهانگیری می فرمایند که چیزے که پوست آن را باز کرده باشند (اثیر الدین اخسیکتی ے) باز تر اکه شاه طیور است چون عقاب ها از گوسفند بخته افلاک شسته بادها (حکیم سنائی ے) صحن حلوا ومرغ ونادیده نان ها پخته بخته برده بریان ها خان آرزو در سراج ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است مخصوص برائے گوسپند پوست کنده ومجاز مجاز برائے هر چیز پوست کنده (اردو) چمڑا اچھیلا ہوا بکرا اور ہر چیز جس کا پوست نکالے ہوں۔ مذکر۔

(۳) بخته - بقول سروری وبرہان وجامع بحوالہ نسخه میرزا بمعنی دنبه فربه - صاحب مؤید
فرماید که دنبه فربه پرورده - خان آرزو در سراج ذکر این کرده گوید که ہمان معنی اول
است مؤلف با خان آرزو اتفاق است و اگر بصفت فربہی مخصوص کنیم مجاز
معنی اول است و بس (اردو) موٹا اور تیار دنبه - مذکر - صاحب آصفیه نے ذکر
پر فرمایا ہے - فارسی - اسم مذکر - مینڈھا - دکن میں دنبه اس خاص قسم کے مینڈھے کو کہتے
ہیں جسکی دم چوڑی اور زبردست ہوکر جاتا ہے کہ اسکی نسل عرب سے ہندمیں لائی گئی ؟
(۴) بخته - بقول سروری بحوالہ فرہنگ گوسپندی خایه دیده که محققین فارسی زبان
ذکر این نکرده بخیال ما مجاز معنی اول است و بس و بلحاظ معنی خاص قول صاحب سروری
مثابه سنداست که از اہل زبانست (اردو) خصی کیا ہوا بکرا - مذکر -
(۵) بخته - بالفتح بقول رشیدی محصلی که شب در خانه رعایا نزول کند و فرماید که تبیره
گیلان مستعمل و بقول برہان وجامع محصل وتحصیلدار - صاحب ناصری بنقل قول رشیدی
گوید که اصل این بخته بضم خا بوده یعنی شب خفته چه بلفظ دری تبرستان خفته مخفف
خفته وگته مخفف گفته متداولست خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کرده مؤلف
عرض کند که مانسبت ماخذ این با صاحب ناصری اتفاق داریم که از اہل زبانست -
(اردو) وه محصول دار جو رعایا کے گھر میں شب باش ہو یعنی رعایا کا مہمان - مذکر -

بختیار اصطلاح - بقول بہار واند مراد
بخت جوان که گذشت مؤلف عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که بخت
معین ویار اوست کنایه از خوش نصیب

(اردو) دیکھو بختاور۔ **بختیاری** اصطلاح۔ یائے مصدری برلفظ بختیار افزودہ اند۔ بمعنی خوش قسمتی است (ظہوری سے) ہر کسے	درماندہ آوردہ از روز نخست بختیاری ز ظہوری اختیاری برنداشت ۱۲ (اردو) بختاوری۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ خوش قسمتی۔

بخج بقول برہان و سروری وجامع وناصری وسراج۔ بروزن بخشد۔ ریم آہن را گویند (شمس فخری سے) گر آہنگران شکر جود تو گویند ۱۲ بود زر دردہن ذرشود جملہ بخج ۱۲ مؤلف عرض کند کہ ریم آہن کثافت آہن است کہ در آتش جدا شود (کذا فی البرہان) ترجمۂ آن بعربی خبث الحدید است اسم جامد زبان قدیم (اردو) لوہے کا میل جو گلانے سے جدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

بخجیدن بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی دراز وطویل کردن و (۲) حصار واحاطہ کردن و (۳) گرد گردیدن و (۴) خود را آزار دادن وفرماید کہ بجیم فارسی ہم می آید صاحب بحر بچخیدن بہ بائے فارسی اول وخائے دوم وجیم فارسی سوم گوید کہ بمعنی فرسودن وکوفتہ شدن وپہن گردیدن است صاحب موارد فرماید کہ پہن کردن وپہن شدن ہر دو آمدہ وبقول برہان کوفتہ شدن وپہن گردیدن مؤلف عرض کند کہ مصدریکہ بہ بائے فارسی وجیم فارسی می آید اصل است وپخچ کہ بہ بائے فارسی وخائے معجمہ وجیم فارسی بمعنی پہن می آید اسم مصدر این وماخذ پخچ۔ پک باشد کہ بمعنی تنگ وسطرقہ ومطراق می آید۔ جیم فارسی زائد را بہ پک زیادہ کردہ پکچ ساختند چنانکہ نم را

پیچ کردند و بعد ازان کاف فارسی بجای معجمه بدل شده بجیچ شد چنانکه فرهنگ و فرسنج با بجیجیدن
بمعنی پیچیده شدن و کوفته شدن و فرسودن از همین اسم مصدر بجیچ قرار یافت که بخیل با مصدر
اصلی است زیرا که اسم مصدرش لغت فارسی و زبان است و بقول محققین فارسی مصدر جعلی
از تحتانی مکسور دخیل مصدر است و بجیدن بوحده و جیم عربی که زیر بحث است مبدل آن
است فارسی بوحده بدل شود چنانکه تپ و تب و جیم فارسی بعربی تبدیل یابد چنانکه کاچ و
و کاج و ... صاحب اند معنی دوم و سوم و چهارم و برای معنی اصل مصدر زیاده کرده است
بدون سند است و اگر سندی ... پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول باشد و بس
(اردو) (۱) دورا کرنا (۲) احاطه کرنا (۳) گھومنا ـ طواف کرنا (۴) اپنے آپکو تکلیف دینا

بخجیدن بقول اند بحواله فرهنگ فرنگ
مرادف بجخیدن که بجیم عربی گذشت و ما اشاره
این مصدر انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بجخیدن

بخجیزیدن بقول اند بحواله فرهنگ فرنگ
بالفتح و کسر جیم فارسی (۱) بمعنی غلطانیدن و
(۲) غلطیدن بر زمین و (۳) گردش کردن
و گردیدن صاحبان بحر و موارد و لغاد ر
که محققین مصادر اند ازین مصدر ساکت
مؤلف عرض کند که یکی از معاصرین زردشت

سند الله تعالی می فرماید که بجخیز مغلت شد و با زند
بمعنی میدان می آید و ماخذ این بجیچ که بمعنی
پیچ می آید فارسیان قدیم تحتانی و زای
هوز زاید کرده اسم جامد ساخته اند ثم تعریف
حیف است که این اسم جامد از صفحات لغات
متروک است اگر این را معتبر دانیم ماخذ
این مصدر بر سبیل مجاز بدست می آید و الّا
فلا ـ باقی حال بجز دبیان صاحب اند برای
این مصدر کافی نیست طالب سند باشیم

(اردو) (۱) زمین پر لٹانا (۲) زمین پر لوٹنا (۳) گردش کرنا پھرنا صاحب آصفیہ نے لوٹ پوٹ ہونا کا ذکر کیا ہے بمعنی غلطان و پیچان ہونا۔

بخدا بقول اننداج بالفتح (۱) قسم خداو (۲) برائے خدائے تعالیٰ (منہ سلمہ) بخدا ہر کہ آفرید ترا ٭ رفت از خویشتن چو دید ترا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بائے قسم است در اوّل کہ بمعنی دوازدہم (ب) مذکور شد و معنی برائے باشد در دوم کہ بمعنی پنجم (ب) گذشت (اردو) (۱) خدا کی قسم (۲) برائے خدا بقول آصفیہ فارسی۔ تابع فعل۔ از بہر خدا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کو مان کر۔

بخدمت رسیدن استعمال۔ حاضر شدن بحضور (الوری سلمہ) بندہ ہر چند بخدمت نرسد ٭ متہم نیست بتقصیر و کسل ٭ (اردو) خدمت میں حاضر ہونا۔

بخرد بقول سروری و برہان و جامع بالکسر و فتح رائے مہملہ (۱) یعنی صاحب عقل (حکیم سنائی سلمہ) دوست دانی نہ بندہ مرخود را ٭ این بود پیشہ مرد بخرد را ٭ صاحب ناصری بذکر معنی بالا فرماید کہ اصل این باخرد بودہ ضد بے خرد چہ واضح است کہ خرد بمعنی عقل آمدہ صاحب مؤید بحوالہ لسان الشعرا گوید کہ بالفتح (۲) بمعنی آرزومند ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ قیاس می خواہد کہ مفتوح الاوّل باشد یعنی کسی کہ باخرد و عقل باشد ولیکن شہرت بکسر اوّل دارد و میتوان کہ آن بائے مکسور نیز بمعنی بائے مفتوح بود چنانکہ از بعضے عراقیان صاحب روزمرہ شنیدیم کہ (بخانہ رفتیم) را بکسر اوّل می خواندند چنانکہ در مژگان کہ در اصل بفتح دوم بود **مؤلف** عرض کند کہ بائے معیت در اوّل خرد زیادہ کردہ اند و بس و آنچہ بالکسر می خوانند

محاورۂ زبان است معنی دوم غیر از مجاز نباشد ولیکن ہیچ تعلق با معنی حقیقی ندارد ہلماہ
ن استعمال باید (اردو) ۱ عقل مند ۲ آرزومند۔

بخردی بقول مؤید و بہنت و غیاث دانند مصدری بر بخرد زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ
دانائی و ہوشیاری **مؤلف** عرض کند کہ یائے ... (اردو) عقلمندی۔ مؤنث۔

بخرک بقول سروری بخاو رائے مہملہ بر وزن مردک بادام کوہی باشد و فرماید کہ در
نسخۂ میرزا ابراہیم بائیہ آوردہ صاحبان برہان و ناصری و جامع و مؤید و سراج و بہنت
ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط فرماید کہ لغت شیرازی است بادام کوہی و صحرائی را
و این بہ دو درخت از درخت بادام بستانی کوچک تر و برگ آن ریزہ و گل آن مائل
بسرخی و باخوشبو و ثمر آن کوچک تر و با تلخی و قبض بسیار و غیر حلو زیست گرم و خشک در
سوم و جہت تقویت معدہ و رفع رطوبات و امراض باردۂ آن و قی و اسہال نافع
و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است جاہلان
کہ از لغت عربی بخر مرکب کردہ اند کہ بقول منتخب بفتحتین بمعنی ہر چیزی کہ رائحہ او تند باشد
کاف تحقیر یا تصغیر در آخرش زیادہ کردند و اختلاف اعراب تصرف زبان فارسی است
و نظر بر تلخی ثمر این عجبی نیست کہ ہمین ماخذ صحیح باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اندرین صورت
مفرس گوئیم۔ (اردو) جنگلی بادام۔ مذکر۔

بخرمن کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پامالی او بودن (صائب ۵) مردم چراغ خرمن
بقول وارستہ و بہار دانند در مصدر خرابی من افتادہ اند ہرگز بسہو خاطر موری نہ خستہ ایم

مؤلف عرض کند کہ افتادن بقصد غارت و تاراج رفتن بمعنی چہل و دوش گذشت چنانکہ در دستجانہ افتادن و این متعلق است بہ ہمان (اردو) کسی کی خرابی کے درپے ہونا۔

بخروش آمدن مصدر اصطلاحی۔ ہای وہوے کردن و آوازہا بر آوردن و شور و غوغا کردن (انوری ؎) تا زبان زخمہ بود چون بحدیث آید عود تو تا دہان نغمہ بود چون بخروش آید نے ؎ (اردو) شور و غوغا کرنا۔

بخرتچ القول شمس نام دریا ئیست عظیم کہ ہر کہ از ان آب خورد چرب باشد و فرماید کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ محقق بے تحقیق سند استعمال پیش نکرد و نمی فرماید کہ کجا واقع است محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند قیاس می خواہد کہ اگر بحری مخصوص را بدین اسم موسوم می کردند لفظ بحر بہ ہاے حطی داخل این می بودنمی دانیم کہ بہ خاے معجمہ چہ لفظ است کہ این معنی پیدا کرد جز این نیست کہ غلط نگارئ کاتبین باشد یا غفلت مؤلف۔ باقی حال ما از تحقیق مزید این قاصریم و مجرد بیان بے معنی صاحب شمس را کافی ندانیم (اردو) ایک بڑا دریا۔ مذکر۔

بخرید آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند خریدہ شدن۔ معاصرین عجم بر زبان دارند۔ موافق قیاس است (اردو) خریدا جانا۔

بخریدن القول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم (۱) در نزع جان بودن و (۲) از پہلو بہ پہلو غلطیدن و (۳) نفس تنگ زدن و (۴) نالہ کردن مانند بیماران و (۵) پرستش کردن و (۶) خدمت کسے نمودن و (۷) پیری زدہ بودن و فرماید کہ بالفتح (۸) ترقیدن لب کودک دیگر محققین مصادر ازین مصدر ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف**

عوض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عوض کرد. ماخذ این تحرا است لغت عرب
کہ قوام عیب بالفتح بمعنی نجار بر آوردن دیگ
است یا انجارک تحوش بالضم تفی کہ از چیزی
نمناک برآید فارسیان بقاعدۂ مصادر جعلی
بزیادت تحتانی مکسور و بحذف الف مصدری
قائم کردند معنی سوم و معانی اول و دوم
و چهارم مجاز آن و لیکن معانی پنجم و ششم و
هفتم و هشتم را از ماخذ تعلقی نمی نماید الا
اینکہ در پرستش هم نفس ها می زنند و کار از
نفس می گیرند و معنی هفتم مجاز آن و پیسی زده
هم بیچ بیماران ناله می کنند و نفس تنگ می کشند
و تر قیدن لب کودک تعلق دارد بحرارت
معده. اختلاف اعراب نتیجہ لب و لہجہ و
محاورۂ عجم است باقی حال طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) حرارت میں ہونا
نزع میں ہونا (۲) کروٹیں بدلنا۔ (۳)
تنگی سے دم لینا (۴) کراہنا (۵) پرستش
کرنا (۶) کسی کی خدمت کرنا (۷) آسیب زدہ
ہونا (۸) لڑکوں کے ہونٹ تڑکنا۔

بخریسہ بقول شمس بر وزن درکیسہ بمعنی پیشانی صراحت کند کہ لغت فارسی زبانست و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت۔ لغت فارسی نمی نماید و در لغات عربی و ترکی هم نیافتیم مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیشانی۔ مؤنث۔

بخس بقول سروری و برہان و جامع بفتح با و سکون خاے معجمہ (۱) پژمردہ شدہ و فراہم شدہ را گویند از زحمتی یا علتی (شمس فخری ۵) چون جان ندید دشمن این شاہ بہ بد روزی زینسان کہ دلش گشت ز آسیب فنا بخس ۴ صاحب جهانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ مانند پوستی کہ تف آتش بدان رسیدہ باشد و صاحب رشیدی نقلش برداشتہ

خان آرزو در سراج گوید کہ نیز برین قیاس نجستن ونخبندہ ونجیدن ونخبسانیدن صاحب منتخب در لغات عرب ذکر نخبس بدین معنی نکرد و صاحب انند بحوالہ منتہی الارب فرماید کہ لغت عرب است بمعنی کم واندک و زمینی کہ بے آب دادن رویاند ونخبس بمعنی آب نادادہ وکشت بے نیاز از آب دادن منسوب است بآن ونخوس جمع ومحصولی کہ از مردم بازایستانند و آنچہ عشاران بعد گرفتن صدقہ بحیلہ مزدگیرند و نیز کاستن حق کسی را و پیدا کردن بروے وکور کردن چشم و برکندن آن مؤلف عرض کند کہ از ہمہ معانی بالا کہ در عربی است ہیچ تعلق از معنی اول الذکر یافتہ نمی شود۔ آنچہ خان آرزو بر قیاس مصادر واسم فاعل گوید صحیح نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر نخبیدن ونخبسانیدن ونخبستن کہ می آید (اردو) پژمردہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کمہلایا ہوا۔ مرجہایا ہوا۔ افسردہ۔

(۲) نخبس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی عشوہ وبقول برہان وجامع وناصری غشوہ وخرام مؤلف عرض کند کہ فارسیان از معنی چہارم عربی کہ بمعنی اول ذکرش کردہ ایم مجازاً معنی عشوہ پیدا کردہ اند۔ مفرس باشد (اردو) عشوہ۔ بقول آصفیہ عربی۔ ہم مذکر۔ ناز۔ فریب۔ حرکت دل فریب۔ غمزہ۔ ناز وادا۔ اداے معشوق۔ کرشمہ۔ نخرہ۔

(۳) نخبس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی گداز ورنج صاحب برہان گوید کہ برہم آمدن دل بسبب غمی یا طیشی وگداز ورنج وتابش دل وبقول رشیدی وناصری بمعنی گدازش وکاہش ونقصان وبقول جامع مالش دل خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی لغت

عرب است مؤلف عرض کند که مجاز است از معنی چارم و پنجم عربی که بمعنی اول ذکرش
گذشت پس مفرس باشد نه لغت عرب (اردو) رنج مذکر۔ نقصان مذکر۔

(۴) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بمعنی مزرع بے آب و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع
و سراج زمینی را گویند که بے آب دادن از آب باران زراعت شود و آن را للم نیز خوانند
صاحب برہان گوید که عربی ہم بدین معنی آمدہ صاحب ناصری فرماید که این را دیم نیز
خوانند و فرماید که بخس بدین معنی عربی است و دیم فارسی مؤلف عرض کند که فارسیان
لغت عرب را بمعنی خودش استعمال کردہ اند (اردو) وہ زمین جو صرف بارش کے پانی
سے سیراب ہو جسکو دکن میں زمین خشکی و زمین خریف کہتے ہیں (مؤنث)

(۵) بخس۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ و برہان و جامع و ناصری بمعنی پوستی که تپش آتش بہم
رسد و چین چین شود گویند بخسیدہ مؤلف عرض کند که با معنی اول تعلق دارد که آن عام
است و این خاص دیگر ہیچ (اردو) وہ چمڑا جو آگ کے اثر سے تہہ ہو جاے۔ یعنی جا بجا
جس پر جھریان پڑ جائیں۔ مذکر۔

(۶) بخس۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری با اول مکسور نرمہ بینی مؤلف عرض
کند که جا دارد که این را مجاز معنی اول عربی دانیم (که بر معنی اول مذکور شد) و بمعنی پہچلی سوکھی
نرمہ۔ اسم جامد فارسی زبان ہم توان گرفت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے معنے۔

(۷) بخس۔ بقول جہانگیری و جامع و ناصری بکسر اول بمعنی سستی۔ صاحب رشیدی بذکر
معنی بالا گوید که بدین معنی و بمعنی ششم بخش گذشت مؤلف عرض کند که بخس بہ جیم عربی

وسین مهمله هم بدین معنی مذکور شد و جیم عربی به خای معجمه بدل می شود چنانکه اسفاناج و اسفاناخ
پس بهار [...] که این را استدلال معنی دوم بخس گیرد هم (اردو) دیکھو بخس کے دوسرے معنی۔

بخسان | بقول سروری بوزن مستان [...]
یعنی پژمرده و فراهم آمده و رنج دیده و [...]
ہ) از وی اندهی بگزین و شادی [...] تن
آسانی [...] بهار [...] را چرا باید که بخسانی
[...] فرماید که (۲) بمعنی گداختن و گداز [...]
هم آمده نیز فرماید که در نسخهٔ وفائی شمس
فخری همین بمعنی گداز ان آورده [...] (ہ)
[...] الف ارچه که خود را چو رنگ می پنداشت
[...] تاب آتش [...] شد چو موم شد بخسان [...]
صاحب برهان [...] هر دو معانی [...] فرماید که
(۴) بمعنی خرامان هم صاحب رشیدی بخس
گوید که برین قیاس است بخسان و بخسد
و بخسیدن **مؤلف** عرض کند که وامی بر محققین
بانام و نشان که هیچ اعتنا بر قواعد فارسی نمی کنند
ولمی دانند که بخسان اسم حال است از مصدر
بخسیدن و امر حاضر است از مصدر بخسانیدن
(که می آید) پس شامل است بر همه معانی بخسیدن
و بخسانیدن [...] ضرورت نداشت که ذکر مشتقات
این کنند (اردو) دیکھو بخسانیدن جس کا
یہ امر حاضر ہے اور بخسیدن جس کا یہ اسم حالیہ ہے

بخساند | بقول سروری بخای معجمه و سین
مهمله بر وزن ترساند یعنی گدازاند و در تپش
آتش چین چین سازد (سراج الدین راجی
ہ) کفر [...] که [...] دوزخ اوست بس [...] همین
که می بخساند [...] را آن نفس [...] و فرماید که بمعنی
پژمرده کند نیز و بقول صاحب برهان بر
وزن لرزاند یعنی بگدازد و در آزار و رنج
دارد و پژمرده [...] زد و چین چین گرداند و
بخراند صاحبان [...] و مؤید و هفت هم
ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که تحقیق

شد که محققین با نام و نشان فرق در اسم
جامد و مشتق نمی کنند و هیچ یکی از محققین با
نمی داند که این مضارع مصدر بخسانیدن
است که هم ایشان ذکرش می کنند و شامل ا
بر همه معنی معانی مصدری طریق مضارع و سند
پیش کرده سروری برای حال است نه
مضارع و این دلیل آنست که محقق اهل
زبان بر اتکای زبان خود قاعده فارسی را
ملاحظه نکرد (اردو) بخسانیدن کا مضارع

بخسانیدن اقول سروری بمعنی پژمرده
ساختن و گدازانیدن و در رنج داشتن
صاحب برهان ذکر هر سه معانی بالا گوید
که خرامیدن صاحب بحر فرماید که متعدی
بخسیدن است و بس (کامل التصریف) و
مضارع این بخساند. صاحب نوادر همین با
صاحب موارد گوید که بمعنی (۱) گدازانیدن
و (۲) پژمرده ساختن و (۳) در رنج داشتن
و (۴) بخرام آوردن مؤلف عرض کند که
اسم مصدر این (بخس) که بجایش گذشت
بخستن که می آید بقول محققین فارسی مصدر
سماعی و بخسیدن بزیادت تحتانی مکسور و با علامت
مصدر قیاسی و جعلی و باصول ما هر دو مصادر
بالا قیاسی که وضع کرده اند از اسم مصدر بخس
و بخسانیدن متعدی هر دو معانی بیان کرده
صاحب موارد موافق قیاس آنچه صاحب
برهان معنی چهارم را خرامیدن نوشته غلط
کرده که آن معنی بخسیدن است غور بر مصدر
متعدی نکرد که زیر بحث است. بخسان
که گذشت امر حاضر این و اسناد این از رودکی
بر بخسان و از سراج الدین راجی بر بخساند
گذشت (اردو) (۱) گلوانا (۲) پژمرده
کرنا (۳) رنج میں رکھنا (۴) خرامان کرنا۔

بخست اقول سروری بخای معجمه (۱) بمعنی
آواز هر چیز باشد که بر بجست به جیم عربی عوض

خا گذشت اما در سامی فی الاسامی بخّست بضم
با و تشدید خا ء مخصوص آواز دماغ خفتہ
را گفتہ و آنرا بعربی غطیط گویند بفتح عین معجمہ
و کسر طاے مہملہ اول و سکون یای حطی۔
صاحب برہان بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ
بکسر اول بمعنی شکست و مجروح گردانید
صاحب ناصری ہمزبانش خان آرزو در
سراج بہ ذکر معنی اول و دوم قانع مؤلف
عرض کند کہ جا دارد کہ این را مبدل بجّست
گیریم کہ بجیم عربی بمعنی اول گذشت کہ جیم عربی
بخای معجمہ بدل شود چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ
و بہتر ازان است کہ بمعنی دوم اسم جامد
گیریم کہ اسم مصدر بخستن است کہ می آید
اندرین صورت معنی اول را بہ تعمیم مجازش
گیریم و بجّست را کہ بجیم عربی عوض خای معجمہ
گذشت مبدل این دانیم۔ نسبت معنی سوم
عرض می شود کہ ماضی مطلق مصدر بخستن باشد
بمعنی آواز کردن دماغ خفتہ کہ می آید نمی دانیم
کہ صاحب برہان معنی سوم را از کجا پیدا کرد
ہرگاہ معنی شکستن و مجروح ساختن در مصدر
بخستن نمی آید پس چطور در ماضی مطلقش باشد
معلوم می شود کہ در خیالش مصدر خستن و
موحدہ اول زائد باشد دیگر ہیچ و دیگر کسی از
محققین فارسی زبان با او نیست بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بجّست
کے پہلے معنی (۲) خرّاٹا۔ بقول آصفیہ۔ اردو
اسم مذکر۔ وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق
سے سوتے وقت نکلتی ہے۔ نفیر خواب غطیط
خرخر (۳) مجروح کیا۔ زخمی کیا۔

بخّستن بقول سروری بضم با و فتح خاے
معجمہ مشدد و تا بمعنی صدا کردن دماغ خفتہ
صاحب برہان این را بہ تخفیف آوردہ یعنی بفتح
خاے معجمہ و بقول بحر بفتحتین صدا کردن دماغ
در خواب (سالم التصریف) کہ غیر ماضی و مستقبل

واسم مفعول نیاید صاحب موارد باتفاق قول سروری فرماید که حاصل بالمصدر این بخست بتشدید خاے معجمه باشد وصاحب نوادر همزبانش - صاحب جامع در اعراب باصاحب بحر متفق مؤلف عرض کند که مرکب است از اسم مصدر بخست که گذشت وهمین ست حاصل بالمصدر هم بتشدید را غیر صحیح ندانیم ولیکن استعمال فارسیان را بتخفیف تسلیم کنیم

وقول صاحب جامع که از اهل زبانست تعبیر اسم اصل این بخستن به دو فوقانی بود یکی از ان حذف شد بخستن باقی ماند بقول محققین فارسی مصدر سماعی است وبموازن مصدر قیاسی واصل آن بخشش بر اسم مصدر گذشت (اردو) غرانا بنیا بقول آصفیه سوتے مین غرغر کرنا - بچه جو کر سوتا یا بجه نے وه ناله عاشق جو کوئی دم جاگے یا اسے تو شام سے غرانے تا سحر لینا ؛

بخسلوس | بقول سروری وبرهان وجامع وهفت بحار وسین مهمله ولام بروزن اشکبوس نام پادشاهی است که غدر را بقهر برد (حکیم سنائی ؎) حال اصحاب کهف ودقیانوس ؛ قصه بخسلوس وشهر فسوس ؛ مؤلف عرض کند که لقب می نماید از بخس مخفف بخست که بجایش گذشت ولوس که بمعنی بازی دادن وکج دهان ودهان کج که می آید عجبی نیست که همین پادشاه در رفتن غلیط می زد ودر ان حالت دهانش کج می شد یا بتصنع غلیط می زد والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) بخسلوس نام ایک بادشاه گزرا هے جو غدر کو لے گیا تھا

بخسم | بقول سروری بخاے معجمه وسین مهمله بوزن انجم شرابی باشد که از گندم سازند (مولوی معنوی ؎) بخوری رطل وبی کوزه می کو شکند روزه ؛ نه از انگور ونه از شیره نه از کنی نه از بخسم ؛ وبقول رشیدی وناصری وجامع وجهانگیری وبرهان شرابی باشد مغیر که از گندم

سازند (حکیم سوزنی سه) بکنی و بخسم خورند و زان شوند مست و خراب ۵ ز آب تماجی کہ باشد ... بلکہ زوسیہ ۶ خان آرزو در سراج باتفاق محققین بالا گوید کہ این را بوزہ نیز خوانند و بخسمہ بدین معنی گذشت مؤلف عرض کند کہ میم تخصیص در آخر لغت بخس زیادہ کردہ اند و سین مہملہ را متحرک کردند برای سہولت تلفظ معنی لفظی این چیزے کہ مخصوص ... است برای خطیط و کنایہ از شرابی کہ بعد خوردنش بیخودی طاری میشود و غلط می آید در عالم مستی مصرع اول سند غیر موزون می نماید (اردو) دیکھو تخسمہ۔

بخسودن بالقول سند بحوالہ فرہنگ فرنگ معنی (۱) گفتن و (۲) زدن و (۳) کوفتن و (۴) درد کردن و (۵) آزردہ کشیدن (۶) ... ... و (۷) ترسیدن و (۸) طپیدن و (۹) اندوہگین بودن و (۱۰) گداختن و (۱۱) تغییر دادن دیگرکسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ از اسم مصدر بخس وضع کردہ اند و متعلق بمعنی اول اوست معنی دہم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن بجز معنی اول کہ ہیچ تعلق از اسم مصدر ندارد و بخسودن مبدل بخیدن است کہ بہ تحتانی مکسور می آید وضرین نیست کہ تحتانی بدال شدہ بہ واو چنانکہ انجیر و انگور و انگیل و انگول معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) کہنا (۲) مارنا (۳) کوٹنا (۴) کاٹنا (۵) درد کرنا (۵) آزردہ چلانا (۶) اکھیڑنا (۷) ڈرنا (۸) تڑپنا (۹) غمگین ہونا (۱۰) گلانا (۱۱) تغییر کرنا۔

بخسی بالقول سروری بفتح با و سکون خا و کسر سین مہملہ را پژمردہ و بے آب حاصل آمدہ (ناصر خسرو سه) تو گشتمند جہانی ز داس مرگ بترس ۵ کنونکہ زرد شدستی چو گندم بخسی ۶ و فرماید کہ (۲) بمعنی گداختہ شوی نیز آمدہ (ولہ سه) اگر

زری نکند کار بر تو آتش تیز ٭ وگرسی بفنا
تا ابد همی بخسی ٭ صاحب برهان برپژمرده و
پی آب گداخته شده و تابع رحمه تعلق به معنی
اوّل است مؤلف عرض کند که وای بر
محققین اہل زبان که به مشتق را اسم جامد پنداشتند
ونمی دانند که بخیدن مصدریست که می آید
وبخس که گذشت اسم مصدر آنست و امر حاضرش
وبخسی بمعنی اوّل حاصل بالمصدرش بزیادت
یای مصدری بمعنی پژمردگی وغیر ذلک وبخسی
بمعنی دوم صیغهٔ واحد مخاطب مضارعش۔
اگر بر مصدر وقواعد فارسی غور می شد
این لغت را بطور مستقل بیان نمی کردند و
اگر می کردند از حقیقتش خبری دادند (اردو)
(۱) پژمردہ۔ بغیر پانی کے حاصل شده (۲)
تو گلے۔
(الف) بخسید بقول سروری وبرهان وهفت
بخای معجمه وسین مهمله بر وزن برچید یعنے
گداخت وپژمرد وفراهم آمد و از تپش آتش
چین چین شد و قول سروری۔ ۔ ۔ ۔
(ب) بخسیدن بوزن ترسیدن (۱) پژمردن
(۲) گداختن (۳) در رنج بودن صاحب
برهان نسبت معنی اوّل گوید که پژمرده ساختن
ونسبت معنی دوم فرماید که گدازانیدن و
باتفاق معنی سوم فرماید که (۴) خرامیدن
هم و صاحب بحر نسبت معنی اوّل با برهان
متفق و بذکر معنی دوم یعنی گداختن نسبت
معنی سوم فرماید که در رنج داشتن است
و بذکر معنی چهارم فرماید که (۵) چین بر چین
انداختن (کامل التصریف) و مضارع این
بخسد۔ صاحب نوادر در هر سه معنی بالا با
صاحب سروری ونسبت معنی چهارم با برهان
متفق ونسبت معنی پنجم فرماید که درهم کشیدن
و چین چین گردیدن است وبخس حاصل بالمصدرش
۔ صاحب نوادر بر معنی اوّل و دوم قانع صاحب

جامع باتفاق برہان در معنی سوم اینقدر تصرف
کند که (در رنج بودن) را (رنجانیدن) نوشته
و از معنی پنجم ساکت خان آرزو در سراج
بر معنی اول و چہارم اکتفا کرد مؤلف عرض
کند که محققین بانام و نشان از لازم و متعدی
این مصدر بے خبر اند بخبانیدن که گذشت
متعدی این است و بخبیدن که زیر بحث
است لازمش - صاحب سروری ازین خبر
دارد و ہر سه معانی بیان کرده اش درست
است و معنی چہارم بیان کردهٔ برہان ہم
بلحاظ ماخذ درست باشد که بخبس بمعنی عشوه
و خرام ہم آمده پس معنی خرامیدن در مصدرش
پیدا باشد و معنی پنجم بیان کردهٔ صاحب بحر
متعلق است بمعنی اول که چین بجبین انداختن
ہم پژمردن است و صاحب موارد معنی
پنجم را درست نوشته که (درہم کشیدن و
چین چین گردیدن) است - صاحب برہان
غلط کرد که پژمردن را پژمرده ساختن نوشت
و گداختن را گدازانیدن و صاحب جامع
باتفاق برہان سکندری خورد که در رنج
بودن را رنجانیدن کرد این است حقیقت
تحقیق محققین زبان دان که غور بر قواعد زبان
نمی کنند بالجمله این مصدریست که مرکب شد از
اسم مصدر بخبس و یاے مکسور و علامت مصدر
(دن) و بقول محققین فارسی زبان مصدر
جعلی و قیاسی است و باصول ما مصدر
اصلی و قیاسی - ازینکه اسم این مصدر
از لغات فرس است - آنچه صاحب موارد
بخبس را حاصل بالمصدر گوید تسلیم نمی کنیم
که حاصل بالمصدرش بخبسی است نه بخبس
(الف) ماضی مطلق این (اردو) (الف)
گلا پژمرده ہوا سکڑا (ب) (۱) پژمرده ہونا سکڑنا
(۲) گلنا (۳) رنجیده ہونا (۴) خرامان ہونا -
(۵) چین بجبین ہونا -

بخیدہ | بقول سروری بخاے معجمہ و سین مہملہ بوزن برچیدہ یعنی گداختہ و تابیدہ و پژمردہ و فراہم آمدہ (مولوی معنوی ؎) ہمچو گرمابہ کہ تفسیدہ بود ٭ تنگ آبی جانت بخیدہ بود ٭ و فرماید کہ بباے فارسی نیز آمدہ صاحب برہان بذکر معانی بالا گوید کہ خرامان ہم و صاحب ہفت نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ می پرسیم از ایشان کہ چرا نمی گویند کہ بر ماضی مطلق بخیدن ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند و چرا بر برنج معنی مصدری بصورت مفعول شامل نباشد یعنی پژمردہ و گداختہ و مبتلاے رنج و خرامان و پیچ بچیبن (اردو) (۱) پژمردہ (۲) گلا ہوا۔ (۳) رنجیدہ (۴) خرامان (۵) پیچ بچیبن۔

بخش | بقول سروری بوزن رخش (۱) معروف و (۲) ماہی و (۳) برج (رودکی ؎) آفتاب آید بہ بخشش زی برہ ٭ روی گیتی سبز گردد یکسرہ ٭ (فردوسی ؎) چو پیدا شد آن چادر عاج گون ٭ خور از بخش دو پیکر آمد برون ٭ صاحب برہان نسبت معنی اول صراحت کند کہ حصہ و بہرہ باشد و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ خواہ برج کبوتر باشد خواہ برج قلعہ خواہ برج فلک غالب در قاطع برہان گوید کہ معنی دوم راسند باید و معنی سوم زنہار نیست مؤلف عرض می کند کہ قول سروری براے لغت فارسی بمنزلہ سند است و بس و معنی سوم را مجاز معنی اول توان گرفت و از اسناد رودکی و فردوسی استعمال این بمعنی سوم ثابت و غالب ہند نژاد را نمی رسد کہ بمقابلہ سروری دم زند کہ من حیث اللسان مغلوب آنست از ینکہ سروری صاحب زبانست و صاحب جامع کہ ہم از اہل زبان است تصدیق ہر سہ معانی بالا کردہ صاحب مؤید بذکر معنی اول بحوالہ زفانگویا گوید کہ (۴) نفحتین

بمعنی ترنبه میی ؟ (د) سستی آمده صاحب ناصری بذکر هرسه معنی بالا فرماید که در برهان معنی دوم
وسوم موجود و موید سندی ندارد و در فرهنگ ها یافته نشد **مؤلف** عرض کند که خود او از ناصر
خسرو سندی آورده که برای معنی سوم است و بخیال خود سند معنی اول گرفته است (ع)
گر کرد این گنبد فیروزه پیکر، چنین بی روزن و بی بام و بی در، که زدید کار این گنبد
که پرداخت، چه صنعت در و دو ده بخش مدور، صاحب فرهنگ فدائی بر معنی اول قانع
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که در اصل بمعنی انعام و بخشیدن بود که بدین معنی
شهرت گرفت و بحوالهٔ برهان ذکر معنی دوم و سوم کرده گوید که سندی خواهد که در کتب
معتبره نیست **مؤلف** عرض کند که فرهنگ سروری راندیدیم پس خطای کیست حالا عرض
می شود نسبت ماخذ که بکس لغت سنسکرت است به بای فارسی و کاف و سین مهمله چنانکه منا حسب
سخندان ذکرش کرده پس عجبی نیست که فارسیان بای فارسی را بموحده بدل کردند چنانکه
تپ و تب و کاف بدل شد به خای معجمه چنانکه شاماکچه و شاخچه و سین مهمله تبدیل یافت
به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و جا دارد که این را مبدل بخت گیریم که بمعنی اولش گذشت
که فوقانی بشین معجمه بدل شد چنانکه رخت و رخش و معنی دوم مجاز این که برج هم مدارج
و حصص دارد و نسبت معنی دوم عرض می شود که اسم جامد فارسی زبان گیریم و نسبت معنی
چهارم و پنجم مجرد بیان صاحب مؤید را کافی ندانیم که بخس بجیم عربی و سین مهمله بهمین دو معنی
گذشت و بعض محققین هم در آنجا اشاره کرده اند که بخش به جیم فارسی و شین معجمه درست باشد
باقی حال درینجا همین قدر کافی است که کاتب مؤید تصرفی کرده است در کتابت لغت و مکوشت

دیگر محققین برای معنی چہارم و پنجم دلیل آنست و بتحقیق (۶) اسم مصدر بخشیدن است بمعنی
عطا و این مجاز معنی اول باشد و مصدر بخشیدن از ہمین اسم مصدر مرکب شد کہ می آید۔
(اردو) (۱) حصہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ٹکڑا۔ بخرہ۔ جزو (۲) مجلس۔ مؤنث۔
(۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گنبد۔ دس منازل ستارہ (۴ و ۵) دیکھو بخس
(۶) بخشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ عطیہ۔

بخشا بقول سروری (۱) بمعنی بخشندہ ادیب صابر ؎ انبت فضل از دل بخشای او گبرد ۔ فروغ ہا نسخہ جود از کف بخشای او گیرد سحاب ۔ و فرماید کہ (۲) امر بہ بخشیدن نیز (شیخ سعدی ؎) خور و نوش و بخشای و راحت رسان ۔ نگہ می چہ داری ز بہر کسان ۔ صاحبان رشیدی و انند ذکر ہر دو معنی کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محققین با نام و نشان بحقیقت پے نبردہ اند و بر قواعد فارسی زبان غور نکردہ بخش امر حاضر بخشیدن است والف آخر مفید معنی اسم فاعل چنانکہ ب (الف فاعل) مذکور شد ہمچون دانا و بینا و الف زائد است در معنی دوم چنانکہ در آن و دانیا و جا دارد کہ بمعنی دوم امر حاضر بخشانیدن گیریم کہ بمعنی بخشیدن می آید (اردو) (۱) بخشنے والا (۲) بخش بخشا کا امر حاضر۔

بخشادا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بجز دعا مستعمل بمعنی خدا بخشد مؤلف عرض کند حقیقت الف دعا بر معنی چہار دہم با آن بیان کردہ ایم و ہمان قاعدہ دریجا ہم (اردو) بخشے۔ جیسے (داغ ع) خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں ۔

بخشانیدن بقول بحر بالفتح متعدی بخشیدن کہ می آید کامل التصریف باشد و مضارع این

استعمال این بمعنی جود و کرم بندرت آمدہ
مؤلف عرض کند کہ (ج) مصدر است
مرکب از اسم مصدر بخشش کہ گذشت فارسیان
الف و یای زائد در آخرش زیادہ کردہ
بخشاے کردند و بقاعدۂ مصادر جعلی بزیادت
تحتانی مکسورہ و علامت مصدر (دن) مصدر
ساختند کہ باصول ما مصدر اصلی است کہ اسم
مصدرش مال فارسی زبان است مضارع
این بخشاید و (الف) حاصل بالمصدر ش
و نیز بخشایش کہ گذشت حاصل بالمصدر
ہمین مصدر باشد و (ب) اسم فاعل این
و (ج) شامل است بر معنی (۱) عطا کردن
و (۲) عفو کردن (اردو) (الف) بخشایش
۔ حاصل بالمصدر (ب) بخشش کرنے والا۔ عفو
کرنے والا۔ (ج) (۱) بخشش کرنا عطا کرنا۔
(۲) عفو کرنا بخشنا۔

بخشش بخشش اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث
بمعنی پارہ پارہ مؤلف عرض کند کہ استعمال
این از نظر ما نگذشت خلاف قیاس نیست
کہ معنی لفظی حصہ حصہ باشد معاصرین عجم بر زبان
ندارند اشتقاق سند استعمال باشیم (اردو)
پارہ پارہ۔ ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ صاحب
آصفیہ نے پارہ پارہ کرنا کا ذکر فرمایا ہے
بمعنی ریزہ ریزہ کرنا۔ دھجی دھجی کرنا ٹکڑے
ٹکڑے کرنا۔

بخشش بقول ضمیمۂ برہان بمعنی داد و دہش
و عطا صاحب انند فرماید کہ بالفتح و کسر شین
معجمہ (۱) بمعنی عطا و بفتح شین (۲) بخشش اور
صاحب ہفت ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ
حاصل بالمصدر بخشیدن است کہ می آید و شامل بر ہمہ معانیش
(انوری ۵) بخشش بے منت و احسان بیلافت
کند ہ ابر و دریا را ز خجلت خشک چون دود
و سراب ہ (اردو) (۱) بخشش۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ عطیہ۔ دان۔

(٢) اسکو عطا کر۔

بخشش نامه اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی هبه نامه مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ـ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) هبه نامه ـ بقول آصفیه ـ اسم مذکر ـ وه کاغذ یا دستاویز جس مین عطا کرنے یا مرحمت فرمانے کا اقرار لکھا جاے ـ عطانامه ـ

بخش کردن مصدر اصطلاحی ـ بمعنی عطا کردن است (ظهوری ؎) صبا زکوی تو تا گل غبار بخش کند ٭ زچین موی تو مشک تتار بخش کند ٭ (اردو) عطا کرنا ـ (٢٣١٤)

بخشک ریش گرفتن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند مبتلا گردانیدن بخشک ریش و آن خشکی است که بر روی جراحت بسته شود (انوری ؎) گیرد فلک از بخشک ریشم ٭ من در ندهم بخویشتن نم ٭ مؤلف عرض کند که خشک درینجا بمعنی خشکی است و خشکی بخوی زخم باعث بسیار تکلیف و پیچ است یعنی چون زخم بیش از اندمال خشکی گیرد بیشتر تکلیف می کشد ازینجاست که معالجین دائما یا دویه لزجه آنرا تر می دارند که باعث اندمال است صاحب انند درصراحت کامل معنی این عنوان نکرد با بجمله معنی این مصدر اصطلاحی مبتلای خشکی زخم کردن است و تکلیف رسانیدن دیگر هیچ (اردو) زخم کی خشکی مین مبتلا کرنا ـ تکلیف پهنچانا ـ

بخشک و تر ساختن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند توکل کردن (انتخابی ؎) با قناعت هر که می سازد توانگر می شود ٭ چون بخشک و تر بسازد قطره گوهر می شود ٭ مؤلف عرض کند که با گرم و سرد زمانه ساختن باشد و بس (اردو) گرم و سرد سهنا ـ بقول آصفیه حوادث زمانه کی برداشت کرنا ـ

(۲۴۱۸) **بخش گردانیدن** | مصدر اصطلاحی۔ عطا قرار دادن (ظہوری س ے) بر خلائق فضل ہا گرداند بخش ہے موسم نوروز از دیوا ہست ہے (اردو) عطا قرار دینا۔ بخشش قرار دینا۔

(۲۴۱۹) (الف) **بخشم آمدن** | مصدر اصطلاحی۔
(ب) **بخشم رفتن** | بقول انند (الف وب)
(ج) **بخشم شدن** | خمگین شدن مؤلف عرض کند کہ ہر سہ بمعنی خشم گرفتن و مبتلائے خشم شدن است (انوری ج س ے) عدلش ار بازمین بخشم شود ہے ایمن بیرون آسمان باشد ہے (اردو) غصہ کرنا۔ غصے ہونا۔ بقول آصفیہ خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔

بخشم کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس تیز نگریستن و نظر زدہ ساختن مؤلف عرض کند کہ چیزی از زبان صاحب شمس برآید کمتر اعتبار را شاید حیف است کہ او بر معنی حقیقی لفظ غور نمی کند و معنی بیان کردہ او برای مصدر را (بچشم کردن) باشد کہ بجیم فارسی دوم گذشت و معنی مصدر زیر بحث بغصہ آوردن است و بس۔ طالب سند استعمال باشیم (اردو) غضبناک کرنا۔ بقول آصفیہ بھڑکانا۔ غصہ دلانا۔ برہم کرنا۔ برافروختہ کرنا۔

(الف) **بخشندگی** | بقول انند مرادف بخشایندگی بمعنی (۱) جود و عطا و (۲) عفو (شیخ شیراز ے) بزرگی بایدت بخشندگی کن ہے کہ دانہ تا نیفشانی نروید ہے (ظہوری ے) با وجود تنگ خواہش حال سائل بہتر است ہے اہل ہمت راچہ خجلتہا کہ در بخشندگی است ہے مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر بخشیدن کہ می آید اصل این بخشیدگی بودہ تحتانی بدل شد بہ نون چنانکہ اویچ و اونچ و از مثال شیخ شیراز مصدر مرکب۔۔۔۔

(ب) **بخشندگی کردن** | بمعنی جود و عطا و عفو کردن پیدا است (اردو) (الف) (۱) جود۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کرم بخشش

سخاوت (۲) عفو۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر معافی۔ آمرزش بخشش (ب) جود و عطا کرنا۔ بخشش کرنا عفو کرنا۔

بخشندہ بقول صاحب روزنامہ جوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی معاف کنندہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل مصدر بخشیدن و شامل بر معانیش است کہ می آید (اردو) بخشنے والا

بخشندہ آب است کہ مثل۔ صاحبان هرچہ بیاید تر کند خزینہ و اشال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق باذل و سخی می زنند مقصود آنست کہ بخشندہ بمشابہ آب است کہ ہر کہ پیش آب رود تر شود ہمچنان سائل از بخشندہ بہرہ حاصل کند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سخی کا دریا بہتا ہے"

بخشودن بقول جہانگیری با اول مفتوح بمعنی بخشیدن و رحم کردن (انوری ﺳ) قطعہ با دست او ہر ساعتی گفتی ہمی گفتی ہا کہ در بخشش نہ دینی مطلبی دارم نہ دنیائی ہا ولیکن ہر کرم واجب بود در رویش بخشودن ہا چو کان در رویشی گشت از تو چرا بروے نہ بخشائی ہا (استاد رودکی ﺳ) نگاری در کفم دادی کہ چون آواش بشنودم ہا بر آنکس کین نگار از کف او گم شد ببخشودم ہا صاحبان رشیدی و برہان و جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحب بحر گوید کہ ترحم و شفقت کردن و بخشیدن۔ کامل التصریف و مضارع این بخشد۔ صاحب نوادر گوید کہ بمعنی دادن و از گناہ درگذشتن لیکن اکثر استعمال این بمعنی ثانی و بمجاز بمعنی رحم کردن ہم آمدہ صاحب موارد بذکر بخشیدن و بخشودن گوید کہ بمعنی دادن و از گناہ درگذشتن و رحم کردن و حاصل بالمصدر این بخشش و بخشائش

ومضارع این بخشد وبخشاید وفرماید که اکثر استعمال
لفظ ثانی بمعنی ثانی آمده ولفظ اول مشترک است
در هردو معنی امّا ازین مادّه اسم مصدر بخشش
بدو شین واسم فاعل وامر بخش بیک شین آید
چون خطابخش وزربخش وازمادّه دوم اسم
مصدر بخشایش واسم فاعل وامر بخشاے آید
واوّل رامفعولی ناچار است لفظا یا معنیً و
ثانی رامفعول نباشد مؤلّف عرض کند که
حقیقت را نفهمیده وبمغز سخن نرسیده خامه
فرسائی می کند۔ اسم مصدر بخشودن وبخشیدن
همان بخش است که بجایش گذشت نه بخشش
چنانکه خیال صاحب موارد است فارسیان تحتانی
مکسور وعلامت مصدر دن بروزیاده کرده
مصدر بخشیدن را وضع کردند که باصول ما مصدر
اصلی وقیاسی است وباصول مقنّنین فارسی زبان
جعلی وبخشودن مبدّل آن که تحتانی به واو بدل
شد چنانکه انگیر وانگور وانگیل وانگول وبرای

دو معنی استعمال کردند (۱) دادن وعطا کردن
و (۲) عفو کردن پس رحم کردن داخل معنی دوم
است مضارع این نیامده ومضارع بخشیدن
که بخشد است برای این مصدر هم مستعمل شد
وبخشاید مضارع بخشائیدن خطاے صاحب
موارد که این را متعلّق به بخشودن وبخشیدن
کرده وحاصل بالمصدر این بخشش باشد وهمین
حاصل بالمصدر براے بخشیدن هم صاحب
موارد غلط کرده که بخشایش را هم حاصل بالمصدر
این قرار داد وحقیقةً بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است که می آید وامر بخشیدن و
بخشودن بخش است واسم فاعل این هردو
بخشنده صاحب مو[ارد] دسکندری خورده که
بخش را اسم فاعل نوشت ومثالی که پیش کرده
براے اسم فاعل ترکیبی است که معنی فاعلی
بدون ترکیب امر حاضر با اسمی پیدا نمی شود و
آنچه از مادّهٔ دوم بخشایش را اسم مصدر گفته

این ہم غلط است زیرا کہ بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است کہ می آید و اسم مصدر شد ہم
ہمان بخش کہ بالا گذشت و بخشاے امر حاضر
بخشائیدن باشد چنانکہ گذشت نہ امر حاضر
بخشیدن و بخشودن چنانکہ ادعاے صاحب
موارد است وبے محل می گوید کہ بخشیدن را
مفعولی ناچار است و بخشودن را مفعول نباشد
ما گوئیم کہ ہر دو مصدر بمعنی متعدی است و
بخشیدہ بمعنی عطا کردہ شدہ و عفو کردہ شدہ
مفعول بخشیدن است و برای بخشودن ہم مستعمل
این است حقیقت محقق با نام و نشان و مایہ
معاو ماتش کہ بیانش قیاس و قواعد ہر دو را
بر طاق دارد و ہر چہ در دل آید بقلم می سپارد
(اردو) (۱) دینا عطا کرنا۔ (۲) معاف
کرنا۔ عفو کرنا۔ رحم کرنا۔

بخشہ | بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی
حصہ و بہرہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان
ذکر این نکردہ ولیکن خلاف قیاس نیست۔ ہای
زائد بر لغت بخش زیادہ کردہ اند چنانکہ
ستمگار و ستمگارہ شتاق سند استعمال
باشیم (اردو) دیکھو بخش کے پہلے معنے۔

بخشی | بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح
و کسر شین بمعنی (۱) نصیب و حصہ و (۲) دہندہ
و شاہرہ دہندہ صاحب فرہنگ فدائی
کہ از معاصرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی دوم
محاورۂ ہند است مؤلف عرض کند کہ در
معنی اول ہم یاے وحدت داخل است
بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو)
(۱) دیکھو بخش کے پہلے معنے (۲) بخشی۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ فوج کی تنخواہ تقسیم
کرنے اور حساب و کتاب رکھنے والا تنخواہ
بانٹنے والا۔ اب چوکیداروں کی تنخواہ بانٹنے
والے کو کہتے ہیں۔

بخشی الممالک | اصطلاح۔ بقول اند بحوالہ

فرہنگ فرنگ سپہ سالار را گویند مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند
مرکب اضافی است (اردو) فوج کا سپہ سالار

بخشیدن | ماذکر این بر بخشودن کردہ ایم
و ذکر ماخذ ہم ہمدر انجاست (اردو)
دیکھو بخشودن ۔

بخشی گری | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
عہدہ و خدمت سپہ سالاری است مؤلف
عرض کند کہ خدمت قاسم مشاہرۂ فوج
و بدین معنی ہم محاورۂ ہند است نہ سپہ
سالاری ۔ معاصرین عجم با ما اتفاق کنند
و گویند کہ در بعض مقامات فارس ہم
بہ ہمین معنی مستعمل است (اردو) بخشیگری
فوج کے تنخواہ تقسیم کرنے والے عہدہ دار
کی خدمت کا نام ۔ صاحب آصفیہ نے
کہا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عہدۂ مصاحب فوج

بخطاق | صاحب سروری بر بغلطاق گوید
کہ بخلطاق و بغلطاق ہم بدین معنی آمدہ مؤلف
عرض کند کہ بغلطاق بمعنی (۱) قبا و (۲) کلاہ
درویشان بجاے خودش می آید و تحقیق معنی
و ماخذ ہمدر انجا کنیم درینجا ہمین قدر کافی
است کہ بغلطاق بغین معجمہ و طاے حطی و
قاف مخفف بغلطاق است و بخطاق بہ خاے
معجمہ مبدلش کہ غین معجمہ بہ خاے منقوط بدل
شود چنانکہ چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغلطاق

بخط بلا سر دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
انند بحوالۂ ملحقات کنایہ از بلا و محنت کشیدن
و بدان راضی بودن مؤلف عرض کند کہ
خلاف قیاس نیست و لیکن طالب سند ہاشیم
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
ازین ساکت (اردو) رنج و بلا پر صابر رہنا

بخط بلا سر در آرم | اصطلاح ۔ بقول مؤید
اے بلاکشی کنم و راضی ببلا باشم مؤلف
عرض کند کہ (بخط بلا سر در آوردن) چرا قائم

نکرد که مرادف مصدر گذشته باشد حیف است از محققین که مصادر را می گذارند و مشتقاتش را می نگارند ۔ خلاف قیاس نیست ۔ مشتاق سند استعمال باشیم ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بخط بلا سر دادن ۔

بخطهٔ بلا سر آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول ضمیمهٔ برہان و بحر کنایه از بلا کشی کردن و راضی ببلا بودن مؤلف عرض کند که در مصدر گذشته خط بلا است و درینجا بجایش خطهٔ بلا را استعمال کرده اند بخیال ما مصدر گذشته موافق قیاس است و برای این طالب سند باشیم که محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بخط بلا سر دادن ۔

بخفد بقول سروری و برہان بخا و فا بوزن برسد (۱) یعنی عطسه کند و خفیدن بمعنی عطسه کردن باشد و (۲) بوزن بخورد بمعنی سرفه کند (منجیک ﷺ) جون بخفد صبح سعادت اثر؛ غالیه ساگردد باد سحر؛ مؤلف عرض کند که خفیدن بفتح اول (۱) خفه شدن و گلو فشردن و (۲) عطسه کردن و بضم اول (۳) سرفه کردن می آید (سالم التعریف کذا فی البحر) پس موحده اول زائد است و خفد بفتح فا مضارع خفیدن ۔ ضرورت نداشت که یک مشتق را بطریق اسم جامد ذکر کنیم محققین بالا غلط کرده اند که مشتقات را با موحده زائده در ردیف تا جا داده اند مخفی مباد که مصدر خفیدن مرکب است از خفه که بقول برہان بفتح اول و ثانی فشردن گلو باشد و عطسه را نیز گویند و بضم اول بمعنی سرفه ہم که بعربی سعال خوانند و ہمین است اسم مصدر ۔ فارسیان بحذف ہای ہوز آخره به زیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری ساختند قیاسی

کہ بقول محققین فارسی زبان مصدر جعلی است و باصول ما اصلی کہ اسم مصدرش لغت فارسی
زبان است بمضارع این خفد و حاصل بالمصدر این ہمان اسم مصدر و شامل است
بہر سہ معنی فوق الذکر صاحبان موارد و نواد ہم ذکر این کردہ اند ولیکن صاحب موارد
معنی دوم را خفہ کردن نوشتہ و صاحب نوادر ہر بازش مؤلف گوید کہ تصفیہ این از سند
استعمال شود کہ لازم است یا متعدی بظاہر قول سروری را معتبر دانیم کہ از اہل زبانست
(مؤید الدین ۵) دماغ صبح را در ہر خفیدن ؛ از فیض روی او خورشید زاید ؛ (اردو)
(۱) چھینکنا (۲) کھانسنے (۳) گلا گھوٹنے ۔ گلا گھٹنے ۔

بخک بقول شمس باوّل و ثانی مفتوح نوعی از تبرزین (حکیم سوزنی ع) ترکی مکن بکشتن
من بر کشش بخک ؛ مؤلف عرض کند کہ تعریف بجک بہ موحدہ اوّل و جیم فارسی و کاف
بابیان ماخذش گذشت کہ بمعنی کارد باشد و صاحب شمس ہم ذکرش کردہ جز این نیست
کہ بغلطی کتابت دینجا ہم قائم کرد یا نقل نویسش دست تصرف دراز نمود و باعتبار معنی
بیان کردہ اش این را نجک بہ نون اوّل و جیم عربی دوم صحیح دانیم کہ بمعنی تبرزین بجاے
خودش می آید و اشارہ آن ہم بر بجک کردہ ایم باتی حال وجود این دینجا غلط محض
است و در کلام حکیم سوزنی ہم تصرف کاتب راہ یافتہ کہ نون اوّل و جیم دوم را
بہ موحدہ اوّل و خاے معجمہ بدل کردہ است و بدین وجہ کہ تصرف در حلیۂ لغت و سندش
راہ یافتہ قیاس غالب این است کہ تصرف نقل نگار نباشد بلکہ تسامح محقق است (اردو)
تبرزین ۔ ایک ہتیار کا نام ہے جو زین اسپ کے پہلو مین رکھا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

بخل بقول بہار بالضم نقیض سخا و ناب از صفات اوست و بالفظ کردن مستعمل (صائب ع) می شود فریادرس فریاد چون گردد تمام * بخل در فریاد با فریادرس کردن چرا * مؤلف عرض کند که لغت عرب است بقول منتخب بالضم والفتح و بفتحتین و بضمتین زفت شدن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند انحصار بہار بامصدر کردن از تحقات باقی نماند قلت تلاش اوست (اردو) بخل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لالچ۔ طمع۔ حرص۔ کنجوسی۔ تنگ چشمی۔ تنگ دلی خساست

بخلچہ بقول شمس بکسر با و کسرہ لام مرادف پخچو (کہ بہر دو باے فارسی می آید) بمعنی کسی که دست در زیر بغل کند تا او بخندہ افتد و آن را غلغلیچ نیز گویند و بخلوچہ ہم بدین معنی می آید۔ فرماید که لغت فارسی است صاحب برہان بخلوچہ بہ باے فارسی و جیم فارسی فرماید که انگشتان را در زیر بغل کسے بحرکت درآورند تا باشد بعنوانی که آنکس را خندہ گیرد مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اصل این بخلوچہ بود مرکب از بغل و واو نسبت و کلمۂ چہ که افادۂ معنی تصغیر کند و معنی لفظی این تحریکی نازک که منسوب است بہ بغل تا متحرک بخندہ درآید غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و بخلوچہ قرار یافت و بخلچہ بحذف واو نسبت مخفف آنست و بس۔ و حقیقت دیگر مرادفات این بجایش عرض کنیم اندرین صورت اعراب بیان کردۂ صاحب شمس صحیح نباشد (اردو) گدگدی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بغل یا تلوے یا کوکھ کی کھجلی۔ سلسلاہٹ۔ وہ میٹھی میٹھی کھجلی جو انگلیوں کے مس ہونے یا چھاؤنین کے رکونے جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے۔

دفدغه - قلنج - غلفچه -

بخل کردن | استعمال - صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی ندادن وعطانکردن وتنگ چشمی ودریغ کردن مقابل عطا وبخش کردن باشد - سند این بر لفظ بخل از کلام صائب گذشت (اردو) بخل کرنا -

بخلوت بردن | استعمال - تخلیه کردن است (ظهوری ﮯ) وحشتم برد بخلوت همه جا انجمن است ؎ همزبانش توئی آنکس که بخود در سخن است ؎ (اردو) خلوت مین لیجانا تخلیه کرنا

بخلوچه | بقول شمس بکسر با وضم لام مرادف بخلچه که گذشت و ما همدر انجا حقیقت این بیان کرده ایم که مبدل ومخفف بغلوچه باشد (اردو) دیکهو بخلچه -

بخل ورزیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی بخل کردن است (عرفی شیرازی ﮯ) با جوال زر مدامش غم بود قوت وهنوز ؎ بسکه با خود بخل ورزد غم زر غم خوردن خورد ؎ (اردو) دیکهو بخل کردن -

بخله | بقول سروری ورشیدی وجهانگیری وجامع وناصری بخا ولام بوزن ومعنی طرفه باشد که آن را پرپهن نیز گویند (عسجدی ﮯ) در آویزم حمائل وار یکسر خویش را بر روی او بگرد گردن وسینه اش کنم آغوش چون بخله ؎ صاحب برهان گوید که بعربی بقلة الحمقا گویند خان آرزو در سراج گوید که ظاهرا در اصل بوخیله بود که بخیله به تحتانی بعد خا وبوخله بواو بعد با نیز آمده واین از جهت تخفیف است صاحب محیط بر بخله وبخیله اشاره بقلة الحمقا کند وبر طرفه فرماید که بفارسی تورک وبعربی بقلة الحمقا وبیونانی بوندخی فافیس وبعبرانی ارغیلم وبفرنگی پرقال سالی وبهندی قلفه وخلفه گویند وآن دو نوع است بهترین

آن نوع بزرگ برگ وسرخ ساق ـ سرد در سوم وتر در آخر دوم وگویند تر در سوم وبقول شیخ
از ان قبض ـ نافع نزف وسیلابت مزمنہ ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ
بہ تحقیق ما فارسیان از لغت عرب بقول بزیادت ہاے نسبت در آخر بقولہ کردند وخرفہ را
نام نہادند وبازبہ تبدیل قاف بہ خاے معجمہ بخولہ شد چنانکہ بتق وبتخ وبازواو بحذف
بدل شدہ بخیلہ شد چنانکہ انگور وانگبیر وبخلہ مخفف بخولہ باشد وبوخلہ کہ می آید مزید علیہ بخلہ
بزیادت واو چنانکہ مغل ومغول وبوخل مخفف بوخلہ بہ تخفیف ہاے ہوز چنانکہ گواہ وگوا
وہمہ مفرس آنچہ خان آرزو ذکر بوخیلہ بزیادت تحتانی بعد خاے معجمہ کردہ وجودش
یافتہ نمی شود وخود او ہم بجاے مستقلش نہ نوشت طبع آزمائی اوست وبس اگر سند استعمالش
پیش شود یا از بیان دیگر محققین تصدیقش می شد قیاس می کردیم کہ مزید علیہ بوخلہ باشد
بزیادت تحتانی بعد خاے معجمہ چنانکہ بست وبیست (اردو) خرفہ ـ بقول آصفیہ
عربی اسم مذکر ـ ایک تخم کا نام جو اکثر ٹھنڈائی مین ڈالتے ہین اور اس کا ساگ پکاتے ہین
بخم | بقول سروری بحوالہ مؤید (۱) بفتح با وسکون خا نام ولایتی است مشک خیز
وفرماید کہ بحرکت خا ہم ظاہر می شود (اثیر اخسیکتی ؎) ماہ تو در رشک بخم لعل تو یا
جزع دژم ز شہدیت در آغوش سم نفعیست در کام ضرر ہا وفرماید کہ در بیت
مذکور بہ کسر با نیز توان خواند کہ بالمعنی مع باشد یعنی با خم ـ صاحب جہانگیری ذکر این
باسند بالا کردہ مقصودش جز این نباشد کہ بحرکت اول ودوم باشد صاحب برہان
گوید کہ بالفتح وبفتحتین ہر دو آمدہ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری گوید کہ

بر صاحب طبع ذوق سلیم معلوم می شود کہ (مشک بخم) کنایہ از زلف خمیدہ است و بخم نام ہیچ ولایت و شک نیست (ادیب صابر ترمذی ۵) قدمن شد چو دو زلف بخم دوست بخم ہا دل من شد چو دو چشم دژم دوست دژم ہا و فرماید کہ حکیم اسدی و فردوسی (کمند بخم) بسیار آوردہ اند صاحب رشیدی بذکر قول محققین بالا سند دیگر می خواہد مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب ناصری این سند را بحق لغت زیر تحقیق غیر متعلق دارد درست است و در معنی شعر ہم با او اتفاق داریم ولیکن انکارش از نام ولایت قابل تسلیم نیست خصوصاً تصدیق صاحب جامع کہ از محققین معتبر و صاحب زبان است مار اکافی است حیف است کہ محققین بالانسبت حالات این ولایت صراحت کافی نکردہ اند و بحذیکہ بیان کردہ اند وجودش با عدم مساوات دارد و اگر نام ولایت را تسلیم کنیم وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چیست و (۲) بہ فتح اول و ضم خائے معجمہ بقول صاحب محیط شرابی کہ از آرد گندم و امثال آن سازند معنی لفظی این چیزے کہ در خم است و کنایہ از شراب مذکور (اردو) (۱) بخم بالفتح ایک ولایت کا نام مذکر (۲) شراب کی ایک قسم جو آرد گندم وغیرہ سے بناتے ہین۔ مؤنث۔

بخم آوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خم دادن است (انوری ۵) ژالہ سپر برف ببرد از کتف کوہ ہا چون رستم نیسان بخم آورد کمان را ہا و از ہمین سند مصدر اصطلاحی (کمان را بخم آوردن) بمعنی کمان کشیدن پیدا ست کہ بجائے خودش می آید (اردو) خم دینا۔ خم پیدا کرنا۔ جھکانا دکن مین نمانا کہتے ہین۔

بخم در شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

ضمیمهٔ برہان و بحر بمراقبه رفتن و مراقبه کردن
صاحبان مؤید و ہفت ذکر مامنی متعلق این
گروه گویند که اے بمراقبه شد مؤلف عرض
کند که کنایه ایست و معنی اصلی این خمیدن
* (اردو) مراقبه کرنا حضوری دل سے خدا
کا دہان کرنا۔ سب چیزون کا خیال چھوڑ کے
خدا کا دہان لگانا۔ صاحب آصفیه نے مراقبه
کا ذکر کیا ہے ۔

بخمر العقول شمس لغت فارسی است و نام
ولایتی مشک خیز۔ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بخم
به ہمین معنی گذشت اگر سند استعمال این پیش
شود توانیم عرض کرد که رائے مہمله آخر زائد است
چنانکه شنا و شنار۔ بدون سند اعتبار را نشاید
معاصرین عجم بر زبان ندارند و از حقیقت این
ساکت (اردو) دیکھو بخم۔

بخمه العقول برہان و ناصری و سراج و ہفت
بوزن وخمه (۱) نوعی از حرشف که آنرا کنگر
هم خوانند و بید گیاه هم گویند صاحب جامع
گوید که بخیل هم همین است که می آید صاحب
محیط بر بخمه حواله کنگر دهد و بر کنگر فرماید که
اسم حرشف است و بر حرشف گوید که لغت
نبطی است و بیونانی سقولوس و بعربی عکرب
و طلبین و ضریع و بفارسی کنگر و منابت آن
زمین سنگریزه و مواضع آبها. بستانی و بری
بستانی آن گرم در دوم و خشک در اول
و بری آن گرم و خشک در دوم مختلف الطبع
بحسب اقالیم و اماکن و در ان رطوبت فضلیه
با لطافت و تخفیف و تنقیه قلیل است چون
عرق بد بو را خوشبو گرداند و بوی رطوبت
عفنه ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر بیدگیا
فرماید که بیل است و بر اغرسطس که گذشت
حواله حرشف نوشته و بید گیاه را هم آورده
از پریشان بیانی ایشان خصوصاً در مفردات

طب خیلی پریشان می شویم و بر اقتنا لوقی که
بجای خودش مذکور شد کنکر سفید را ذکر کرده
و بخیال ما این است که در بید گیاه و کنکر
فرق است ۔ جا دارد که کنکر سفید را بید گیاه
نام باشد و نسبت لغت زیر بحث تحقیق ما
این است که لغت فارسی زبان و اسم جامد
است و صاحب شمس گوید که (۲) بانگ
کردن باشد با گرفتگی گلو مؤلف عرض کند
که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین
ساکت بدون سند استعمال اعتبار را نشاید
که صاحب شمس محقق بے تحقیق است (اردو)
(۱) دیکھو اغرسطس و اقتنا لوقی (۲) گلا بیٹھی
ہوئی آواز ۔ مؤنث ۔

بخند بقول شمس با اول و ثانی مفتوح
اندوہگین و افسرده را گویند و آن را نژنده
نیز خوانند ۔ مؤلف عرض کند که محققین
فارسی زبان ازین ساکت و بر لغت نژنده
هم ذکر این معنی نمی کنند البته نژند بهمین معنی می آید
مجرد قول صاحب شمس بدون سند اعتبار
را نشاید و ماخذ این هم تحقیق نمی شود بخیال ما
جزین نیست که بخسیده را که بمعنی مفعولی یعنی پژمرده
از مصدر بخسیدن است بخند نوشته و این
نتیجهٔ بیخبری از ماخذ است و بس حیف است
که لغات فرس به بے تحقیقی و بے توجهی صاحبان
لغت در چه شکل هاست (اردو) دیکھو
بخسیده ۔

بخنو بقول برهان بفتح اول و نون بر وزن
پرتو (۱) رعد برادر برق را گویند و (۲) پدر اندر
را هم که شوہر مادر باشد صاحبان جامع و
رشیدی و ہفت هم ذکر این کرده اند و ما
حقیقت این را بر بخنو نوشته ایم که به فوقانی
سوم عوض نون گذشت (اردو) دیکھو بخنو ۔

بخنود بقول ضمیمهٔ برهان بر وزن خوشنود
بمعنی بخنو باشد که رعد است صاحب مؤید

فرماید که بالضم تندر و غرنده کذا فی القنیه و در
دستور بجای خا جیم مرقوم است واللہ اعلم
بالصواب مؤلف گوید که اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد که دال مہملہ در آخر این
زائد است چنانکه پیرہن و پیراہن اند بہ صورت
مزید علیہ بخنو باشد که بنون سوم گذشت (اردو)
دیکھو بخنو کے پہلے معنے۔

بخنوہ صاحب برہان این را مخصوص کند با
برق و فرماید که بفتح اول و ثانی و رابع ہم آمدہ
و صاحب سروری بحوالہ ادات گوید که بضم
با و نون و سکون خای معجمہ و واو بمعنی برق
و بحوالہ شرح السامی گوید که بفتح با و نون و واو
ہم آمدہ و بحوالہ فرہنگ فرماید که بخنوہ بضم با
و تا بمعنی ہر چیز غرندہ عموماً و رعد باشد خصوصاً
مؤلف عرض کند که مزید علیہ بخنو است بزیادت
ہای ہوز در آخر و ما ذکر این بصراحت معنی وخفا
بر بخنو کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخنو۔

بخنویدن بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بفتح اول و ثالث و کسر واو بمعنی رعد
کردن و تندر زدن۔ محققین مصادر فارسی
زبان ازین مصدر ساکت مؤلف عرض
کند که موافق قیاس و اصول فارسیان است
که از اسم مصدر بخنو وضع کردہ اند بزیادت
تحتانی مکسور و علامت مصدر دن۔ بقاعدہ
محققین فارسی مصدر جعلی و باصول ما مصدر
اصلی که از اسم مصدر فارسی زبان مرکب
شد و بخنود مضارع این و بخنو حاصل بالمصدر
و امر حاضر ہم (اردو) گرجنا۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ کڑکنا۔ بجلی کا آواز نکالنا۔ بادلون
کا بولنا (ناسخ ۵) کیا مزا ہو اگر گرجنے سے تو
تجھکو سننے نہ دے گجر بدلی کا

بخواب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند (۱) مرئی شدن چیزی بخواب مؤلف
عرض کند که (۲) خفتن ہم (ناصر علی ۵)

بخواب آمد خیال او کشیدم در بغل تنگش ٭ خزان می گشت دیدم صبحدم در گلشن رنگش ٭ (والہ ہروی ؎) بخواب بلبل و گل آمدی مگر کہ گرفت ٭ گریستن بخود آن وین بخویش خندیدن ٭ (صائب ؎) عالم غیب اگر نیست روان بخش چرا ٭ مردگان زندہ بخواب ہمہ کس می آیند ٭ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند (اردو) (۱) خواب مین آنا۔ (۲) سونا۔

بخواب افتادن مصدر اصطلاحی مرادف معنی دوم بخواب آمدن (ظہوری ؎) آرزوی عیش تا افتد بخواب ٭ در شب غم گوش بر افسانہ باش ٭ (اردو) آرام کرنا۔ بقول امیر۔ سونا۔

بخواب دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند دراز کشیدن بقصد خواب (باقر کاشی ؎) مگر فہمیدہ آن بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ٭ کہ می افتد بہر سو می دہد خود را بخواب شب ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی خوابانیدن است متعدی خفتن (اردو) لٹینا۔ سلانا۔

بخواب داشتن مصدر اصطلاحی۔ در غفلت داشتن و بخواب آوردن و خوابانیدن۔ (ظہوری ؎) برایم لبتہ است افسانۂ عشق ٭ کہ بختم را بخواب افسانہ دارد ٭۔ (اردو) غافل رکھنا۔ سلانا۔

بخواب در آمدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است صاحبان مؤید و ہفت ذکر یا معنی مطلق این کردہ اند کہ بمعنی خوابیدن و خفتن است (اردو) سونا

بخواب رفتن مصدر اصطلاحی۔ خفتن (ظہوری ؎) آوردہ آنکہ دولت بیدار را نخست ٭ رفتست از فسانۂ زہرش بخواب تلخ ٭ (صائب ؎) بر لب بام خطر نتوان بخواب اسن رفت ٭ در بہشتم تا زاوج اعتبار افتادہ ام ٭ (اردو) سونا۔

بخواب رفتن پا مصدر اصطلاحی بقول بحر خدر یست کہ بسبب نشستن و زیر عضو بودن بہم رسد صاحب آنند ہم ذکر این بزیادت تحتانی در آخر کند (از بہار ے) از کوشش تو می رود از پیش پاسے ما ﴿ پاے بخواب رفتہ ما در رکاب لست ﴿ (صائب ے) ہرگز بچشم شوخی ابرو نمی رسد ﴿ پاے بخواب رفتہ باہ عصا نمی رسد ﴿ و فرماید کہ این را خفتن پاے نیز گویند مؤلف عرض کند کہ چون در یک نشست دیر گذرد و روانی خون در پاے کم شود حس باقی نماند از ہمین است این کنایہ (اردو) پاؤن جھنجھنانا۔ بقول آصفیہ پاؤن سن ہونا۔ سردی یا کسی صدمہ کے باعث پاؤن کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ پاؤن سونا۔ کن ﴿ین ﴾ پاؤن مین چیونٹیان بھرجانا۔

(۵۲۳۲) **بخواب شدن** مصدر اصطلاحی خفتن (ظہوری ے) سر غرور سن و پاے بخت بیداران ﴿ بعد فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ﴿ (اردو) سونا۔

بخواب کردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ در خواب کردن و بقول بحر بخواب متوجہ کردن مؤلف عرض کند کہ خوابانیدن و غافل کردن است و بس (باقر کاشی ے) مگر ز ہمبستان بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ﴿ کہ می افتد بہم سو می کند خود را بخواب امشب ﴿ صاحب آنند ہمین شعر را برائے سند (بخواب دادن) آوردہ و در مصرع ثانی (می کند) را (می دہد) نوشتہ (ظہوری ے) طاقت کوہ را بخواب کنم ﴿ اگر افسانۂ کمر گویم ﴿ (صائب ے) فغان کہ بادہ مرد افگنی نمی یابم ﴿ کہ چشم شوخ تو بیرحم را بخواب کند ﴿ (اردو) سلانا۔ غافل کرنا۔

(۲۳۲۴) **بخواب کسی بودن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی حقیقی است (ظہوری ے) دوشینہ بخواب من

تو بودی ٭ بازی گر وقت کار خواب است (اردو) خواب مین نظر آنا

بخواری تن دادن | مصدر اصطلاحی۔ خواری کشیدن و تحمل آن کردن۔ (ظہوری ؎) بخواری تن چرا در دادہ خاشاک سر کویش ٭ بطرف باغ و بستان رفتہ خود را یاسمین کردہ است (اردو) ذلت و خواری سہنا۔

بخواری فتادن | مصدر اصطلاحی۔ مبتلاے ذلت و خواری شدن (انوری ؎) اے بخواری فتادہ ہر خصمی ٭ کا شر خصمے تو خار گرفت ٭ (اردو) ذلیل و خوار ہونا۔

بخواست | بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی ارادہ و خواہش مؤلف عرض کند کہ موحدہ زائد است در اول (خواست) کہ بمعنی خواہش و ارادہ می آید دیگر ہیچ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد تا می دیدیم کہ مقصود صاحب سفرنامہ چہ بود (اردو) دیکھو ارادہ۔

بخوان | بقول شمس با اول مفتوح و ثانی زدہ زعفران را گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان اوست دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند و ماخذ این ہم غیر متحقق بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) زعفران۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث کیسر۔ دیکھو اندرست۔

بخوان سلیم نبشاند | اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ مؤید الفوائد (۱) بمعنی انقطاع از ماسوی اللہ دارد (۲) بمعنی سلامت و بمعنی خورسندی نیز ہست صاحب انند ہم ذکر این کردہ و صاحب شمس (بخوان سلوتم نبشاند) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ ما در کلام خاقانی استعمال این یافتہ ایم

(ﮯ) بخوان سلوتم بنشاند خود حاجت نبود آنجا ؎ که اشکم خوش نمک بود و رخ زرّین نمکدانش ؎ پس ازین سند مصدر (بخوان سلوت نشاندن) بمعنی بیغم و بآرام داشتن پیدا ست معلوم میشود که در کتابت مؤیّد غلطی کاتب راه یافت و کنایة را تعلقے با معنی حقیقی نیست۔ (اردو) (۱) ماسوی اللہ سے بے تعلق ہے ۔ (۲) بیغمی۔ خوشی۔ مؤنث۔

بخود آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بہ ہوش آمدن مؤلف عرض کند که مقابل بیخود شدن است و موافق قیاس (اردو) ہوش میں آنا۔ بقول آصفیہ آپے میں آنا (آپ میں آنا) بقول امیر ہوش میں آنا۔ خودی میں آنا

بخود افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر عجال خود پرداختن است مؤلف عرض کند که کنایه باشد و موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال باشیم (اردو) اپنے حال پر توجہ کرنا

بخود بالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب انند مرادف بخویش بالیدن (یوسف بیگ ﮯ) چون شمع ہر کہ سوختہ داغ نیاز بود ؎ بالیده جامه جامه بخود از گداز بود ؎ (ارادتخان واضح ﮯ) شب بجوم اشک مہتاب کتان دیده بود ؎ این شعاعی خط بخود صد پیرہن بالیده بود ؎ مؤلف عرض کند که بجاے خود شگفتن و ناز کردن باشد و از اسناد بالا ہم ہمین معنی پیدا می شود قائل (صائب ﮯ) بوته از بہر گداز خویش سامان داده اند ؎ ساده لوحانی که ہمچون به بخود بالیده اند ؎ (اردو) اترانا۔ شگفتہ ہونا۔ اپنے میں آپ پھولنا ۔

بخود بر داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن و فرماید که بجاے خود (بخویش) ہم می آید (شفیع اثر ع) خط تو کشتن اغیار را بخود بر داشت ؎ مؤلف عرض کند که براے خود تجویز کردن چیزے و انتخاب آن براے ذات خود باشد و بس و ہم او فرماید که آنچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت بخود

نذا رد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر ہم ذکر این کرده ۔ مؤلف گوید که این درخور آن نیست که درینجا ذکرش کنیم گر استعمالی بنظر آید که لفظ (بخود) دران نباشد باید که آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے لئے تجویز کرنا ۔ منتخب کرنا ۔

بخود بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته مرادف (بخود برداشتن) که گذشت وفرماید که بجاے (بخود) (بخویش) هم آید (سالک یزدی ے) من درین دریا دلی برخود نه بستم چون حباب ٭ گر شکستی می خورم در بند تاوان نیستم ٭ مؤلف عرض کند که چیزے را بذمه خود گرفتن است وبس وہم او گوید که آنچه بعد از تتبّع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر ہم ذکر این کرده مؤلف گوید که این درخور آن نیست که درینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید که لفظ (بخود) دران نباشد باید که آنرا بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے ذمّہ لے لینا ۔

بخود پرداختن مصدر اصطلاحی ۔ رجوع شدن بخود وتوجه کردن بسوی خود (انوری ے) وز کشادت روز دیگر چون بخود پرداخته ٭ دیده چون رخساره پر زخم پیکان یافته ٭ (اردو) اپنی جانب رجوع ہونا ۔ اپنی جانب توجہ کرنا ۔

بخود پیچیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بمعنی برخود پیچیدن وناخوش شدن وہم او بر (برخود پیچیدن) فرماید که پریشان ومضطر بودن (تاثیر ے) کرده رگ پیدا زخط ہر چند یاقوت لبش ٭ غنچه می پیچد بخود از لعل خندانش ہنوز ٭ (ظہوری ے) چون دوال خم فتراک بخود پیچیدن ٭ از ظہوریست که نخچیر سر تیر شود ٭ (صائب ے) ہر که آمد در غم آباد جہان چون گردباد ٭ روزگارے خاک خورد آخر بخود پیچید ورفت ٭ مؤلف عرض کند که بدل پیچ وتاب

خوردن است وبس (اردو) دل مین پیچ وتاب کھانا۔ اپنے مین آپ پیچ کھانا۔

بخود تراشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر مرادف بخود برداشتن وفرماید کہ بجای (بخود) (بخویش) ہم می آید (زلالی ؎) بخود مسعود شاہی برتراشند ٭ زنازش رشک بر محمود باشند ٭ مؤلف عرض کند کہ منسوب کردن چیزی بخود وہم او گویا نتیجہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این درخور آن نیست کہ درینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید کہ بلفظ (بخود) در آن نباشد باید کہ آنرا بجایش ذکر کنیم (اردو) کسی چیز کو اپنے سے منسوب کرنا۔ اور اپنے لئے قرار دینا۔

بخود جنبیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند حرکت کردن وخبردار شدن گویند ”تا بخود جنبیدہ چنین می شود“ مؤلف عرض کند کہ چون کسی با کسی غیر از توقع چار چشم شود یا واقعۂ غیر متوقعہ پیش آید از تعجب یا مسرت یا خوف حرکتے خاص سرزد شود ہمین است بخود جنبیدن (اردو) خود بخود اچھل پڑنا۔ جب کوئی شخص سامنے آجاتا ہے جسکے آنے کی امید نہ تھی یا کسی واقعہ کی اطلاع ہوتی ہے جو متوقع نہ تھا تو خود بخود دل کو ایک حرکت ہوجاتی ہے اور انسان اچھل پڑتا ہے خوشی سے یا تعجب یا ڈر سے۔

بخود چیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بکسر جیم فارسی (۱) کنایہ از تکبر ومغرور بودن (وحید در تعریف جواب دوز ؎) ز رخ خود بیالیش چو مالیدہ ام ٭ از ان رو بخود اینقدر چیدہ ام ٭ وفرماید کہ (۲) نیز کنایہ از پذیرفتن (صائب ؎) خمش چو آب گہر می رویم تا دریا ٭ بچیدہ ایم بخود ہمچو سیل غوغائی ٭ (میرزا بیدل ؎) بیدل بساط وہم بخود چیدہ چو صبح ٭ ورنہ ز جنس ہستی

من ہر چہ ہست نیست * مؤلف عرض کند
کہ (بخود چیدن چیزی) کنایہ باشد از (۳)
حاصل کردن چیزی و بر ذمۂ خود گرفتن چیزے
و بر سر خود گرفتن بارے از ہر سہ اسناد بالا
ہمین معنی پیدا می شود و این من وجہ تعلق دارد
با معنی دوم و معنی اوّل بلحاظ معنی حقیقی خلاف
قیاس است و سندے بکارش نمی خورد طلب
سند دیگر باشیم (اردو) (۱) متکبر اور مغرور
ہونا۔ (۲) قبول کرنا (۳) کسی چیز کو حاصل کرنا
جیسے فیض حاصل کرنا۔ اپنے ذمہ لینا جیسے
"ناحق ہم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا"
بخود دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف (بخود بر داشتن) کہ گذشت و فرماید کہ
بجاے (بخود) (بخویش) ہم آمدہ (شفیع اثر
ص) درین زمان کہ بزرگان پناہ کس نشوند
ندانم از چہ بخود داد کوہ رخنۂ غار * مؤلف
عرض کند کہ بسر خود گرفتن است و بس و ہم

او بگوید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
(برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر
ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این درخور
آن نیست کہ درینجا ذکرش رود اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آن
را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سر لینا۔
بخود رسیدن مصدر اصطلاحی۔ خود را
شناختن باشد (صائب ص) بیک فرد بستہ
است صد دفتر اینجا * بخود تا رسیدم بعالم
رسیدم * (اردو) اپنے آپ کو پہچاننا۔
بخود سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) مرادف بخود بر داشتن و فرماید
کہ بعوض (بخود) (بخویش) ہم می آید (طالب
کلیم ص) نیست نفس دون امانت دار یک
جو اعتبار * حق بدست ماست گر چیزی بخود
نسپردہ ایم * نیز فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم
شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر

(۳۴۰)

نیز آمده. صاحب بحر هم ذکر این کرده. خان آرزو
در چراغ هدایت گوید که (۲) مغرور بودن
وگمان بزرگی خود داشتن (شفیع اثر سه) یکدرَوی
از سر چیزی که سپردی بخودت ❊ مردم غافل
ازان هیچ بخود نه سپارند ❊ مؤلف عرض کند
که (۳) بسر خود و بذمّهٔ خود گرفتن دیگر هیچ
و هر دو سند بالا بکار ما می خورد نه بحق شان
نسبت قول آخر الذکر وارسته عرض می شود که
این درخور آن نیست که درینجا ذکرش رود
اگر استعمالی بنظر آید که لفظ (بخود) دران نباشد
باید که آن را بجایش ذکر کنیم و خان آرزو
که معنی دوم پیدا کرد برلے آن طالب سند
دیگر باشیم که از معنی لفظی این تعلقی ندارد.
(اردو) (۱) دیکھو بخود برداشتن (۲)
مغرور ہونا (۳) کسی کام کو اپنے سر لینا
اپنے ذمہ لینا۔

بخود شکستن | مصدر اصطلاحی) بقول

وارسته و بحر تحمّل ناملائم کردن و بر رو نیاوردن
(محسن تاثیر سه) تعدّی که ز موجبت رسد بخود
بشکن ❊ بوصل بحر رسی تا حباب وار اینجا ❊
(مخلص کاشی سه) ہر شکستی با تو کار مومیائی
می کند ❊ ہجو زلف یار کیدم تو بر خود بشکنی
مؤلف عرض کند که (بر خود شکستن) ہم ہمین
معنی می آید و آنچه وارسته نسبت معنی دوم
(بر خود شکستن) اشکال را دفع کرده بجایش
ذکر کنیم و این کنایه باشد (اردو) سخت
اور ناملائم باتون کا تحمّل کرنا منھہ پر نہ لانا۔

بخود فتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن
مرادف (بخود برداشتن و بستن و تراشیدن
و دادن) مؤلف عرض کند که غور نکرده که این
لازم است و مصادر بالا متعدی جز این نیست
که معنی افتادن بسر و افتادن بذمّه است
قتامل۔ حیف است که سند استعمالش پیش نشد

خلاف قیاس نیست (اردو) سر پر پڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ذمہ ہونا۔ ذمہ پڑنا۔

بخود فرو رفتن و بخود فرو شدن مصادر اصطلاحی۔ صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر معنی مطلق این ہر دو مصادر کردہ گوید کہ یعنی از غایت رنج و خجلت سر فرو کردن۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و از دیگر محققین فارسی زبان کسے با او نیست۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دلالت می کند کہ غور کردن و فکر و تامل نمودن باشد طالب سند باشیم (اردو) رنج و خجلت سے سر جھکانا۔ غور کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔

بخود گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف بخود بر داشتن کہ گذشت و فرماید کہ بجاے لفظ (بخود) (بخویش) ہم می آید (اسمعیل ایماسہ) ہمیشہ مشت زرے ہیچو گل بکف دارد ؎ بد ہر ہر کہ گذارد بخویشتن خوار می را ؎ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اختیار کردن و گوارا کردن است وارستہ می فرماید کہ مرادف (برخود و برخویش گذاشتن) تو آنچہ از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد غیر نیز آمدہ مؤلف گوید کہ باید کہ بجاے خویش مذکور شود و در تمام صراحت این لا حاصل است (اردو) اختیار کرنا۔ گوارا کرنا۔

بخود گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف بخود بر داشتن کہ گذشت و فرماید کہ بعوض بخود۔ برخود و برخویش ہم می آید (الثانی سہ) مردود و عریان بخاک کوی او افتادہ ام ؎ واے اگر برخود نگیرد خاک کوے او مرا ؎ (ہدایت سہ) نہاد سخت تو سو ہان بخود نمی گیرد ؎ وگر نہ پست و بلند زمانہ سو ہانست (و لہ سہ) دلی کہ نقش تعلق بخود نمی گیرد ؎ اگر بدست فتد خاتم سلیمان است ؎ صاحب بحر ہم ذکر

این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن آنچہ
ہم او فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
برخوردار دبل اسناد بغیر نیز آمدہ **مؤلف**
گوید کہ ذکر این درینجا بے محل است باید کہ بجائش
مذکور شود (اردو) قبول کرنا۔

بخود گرم بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ وبحر خود پسند وخود رائے بودن (کمال
خجندی ؎) آفتاب ار گویدت من با تو می نام
مرنج ؛ چون بخود گرم است خود را می ستاید
آفتاب ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ما (است) را
مشتق مصدر (بودن) می دانیم پس سندے کہ
پیش شد متعلق ازین مصدر نیست ولیکن این
مصدر برائے کنایہ معنی متذکرہ بالا موافق قیاس
است (اردو) خود پسند ہونا۔ خود رائے ہونا۔

بخود نازیدن مصدر اصطلاحی۔ بدل
ناز کردن وبس (ظہوری ؎) گشتی شکار
در ظہوری بخود بنازہ ؛ شادم کہ دام من نفس
نازگیر تست ؛ (اردو) دل مین ناز کرنا۔
فخر کرنا۔

بخود نبودن (مصدر اصطلاحی) بقول
وارستہ وانند از خود بیخبر بودن **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ باشد بمعنی مدہوش بودن۔
(شہیدی قمی ؎) چو گفتیم کہ بر ویشت آمدم
از شوق ؛ بخود نبودم واین فہم کردم از
سخنت ؛ (اردو) آپے مین نہ رہنا۔
آپ مین نہ رہنا۔ ہوش وحواس مین نہ رہنا۔
خودی سے گزرجانا۔ (فقرہ) رو میان لگی مین
اب تم آپے مین نہین رہے ہو ؎

بخود نوشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
وارستہ مرادف بخود برداشتن و فرماید کہ
بجائے (بخود) برخود وبخویش ہم می آید۔ صاحب
بحر ہم ذکر این کردہ (مخلص کاشی ؎) بیاض
حال دل پارہ پارہ کردم عرض ؛ نوشتہ است
بخود نامہ ام دریدن را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ

از سند بالا نوشته شدن چیزے بخود پیداست مقصود شاعر آنست که من در نامهٔ خود حال دل پاره پارهٔ خود نوشته ام و خط من در دیدن راد رخود دارد ازینجاست که یار من خط مرا پاره پاره میکند۔ هم او گوید که آنچه بعد از تتبّع معلوم شد خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف گوید که ذکر این درینجا بے محل است بجاے خودش باید نوشت۔ (اردو) لکھا ہونا جیسے ''خط میں لکھا ہوا ہے''۔

بخود نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول محقق ارسن مرادف بخود بر داشتن که گذشت و گوید که بجاے (بخود) برخود و بخویش هم می آید۔ صاحب بحر هم ذکر این کرده (اسعید اشرف ؎) در خلوت اگر دست دهد وصل حرام ہا نامردی را بخود نهادن مردیست ؛ (ملّا وحشی ؎) اگر ما شد ز خنجر خار آن راه پُر نهم بر خویشتن آزار آن راه ؛ مؤلف عرض کند که منسوب بخود کردن و هم او گوید که آنچه بعد از تتبّع معلوم شد خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف گوید که ذکر این درینجا بے محل است باید که بجایش ذکر نهیم (اردو) اپنے سے منسوب کرنا۔

بخودی خود اصطلاح۔ بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بنفسه و ذاته صاحب رهنما فرماید که بمعنی خود بخود و به رغبت خود است صاحب بول چال هم ذکر این کرده گوید که از خود و صاحب فرهنگ فدائی فرماید که بے یاری و انبازی دیگری که ترجمهٔ آن بتازی بنفسه باشد مؤلف عرض کند که تعریف فدائی که از معاصرین عجم بود خیلے خوش است (اردو) خود بخود بقول آصفیه از خود۔ آپ ہی آپ۔ بے کہے۔ بن چھیڑے بن بلائے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بن بلائے) کا محل نہیں ہے۔

بخور بقول جهانگیری و برهان با اوّل و ثانی مضموم و واو معروف و راے موقوف (۱) عسل لبنی باشد که آن را بتازی میعه سائله و بیونانی اصطفی و بهندی سلارس خوانند و از درخت

روم حاصل شود خوشبوی باشد بہار گوید کہ بوزن صور (۲) آنچہ بدان بوی دہند و بخورات جمع آن و فرماید کہ بالفظ بر آتش انداختن و دادن و سوختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ انحصار مصادر بالا در ملحقات باقی نماند کہ قلت تلاش اوست ہم او فرماید کہ مجازاً (۳) بمعنی مجمر است (خواجۂ شیراز ــ) مرغول را مگردان یعنی بر غم سنبل ؛ گرد چمن بخوری ہمچو صبا مگردان ؛ صاحب محیط بر بخور حوالۂ میعۂ سائلہ کردہ و بر میعۂ سائلہ گوید کہ بیونانی اسطرک و بہندی سلارس و در انگریزی استورکس باسم نامند و آن صمغ یا شیر درختی است بسیار خوشبو و درخت آن را در بلاد شام عبہر گویند و گفتہ اند کہ آن صمغ درخت مران است۔ دو نوع است یکی سفید کہ آن را عطاران میعۂ عنبری نامند و دوم سرخ و آن را میعۂ رشکی نامند گرم در اول و خشک در دوم خشکی آن کمتر از گرمی و بقول شیخ قوت منضجہ ملینہ بغایت و سخنہ محللہ است و روغنی کہ ازان در شام میگیرند ملین شدید بالجملہ مقوی و محلل ریاح و منضج و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول مفرس است از معنی دوم کہ نظر بر خوشبوئی آن فارسیان بدین نام موسوم کردند و بمعنی دوم لغت عربی کذا فی المنتخب (اردو) (۱) سلارس دیکھو اصطفی (۲) بخور ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ دھونی ـ خوشبودار چیزوں کی دھونی ـ خوشبودار چیزیں جیسے مشک و عنبر وغیرہ (۳) انگیٹھی ـ بقول امیر ـ ہندی میں انگیٹھی آتشدان ـ مجمر ـ

(۲۲۲۲) **بخور آہ** استعمال ـ مرکب اضافی بمعنی آہے کہ مثل بخور است (ظہوری ــ) بخور آہ ظہوری بعود دل فرصت ؛ کہ شکوے کسی عنبرین کلاہ شود ؛ (اردو) بخور آہ ـ مذکر ـ جیسے دود آہ

اُردو مین یہ ترکیب فارسی کہہ سکتے ہین

بخور انداختن | استعمال - صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بر آتش ریختن (باقر کاشی ے) نہاے جلوہ وبرتنم عبیر نوشتان ہ کشای دامن و بر آتشم بخور انداز ہ (ظہوری ے) بخور راز بال انداز د بر آتش ہ کند پروانہ چون انداز آغوش ہ (اردو) بخور ڈالنا آگ پر -

بخور دادن | استعمال - صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بہ ملبوس دادن (شانی مشہدی ے) پری بکلبہ ما می کند گذار امشب ہ کشا طرہ کہ این کلبہ را بخور دہد ہ (ظہوری ے) طرہ شام ندادی بہ تف آہ بخور ہ کرپہ آل ضرور است پے غازہ صبح ہ (ولہ ے) زگرد چہرہ ما دامن عبیر زند ہ بدود سنبل ما طرہ بخور دہد ہ (اردو) خوشبودار چیزون کا دہوان دینا - بخور دینا -

بخوردان | اصطلاح - بقول انند بمعنی مجمر باشد مؤلف گوید کہ از قبیل آتشدان است بموقع قیاس حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو بخور کے تیسرے معنے - دکن مین عوددان کہتے ہین -

بخور زیر دامن | اصطلاح - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بضم و خار بواو رسیدہ ضابطہ ولایت است کہ خوبان و رعنایان دامن را پہن کردہ بدود عنبر و عود معطر سازند و دود مذکور را زیر دامن می گیرند و فرماید کہ این معنی از زبان دان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ بہار این ضابطہ را بزنان مخصوص کند (محسن تاثیر ے) شمیم عطر آن فردوس مسکن ہ فلک راشد بخور زیر دامن ہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است

ومعاصرین عجم تخصیص زنان را پسند نمی کنند
چنانکہ بہار (اردو) وہ بخور جو دامن کو
دئے جاوین۔ بخور زیر دامن بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین
اسم مذکر۔

بخور سوختن استعمال۔ صاحب آصفی از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است
یعنی عود وغیر ذلک را بر آتش ریختن ا مظہر
۵) شمع افروختہ وریختہ ہر جانب گل ہا مجلسے
ساختہ وسوختہ ہر سوی بخور ہا (اردو) بخور جلانا

بخور شمہ اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱)
چند از عطریاتی کہ آب یا شربت تر کردہ در
مجلس بر آتش نہند چون دود از ان بر آید ہمہ
مجلس معطر شود مؤلف عرض کند کہ ہای آخرین
برائے نسبت باشد یعنی چیزے کہ منسوب است
بہ شمہ بخور مخفی مباد کہ شمہ بقول منتخب بفتحتین و
تشدید میم بمعنی بوئیدن است فارسیان درین
مرکب بہ تخفیف آوردہ اند۔ موافق قیاس است
معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ (۲) بمعنی
بخوردان است وطرز بیان صاحب شمس
غیر آن کہ مرکب عطریات باشد (اردو)
(۱) وہ پانی یا شربت کا مرکب جس مین عطریات
ملا کر آتشدان پر ٹپکاتے ہین تا کہ خوشبو پھیلے
مذکر۔ (۲) دیکھو بخوردان۔

بخور شیشہ اصطلاح۔ بقول سروری بہ
حوالۂ شرفنامہ مرادف معنی اوّل بخور شمہ کہ گذشت
صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر شین منقوطہ
وسکون تحتانی وشین دیگر مفتوح است صاحبان
جامع وبحر وسراج ہم ذکر این کردہ اند بہار
گوید کہ ہمین است نسخہ مؤلف عرض کند کہ
قلب اضافت است بمعنی شیشۂ کہ آب بخور
دران است (اردو) وہ شیشہ جس مین
عطریات کا مرکب ہوتا ہے جس کو آگ پر چھڑکنے
سے خوشبو پھیلتی ہے۔ مذکر۔

بخور کردن (مصدر اصطلاحی) صاحب

آصفی از معنی ساکت۔ از ظہیر نیشاپوری ۵ خمش
زلالہ کہ طبعش مشوش است ہنوز ز شکر بخور نکن
شعلہ سرکش است ہنوز۔ مؤلف عرض کند
کہ معنی عام خوشبو دادن است ولیکن ازین
شعر (بر آتش انداختن بخور) شہ پیدا است یعنی
مرکب عطریات بر آتش انداختن (اردو)
بخور دینا۔ عطریات کا دہوان دینا۔ مرکب
عطریات کو آگ پر چہڑکنا۔

بخور گردانیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی از معنی ساکت سند این بہ لفظ بخور انداخت
مؤلف عرض کند کہ آئین آتش پرستان است
کہ ہر شام عطریات را در مجمر انداختہ در ہر گوشۂ
مکان می گردانند و بحضور جملہ مکینان ہم پیش
می کنند۔ تا کلاہ خود را بالاے آن کنند و دود
در کلاہ گیرند ہمین است بخور گردانیدن۔
(اردو) عطریات کو آتشدان مین ڈالکر تمام
گہر مین دور دینا پہرانا تا کہ ہر گوشۂ مکان مین
خوشبو پہیل جاے۔

بخور مریم اصطلاح۔ بقول سروری گیاہیست
کہ پنج انگشت را ماند و بحوالہ شرفنامہ گوید کہ
گیاہی کہ مریم دران دست زدہ مانند پنجہ
گشتہ و بوے خوش دارد و آن را پنجۂ مریم نیز
گویند صاحب برہان فرماید کہ آتش پرستان
بوقت ستایش و پرستش آتش بدست گیرند
و آن را شجرۂ مریم ہم گویند صاحبان بحر و
جامع و سراج و بہار عجم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط فرماید کہ بلغت افرنقیہ بخور المشائخ
و بشامی کف مریم و بیونانی فعیلاسوس و
بسریانی طرمادوس و بعربی شجرۃ المریم و دخن المریم
و بفارسی پنجۂ مریم و بہندی ہاتہا جوڑی
گویند نباتے است مائل بہ سفیدی و دران
شبیہ بخطوط۔ گرم در سوم و خشک در دوم
و دران جلد و تقطیع و تفتیح و جذب و تحلیل
قوی و تلطیف است و منافع بسیار دارد الخ

مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر آنلق ہم گذشت و بخور المریم مرکب عربی زبان است و در فارسی ہم مستعمل خیال می کنیم کہ عربان نظر بر عطریت این مدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو آنلق

بخورہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی نافۂ مشک مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نظر بہ خوشبوئی نافہ بزیادت ہای نسبت در آخر بخور۔ نافۂ مشک را نام نہادند (اردو) نافہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے (زکی ؎) یہہ ضبط ہو ہے

نافہ کہان تیرے عشق کا یہ آہو چھپائے پھرتے ہین
دشت ختن مین داغ ہو

(الف) **بخوریدن** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم (۱) سودہ و فرسودہ گردیدن ہم او فرماید کہ - - - - - - - - -

(ب) **بخوریدہ** بالضم (۱) دیوزدہ و پری و آسیب زدہ دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ وضع مصدر (الف) موافق قیاس است کہ از اسم مصدر بخور بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن وضع کردہ اند و باصول متقنین فارسی مصدر جعلی است قیاس می خواہد کہ (۲) بمعنی حقیقی این بخور دادن و کردن باشد ولیکن محققین بالا بر کنایہ سودن و فرسودن قناعت کردہ اند کہ بر خلاف قیاس نیست زیرا کہ فرسودگی دودے را ماند اما طالب سند استعمال باشیم حاصل بالمصدر این ہمان بخور و مضارع این بخورد و (ب) ماضی مطلق (الف) کہ بیران ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند و معنی مبینۂ بالا ہم کنایہ باشد کہ آسیب زدگان را بخور می دہند و (۲) بخور دادہ شدہ و از معنی اول این تائید خیال ما نسبت معنی دوم (الف)

باهم میامیخته می شود (اردو) الف (۱) گھس جانا دیکھو ... بخوردن ... بخورده بنا (ب)	(۱) آسیب زده یعنی جس پر آسیب کا اثر ہو (۲) بخور دیا ہوا۔

بخولی | صاحب رہنما بحواله سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید که بمعنی ساق مؤلف عرض کند که تا ہنوز ہیچ محقق نشد نمی دانیم که معاصرین عجم از کدام زبان گرفته اند تازی نیست و ترکی نباشد۔ اسم جامد دانیم و دیگر ہیچ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و صاحبان بول چال و روزنامه که ماخذ شان ہم سفرنامه مذکور است ازین ساکت (اردو) پنڈلی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ساق۔ ٹانگ کا وہ حصہ جو ٹخنے اور زانو کے بیچ میں ہے۔

بخون | صاحب سروری بحواله نسخهٔ وفائی گوید که بجای معجمه بوزن زبون مریخ باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج درست گوید و مؤلف ما با او اتفاق است که چون خونریزی و سفاکی اثر اوست بدین اسم موسوم شد (اردو) مریخ۔ دیکھو اختر بخجم۔

(مصدر) **بخون آغشتن**	مصدر اصطلاحی۔ آلوده خون کردن است (ظہوری ۵) نشد جسم و جان تحفهٔ خنجرت ۴ بغمت را بخون تا نیاغشتم (اردو) خون میں آلوده کرنا۔
(مصدر) **بخون افتادن نان**	مصدر اصطلاحی خون جگر خوردن و تکلیف کشیدن ہمانا این

کنایه باشد لطیف یعنی چون نان بخون افتد غذای ۹	
خون بدہان رسد (صائب ۵) بخت ما چون بید مجنون سرنگون افتاده است ۴ ہمچو داغ لاله نان ما بخون افتاده است ۴ (اردو) خون جگر پینا یا کھانا۔ بقول آصفیہ غصہ کھانا پیچ و تاب کھانا۔ رنج اٹھانا۔	

(۲۲۳۰) **بخون افگندن** | مصدر اصطلاحی۔ خون آلود کردن و مجروح ساختن (ظہوری ؎) یاد مژہ بخونت افگند ۂ در خاطر خود خلیدی آخر ۂ (ولہ ؎) زخم عشق خم فتراک بخونم افگند ۂ خاطرم فیت قرارے بطپیدن رفتم ۂ (اردو) آلودہ خون کرنا۔ خون میں آلودہ کرنا۔

(۲۲۳۱) **بخون خنجر آلودن** | مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از قتل کردن و کشتن (ظہوری ؎) عجب کہ غمزہ بخون تو خنجر آلاید ۂ کہ تراکہ رگ بہ تمناے نشتر نہ برد ۂ (اردو) قتل کرنا

(الف) **بخون خود بازی کردن** | مصادر
(ب) **بخون خویش بازی کردن** | اصطلاحی

صاحب بحر و انند (ب) را ذکر کردہ گویند کہ خواہان قتل و ہلاک خود بودن مؤلف عرض کند کہ پرواے ہلاکت خود نکردن (ظہوری الف ؎) بصد بے باکی اول بخون خود کند بازی ۂ چو فرداشتہ آن غمزہ بی باک برخیزد ۂ (شیخ شیراز ب ؎) آنکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند ۂ (سلمان ب ؎) در رسن ہاے دو زلف کافرت پیچیدہ ام ۂ غازیم غازی بخون خویش بازی می کنم ۂ (اردو) خواہان قتل ہونا۔ موت کی پروا نکرنا

(۲۲۳۳) **بخون دامن کشیدن** | مصدر اصطلاحی دامن را آلودہ بخون کردن یعنی کنایہ از کشتن باشد (صائب ؎) نیست مانع حسن را استغنا از خون ریختن ۂ گل بخون بلبلان در غنچہ دامن می کشد ۂ (اردو) خون میں دامن آلودہ کرنا۔ قتل کرنا۔

(۲۲۳۴) **بخون در کشیدن** | مصدر اصطلاحی بسیار آلودہ خون کردن (ظہوری ؎) خندان و تازہ روی بہ تمکین ہمی گذشت ۂ از گریہ نگاہ اشک بخون در کشیدہ ۂ (اردو) خون میں ڈبونا۔

بخون دل | اصطلاح۔ صاحب انند

(بخون دل کار کردن) را نوشتہ گوید کہ بمحنت
ومشقت کار کردن است واز حافظ شیرازی
سند دہد (وھوھذا ہ) دامن دوست
بصد خون دل افتادہ بدست ٭ بفسوسے کہ کند
خصم رہا نتوان کرد ٭ مؤلف عرض کند کہ
مصدر قائم کردہ آنند را سندش بکار
نمی خورد و سند خواجہ شیراز مصدر
(دامن بصد خون دل بدست افتادن)
بدست می آید۔ ازینجاست کہ ما اصطلاح
(بخون دل) را قائم کردہ ایم کہ کنایہ از محنت
ومشقت است چنانکہ فارسیان گویند ''
بخون دل این را حاصل کردیم '' یعنی بمشقت
بسیار بدست آوردیم اے بجگر کاوی (اردو)
جگر کاوی کے ساتھہ۔ جان لڑا کر۔ جان مار کر
۔صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے (جان مار کر
کام کرنا) نہایت محنت اور مشقت سے
کوئی کام کرنا۔ یہہ لفظی ترجمہ ہے صاحب انند
کے مصدر کا۔

(۲۸۸۸۹) **بخون سعی کردن** | مصدر اصطلاحی۔ سعی در
قتل کردن مخفی مباد کہ درینجا خون یعنی قتل است
ولہ (انوری ہ) بدوام تو بخون دلم سعی کرد
ایک ٭ از لطف پستہ تو بجان زینہار یافت ٭
(اردو) قتل میں کوشش کرنا۔

(۲۸۸۹۰) **بخون طپیدن** | مصدر اصطلاحی۔ آلودہ
خون شدن وفگار شدن (صائب ہ)
سینہ خال لبت آتشین عذارانند ٭ بخون
طپیدہ لعل تو تاجدارانند ٭ (اردو) خون
میں تڑپنا۔ زخمی ہونا۔ گھائل ہونا۔

(۲۸۸۹۱) **بخون غلطیدن** | مصدر اصطلاحی مرادف
(بخون طپیدن) کہ گذشت (ظہوری ہ)
بتان قتل اسیران کام دارند ٭ بخون غلطیدہ
ہر گام دارند ٭ (صائب ہ) در رقیبات
کشتہ ناز تو می غلطد بخون ٭ بر نیاید زود خون
از زخم تیغ تیز را ٭ (اردو) دیکھو بخون طپیدن

(۲۳۳۱) **بخون کمر بستن** مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ خون وقتل شدن (صائب ؎) ہر رگ سنگی کمر بندد بخون من چو مار ؛ گوشۂ غاری اگر سازم وطن در کوہسار ؛ (اردو) خون پر کمر باندہنا۔ قتل پر کمر باندہنا۔

بخون گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مزاحم شدن بعلت خون وقصاص خواستن مؤلف عرض کند کہ کسی را بجرم خونریزی گرفتار کردن است طرز بیان انند خاطر ما را ناپسند اجمال الدین سلمان ؎) فردا کہ کشندہ را شہیدان ؛ گیرند بخون بدین بہانہ ؛ من دامن آن نگار گیرم ؛ از ہر دو جہان کنار گیرم ؛ (اردو) خون اور قتل کے الزام مین گرفتار کرنا۔

بخون وخاک افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در سراج کشتن بخواری مؤلف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ فگار کردن ہم حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد کہ تصفیہ این می کردیم جز این نیست کہ کنایہ باشد کہ بخاک وخون افگندہ یا اینکہ مجروح باشد یا کشتہ۔ (اردو) خاک وخون مین گرانا۔ ذلت کے ساتھ قتل کرنا۔ زخمی کرنا۔

(۲۳۳۴) **بخویش آمدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از بہوش آمدن وخود را شناختن۔ مقابل بے خویش شدن وبے ہوش شدن (ظہوری ؎) ز دوری تو ستمدیدۂ کہ شد بے خویش ؛ ہزار مرگ فزون دید چون بخویش آمد ؛ (اردو) آپ مین آنا۔ بقول امیر ہوش مین آنا۔ خودی مین آنا (ناسخ ؎) آپ مین آئین جائین یا سکے پاس ؛ کب سے ہمکو ہے انتظار اپنا ؛

بخویش بالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بخود بالیدن کہ گذشت (محمد ہاشم شہید ؎) تا بعاشق پیر سد روز قیامت می شود ؛ بسکہ از شوق خرامش راہ می بالد

بخویشتن ... ع مہ تابان ازگدان
... بالبخویشتن ... مؤلف عرض کند که ما
تحقیق این بر (بخود نازیدن) کرده ایم۔
(اردو) دیکھو بخود نازیدن۔

بخویش برداشتن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و آنند مرادف بخود برداشتن
مؤلف عرض کند که ما همدرانجا بحث این
کرده ایم (اردو) دیکھو بخود برداشتن

بخویش بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته و آنند مرادف (بخود بستن) مؤلف
عرض کند که ما همدرانجا تعریف این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود بستن۔

بخویش تراشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته و آنند مرادف بخود تراشیدن مؤلف
عرض کند که ما همدرانجا اشارۂ این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود تراشیدن۔

بخویشتن نازیدن مصدر اصطلاحی۔

همان بخود نازیدن که گذشت (ظهوری ۵)
عشق وجنونش بود پدر بر پدر همه با نازم بخویشتن
دل والا نژادمین ۵ (اردو) دیکھو بخود نازیدن

بخویش خندیدن مصدر اصطلاحی خندیدن
برخود بنظر حقارت (واله هروی ۵) بخواب
بلبل وگل آمدی نگر که گرفت بادگریستن بخود
آن وین بخویش خندیدن ۵ (اردو) اپنے
آپ پر ہنسنا۔ حقیر سمجھنا۔

بخویش دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته و آنند مرادف بخود دادن مؤلف
عرض کند که ما همدرانجا اشارۂ این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود دادن۔

بخویش سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته و آنند مرادف بخود سپردن مؤلف
عرض کند که ما همدرانجا اشارۂ این کرده ایم
(اردو) دیکھو بخود سپردن۔

بخویش گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول

وارستہ و انند مرادف بخودگذاشتن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمدر انجا اشارۂ این کردہ ایم
وسند این ہمدر انجا گذشت (اردو) دیکھو
بخودگذاشتن ۔

بخویش گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و انند مرادف بخودگرفتن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمدر انجا اشارۂ این کردہ ایم
(اردو) دیکھو بخودگرفتن ۔

بخویش نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و انند مرادف بخودنوشتن مؤلف
عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمدر انجا کردہ ایم
(اردو) دیکھو بخودنوشتن ۔

بخویش نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ و انند مرادف بخودنہادن مؤلف
عرض کند کہ ما اشارۂ این ہمدر انجا کردہ ایم
(اردو) دیکھو بخودنہادن ۔

(الف) **بخیدن** صاحب انند بحوالۂ فرہنگ

(ب) **بخیدہ** نسبت (الف) گوید کہ بالفتح پنبہ
و ریشم زدن و نسبت (ب) فرماید کہ پنبہ
ریشم زدہ را گویند (حکیم نزاری ؎)
ہمہ دشت فرش است درہم فگندہ ٭ ہمہ
کوہ ریشم است برہم بخیدہ ٭ صاحبان سروری
وجہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و
جامع و سراج ذکر (ب) کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ (الف) وضع شد از اسم مصدر
پک کہ بالضم بمعنی ہر چیز گندہ و ناہموار و
بمعنی تپک و مطراق آہنگران ہم آمدہ باے
فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ اسپ و اسب
وکاف عربی بدل شد بخاے معجمہ چنانکہ شاماکچہ
وشاماخچہ ۔ پس بخ را اسم مصدر قرار
دادہ بزیادت تحتانی مکسور و علامت
مصدر دن مصدرے ساختند براے
پنبہ و ریشم زدن مخفی مباد کہ معنی لفظی این
تپک زدن یا ناہموار و پریشان کردن است

و به مجاز برای ریشم و پنبه زدن مستعمل شد. بقاعدهٔ محققین فارسی زبان مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی که اسم این مصدر را ال فارسی زبان است و (ب) اسم مفعول این حیف است که محققین مصادر فارسی (الف) را ترک کرده اند و محققین فارسی زبان (ب) را اسم جامد قرار داده آفرین بر صاحب فرهنگ فرنگ که این مصدر را بے نشان نکرده و نه خاک نسپرد پس باید که این را بالضم خوانیم (اردو) (الف) دُہننا بقول آصفیه روئی صاف کرنا. دُہنکنا. (ب) دُہنکا ہوا.

بخیر بقول برہان (۱) بر وزن حصیر کیاہے است که آنرا ابید گیا نیز خوانند و آن نوعی از کنگر است صاحب جامع گوید که مرادف بخمه که گذشت صاحب ناصری فرماید که بخیر و بخیل نوعی از حرشف که کنگر باشد و صاحب محیط هم بر بخیر اشارهٔ کنگر کرده مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است برای بخمه و (۲) بفتح موحدهٔ زائده بر لغت عرب یعنی خیر کلمه ایست که فارسیان استعمالش کنند بمعنی نیکو و نیکوئی و این را با مصادر فارسی مرکب کنند که در ملحقات می آید گویند "الحمد لله بخیر است" و (۳) بمقام انکار محض هم استعمال این کنند (اردو) (۱) دیکھو بخمه. (۲) بخیر. بقول آصفیه خوش و اچھی طرح سے. سلامت. جیسے مزاج بخیر (۳) نہیں بالکل نہیں (شیفته ؎) دل دینگے مال دینگے مگر جان سو بخیر یہ بیہوده ہے وہ شخص جو سرگرم لاف ہے بچو

بخیر گذشتن استعمال. بخیر و عافیت گذشتن و هیچ نقصان راه نیافتن بمعنی حقیقی است گویند (ع) رسیده بود بلائی ولی بخیر گذشت (ظهوری ؎) گزند تو به مگر بگذرد بخیر از من

(۵۲۳۲)

بروی ساقی گلگشت بوستان ندراست (اردو)
بخیر گزرنا۔ بخیر و عافیت گزرنا۔ کوئی واقعہ پیش
نہ آنا جیسے ؎ الحمد للہ رات بخیر گزری ؎
بخیرگی افتادن چشم | مصدر اصطلاحی۔ متحیر
شدن چشم و خیرہ شدن نظر (ظہوری ؎)
کجا بدیدن ذرہ دیدہ یہ گردد چشم ؍ بخیرگی نفتد
آنانکہ تماشائیست ؎ (اردو) آنکھ کی خیرگی
متعجب یا متحیر سے آنکھ کا خیرہ ہونا۔ چکا چوند
(الف) **بخیز** | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بفتح اول و کسر ثانی و زای ہوز در آخر بمعنی
کمین گاہ و محل خوف و فرماید کہ - - - - -
(ب) **بخیزیدن** | بمعنی دوتا گردیدن برای
تعظیم امیرے مؤلف عرض کند کہ دیگر کسے
از محققین لغات فارسی ذکر این نکرد مشتاق
سند باشیم و اگر بدست آید توانیم عرض کرد
کہ (الف) اسم مصدر (ب) باشد و بکسر موحّدہ
امر حاضرش مخفی مباد کہ (خیزیدن) بدون
موحّدہ بر وزن پیچیدن بمعنی آہستہ بجائی در شدن
و لغزیدن می آید و خیز بقول برہان بکسر اول
و سکون ثانی بمعنی جست کہ محل خوف واقع
شود پس خیال ما اینست کہ در (الف و ب)
ہر دو موحّدہ زائد است و نمی دانیم کہ محققین
بالا بفتح اول چسان نوشتہ اند و اختلاف در
معنی بیان کردہ اند و صاحب فرہنگ فرنگ
خلاف قیاس نیست و لیکن محتاج سند است
(اردو) (الف) کمین گاہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم
مؤنث۔ گھات کی جگہ (ب) تعظیم کے لیے جھکنا
بخیل | بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن
وکیل نام نوعی از حرشف باشد کہ کنگر است
و آن را بیدگیا خوانند و در عربی مردم مکہ
را گویند مؤلف عرض کند کہ مبدل بخیر کہ
گذشت رای مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ چنار
و چنال دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخیر و بخبہ۔
بخیلہ | بقول جہانگیری و برہان و رشیدی

(۲۲۴۸) **بخیہ بر چشم زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی دوختن و بند کردن چشم باشد صاحب آصفی بر (بخیہ زدن) سندے کہ از صائب آورد بکار این ہم می خورد (سہ) بخیہ از جوہر زنم بر چشم شوخ آئینہ بر چہرۂ محبوب او گردیدبان سازد مرا۔ (اردو) کسی کی آنکھ بند کرنا۔

بخیہ بر چہرہ رفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و چراغ (۱) ظاہر شدن چیز پنہان و فاش گردیدن راز (شوکت بخاری سہ) شرمم برون نگردید بزم تو از حجاب ہا بر چہرہ رفت بخیہ ز رنگ پریدہ ام۔ مؤلف عرض کند کہ چون رنگ رو بپرد بد رونقی ظاہر و شکن ہا پیدا شود مقصود شاعر اینست کہ بخیۂ چہرہ یعنی شکنہاے روپریدگی رنگ را ظاہر کرد پس معنی این مصدر اصطلاحی (۲) شکن رو ظاہر شدن است نہ فاش گردیدن راز فتامل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔ چہرہ پر جھریان پڑنا۔

بخیہ بر چہرہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) کنایہ از فاش و رسوا کردن راز مؤلف عرض کند کہ غیر از نقل نگارش (مانند) کسے با او نیست۔ سند استعمال پیش نکند معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند اعتبار را نشاید و بلحاظ مصدر گذشتہ توانیم کہ بمعنی (۲) بے رونق کردن چہرہ گیریم (اردو) (۱) رسوا کرنا۔ راز فاش کرنا (۲) چہرہ کو بے رونق کرنا۔

(۲۲۴۹) **بخیہ برچیدن** (مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی از پیرہن بخیہ زدہ دوخت بخیہ را کشادن و (۲) کنایہ از دیوانہ و پریشان حال شدن کہ پریشان حالان و دیوانگان این قسم حرکات می کنند (ظہوری سہ) باندازِ نگارش بخیہ شیخ از خرقہ برچیدی بگر از دست غفت چاک گریبانش سرفرو کردی۔ (اردو)

(۱) اُدھیڑنا۔ بقول امیر سیون کھولنا۔ ٹانکے توڑنا (۲) کپڑے پھاڑنا۔ (دیوانگی سے) (ذوق سلہ) ناخن نہ دے خدا تجھے اے بخیہ جنون ہ دیکا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تو ہ

بخیہ برچیزے افتادن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ (۱) کنایہ از فاش و رسوا شدن است صاحب بحر گوید کہ فاش گردیدن راز و رسوا شدن مؤلف گوید کہ سند استعمال پیش نشد و ما مجرد قول ہر دو محققین ہندنژاد را برائے معنئے کہ خلاف قیاس است کافی ندانیم۔ و اگر از معنی حقیقی کار گیریم معنی این برعکس بیان شان است یعنی (۲) بند شدن آن چیز کہ عمل بخیہ چیزے را می دوزد و بند کند نہ فاش فتأمل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔ رسوا ہونا (۲) بند ہونا۔

(الف) بخیہ بر رخ افتادن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش و رسوا شدن مرادف (بخیہ برچیزے افتادن) کہ گذشت (صائب سلہ) بخیۂ شبنم و گل بر رخ کار افتادہ است ہ ورنہ حیران تو صاحب نظری نیست کہ نیست ہ مؤلف عرض کند کہ بہار مصدر

(ب) بخیہ بر رخ کار افتادن | را بہمین معنی

بوسیلہ ہمین سند صائب گذشتہ یعنی ہمین یک سند باستناد دو مصدر اصطلاحی است ولیکن از معنی شعر عقدۂ در کار افتادن و بند شدن کار پیدا است نہ افشاے راز و رسوائی مخفی مباد کہ معنی لفظی ہم تائید خیال ما می کند کہ بخیہ برچیزے کردن و دوختن آن اشارۂ بند کردنست نہ افشا۔ فتأمل حاصل اینست کہ ما (الف) را مرادف (بخیہ برچہرہ رفتن) گیریم بمعنی بیان کردۂ خود کہ گذشت و (ب) را بمعنی بند شدن کار (اردو) (الف) دیکھو بخیہ برچہرہ رفتن (ب) کام بند ہونا۔

بخیہ بر رو افتادن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش گردیدن
راز و رسوا شدن سند بے پیش نشد مؤلف
عرض کند کہ این معنی بیان کردہ بحر و محققین را
بدون سند تسلیم نکنیم و خیال ما ہمان است
کہ بر (بخیہ بر رخ افتادن) گذشت (اردو)
دیکھو (بخیہ بر رخ افتادن)

بخیہ بر رو فگندن | مصدر اصطلاحی۔
بقول وارستہ متعدی (بخیہ بر رو افتادن)
(قاسم مشہدی ؎) نفس سرکش بخیہ بر حرفی
بر رو فگند ٭ خصم اگر دریاے آتش شد
کفش خاشاک بود ٭ مؤلف عرض کند کہ
مقصودش خبرے نیست کہ کنایہ از فاش
کردن راز و رسوا کردن۔ ما می گوئیم کہ مرادف
(بخیہ بر چہرہ کردن) یعنی بے رونق کردن
چہرہ از شکن ہا و ہمین است تشبیہ بخیہ
و ہمین معنی در سند قاسم مشہدی درست
می شود (اردو) دیکھو بخیہ بر چہرہ کردن

بخیہ بر روی کار | اصطلاح۔ بقول
سروری در ضمیمہ کنایہ از (۱) رسوا شدن
بود (۲) آشکار گشتن راز (سعدی شیراز
؎) برہمن شد از روے من شرمسار ٭ کہ
شنعت بود بخیہ بر روے کار ٭ مؤلف
عرض کند کہ (۳) خرابی کار است و معنی اول
و دوم خلاف قیاس و غیر متعلق از معنی حقیقی
کہ وجہ کنایہ مدار اصل این (بخیہ بر رو...)
است کہ معنی افسردگی و شکن ہاے رخ باشد
بہ محققین در اکثر ملحقات بخیہ تسامح کردہ اند
و غیرہ بفرمودہ قائل (اردو) (۱) رسوائی
مؤنث (۲) افشاے راز۔ مذکر (۳) کام
کی خرابی۔ مؤنث۔

بخیہ بر روی کار افتادن | مصدر اصطلاحی
۔ بقول برہان (۱) کنایہ از فاش گردیدن
سر و آشکارا شدن راز باشد۔ وارستہ
بذکر معنی اول گوید کہ (۲) رسوا شدن ہم

صاحب بحر ہمزبانش و صاحبان رشیدی و جامع بمعنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل کردہ در چراغ ہدایت گوید کہ ظاہر شدن چیز پنہان است صاحب آصفی فرماید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (صائب ؎) مخور بر دل مرا گز زخم دندان پشیمانی ٭ بانذک روزگاری بخیہ آن بر روے کار افتد ٭ مؤلف عرض کند کہ صاحب آصفی غلط کرد کہ این مصدر را متعدّی قرار داد و محققین بالا در معنی اوّل و دوم این تسامح کردہ اند یعنی (۲) معنی بند شدن کار و روانشدنش باشد و بس و ہمین معنی در مصرع دوم صائب چنانکہ می گوید کہ دلم را گز ندرسان کہ از زخم دندان پشیمانی تو در مدت قلیل بر روے کار تو بخیہ بیفتد یعنی گرہ در کار تو افتد و اضح باد کہ (بخیہ بر روی کار افتادن) مرادف این است کہ می آید و سند حکیم صوفی شیرازی واضح تر است براے معنی بیان کردۂ ما (؎) ز زخم تیغ تو آگہ شدند مدّعیان ٭ فغان کہ بخیہ ام آخر بروی کار فتاد ٭ یعنی کار بر آری من نشد بوجہ آگہی مدّعیان و سند دیگر از ظہوری ہم را انجا می آید کہ واضح تر است ازین و مؤید خیال ما مخفی مباد کہ (بخیہ بر رو افتادن) پرشکن شدن و بی رونق گشتن روست و محققین بالا ہم را انجا ہم ہمین قسم تسامح در عرض معنی کردہ اند و ما اختلاف خود ظاہر کردہ ایم و در ہمہ ملحقات و متعلقات بخیہ آن بر تسامح خود راہ رفتہ اند و ما بر اختلاف خود۔ معاصرین عجم باذوق زبان تصفیۂ این کنند قائل (اردو) (۱) راز فاش ہونا (۲) رسوا ہونا (۳) کام بند ہونا۔ بگڑنا۔

بخیہ بر روی کار افگندن مصدر اصطلاحی

بقول سراج (۱) فاش کردن راز و نزله بروا
بهار عجم نانش) و صاحب آصفی نقل نگارش
(اثیر الدین اخسیکتی ؎) همچو سوزن اگرچه
سرتیزی ٭ بخیه بر روی کار می فگنی ٭ مولف
عرض کند که (۲) گره در کار زدن و بند
کردن و مزاحمه شدن شاعر گوید که اگرچه مانند
سوزن سرتیز هستی ولیکن از تو کار برآری
نمی شود بلکه از دست تو کار ما بند می شود
ما بجدیکه ذوق سخن داریم معنی اول را هیچ
تعلق ازین شعر نمی بینیم محققین بالا در معنی
(بخیه بر روی کار) تسامح کردند و بازدر
هر یک استعمالش همان تسامح را بکار بردند
و هیچ اعتنا بر معنی حقیقی نکردند که تعلق کنایه
با او پیدا شود فتامل مخفی مباد که این متعدی
مصدر گذشته باشد و بس (اردو) (۱) راز
فاش کرنا (۲) کام مین خلل پیدا کرنا۔ کار برآری
ہونے نہ دینا۔

(۵۲۳۹) **بخیه برلب خوردن** مصدر اصطلاحی۔
بند کرده شدن لب باشد (قاسم مشهدی
؎) خموشی می تند چون عنکبوتم بر در و دیوار
٭ خرم صد بخیه بر لب باز اگر سازم دهانم
را ٭ صاحب آصفی بر (بخیه خوردن) همین شعر
را آورده (اردو) بخیه لب پر کیا جانا
لب بند کیا جانا۔

(۵۲۴۰) **بخیه برلب دویدن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی بخیه شدن است صاحب آصفی بر بخیه
دویدن سندی که پیش کرده بکار این می خورد
(ظهوری ؎) برلب طعنه زنان بخیه دوید
٭ بار فوجال گریبان گفتم ٭ (اردو) بخیه ہونا

بخیه برلب زدن مصدر اصطلاحی تلویحاً
بجز بمعنی خاموش شدن و خاموش گردانیدن
(ظهوری ؎) خراش سینه را گر از شگاف
سینه بنمایم ٭ زند دندان بخیه ها برلب زخم
اہل ملامت را ٭ (وله ؎) برلب طعنه من

بخیه زدند ؎ باتو تا حال گریبان گفتم ؎ (اردو)
خاموش ہونا۔ خاموش کرنا۔

(۲۴۵۲) **بخیه بروی فتادن** | مصدر اصطلاحی شکن
بر رو قائم شدن (ظهوری ؎) عجبی نیست گر
از گریه فتد بخیه بروے ؎ بجگر داغ فرو رفت
اگر گل نکند ؎ (اردو) دیکھو بخیه برخ فتادن

بخیه بروے کار افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول جهانگیری در ضمیمه (۱) کنایه از فاش
شدن سر و آشکار گشتن راز باشد و سندی
که از اثیر الدین اخسیکتی آورده همان است
که بر (بخیه بروے کار افگندن) گذشت و از ین
تعلق ندارد و مؤلف گوید که سوال از آسمان
است و جواب از ریسمان مابحث این بر (بخیه
بروے کار افتادن) کرده ایم که گذشت
و (۲) بمعنی بند شدن کار است (ظهوری
؎) بروے کار من هر بخیه افتاد در پیچیدم
؎ بکارم آید آخر بر لب انکار می چینم ؎

(اردو) دیکھو بخیه بروی کار افتادن۔

(۲۴۵۳) **بخیه بروی نهادن** | مصدر اصطلاحی
(۱) بند کردن دهن باشد صاحب آصفی
بر بخیه نهادن سندے آورده که بکار ما
می خورد۔ و بهار این را بمعنی (۲) رسوا
کردن ؎ (۳) فاش کردن راز آورده سکندری
خورده۔ (بدر چاچی ؎) سوزن عیسی مشو
بخیه بروے ہم منه ؎ پیرهن غم بدوز زیر ده شامی
بدر ؎ (اردو) (۱) منه بند کرنا۔ (۲)
رسوا کرنا۔ (۳) راز فاش کرنا۔

(۲۴۵۴) **بخیه بستن دهان را** | مصدر اصطلاحی۔
بند کردن زبان باشد (صائب ؎)
بخیه انجم اگر بند دهان صبح را ؎ میتوان
کردن رفو چاک گریبان مرا ؎ (اردو)
زبان بند کرنا۔

بخیه بلب زدن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر مرادف بخیه برلب زدن که گذشت

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔
(اردو) دیکھو بخیہ برلب زدن۔

بخیہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر دوختہ شدن۔ صاحب آصفی سندے کہ از قاسم مشہدی آوردہ بر (بخیہ برلب خوردن) گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سیا جانا۔

بخیہ دار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ آنچہ بخیہ دارد مؤلف عرض کند کہ چنانکہ ملبوس بخیہ دار۔ موافق قیاس است۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بخیہ کیا ہوا

(الف) **بخیہ دوز** استعمال (ب) بمعنی بخیہ
(ب) **بخیہ دوزیدن** زدن است صاحب آصفی بر بخیہ دوختن سندے کہ آوردہ بکار این می خورد (وحید قزوینی ؎)
چہ گوید کس از شوخی بخیہ دوز ہا کز و بخیہ
چشم من گشت روز ہا و (الف) اسم فاعل ترکیبی۔ ترجمہ خیاط حیف است کہ محقق ہند نژاد در دوختن و دوزیدن فرق لفظی نکند اگرچہ معنی مرادف یکدیگر باشد (اردو) (الف) درزی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خیاط۔ سینے والا۔ (ب) بخیہ کرنا۔

بخیہ دویدن مصدر اصطلاحی بمعنی بخیہ شکست است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از ظہوری است کہ بر (بخیہ برلب دویدن) مذکور شد مؤلف عرض کند کہ عجبی ندارد کہ بکار این ہم می خورد (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ را برو انداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر (بخیہ برو انداختن) گوید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (اللہ قلی اصفہانی ؎) بود پیوند زلف و دل
نہان بو خطش این بخیہ را برو انداخت ؎
مؤلف عرض کند کہ (برو انداختن) بمعنی

ظاہر کردن است وبس و بخیہ داخل اصطلاح
نیست شاعر گوید کہ پیوند دل باز لف پنہان
بود چون خط بر عارض پیدا شد (بہ تشبیہ بخیہ)
آن بخیہ را کہ وجہ پیوند بود ظاہر کرد محقق تبنا
نژاد بر معنی شعر غور نکرد و بہ پیروی تسامح
محققین سلف کہ در ملحقات بخیہ گذشت این
مصدر اصطلاحی را قائم ساخت (اردو)
بخیہ کو ظاہر کرنا۔

بخیہ رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی این را قائم کردہ و سندے کہ از شوکت
بخاری پیش کردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بر
چہرہ رفتن) مذکور شد عیبی ندارد کہ مجرد
بخیہ رفتن ہم بمعنی بخیہ شدن باشد (اردو)
بخیہ ہونا۔

بخیہ رفو کاران اصطلاح۔ مرکب اضافی (٢٢٥٥)
است و درینجا از بخیہ مجرد دوخت مراد است
(ظہوری ے) تا کی بخیہ رفو کاران بہ نیرنگ
دل و جگر خندد؛ (اردو) رفوگروں کی دوخت
مؤنث۔

(٢٢٥٦) (الف) **بخیہ ریختن** مصدر اصطلاحی۔ (ب)
(ب) **بخیہ ریز شدن** بمعنی بخیہ کردن است
و (الف) بمعنی خیاط (ظہوری ے) گشتیم با تنگ
گریہ ستانہ بخیہ ریز؛ خوش عارفانہ خرقہ تقوا
نگاہ نتیم؛ مؤلف عرض کند کہ از اسم فاعل
ترکیبی (بخیہ ریز) مصدر (ب) ہم پیدا می شود
صاحب آصفی بذیل بخیہ ریختن سند بالا را آورد
(اردو) (الف) درزی۔ مذکر۔ (ب)
بخیہ کرنا۔

(الف) **بخیہ زدن** مصدر اصطلاحی (الف)
(ب) **بخیہ زن** بمعنی بخیہ کردن است
(صائب ع) بموئی می توان زد بخیہ این زخم
نمایان را؛ (نظیری ع) بہر راحت نزنم بخیہ
بہ زخم تن خویش؛ (ظہوری ے) ترسم کہ
بخیہ سوزن رسوائیم زند؛ اے واے بر تو

عشوهٔ پنهان ندیدهٔ بخیال ما (الف) (۲)
کنایه باشد از تکلیف مخفی دادن صاحب
انند ذکر (ب) کرده بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
گوید که بمعنی خیاط و بخیه کننده باشد مؤلف
گوید که اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
(الف) (۱) بخیه کرنا (۲) مخفی تکلیف دینا (ب)
درزی۔ دیکھو بخیه دوز۔

بخیه شدن استعمال۔ بمعنی حقیقی است
یعنی بعمل آمدن بخیه صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت (اشرف مازندرانی
ص) این بخیه که می شود ز سوزن بتوان
زجوال دوز کردن ہ (اردو) بخیه ہونا۔

بخیه کاری اصطلاح۔ بمعنی دوخت باشد (۲۵۴۲)
مطلقاً و خصوصیتی که درین است ظاهر
(ظهوری ص) سر انگشت رفو گو بخیه کاری
جاے دیگر کن ہ که با چاک دل ما رشتهٔ
سوزن نمی گنجد ہ (اردو) بخیه کاری مؤنث
لکھ سکتے ہیں۔ دوخت۔ بقول آصفیه۔ فارسی
۔ اسم مؤنث۔ سلائی۔ سیون۔

بخیه کردن استعمال۔ بقول بحر و وا ت
(۱) فاش و رسوا کردن بہار گوید که کنایه
از فاش کردن راز (سالک یزدی ص)
دمی که بخیه کند راز من بلند شود ہ صداے
خندهٔ چاک از لب گریبان ہا ہ مؤلف
عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی است سینے
بخیه ساختن و نسبت معنی اول عرض می شود
که معنی بیان کردهٔ وارسته و بحر لازم است
واین مصدر متعدی است تسامح هر دو محققین
بیش نیست و آنچه بہار بمعنی متعدی را ذکر می کند
از معنی سند سالک یزدی برعکس آن ظاهر
میشود که (بخیه کردن راز) بمعنی (۳) در خفا
داشتن آنست شاعر گوید که وقتی که راز مرا
مخفی می کند۔ صداے خنده از لب چاک گریبان
بلند می شود مقصود آنست که چون چاکہا موجود است

[illegible] ناخنی ات چاک ہے جرم بخیہ گیرد چون،

شود۔ نمی دانیم کہ محققین نازک خیال چطور معنی
قول را ازین شعر پیدا کردہ اند۔ جز این نیست
کہ تسامح در ملحقات بخیہ راہ یافتہ کہ در پیروی
آن سکندری می خورند۔ قائل (اردو)
راز فاش ہونا۔ (۲) بخیہ کرنا۔ سینا (۳) راز کو چھپانا

بخیہ کشودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ و از کلام طالب آملی استناد فرمودہ
کہ بر (بخیہ از چشم کشودن) گذشت عیبی نیست
کہ موافق قیاس است۔ یعنی کشودن دوخت
بخیہ (اردو) بخیہ کھولنا۔ ادھیڑنا۔ دیکھو
بخیہ برچیدن۔

بخیہ گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف گوید کہ بمعنی
بخیہ قبول کردن و دوختہ شدن است (باقر
ع باقر این سعی رفوے تو عبث بود عبث ہا۔
(اردو) سلنا۔ بقول آصفیہ۔ سیا جانا۔ دوخت ہونا

بخیہ گسختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ واشدن
شکستن بخیہ و دوخت باشد از تنگی لباس۔
(سروشی طہرانی ع) بخیہ در ہر نفس از جامہ ہستی
گسیخت ع در بر ما زندگی حکم قباے تنگ داشت
(اردو) لباس کی تنگی کے وجہ سیون کھل جانا ٹوٹ جانا

بخیہ نہادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت و سندے کہ از بدر چاچی پیش
کرد ہمان است کہ بر (بخیہ بر و نہادن) گذشت
مؤلف عرض کند کہ عیبی نیست۔ موافق
قیاس است بمعنی بخیہ کردن (اردو)
سینا۔ بخیہ کرنا۔

باے موحدہ بادال مہملہ

بد | بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری بالفتح (۱) ضد نیک۔ خان آرزو

و در سراج باین معنی گوید که بمعنی بدی نیز استعمال یابد چنانکه گویند ما با نیک و بد کس کار نداریم
مؤلف عرض کند که بد بالفتح بقول ساطع در سنسکرت چغد و بوم را گویند عجبی نیست که
فارسیان همین را مفرس کرده برای فرد نیک استعمال کرده باشند و معنی بیان کرده خان
آرزو محقق بتنی وجا دارد که فارسیان این را از لغت عرب بد مفرس کرده باشند که بقول
انند بالفتح و تشدید بمعنی نسیب و ماندگی و پریشانی است یا از لغت بدہ که بتخفیف دال
مہملہ و ہمزہ در آخر بقولش بمعنی تہمت نحستین و تنگدل گردیدن بہ آزار چیزے بمہمات رشد نسا
(اردو) بد - بقول آصفیہ - فارسی - برا - خراب - زشت - (بدی - برائی - شرارت)
(۲) بد - بقول سروری و برہان و جہانگیری و ناصری و سراج بالضم مخفف بود (حکیم اسدی
ست) شب بد ز زنگی سیہ تر ز زاغ * نبود در دست زنگی چراغ) مؤلف عرض کند
که واو حذف شود چنانکه ہوشیار و ہشیار و خاموش و خامش (اردو) تھا - بقول آصفیہ
ہندی - علامت ماضی بعید - فعل ناقص - بود کا ترجمہ -

(۳) بد - بقول برہان و ناصری و سراج بالفتح - لتہ و رکوی سوختہ را گویند که بجہت
آتشگیرہ مہیا کرده باشند مؤلف عرض کند که طرز بیان محققین بالا این را با معنی چہارم
موافق کند و فرقی در ہر دو ندارد زیرا که در ہر دو معنی آتشگیرہ را جا داده اند و انہ
مقصود شان بذکر ہر دو معنی معلوم می شود که در ینجا خس و خاشاک یا لتہ مراد است که
برای آتش افروختن مہیا دارند تا آتش بوسیلہ آن زود گیرد در ہند ہم ہمین رسم است
که لتہ ہای پارچہ یا ریزہ ہا یا برادہ چوبین را در روغن تر کرده می گذارند که بیک اخگر دران

آتش بلند شود با مے حال ۔ بدین معنی اسم جامد فارسی زبان است بالجملہ مجاز معنی چہارم باشد کہ می آید
(اردو) وہ لتہ یا لکڑی کا برادہ جس پر گیاس کا تیل چھڑک دیتے ہیں تاکہ ایک چنگاری
یا دیا سلائی سے اس میں آگ روشن ہو جائے ۔ مذکر ۔

(۴) بد ۔ بقول برہان و ناصری بالضم بمعنی آتشگیرہ و آن چوب پوسیدہ باشد یا گیاہے کہ
چخماق آتش بران زنند صاحب جامع گوید کہ بالفتح بمعنی قاو چخماق مؤلف عرض کند کہ اینہا
پنبہ ایست کہ باروت دران داخل باشد چون چخماق زنند آن را با آہن چخماق متصل دارند
کہ اخگر چخماق در و افتد و در وقت آتش گیرد جا دارد کہ فارسیان از بُد مفرس کردہ باشند
بر سبیل مجاز کہ بقول منتخب اللغات عربیست بالضم و تشدید دال مہملہ بمعنی بدا و ساختن برسے
زمین از کاہ و پنبہ و صوف و مانند آن تا پشت ستور ریش نگردد و جا دارد کہ این را اسم جامد
فارسی زبان گیریم (اردو) چخماق کی روئی ۔ مؤنث ۔ جس میں باروت شریک ہوتی ہے
اور چخماق کی ایک چنگاری سے فوراً سلگ جاتی ہے ۔

(۵) بد ۔ بالضم بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی صاحب و خداوند ہم صاحب سراج بالفتح
گفتہ و بقول رشیدی بالفتح بمعنی صاحب چون موبد و سپہبد و سیربد و کہبد ۔ مؤلف
عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد است و بدون ترکیب کلمۂ بد بالفظی حاصل نمی شود و اردو
صاحب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ والا ۔ جیسے صاحب علم بمعنی علم والا ۔

(۶) بد ۔ بالضم بقول برہان و رشیدی و جامع بمعنی خادم و خدمتگار ۔ خان آرزو در
سراج مذکر این گوید کہ تحقیق این در موبد بیاید انشاء اللہ تعالیٰ مؤلف عرض کند کہ خان آرزو

برشوید مہمان معنی ہیچم را ذکر کردہ کہ گذشت واین معنی ہم مجاز آنست کہ خدمت گار ہم صحبت آقا دارد۔ دیگر ہیچ ولیکن استعمال مجرد بد بدون ترکیب بمعنی خدمت گار از نظر ما نگذشت قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را شاید ولیکن معاصرین عجم برزبان ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) خدمتی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نوکر۔ چاکر۔

(۷) بد۔ بالضم بقول رشیدی مرادف بت۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مبدل بت مرادف نیست چنانکہ رشیدی گمان بردہ مؤلف گوید کہ تاے فوقانی بدال مہملہ بدل شود چنانکہ زرتشت و زردشت وتنبورہ و دنبورہ (اردو) دیکھو بُت۔ ۲۲۔

بد آرام اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دغاباز و ریاکار مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی از بدی آرام دارندہ وکنایہ از دغاباز و ریاکار مشتاق سند باشیم معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دغاباز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دہوکا دینے والا مکار۔ دمباز۔ چہلیا فریبیا ٹھگ (ریاکار) دیکھو با ریا۔

(الف) بد آغاز اصطلاح۔ صاحبان سروری (ب) بد آغاز و مؤید (الف) را مرادف (ب) قرار دادہ اند و (ب) بقول جہانگیری کنایہ از بدسرشت و بقول بحر و جامع۔ بدسرشت و بدذات صاحب ناصری گوید کہ بداصل را گویند و بقول بہار بدرگ و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب ناصری بہتر از ہمہ کہ این کنایہ لطیف و بامعنی حقیقی تعلق دارد کہ ہر کہ اصل او بد است آن را بد آغاز توان گفت بہار بذکر (الف) از ابوشکور سندے آوردہ (س)

یکی زشت روئی بد آغار بود * کہ گوئی ہر وم گزی

۲۳ (۸) بد۔ بہ تحقیق با مجاز آ بمعنی مشکل و دشوار ہم چنانکہ بر (بدپسند) می آید (اردو) دشواری مشکل موقوف

زبود ۶ مخفی مباد که آغار به رای مهمله اسم مصدر آغاریدن است که گذشت حیف است که بجایش بالفاظ واضح ذکرش نکردیم و محققین نازک خیال هم صراحتش نکرده اند حالانکه بعد از جنگ است و بر (اغار - بالف مقصوره) چیزے تلافی مافات کرده ایم صاحب برهان (الف) را به مقصوره سوم نوشته که می آید و در نسخهٔ دیگرش بممدوده ولیکن ترتیب ردیف الفاظ که او پابند آنست مقصوره را قائم دارد باقی حالِ الف و ب هردو صحیح باشد (اردو) الف و ب - بدطینت - بقول آصفیه بدخصلت - بدذات - بدخو - آپ ہی نے بدذات پر بھی بدطینت کا اشارہ فرمایا ہے اور بداصل کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے -

(الف) **بدآمد** اصطلاح - بقول وارسته و بحر و بهار مقابل خوش آمد (میر الهی همدانی ؎) چون خوش آمد نکنم زانکه بدآمد کفر است ۶ خاصه جائیکه حقیقت بود آنجا گفتار ۶ مؤلف عرض کند که این حاصل بالمصدر - - - -

(ب) **بدآمدن** است که بمعنی ناپسند شدن مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار از همین مصدر (بدم می آید) را ذکر کرده گوید که ناپسند می باشد و صاحب رهنما هم ذکر این کرده حیف است از صاحب بحر که محقق مصادر است و این را ترک کرد (اردو) الف - ناپسند ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیه - فارسی - اسم مونث بدی غیبت - عیب گوئی - جھوٹ چغلی (ب) ناپسند ہونا - ناگوار ہونا - برا معلوم ہونا -

(الف) **بدآموختن** استعمال - صاحب آصفی
(ب) **بدآموز** ذکر (الف) کرده از معنی ساکت و بر (ب) گوید که آنکه تعلیم بد یافته باشد (سلیم طهرانی ؎ بلبل گلزار ایرانم بدآموز گلم ۶ بر نمی تابد دماغم سنبل و ریحان هند را

وبہار ہم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف
عرض کند کہ آموختن لازم ومتعدی ہر دو
است کہ گذشت و آموزیدن را محققین
فارسی زبان ذکر کردہ اند کہ لازم باشد و
آموزانیدن کہ بجایش مذکور شد متعدی
آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است
وجا دارد کہ بہ تبدیل زاے ہوز بہ خاے
معجمہ (چنانکہ فراز و فراخ) آموز را اسم
مصدر آموختن ہم گیریم پس (الف)
مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بد حاصل
کردن و دادن و (ب) را اسم فاعل و
مفعول ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دہندہ
و تعلیم بد یافتہ و در سند سلیم بد آموز اسم
مفعول ترکیبی است۔ انوری ہم استعمال
این کردہ کہ بمعنی (۲) بد اندیش و دشمن
است (ع) ز رشک اشک بد اندیش
تو برنگ بقم ۔ ز رنج روے بد آموز
تو نظیر زریر ۔ (اردو) (الف) بُری تعلیم
پانا۔ بُری تعلیم دینا۔ (ب) (۱) بُری تعلیم پایا
ہوا۔ بُری تعلیم دینے والا (۲) دشمن۔ بدگو

بد آئین اصطلاح ۔ بقول بہار۔ مرادف
بد وضع و بد راہ ماسند این از کلام انوری
یافتہ ایم (ع) نکوخواہت نکو نام و نکو بخت
بد اندیشت بد آئین و بد اختر ۔ مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بس
(اردو) بداطوار۔ بقول آصفیہ۔ بدچلن
۔ برے ڈھنگون کا۔ آپ ہی نے بد وضع کا
ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بدچلن۔

بدا بقول استناد بحوالہ جواہر الحروف (۱)
بمعنی بسیار بد از عالم خوشا صاحب موارد
در ملحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند
کہ الف آخر براے مبالغہ باشد چنانچہ بر
(الف مبالغہ) ذکرش کردہ ایم واشارہ
این ہم ہمدر انجا (خاقانی ع) بدا سلطانیا

گورا بود رنج دل آشوبی ؎ خوشا دریوشیا
گورا بود گنج تن آسانی ؎ (اردو) بہت بد

بداختر | اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ہمزہ وتای قرشت وسکون خای نقطہ دار و رای بی نقطہ بد طالع وبدبخت وشوم را گویند صاحبان بحر و جامع وناصری ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎) ہنوز دل باہ گرم من چرخ بداختر را ؎ زدود تلخ پروا نیست چشم سخت مجمر را ؎ (انوری ؎) الا تا سال ومہ را درگذشتن ؎ بداختر در قیاس نیک فال است ؎ (اردو) بدبخت بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدقسمت۔ بداقبال

بدادا | بقول وارستہ وبحر وبہار (۱) کسی است کہ ادای خارج از وسر زند وآن معروف است مقابل خوش ادا و (۲) نیز کسی کہ در ادای قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع اثر ؎) چوز ربقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ ؎ بقرض دار بیاموز بدادائی را ؎ مؤلف عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است ودر سند بالا (بدادائی) بزیادت یای مصدری است یعنی بدمعاملگی۔ نسبت معنی اول عرض می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی حرکات معشوق را گفتہ اند "چنانکہ ناز و ادای معشوق" پس معنی اول متعلق بہمین است یعنی حرکات بطرزی باشد کہ دران عکس خوش ادائی رونماید وادای غیر مناسب موقع سر زند از غیر معشوق چنانکہ "کسی در تقریر خود بدادا ست" یعنی مقصود خود را بخوش اسلوبی ادا نمی کند و معنی دوم متعلق بمعنی اول اداست کہ رسانیدن باشد بمقابلہ این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است برای معنی اول طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ۔ بقول آصفیہ

(۶۵۵۹)

فارسی - بدعہد - این دین کا کھوٹا - ہاتھہ کا جھوٹا - بد دیانت -

بداد رسیدن مصدر اصطلاحی - (۱) بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن - (ظہوری ؒ) گر ظہوری رسد بداد کسے ؎ از براہیم شاہ ذ دگر است ؎ (صائب ؒ) بداد من برس اے عشق پیش ازین مپسند ؎ کہ زندگانی من صرف خورد و خواب شود ؎ (اردو) (۱) داد کو پہنچنا - بقول آصفیہ داد ملنا - انصاف ہونا - داد پانا - (۲) دوسرے کا انصاف کرنا - فریاد سُننا - (سودا ؒ) عبث نالان ہے اس گلشن مین تواے بلبل نالان ؎ نہین یہہ رسم یان کوئی کسی کی داد کو پہنچے ؎

بدار آوردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف بدار بستن (کہ می آید) یعنی بر دار کشیدن مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ کرد و بخیال ما بارادہ دار آوردن باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار پر کھینچنا - دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا -

بدار بر آوردن مصدر اصطلاحی بقول آنند مرادف بدار بستن - ہم او (بر دار زدن) را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از (بر دار کشیدن) نباشد (والہ ہروی ؒ) زمزمہ بلبل از حقیقت گل بود ؎ غیرت عشق تو بدار بر آورد ؎ مؤلف عرض کند کہ بر دار استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن قاتل (اردو) دار پر چڑھانا - دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا - دار پر کھڑا کرنا -

بدار بستن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و آنند بمعنی بر دار کشیدن و مرادف بدار آوردن کہ گذشت (مولانا لسانی ؒ) بے خطا شحنۂ ملک ستمم بستہ بدار ؎ آنکہ بار م کند از دار کدام است امروز ؎ مؤلف عرض کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

کشیدن بدار ازین پیدا نیست سند سولانا سائی ہم تائید خیال ما می کند قاتل (اردو) دار پر باندہنا۔ سولی کا ارادہ کرنا۔

بدارز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح افزار پیست دوزان و کفشگران را مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ از نوعیت این بحثی نرفت و بخیال ما غیر از آدرم نباشد و اصل این بدوز بود یعنی بہر باے موحدہ کہ واو بدل شد بالف چنانکہ توغ و تاغ و ریب و آرب و معنی لفظی این (بادوز) یعنی دوخت دانندہ اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبانست معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چمارون اور کفش دوزون کے ایک ہتیار کا نام بدارز ہے جسکی نوعیت کی صراحت فارسیون نے نہین کی غالباً یہہ ستاری ہے۔ دیکھو آدرم۔

بداسقان بقول برہان و ہفت و انند بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و نون زدہ بیونانی حشیشی است گرم و خشک و آن را بعربی کف الکلب خوانند صاحب محیط این را بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ آوردہ گوید کہ معرب است از بدسگان فارسی و باشقان و بدکشان و قاتل ابیہ و کف الکلب نیز گویند و بیونانی قاماریون و قوماروس گیاہیست شبیہہ بہ بردی۔ بسیار گرم و خشک در اول ملطف و محلل و مدر بول و جہتہ امراض بلغمی و رطوبی نافع و ہم او بر کف الکلب گوید کہ بداشقان است و بعض عرب کف المریم را باین اسم نامند مؤلف عرض کند کہ بدسگان ہمدرین ردیف می آید و بدسغان ہم و جزین نیست کہ این مبدل بدسگان است کہ کاف فارسی بہ قاف بدل شد چنانکہ دہگان و دہقان و الف زائد بسہولت تلفظ آوردند چنانکہ مہار و ماہار دیگر ہیچ (اردو)

دیکھو بدسگون جس پر کامل صراحت کی جائیگی ۔

بد اسلوب استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثالث بد وضع و بدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بد اسلوب بقول آصفیہ بے ڈھنگا ۔ بے ڈول ۔ بری شکل کا ۔ بدراہ چال چلن کا خراب ۔

بد اشتن بقول موارد ۔ بمعنی برداشتن (گلستان) دست ازمن بدارید مؤلف عرض کند کہ (دست از کسی داشتن) بمعنی باز آمدن از وست و سند گلستان متعلق بدوست ۔ سبحان اللہ محقق بانام و نشان چہ خوش مصدرے پیدا کرد کہ بائے زائد بر مصدر داشتن است و بس (اردو) دیکھو داشتن

بد اصل اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح ہمزہ و سکون صاد بمعنی بدنژاد و فرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بد اصل ۔ بقول آصفیہ کمینہ ۔ بری نسل کا ۔ پاجی ۔

بداق بقول برہان و جامع و ہفت و ضمیمہ موارد بروزن عراق پاچہ تنبان و شلوار باشد مؤلف عرض کند کہ وضع لغت تقاضاے آن کند کہ این را ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت معلوم می شود کہ فارسیان از بداغ کہ بقول لغات ترکی شاخ درخت را گویند بہ تبدیل غین معجمہ با قاف چنانکہ آروغ و آروق این را مفرس کردہ بمعنی پاچہ شلوار استعمال کردہ اند کہ ہمچو شاخیست از شلوار (اردو) پائینچہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اردو ۔ اسم مذکر ۔ پائچہ ۔ ازار کا وہ حصہ جس مین ایک ٹانگ رہتی ہے

بداک بقول جہانگیری بہای مختفی در آخر با اول مفتوح (۱) بداندیش و (۲) خشم آلود را

گویند صاحب رشیدی این را بدون ہاے مختفی نقل کردہ گوید کہ معنی لفظی این عیب بدارد صاحبان برہان و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ اک کلمۂ نسبت است پس معنی ترکیبی این کسے کہ بدو نسبت داشتہ خواہ بداندیش خواہ خشم آلود کہ خشم و غضب صفت بدی است مؤلف عرض کند کہ اتفاق محققین بر کتابت کاف عربی بدون ہاے مختفی است ولیکن آنچہ خان آرزو کلمہ اک را براے نسبت گوید ما این را در قواعد فارسی نیافتیم خیال ما این است کہ آک بمعنی عیب و عار و آسیب و آفت بجاے خود گذشت و اک بمقصورہ ہم آمدہ پس (بداک) را اسم فاعل ترکیبی چرا نگیریم کہ بمعنی عیب و آفت بد دارندہ و استعمال این براے بداندیش و خشمناک شد دیگر ہیچ (اردو) (۱) بداندیش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدخواہ۔ بُرا چاہنے والا بیری مخالف۔ (۲) غصیلا۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ بدمزاج۔ مغلوب الغضب۔ تند مزاج۔

بدام آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدام شدن (نظامی سے) مرا خواندی و خود بدام آمدی ۔ نظر پختہ ترکن کہ خام آمدی مؤلف عرض کند کہ فرقی کہ میان آمدن و شدن است واضح و ہمین فرق در ین ہر دو مصدر (اردو) دام مین آنا۔ صاحب آصفیہ نے دام مین لانا کا ذکر کیا ہے جو اسی کا متعدی ہے

بدام آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) صید کردن و (۲) تسخیر نمودن۔ مؤلف عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ (ظہوری سے) داشت اشک لالہ فام آوردہ ام ۔ تا تدرو خصم بدام آوردہ ام ۔ (صائب سے) می کند از طوق قمری وا رہا در خاک سرو ۔ تا بدام آرد مگر آن سرو خوش رفتار را ۔ (اردو) دام مین

لانا۔ بقول آصفیہ (۱) جال میں پھنسانا۔ پھندے میں لانا۔ آپ ہی نے صید کیا بمعنی شکار کرنا لکھا ہے (نصیر ۵) دل پہ داغ کو میرے چھوڑا چشم گلرو نے ۞ تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے صید آہو نے ۞ (۲) تسخیر کرنا۔ مسخر کرنا۔

(۲۷۹۰) **بدام افتادن** مصدر اصطلاحی۔ گرفتار شدن باشد (صائب ۵) دلدار ماست محو خط مشکفام خویش ۞ صیاد را کہ دید کہ افتد بدام خویش ۞ (حافظ شیراز ۵) ای دل اندر بند زلفش از پریشانی منال ۞ مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش ۞ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

(۲۷۹۱) **بدام اندرون افتادن** مصدر اصطلاحی ۔ مرادف بدام افتادن (انوری ۵) عزم آن دارم کہ رونسے چند بنویسم کہ نیست ۞ شعر او مرغیکہ آسان اندرون افتد بدام ۞ (اردو) دیکھو بدام افتادن۔

(۲۷۹۲) **بدام درآمدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام آمدن کہ گذشت (انوری ۵) گراز جود تو گیتی دانہ سازد ۞ بدام او درآید نسر طائر ۞ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (بدام زدن مرغ) بمعنی اسیر کردن آن در دام است (حافظ شیراز ۵) بے ماہ مہر افروز خود تا بگذرانم روز خود ۞ دامی براہی می نہم مرغی بدامی میزنم ۞ مؤلف عرض کند کہ مانہ پسندیدیم کہ این را مخصوص با مرغ کنیم کہ بدام زدن صید مطلق یا بدام زدن آہو وغیر ذٰلک ہم درست باشد (اردو) دیکھو بدام آوردن کے پہلے معنے۔

بدام شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ غوامض سخن مرادف بدام آمدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

(۲۷۹۴) **بدام کشیدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف

بدام آوردن بہر دو معنی (ظہوری ؒ) برآہوان تو گردیدہ ختم صیادی ؛ کرشمہ خاطرم خوردہ را بدام کشیدہ ؛ (صائب ؒ) اگرچہ از رم آہو است بیش وحشت من ؛ مرا بگردش چشمی تواں بدام کشید ؛ (و لہٗ) خط عذار تو خورشید را بدام کشید ؛ ز ہالہ حلقہ بگوش مہ تمام کشید ؛ (و لہٗ) تواں بصبر سر سرکشاں بدام کشید ؛ کہ نرم نرم خط از حسن انتقام کشید ؛ (اردو) دیکھو بدام آوردن۔

بدامن دویدن اشک مصدر اصطلاحی۔ بر (اشک دویدن بدامن) مذکور شد و سندش ہم ہمدر انجا گذشت (اردو) دیکھو (اشک دویدن بدامن)

بدامن ریختن | **بدامن فروریختن** استعمال۔ بقول انند مرادف بدامن کردن کہ می آید مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بدامن کردن۔

بدامن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدامن ریختن مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ (۱) چیزی را در دامن کسی ریختن یعنی حقیقی و (۲) کنایہ از ظاہر کردن (طالب آملی ؒ) کو صبا کز دامن مژگان گل افشانش کنم ؛ آنچہ دل در آستین دارد بدامانش کنم ؛ (اردو) (۱) دامن میں ڈالنا (۲) ظاہر کرنا۔

بدامن کسی گرہ بستن استعمال۔ صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت (امیر خسرو ؒ) غنچہ رفت از چمن گل چوں بدو پیوند داشت ؛ بست محکم دامن خود را گرہ بادامنش ؛ مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (دامن را با دامن گرہ بستن) پیدا است نمی دانیم کہ محققین در چہ خیال خامہ فرسائی می کنند بخیال ما مصدر اصطلاحی بالا بمعنی حقیقی است (اردو) دامن میں گرہ باندھنا۔

بدامن کسی نماز کردن مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از کمال عفت و پاکدامنی وے (سلیم ؒ) ز پاکدامنی من بعشق می شاید ؛ کہ ہمچو صبح بدامان من نماز کنند ؛ مؤلف عرض کند کہ

کسی را پاک دامن تسلیم کردن است طرز بیان انند غیر دیگر فرہنگ ندارد (اردو) کسی کی پاک دامنی کو تسلیم کرنا۔

بدان بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) امر از دانستن و (۲) بمعنی بآن مؤلف عرض کند کہ اصل لغت معنی اوّل دان است و بای مکسورہ زائدہ در آن و در معنی دوم بای مفتوح است ساکن بدین چنانکہ ”بدان سبب“ اصل این بآن بود بہ موحدہ والف ممدودہ و نون۔ پس از دو الف کہ در ممدود و می باشد الف اوّل بدل بہ دال مہملہ۔ صاحب قانون دستگیری بسند این تبدیل بآن و بدان و بآین و بدین را آوردہ۔ و (۳) جمع بد بزیادت الف و نون جمع (سعدی) شنیدم کہ در روز امید و بیم ؛ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ؛ (اردو) (۱) جان۔ جاننا کا امر حاضر (۲) اس اور سے ان دونوں کے استعمال سے اس فارسی کلمہ کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے ”اس سبب سے“ (۳) بدلوگ۔ بدون۔ بد کی جمع جیسے ”بدوں کی صحبت بری ہے“

بداندیش اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بدخواہ و کینہ خواہ و بدسگال (شیخ شیراز) چشم بداندیش کہ برکندہ باد ؛ عیب نماید ہنرش در نظر ؛ صاحب ناصری این را بمعنی بدخواہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اندیشہ و خیال بد دارندہ (انوری) از رشک دیدۂ بدخواہ تو سفید چو قار ؛ وز رشک دل بداندیش تو سیاہ چو قیر ؛ صاحب آصفی مصدر (بداندیشیدن) را ذکر کردہ ہمین سند شیخ شیراز را آوردہ عیبی ندارد (اردو) بداندیش دیکھو بداک۔

بدانگونہ استعمال۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بانگونہ و بآن طور مؤلف عرض کند کہ حقیقت بدان بجای خودش بیان کردہ ایم کہ مبدل بآن است (اردو) اس طرح پر۔ اس طریقہ سے۔ اس طور سے۔

بدباز اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

بمعنی مسخرہ و بذلہ باز و نقل باز مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است ولیکن طالب سند استعمال باشیم که استعمال این از نظر ما نگذشت و جزین نباشد که بازیہار ابدقرار دادہ بہ بازنام نہادہ اند (اردو) مسخرہ دیکھو اواط۔ بہروپیا۔ دیکھو ابو قلموں۔

بد باطن اصطلاح بقول انند منافق و دورو۔ صائب ۵) زخاکساری بد باطنان فریب مخور ؛ شود گزندہ چو زنبور گشت خاک آلود ؛ مؤلف عرض کند که کسی که کینہ ور باشد که کینۂ باطنش ظاہر نمی شود (اردو) بد باطن بقول آصفیہ۔ کپٹی۔ کینہ ور۔

بدنج صاحب مؤید بذیل لغات فارسی این را آوردہ گوید که بمعنی ہلیلہ باشد (کذا فی لغات الطب) صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر ہلیلہ فرماید که لغت فارسی است و معرب این اہلیلج و ہندی ہڑ دہڑا و اہیا و ابھو پھی و در انگریزی مروبلن وچیبولک و آن ثمر درخت ہندی است وچہار نوع و کابلی آن بزرگ ترین۔ شیخ الرئیس جمیع اقسام این را سرد در اول و خشک در دوم گفتہ و ہمہ مصفّی صفرا و نافع آن و شرب جمیع ہلیلہ جات نافع جذام و خفقان و توحش و درد طحال و نافع معدہ و ہمہ آلات غذا و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که چارہ جز این نیست که بدنج را اسم جامد گیریم باعتبار لغات الطب و مؤید ولیکن صحت املای این بدست مطبع نولکشور است که محقق فاضل حلیہ لفظ کا بیان نکرد و ظاہرا معرب معلوم می شود ولیکن کتب لغات ساکت (اردو) ہڑ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ہلیلہ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام۔ بھیڑا۔

بدبخت اصطلاح۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل و نگارش انند منہ در دہن مؤلف عرض کند

کہ مرادف بداختہ باشد کہ گذشت (شیخ شیرازی ۵)
بدبخت کسی کہ سر بتابد ز تو زین در کہ در دگر نیابد در
(انوری ۵) بسان شاخ بید اندر گلستانم ز تو
چہ بدبختم کہ خود خاری ندارم از تو (اردو) بدبخت
دیکھو بداختر۔

بدبد اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ بفتح ہر دو موحدہ وسکون ہر دو دال ابجد لغت فارسی است بمعنی بسیار بد **مؤلف** عرض کند کہ تکرار لفظ افتادہ معنی مبالغہ کند وبس (اردو) بہت بُرا۔ نہایت برا اور خراب

بدبدک بقول جہانگیری با ہر دو بای مضموم و دال اول ساکن وثانی مفتوح ہُدہُد را گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بدک ہم بہمین معنی آمدہ صاحبان برہان و جامع و ناصری گویند کہ مرغ سلیمان است کہ ہُدہُد باشد ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ سند استعمال یافتہ نشد و گوید کہ استعمال دارد کہ تصحیف ہدہدک خواہد بود و آن تصغیر ہُدہُد بود **مؤلف** عرض کند کہ قول ناصری و جامع کہ ہر دو از اہل زبان اند سند را ماند ۔ ہر لفظی را کہ ماخذش بفہم نیاید چشم خان آرزو بسوی تصحیف می کشاید چرا نہ گوئیم کہ بُدبُد مبدل ہدہد است کہ ہای ہوز بہ موحدہ بدل شود چنانکہ ہیدخ و بیدخ و کاف آخر را برای تعظیم دانیم ۔ چنانکہ بابک و ماہک یا زائد ۔ چنانکہ پرستو و پرستوک (ختم شد واللہ اعلم بالصواب) نہ ضرورت خیال تصحیف است و نہ تحقیر بلکہ بہ تبدیل و زیادتی مفرس ہدہد عربی است (اردو) ہُدہُد بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ مرغ سلیمان ۔ ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج یا چوٹی ہوتی ہے ۔ یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا اور اس میں رہتا ہے اس کی چونچ لمبی مصر والے اسے حضرت سلیمان کا بیٹا خیال کرتے ہیں انہیں کی روایت ہے کہ پہلے اس کا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے ۔ جب

اس نے حضرت سلیمان سے فریاد کی تو انہوں نے اس کے سونے کے تاج کو اس کی جان کا وبال خیال فرما کر دعا دی کہ ہروں کا تاج ہو جاے۔ چنانچہ جب سے اس کے سر پر ہروں کا تاج ہو گیا۔

بدبُردن مصدر اصطلاحی۔ بقول اننَد بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم بای موحدہ ثانی بمعنی (۱) رنجیدہ کردن و آزردن **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی بد خیال کردن است چنانکہ "پند مرا بگری بری" ولیکن براے معنی بیان کردہ انند طالب سند باشیم (اردو) (۱) رنجیدہ کرنا (۲) برا خیال کرنا۔

بدبستان دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر در مکتب نشاندن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مدرسہ بھیجنا۔

بدبو استعمال۔ بقول اننَد بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) مقابل خوشبو **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت بوی بد و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی بوی بد دارندہ سند این بر بدبوزدن می‌آید (اردو) (۱) بدبو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ دُرگند۔ سڑاند۔ خراب بو (۲) بدبو (بمعنی سڑاند رکھنے والا) بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے متعفن تحریر فرمایا ہے۔ عربی۔ عفونت رکھنے والا۔ سڑا ہوا۔ ایسا ہوا جس میں سڑاند آئے۔ بدبودار۔

بدبودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خوب نبودن است بمعنی حقیقی (جمال اصفہانی ع) ترا این بندہ دوانی بد نبود است ۛ وگر بد بود رفت و در دسر برد (اردو) برا ہونا۔ بد ہونا۔

بدبوزدن مصدر اصطلاحی۔ بوی بد دادن (ظہوری ع) لالہ از روی تو کار رنگ ساخت تا سنبل از موی تو بد بوی زند ۛ (اردو) بری بو آنا دینا۔ یہ لفظی ترجمہ ہے۔ محاورہ میں کہتے ہیں "بدبو آنا"۔

بدبین اصطلاح۔ بقول بحر (۱) عیب جو۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔

(۳۲۵۳)

و (۲) بصفت چشمی که زخم رساند (صائب ۵۱)
و بد ز خفاش رسیدی است هر خط شعاع بر چه عالمتاب را
اندو دیده نیست چه باک از ظهوری ۵۲) در تماشا
چشم تابیدن نماند چو چشم بد بین و در حیرانی است
این را (اردو) (۱) عیب جو - بقول آصفیه -
عیب بین - خرده گیر - حرف گیر - نقص نکالنے والا
(۲) نظر لگانے والی - جیسے نظر لگانے والی آنکھ -

بدپرتو اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ
بفتح بای فارسی و سکون رای مہمله بمعنی (۱) بدبخت
و (۲) گنهگار و (۳) بدسرشت مؤلف عرض کند
که قیاس می خواهد که (۴) بمعنی بدصحبت باشد
ای کسی که صحبتش بد باشد و من وجه معنی اول هم
بلحاظ پرتو ستاره بد و معنی دوم و سوم غیر از مجاز
نباشد برای همه معانی طالب سند بتسلیم (اردو)
(۱) دیکھو بداختر (۲) گنهگار بقول آصفیه - فارسی -
عاصی - خطاوار - قصوروار (۳) دیکھو بداصل
یعنی بدذات - بدطینت (۴) بدصحبت کو کہتے ہیں
یعنی وہ جس کو بُری صحبت ہو -

بدپرهیز اصطلاح - بقول انند بحواله
فرہنگ فرنگ ناپرہیزی پروا و بیماری که
بحکم طبیب مقید نباشد مؤلف عرض کند که
۱ اسم فاعل ترکیبی است - مخفی مباد که پرهیز بقول
برہان بمعنی حذر و احتراز و ترس و بیم و نگاه داشت
خود از مضرت آمده پس کسی که نگاه داشت خود از
مضرت نکند و بحکم طبیب عمل نه نماید بدپرهیز است
(اردو) بدپرہیز - بقول آصفیه - فارسی - بے احتیاط
وہ شخص جو بیماری میں ہر ایک چیز کھائے پیے -
بلا نوش - بلا پیٹ -

۲ **بدپسران خانه کن** اصطلاح - صاحب انند
گوید که بفتح کاف و سکون نون معنی ناخلفان آمده
و آنکه خانه پدر را خشت خشت کنده بفروشند
صاحب موید بحواله قنیه ذکر این کرده - و صاحب هفت
آسمان ندید و صاحب شمس گوید که پسران بد که
خانه پدران بفروشند مؤلف عرض کند که خانمان

برباداں و ناخلفان را گویند (بدپسران) قلب اضافت مرکب توصیفی است و (خانہ کن) اسم فاعل ترکیبی صفت مرکب اول بخیال ما درین اصطلاح تخصیص خانۂ پدر ہم نباشد مطلق خانہ مراد ہست (اردو) گھر برباد کرنے والے لڑکے۔

بدپسند اصطلاح۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان ورشیدی و جامع بمعنی (۱) مشکل پسند (فرخی ۵) سخنانش را بدیدہ ہمی نقش کنند ۔ بدپسندان ہمہ بصرہ وآن بغداد ۔ صاحب انند بذکر معنی اول گوید کہ (۲) کسی کہ براے کسی بدی پسند کند و نیکوئی نخواہد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید کہ در ظاہر این لفظ مرکب بنظر می آید لیکن معلوم نیست کہ بد درینجا بچہ معنی است ۔ زلہ بردارش بہار عجم زبان اوست و فرماید کہ معنی اول از جوہر الالفاظ مستفاد نمی شود۔ صاحب آصفی نقل نگار بہار و مصدر (بدپسندیدن) بہ استناد ہمین کلام فرخی قائم کرد مؤلف عرض کند کہ بد بمعنی اولش خراب و بدی است و مشکل بمعنی دشوار و دشوار چیزی نیست کہ آنرا نیک ندانیم و در تفہیم بد داخل نکنیم۔ پس استاد فرخی درینجا بد را بمجاز معنی دشوار گرفتہ باشد ازینجاست کہ ما بر لفظ بد اشارہ این معنی کردہ ایم۔ پس چہ مشکل و چہ بد ہست اگر ما بدپسند را بمعنی مشکل پسند گیریم و بدپسند بمعنی دومش کہ حقیقی است بمعنی خرابی پسند و بدی پسند و نکتہ چین و بدبین و عیب جو ہم آمدہ یعنی کسی کہ بدی و خرابی کسی را پسند کند۔ پس معنی دوم را در کلام فرخی گرفتن بہتر است از معنی اول خصوصاً بلحاظ معنی مصرع اولش کہ سخن را نقش دیدہ گرداند کہ عیب جویان ہمیشہ نظر بر ظاہر دارند و اگر متعلق بمعنی اول ہم کنیم عیبی ندارد۔ بیچارہ خان آرزو غور بر معنی نہ کرد ہمین وجہ بود کہ او را معنی بد درین اصطلاح معلوم نہ شد تا بزلہ بردارش چہ رسد (اردو) (۱) مشکل پسند۔ بقول آصفیہ۔ دقت پسند۔ وہ شخص جو دقت طلب مضمون کو پسند کرتا ہو (۲) بدخواہ۔

بقول آصفیہ - بداندیش - برا چاہنے والا - دشمن -
(بداندیش) دیکھو باک -

بدپشت اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ بضم بای فارسی - ستور نارام شدہ کہ تحمل بار نباشد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ از قبیل بدلگام است و (بدپشت) جانوری کہ بار بہیند از دوا جازت نہ دہد کہ زیر بار کنند (اردو) نہ سدھا ہوا جانور جو پیٹھ پر بوجھ نہ لادنے دے - مذکر -

بدپوز اصطلاح - بقول سروری مرادف ہماں بتفوز کہ گذشت (مولوی مثنوی ۵)
چناں باشد بیان نور ناطق ؛ نہ لب باشد نہ آن دانم
ونہ بدپوز ؛ صاحب جہانگیری فرماید کہ (بدفوز) ہم آمدہ - صاحبان برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و ہفت و موید ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بتپوز کہ بہ بای فارسی گذشت و ما اشارہ ایں ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز -

بدپوس اصطلاح - صاحبان رشیدی و سراج ذکر ایں کردہ اند و ما حقیقت ایں با بیان ماخذ بر بتپوز نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز -

بدتبار اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ بفتح تای مثناہ و موحدہ بالف کشیدہ بدنژاد و بد اصل **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است (اردو) دیکھو بد اصل -

بدتخمان اصطلاح - بقول بحر و غیاث و انند (۱) غلہ فروشان و (۲) مزارعان مفلس (۳) مردم ظالم و فاسق **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بد اصل است یعنی بدنژاد و الف و نون در آخرش برای جمع و ہر سہ معنی بالاکنایۂ فارسیان از غلہ فروشان نعل در آتشند بوجہ مکر و دغا و گراں فروشی و ہمچنین از مزارعان مفلس کہ افلاس شان حیلہ بازی را بیفزاید و ہوس پول بر دغا و فریب مجبور کند و مردم ظالم و فاسق را

ظلم وفسق وبیل بدتخمی است (اردو) (۱) غله فروش
دیکھو بجتاک (۲) مفلس کساں (۳) ظالم اور فاسق لوگ

بدترجا | اصطلاح بقول سروری (در ملحقات) و
رشیدی کنایه از دُم پا شد و بحذف دال هم آید مؤلف
عرض کند که (بترجا) گذشت و این اصل است و
آن مخفف این که بتر مخفف بدتر است بحذف
دال مهمله - صاحبان بحر و بہار عجم بزیادت تحتانی
در آخر (بدترجای) نوشته اند (اردو) دیکھو بترجا۔

بدجلو | اصطلاح - بقول بحر اسپ سرکش بہار
گوید که اسپی که مطاوعت سوار نکند (ظهوری ؏)
پر بجولاں مباش تیز عنان ٭ توسن روزگار بدجلو
است ٭ مخفی مباد که جلو بقول برہان بفتح اول و
ثانی عنان اسپ را گویند - پس معنی لفظی این بدعنان
و کنایه از سرکش باشد (اردو) بدلگام بقول آصفیه
فارسی منہ زور گھوڑا - وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے -

بدجنس | اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ
کمینه و فرومایه و بدنژاد مؤلف عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی و مرادف بداصل باشد وبس (اردو)
دیکھو بداصل -

بدچشم | اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ
(۱) کسی که نظر او بد باشد و (۲) کسی که بمال دیگراں
طمع کند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
و موافق قیاس ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) (۱) بدنظر کہہ سکتے ہیں - یعنی وہ شخص جس کی
نظر لگے (۲) بدنیت بقول آصفیه بُرا ارادہ رکھنے والا
بدنظر - طامع - لالچی - حریص -

بدحال | اصطلاح بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ
بمعنی بدروز و بدبخت - مقابل خوشحال بہار بر معرفت
قانع - ازینکه ترجمت تعریف نپسندد مؤلف عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس یعنی کسی که
حال او خوش نیست و بد است - مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) بدحال بقول آصفیه خسته حال -
ردی حالت میں و بلحاظ تعریف صاحب انند راج
دیکھو بدبخت -

بدخان اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی است بالکسر بمعنی تره مولف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی با او نیست - معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نه شد - حواله کتب نه نوشت دانما خیمهٔ بی احتیاط - نه در لغات فارسی یافتیم نه عربی و ترکی سنسکرت اعتبار را نشاید (اردو) ترکاری - مونث -

بدخدمتی اصطلاح - خوش ادا ... گناهگاری (بدخدمت) هم بمعنی ناکاره ... اصطلاح پیداست (انوری ؎) ... ندانم تو که در اخلاص وارم حظ سو فور ... (بدخدمت) مصدری است - بدخدمت اسم فاعل ترکیبی (اردو) ناکارگزاری - مونث بُری طرح خدمت بجا لانا - ... - مونث

بدخش اصطلاح - بقول سروری بفتح با و دال مهمله زا) گوهر نفیس کانی که معدن آن کوه‌های مشرق است در رنگ سرخ دارد (کذا فی المؤید) (خاقانی ؎) صبح ستاره نمای غنچه نست اندران ... درخش جهان گاه بدخش مذاب ... و فرماید که مذاب بمیم و ذال معجمه بمعنی گداخته باشد - صاحب جهانگیری گوید که (۲) نام ولایت بدخشان بود چون لعل از آنجا حاصل شود لعل را نیز بدخش گویند - صاحب رشیدی فرماید که بدخش لعل باشد و بدخشان ملک معروف الف و نون نسبت است صاحب برهان فرماید که مخفف بدخشان و چون لعل از انجا آرند لعل را هم بدخش گویند و بدخشانی و بدخشی هم بدخش نامند - صاحب جامع باتفاق برهان گوید که بدخشان مابین خراسان و هند است - صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا می نگارد که گویند که مردم بدخشان بخشونت مثل اند و مروی بود که آن ولایت بد منسوب و آن از اقلیم چهارم و بدخشی نام شاعری از اهل آنجا خان آرزو در سراج بذکر هر دو معانی نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت در وسط ایران و توران و هندوستان

...ست بلکہ در آنجا آوردہ می فروشند مؤلف

...حقیق نا ایں قدر است کہ بدخش بمعنی دوم اصل است و بزیادت الف و نون مزید علیہ

... (اردو) (۱) یاقوت۔ دیکھو ... بدخشاں مذکر ایک ولایت کا نام جو ایران

... ہندوستان کے درمیان واقع ہے ... یاقوت کی کان ہے۔

بقول سروری نام ولایتی است میان ... اطراف ... کہ آنجا کان لعل بود و گوسفندان باشد ... در آن ناحیہ کہ بر وسوار شوند از غایت بزرگی و ... بجز آنکہ جواہر ... گوید کہ نسبت لعل بدخشاں نہ از آن نسبت کہ کانش در آنجاست بلکہ بواسطہ آنست کہ از معاون ببدخشاں نقل کنند و آنجا فروشند و فرماید کہ اما ازیں بیت حکیم سنائی کان لعل در بدخشاں باشد

(۵) سالہا باید کہ تا یک سنگریزہ ز آفتاب
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

صاحبان برہان و جامع و مؤید ہم ذکرش کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی دوم بدخش مذکور شد

(اردو) دیکھو بدخش کے دوسرے معنے۔

بدخش مذاب اصطلاح۔ بقول جہانگیری (۱) کنایہ از می سرخ سندش ہماں کہ بر بدخش گذشت۔ صاحب برہان بذکر معنی اول گوید کہ (۲) کنایہ از لعل بدخشاں ہم۔ صاحب رشیدی فرماید کہ معنی لفظی ایں لعل گداختہ و کنایہ از معنی اول و (۳) خون۔ صاحب بحر با برہان متفق و صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ صاحب مؤید با رشیدی متفق۔ خان آرزو بر برہان نسبت معنی دوم اعتراض کند مؤلف عرض کند کہ اعتراضش خیلی موجہ کہ بدخش خود لعل است و مذاب۔ گداختہ را گویند۔ اندریں صورت بدخش مذاب برای لعل بدخشاں نباشد۔ بالجملہ ایں مرکب توصیفی است (اردو) (۱) سرخ شراب مونث (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے (۳) خون۔ مذکر۔

بدخشی | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بکسرہ شین معجمہ (۱) نام شاعری بود از اہل بدخش۔
صاحب ناصری ذکر این بدیل بدخش کردہ (بدخشی
ع) زہرہ وزیر اگر بشود عالم برای بدخشی چہ غم کہ در گذر است
کان جواہر بپوشیدۂ ساعت بر ساعتی زیر و سائے
زیر است؛ صاحب موید این را بمعنی (۲) لعل
بدخشانی آوردہ و صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی
کردہ مؤلف گوید کہ یای نسبت در آخر بدخش ملحق
کردہ اند بمعنی منسوب بہ بدخش کہ شاعر ہم باشد و لعل ہم
معنی بیاورکہ نام شاعر نیست بلکہ تخلص اوست (اردو)
(۱) بدخشی ایک شاعر کا تخلص ہے جو بدخشاں میں گزرا ہے
مذکر (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے۔

بدخصال | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بد افعال و کردار مؤلف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدچلن۔ بقول
آصفیہ۔ بدراہ۔ بدرویہ۔ بداطوار۔ بدوضع۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ بداطوار بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدخط | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بدنویس مؤلف عرض کند کہ بفتح خای معجمہ
اسم فاعل ترکیبی است کہ مقابل خوشخط و خوشنویس
یعنی کسی خط او بد باشد (اردو) بدخط۔ بقول آصفیہ
اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا۔

بدخُلق | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بضم ثالث بمعنی بدخو و شریر مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی۔ کسی کہ اخلاق او بد باشد۔
مقابل خوش خلق (اردو) بدخلق۔ بقول آصفیہ
بدمزاج۔ اکھڑ۔ اکھل کھرا۔

بدخو | استعمال۔ بقول انند و بہار معروف
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی خوی بد دارندہ (صائب ع) می کند از
مہربانی شیر مادر را زیاد؛ طفل بدخو ہر قدر خون در
دل مادر کند؛ (انوری ع) طعنۂ بدگوی می باشد
زبانش؛ ہر کہ در او دلبری بدخوی نیست؛ (اردو)
بدخو۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بُری خصلت والا

بدسیرت۔ بداخلاق۔

(الف) بدخواب | اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر کسی کہ چوں از خوابش بیدار کنند۔ بدخوئی آغاز کند واکثر ایں حال در اطفال مشاہدہ می شود (اشرف ۵) بساں طفل بدخو بخت خواب آلودہ دارم کہ اگر بیدار سازم یکدمش بدخواب می گردد (والہ ۵) پس از عمری کہ شد بیدار از آمد شد جاناں نگر و بخت ! من رام بدخوابست پنداری خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ کسی کہ شب خواب اورا نیاید و بی طاقت شود وقت خواب بگذرد (اشرف ۵) بس از عمری شبی در خلوتی اورا اگر یابم شود بدخواب بختم جای نا مانوس را ماند مؤلف عرض کند کہ بدخوابی حالتی است کہ مرض یا ماند و اسبابش متفرق چوں خوابگاہ آرام بخش نباشد یا نو باشد یا فکر و خیال مستولی شود نتیجۂ آں بدخوابی است و کسی کہ مبتلای ایں شود بدخواب است اسم فاعل ترکیبی از سند سوم استعمال.........

(ب) بدخواب شدن کسی | و از سند اول استعمال

(ج) بدخواب گردیدن کسی | پیداست بمعنی عارض شدن بدخوابی باو (اردو) (الف) بدخواب کہ سکتے ہیں (ب) و (ج) بدخواب ہونا۔ بقول آصفیہ۔ بُرا سپنا دیکھنا۔ نہانے کی حاجت ہونا۔ احتلام ہونا۔ لیکن فارسی مصادر کا ترجمہ (بدخوابی ہونا) یعنی نیند وقت پر نہ آنا یا درمیان شب آنکھ کھل جانا۔

(الف) بدخوان | اصطلاح۔ بقول بہار دیگرو اند خطی کہ خوب خواندہ نشود (محمد رفیع واعظ ۵) جوہر از تیغ زباں شد ریخت تا دنداں مرا گفت و گو شد ہمچو سطر بی نقطہ بدخواں مرا مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ صاحب آصفی بوسیلہ ہمین یک سند مصدر..........

(ب) بدخواندن | را قائم کردہ از معنی گریز کند مؤلف گوید کہ بمعنی لفظی خوب نہ خواندن باشد (اردو) الف۔ نہ پڑھا جانے والا خط۔ بدخط۔

زشت خط ہو پڑھا نہ جاے مذکر (ب) اچھا نہ پڑھنا صاف نہ پڑھنا یا حرف حرف نہ پڑھنا۔ دکن کی بول چال امیر نے لکھنا پڑھنا پڑھنا ہے۔ رک رک کے پڑھنا جیسے "صاف تو لکھا ہے تم پڑھنے میں اتنا اٹکتے کیوں ہو" داغ نے او لفظی ترجمہ کیا ہے پڑھنا۔

بدخواه | اصطلاح۔ بقول آنند۔ بحوالہ فرہنگ فرنگ بداندیش کینہ ور صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود نویسد کہ دوشمان نیک خواه و آنکہ دشمن باشد (انتہی) ما نه استعمال این یافته ایم (انوری ؎) بدخواه تو برگشته این سکہ خاکی زر صفریست کہ نقشی نہ ہیچ رقم راہ (ظہوری ؎) دل بدخواه تو خوں باد مپرس احوالم چوں بگویم کہ جدا از تو ظہوری چوں است (اردو) بدخواه دیکھو بدپسند۔

بدخواه کسان ہیچ مطالب نرسد | مثل۔ بہار وانند ذکر این پنبہ در دہن مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بحق بدخواه و بداندیش زنند کہ او از بدنیتی خود کہ بحق دیگران کند بمقصد خود فائز نہ شود۔ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی بجای (مطالب) (مقصد) را ذکر کرده اند و از محل استعمال ساکت (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بدنیت کا خانہ خراب" "غیروں کی برائی چاہے تو خود کیا کھاے"

(الف) **بدخور** | اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ دوائی کہ جہت کراہیت طعم یا بو خورده نہ شود (وحید ؎) شہد صحبت در مذاقم چوں دوای بدخور است تا بیاد چشم بیمار تو دارم النفتی از صاحبان بحر و بہار عجم و انند ہم ذکر این کرده اند۔ صاحب آصفی ہمین یک سند مصدر ....

(ب) **بدخوردن** | راقم کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است و اگر برای (ب) سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مقابل خوش خوردن باشد و بس (اردو) (الف) بدمزه۔ بقول آصفیہ۔ وہ شے

جس کا ذائقہ اچھا نہ ہو (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ بدذائقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مخصوص ہے مزے سے اور جس چیز میں اچھی بو نہ ہو وہ بدبو ہے (الف) سے وہ دوا مراد ہے جو کڑواہٹ کی وجہ سے کھائی نہ جائے بدمزگی کی وجہ سے یا بدبو کی وجہ سے البتہ بدطعم کہہ سکتے ہیں (ب) بے رغبتی سے کھانا۔

بدخیم | اصطلاح۔ بقول سروری بالفتح بمعنی گرفتہ رو و بدطبیعت صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بکسر خای معجمہ ترش رو و بدمزاج و بدخو صاحب شمس فرماید کہ بروزن تفہیم۔ گرفتہ روی مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مخفی مباد کہ خیم بقول منتخب لغت عرب است بالکسر بمعنی خوی طبیعت (الخ) پس معنی ایں مرکب بدطبیعت و بدمزاج باشد (اردو) بدمزاج۔ بقول آصفیہ۔ تندخو۔ غصہ ور۔ جھلا۔ ترش رو۔ چڑاندا۔

بدعا | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) دعای بد و (۲) نفرین و لعنت مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب توصیفی بمعنی دعای بد و برائے معنی دوم طالب سند باشیم (اردو) (۱) بددعا بقول آصفیہ۔ کوسنا۔ سراپ (۲) لعنت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دھرکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔ ورسیس۔ ملامت۔

بددل | اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف بزہرہ (۱) کنایہ از مرد ترسندہ۔ و بقول برہان و بحر ترسندہ و ترسناک و بقول ناصری رمیدہ خاطر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی (۲) کسے کہ دل او خوش نباشد۔ یعنی ناخوش و ناراض و (۳) شکستہ خاطر و (۴) بدظن۔ محققین بالادر تعریف لفظ احتیاط بکار نبردہ اند۔ معاصرین عجم با ما اتفاق وارند حیف است کہ سند استعمال پیدا نہ شد کہ تصفیہ ایں می کرد (اردو) (۱) ڈرپوک بقول آصفیہ۔ ہندی۔ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا (۲) بددل۔ بقول آصفیہ فارسی۔ ناخوش۔ ناراض (۳) شکستہ خاطر۔ بقول آصفیہ۔ رنجیدہ دل۔

دل آزردہ ۔ خستہ خاطر (۴) بددل ۔ بقول آصفیہ
بدنفس ۔ بدگمان ۔

بدماغ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی (۱) بدمزاج و (۲) نانابغ مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است و برای معنی دوم طالب
باشیم (اردو) (۱) بدماغ ۔ بقول آصفیہ ۔ وہ شخص
جو بات بات پر ناک چڑھائے ۔ نازک دماغ ۔ (۲)
ہوسناک ۔ بقول آصفیہ ۔ پرہوس ۔ لالچی ۔ حرصی ۔

بددین | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بکسر دال ثانی بی دین ۔ بدراہ و ملحد (فردوسیؒ)
کہ بددین و بدکیش خوانی مرا ۔ منم شیر نر میش خوانی
مرا ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) ملحد ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ راہ حق
سے پھرنے والا ۔ فاسق ۔ بیدین ۔ کافر ۔ ہماری رائے
میں بددین ۔ بدمذہب ۔ بدعقیدہ کہہ سکتے ہیں ۔

بدذات | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ نفائس
بداصل و بدنژاد و کسیکہ نیک طینت نباشد بعربی
آنرا خبیث خوانند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدذات ۔ بقول آصفیہ ۔
خبیث ۔ بدطینت ۔

بدذہن | استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بکسر ثالث و سکون ہا و نون (۱) کندذہن و (۲)
بی وقوف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است (اردو) (۱) بدذہن ۔ بقول آصفیہ ۔ کندذہن
کوڑمغز (۲) بے وقوف ۔ بقول آصفیہ ۔ احمق ۔ نادان

بدر | استعمال ۔ بقول آصفی بفتحتین بمعنی (۱) بیرون
صاحب مؤید بذیل لغات فارسی گوید کہ (۲) بسکون
دال بمعنی ماہ تمام و بقول ہفت (۳) بکسر موحدہ
امر دریدن و ذکر معنی اول ہم کند مؤلف عرض کند
کہ در معنی اول مرکب است از موحدہ و در کہ دروازہ
باشد و معنی بیرون پیدا شد ازہمین ترکیب و بمعنی
دوم لغت عرب است ۔ تسامح صاحب مؤید بیش
نیست کہ بدینمعنی فارسی گفت و بمعنی سوم مزید علیہ
در کہ امر حاضر دریدن است بزیادت موحدہ مکسور

(اردو) (۱) باہر (۲) بدر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چودھویں رات کا چاند (۳) پھاڑ۔ پھاڑنا کا امر حاضر۔

بدر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن وظاہر شدن (ظهوری ؎) بدر آ از خرد بعشق در اے ؔ ناقص و دعوی کمال بلاست ؔ (صائب ؎) سخنے کز دہن تنگ تو برمی آید ؔ راز غیب است کہ از پردہ بدر می آید ؔ (انوری ؎) دل خانہ فروش نام و ننگم زد ؔ دلبر ز تتق بدر نمی آید ؔ (اردو) باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔

(۲۳۹۶) **بدر آمدن از خویش** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (از خویش بر آمدن) و (از خود بر آمدن) است کہ گذشت (صائب ؎) صائب اگر از خویش توانی بدر آمد ؔ این دائرہ با نقطۂ پرکار تو باشد ؔ (اردو) دیکھو از خویش بر آمدن و از خود بر آمدن۔

(۲۳۹۷) **بدر آوردن** استعمال۔ بمعنی بیرون آوردن وظاہر کردن است (ظهوری ؎) خواہم کہ کشایم بہ تماشای تو چشمی ؔ از عقدۂ تنگی بدر آرم نظرم را ؔ (صائب ؎) عیب جو چند انکہ عیبم را بدر می آورد ؔ غیرت از زور بر کسب ہنر می آورد ؔ (اردو) باہر لانا۔ ظاہر کرنا۔

(۲۳۹۸) **بدر افتادن** استعمال۔ مرادف بدر آمدن کہ بیرون افتادن وظاہر شدن است (ظهوری ؎) زنجیر می ساید دگر کاکل مشکیں بر کمر ؔ از پردہ می افتد بدر در پردہ کش رخسار را ؔ (ولہ ؎) بر راز تو می طپد چنیں دل ؔ از سینہ اگر بدر نیفتد ؔ (ولہ ؎) خود را مبادا گم کنم بر پی غلط تا کی روم ؔ از دست می افتم بدر در مغز جاں کیسی ؔ مخفی مباد کہ (از پردہ بدر افتادن) و (از دست بدر افتادن) بجای خودش گذشت کہ متعلق از ہمین است بمعنی اصطلاحی (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔

بدرام بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بدال و رای مہملتین بوزن اندام (۱) خوش و خرم صاحب جہانگیری این را بہ بای فارسی آوردہ

مؤلف عرض کند که معنی پنجم که می آید حقیقی است
یعنی جانوری که رام نیست و بد مزاج و وحشی است
بدرام گفتند مقابل رام بمعنی خوش و خرم مجاز است و
که از فرط مسرت بیخودی بوقوع می آید و از بیخودی
معنی خوش و خرم گرفتن مجاز مجاز است - چنانکه
(حکیم فرخی ۵) گل بخندید و باغ شد بدرام ٭ ای خوشا
آنجهان بدین هنگام ٭ و ازین سند مصدر (بدرام
شدن) حاصل می شود بمعنی بیخود شدن از خوشی
و خرمی - وآنچه به بای فارسی می آید بظاهر تبدیل است
که موحده به بای فارسی بدل شد چنانکه اسب و اسپ
(اردو) جامے سے باہر خوش - صاحب آصفیہ نے
(جامے سے باہر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے - خوشی سے
خودی میں نہ رہنا -

(۲) بدرام - بقول سروری (الف) بمعنی آراسته و
(ب) آراستگی و زینت (حکیم انوری الف ۵)
ای ز طبع تو طبعها خرم ٭ وی ز عیش تو عیشها بدرام ٭
(فرخی الف ۵) مجلس ساز ای بهار بدرام ٭ واندر
بفگن می بیک جام ٭ (فردوسی ب ۵) بسامان
یوسف به پیوست دل ٭ در آیین و بدرام او بست
دل ٭ و فرماید که در فرهنگ جهانگیری به بای فارسی
آمده صاحب برهان گوید که بمعنی آراسته و صاحب جامع
همزبانش مؤلف عرض کند که مجاز معنی پنجم که از
سرکشی و ناشایستگی معنی بیخودی پیدا شد بمجاز و
از بیخودی معنی مسرت و از مسرت معنی زینت و زیب
بر سبیل مجاز مجاز باشد و بس و درینجا همین قدر
کافی است که مجاز معنی اول است (اردو) دیکھو
آراسته و آراستگی -

(۳) بدرام - بقول سروری - بمعنی دلکشا و بقول
برهان و جامع مجلس دلکشا و جای آسایش و آرام
مؤلف عرض کند که مجاز معنی دوم (اردو)
دلکشا مجلس - مؤنث -

(۴) بدرام - بقول سروری و جهانگیری و رشیدی
بمعنی توسن خصوصاً (شمس فخری ۵) چرخ بدرام
تا که شد رامش ٭ از کواکب چو خلد شد بدرام ٭

مؤلف عرض کند کہ سندی کہ پیش شد متعلق بمعنی
دوم ضمن (الف) ونیز بمعنی پنجم است واگر سند دیگر
برای این معنی بدست آید توانیم عرض کرد کہ باشہار
صفت مادۂ موصوف کردند چنانکہ مطلق مشکیں۔
زلف را گویند دیگر ہیچ (اردو) توسن بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ بے سدھا گھوڑا۔ تند اور سرکش
بکھیرا گھوڑا۔

(۵) بدرام بقول جہانگیری وبرہان وجامع وسراج
جانوران وحشی را گویند عموماً واسپ واستر سرکش را
خصوصاً (اثیر ادمعانی ـہ) رائض رای تو را گشتہ
مطیع تو سن کرہ چرخ بدرام تو را شرف شفردہ
ـہ) زہی خواجہ صدر چارم غلامست زہی ابلق
دہر بدرام رامست تو صاحب رشیدی بمطلق سرکش
قانع صاحب ناصری بر توسن سرکش اکتفا کرد۔
خان آرزو در سراج صراحت ماخذ فرماید کہ ایں مرکب
از بد و رام است یعنی آنچہ خوب رام و فرماں بردار
نباشد **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی ایں سرکش

وغیر مطیع است و ترکیب بیان کردہ خان آرزو
درست باشد۔ اسم فاعل ترکیبی است وتخصیص آں بہ اسپ
واستر ہم در عمل آنست وبمجاز برای غیر جانور ہم
مستعمل (مولوی معنوی ـہ) تاکہ نور شوق شمس الدین شد
بس رحمت نمود تو نفس بدرامم کنوں در عشق او
رام رام تو (اردو) عموماً سرکش جانور اور ناشائستہ
گھوڑا اور خچر اور نفس سرکش اور اس کا خالص
ترجمہ (سرکش) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مغرور۔
باغی۔ نافرمان۔ حکم عدول۔

(۶) بدرام۔ بقول برہان وجامع وناصری بروزن
اندام بمعنی ہمیشہ و مدام (مختاری ـہ) دراں
نکوی کہ یک سید صد ہزار بیاب تو ز روزگار وفادار
دولت بدرام تو وفرماید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ
خان آرزو بذکر ایں گوید کہ تصحیف است وبدیں معنی
بہ بای فارسی است وایں از اعجب العجائب **مؤلف**
عرض کند کہ سندی کہ پیش شد معنی اول ظاہر است
در برای معنی ہمیشہ و مدام طالب سند دیگر باشیم۔

معلوم می شود کہ محققین اوّل الذکر از ہمین یک شعر معنی ہمیشہ ودوام پیدا کردہ اند وانچہ بدینمعنی بہ بای فارسی می آید تصفیہ ماخذش ہمدر انجا کنیم بمقابلۂ استادش (اردو) ہمیشہ بقول آصفیہ فارسی۔ دائم۔ مدام۔ سدا۔ نت۔ آئے دن۔

(۷) بدرام۔ بقول برہان بروزن اندام بمعنی خرام مؤلف عرض کند کہ غیر از برہان دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ جا دارد کہ خرّم را خرام نوشتہ واگر سند استعمال اینمعنی پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ خرام ناز ہم نوعی از سرکشی است کہ در اختیار یار است وبمقابلۂ عاشق سرکشی را نمائد (اردو) خرام۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ناز وانداز کی ملائم اور نرم چال۔ رفتار ناز۔ مٹک چال۔ اٹھلی گہلی رفتار (سنہ ۵) ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن ؏ نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا ؏

(۲۲۷۹) **بدرام شدن** | استعمال بمعنی (۱) خوش شدن و (۲) سرکشی شدن اسناد این بر معنی اوّل و پنجم بدرام گذشت وجا دارد کہ برای ہمہ معانی بدرام استعمال این کنیم (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) سرکشی ہونا۔

بدران | بقول سروری بحوالۂ ادات (۱) یعنی اندکی ہم و (۲) سبزہ ایست مثل ترب بدبو باشد (بسحق ۵۰)
عیب بدران مکن و ہرچہ بود نیکو بین ؏ کہ بصحرای جہان ہیچ نروید بیکار ؏ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع وسراج بر معنی دوم قانع صاحب برہان بذکر معنی دوم گوید کہ این را گندگیا ہم خوانند وبذکر معنی اوّل فرماید کہ (۳) ران بدہم و (۴) بکسر اوّل و تشدید ثالث یعنی این کار را تمام کن و پارہ گردان وصاحب ناصری بر ذکر معنی دوم وچہارم اکتفا کرد۔ صاحب محیط ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ صراحت این بر ابشق گذشت مخفی مبادکہ بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است مرکّب از ران کہ امر حاضر راندن است چنانکہ گویند کہ اسپ را بدراند وخوش نمی راند ؏ ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ اصل این (بدرائحہ) بود۔ فارسیان از لفظ رائحہ عربی کلمہ را گرفتند ونون

زائد در آخرش زیادہ کردہ (بدران) کردند بمعنی بدبو
چنانچہ گذارش وگذارشن (معنی سوم ہم اسم فاعل
ترکیبی است گویند کہ "این سوار بدران است"
یعنی مہارت سواری ندارد و ورانش بر اسپ خوش
نمی چسپد و بمعنی چہارم بای موحدۂ اول زائد گیریم
و (دران) امر حاضر مصدر (درانیدن) کہ متعدی
دریدن است و دریدن بمعنی چاک کردن و پارہ
نمودن می آید پس نسیدانیم کہ صاحب برہان تشدید
رای مہملہ را چطور نوشت کہ در مصدر رای مشدد
نیست و معنی تمام کردن کار از کجا پیدا کرد فتأمل
(اردو) (۱) بُری طرح چلانے والا۔ جیسے یہ گاڑی کو
بُری طرح چلاتا ہے (۲) دیکھو اشتق (۳) سواری کا
کچا۔ کم ماہر۔ دکن کی بول چال میں وہ شخص جس کی
ران نہیں جمی (۴) پہڑوا۔ پہڑوانا کا امر حاضر۔ اس
مصدر کو صاحب آصفیہ نے نہیں لکھا۔ درانیدن کا ترجمہ

بدرانداختن | استعمال بمعنی بیرون انگندن است (۱۶۷۰)
(ظہوری ؎) سہل باشد کہ برونم کنی از محفل خویش
گر توانی بدر اندازم را از دل خویش (اردو) باہر پھینکنا

بدراہ | اصطلاح۔ بقول بہار وانند قریب
بمعنی بد آیین کہ گذشت (محمد سعید اشرف ؎)
ز قدرش جا برا اوج ماہ کردہ ؟ فلک کشمیر را بدراہ
کردہ ؟ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بدراہ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ بدوضع۔ کھوٹا

بدرای | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی بدتدبیر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی حقیقی (اردو) بدرای۔ بدتدبیر کہہ سکتے
ہیں یعنی وہ شخص جس کی رائے اور مشورہ اور تدبیر بری ہو

بدربردن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون کردن است
(کمال اصفہانی ؎) نور ہرگز نتوان کرد ز خورشید جدا
کرم از خاطر خسرو نتوان برد بدر (اردو) باہر کرنا
جدا کرنا۔ نکالنا۔

بدرتاختن | استعمال۔ بمعنی بیرون رفتن و دویدن (۱۶۷۱)
وجدا شدن (ظہوری ؎) ذوق چابک نفسی نالہ

ربابان دارند ؎ بهر کجا در دبدر تاخت عنان گیر شدیم ؎ (وله ؎) بمنزل میرساند کاروان را صبر و طاقت را ؎ چو دانستم بدر تازد نگاهی از کمین او ؎ (اردو) باہر جانا۔ بھاگنا۔ جدا ہونا۔

(۲۲۷۲) **بدرجوشیدن** | استعمال۔ بمعنی از کنارہ بیرون شدن ولبریز شدن۔ ظہوری ؎ لبم خشک است از سوز جگر برچشم تر جوشم ؎ بزور شوق از فوارہ مژگان بدرجوشم ؎ (اردو) اُبلنا۔ لبریز ہونا۔ کنارہ سے باہر ہونا۔

(۲۲۷۳) **بدرچیدن** | استعمال۔ بمعنی بیرون کردن و دور کردن (ظہوری ؎) رونق از دکان بدرچیں روز بازاری بجز ؎ نیست گر از مشتری گیران خریداری دگر ؎ (وله ؎) تف غم در جگر بگذاشت بیم آرزو دارم ؎ بزور گریہ شادی زدل حسرت بدرچیدن ؎ (وله ؎) لبم مہر است وچشم تر غذا روزی کند روزی ؎ کہ بنشینم نگہ از چشم وحرف از لب بدرچینم ؎ (اردو) باہر کرنا۔ نکالنا۔ دور کرنا۔

بدرخته | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح " فتح رای مہملہ وسکون خای معجمہ بمعنی محزون و اندوهگیں۔ صاحب شمس از گمنامی سند آوردہ کہ مال فردوسی است (؎) زرادن چو مادرش بدرخته شد ؎ روانش ازاں دیو بدرخته شد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ رخت بقول برہان بمعنی اسباب خانہ وسامان می آید ہای مفعولی بر آخرش زیادہ کردہ باکلمہ بد مرکب کردند ومعنی لفظی ایں کسی کہ بدسامان است۔ اسم مفعول ترکیبی وکنایہ از محزون و اندوهگیں ودیگر ہیچ۔ صاحب برہان (پدرخته) را بہ بای فارسی مکسور بہ ہمین معنی آوردہ اگر آنرا اصل گیریم ایں مبدّل آں باشد واگر ایں را اصل دانیم آں مبدل ایں کہ بای فارسی بدل شود بعربی وبالعکس آں ہم چنانکہ اسپ و اسب وتب وتپ (اردو) غمگین بقول آصفیہ فارسی۔ مغموم۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔

(۲۲۷۴) **بدرخندیدن** | مصدر اصطلاحی۔ فاش خندیدن بطوری کہ آوازش دور رسد مقابل فرو گریستن۔

(ظہوری ؎) صحبت حسن وعشق در گیرد ٭ من فرو
گریم او بدر خندد ٭ (ولہ ؎) فرو میر بزم از رخ
گریۂ شوری مگر روزی ٭ بہ بخت تلخ من قندی بدر
خندد نمک دانش ٭ (اردو) کھلکھلا کر ہنسنا۔
دیکھو بآواز خندیدن۔

(الف) **بدرد آمدن** | مصادر اصطلاحی۔ صاحب
(ب) **بدرد آوردن** | انند بذکر این ہر دو از معنی
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مبتلای درد
شدن است و (ب) متعدی آن یعنی مبتلای درد
کردن (سعدی شیرازی ؎) چو عضوی بدرد آورد
روزگار ٭ دگر عضوہا را نماند قرار ٭ (اردو) (الف)
درد میں مبتلا ہونا (ب) درد میں مبتلا کرنا۔

(۲۷۶۵) **بدر دادن** | مصدر اصطلاحی۔ بیرون افگندن
است (ظہوری ؎) آرزوہا در کنار از گریۂ حسرت
مباد ٭ پارہای دل بدر دادم ببیں احوال چیست ٭
(اردو) باہر پھینکنا۔

بدرد بید رماں گرفتار است | مثل۔ صاحبان
خزینۃ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را
بحق کسی زنند کہ چارۂ کارش نباشد و بحق عاشق
ہم بر سبیل کنایہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "
اُس درد کی دوا نہیں " لاعلاج مرض ہے "

بدرد دل دیگراں رسیدن | مصدر اصطلاحی (۲۷۶۴)
با مخلوق ہمدرد شدن وہمدردی شان کردن
(صائب ؎) احوال من مپرس کہ با صد ہزار وعظ
می بایدم بدرد دل دیگراں رسید ٭ (اردو) اوروں
کے ساتھ ہمدردی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے
(ہمدرد) پر لکھا ہے۔ شریک درد۔ درد دکھ کا
ساتھی۔ غمخوار (غمخواری کرنا) بقول آصفیہ ہمدردی
کرنا۔ شریک رنج وراحت ہونا۔ دلسوزی کرنا
غمگساری کرنا۔

بدر در آمدن از در | مصدر اصطلاحی۔ (۲۷۶۶)
بیرون در شدن وظاہر شدن (ظہوری ؎)
چوں بزم وصت نہند فردا ٭ خونم از در بدر در آید ٭

(اردو) دروازے سے باہر ہو جانا۔ نکل پڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ظاہر ہو جانا۔ باہر آجانا۔

(۲۴۶۷) **بدرد ساختن** | مصدر اصطلاحی۔ موافقت بادرد کردن۔ متحمّل درد شدن (ظہوری ؒ) بدرد عاقبت ابدل نمیتوانی ساخت ؏ زنالۂ تو بلای اثر بگردانم ؏ (اردو) درد کا متحمّل ہونا۔

بدرد کسی نشستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند غمخواری کسی کردن (زلالی ؒ) اگر خواہی بدرد او نشستہ ؏ فروز شو بہ نہای شکستہ ؏ (اردو) کسی کا ہمدرد ہونا۔ غم خوار ہونا۔ کسی کی ہمدردی کرنا۔ غم خواری کرنا۔

(۲۴۶۹) (الف) **بدر رفتن جان** | استعمال۔ بیرون رفتن جان است (ظہوری ؒ) بدر کہ می رود دم جان ز تن مروت نیست ؏ غریب زیستنم در وطن مروت نیست ؏ (از خود بدر رفتن) و (از سر بدر رفتن) کہ بجای خودش گذشت از قبیل (د) باشد۔...........

(۲۴۷۰) (ب) **بدر رفتن ساعت** | بمعنی گذشتن ساعت و

(۲۴۷۱) (ج) **بدر رفتن عمر** | بمعنی گذشتن عمر ہمچنین است (ولہ ؒ) یک ساعتش بدر نرود در ہزار سال ؏ عمری کہ در بلای فراقت بدر رود ؏..........

(۲۴۷۲) (د) **بدر رفتن کسی** | بمعنی بے خود شدن ہم آمدہ (ولہ ؒ) از سیر قطرۂ چو ظہوری بدر روم ؏ خمخانہ باید م کہ بساغر فرو کنم ؏ (اردو) (الف) جان نکلنا (ب) ساعت گزرنا۔ (ج) عمر گزرنا (د) بیخود ہونا آپے سے باہر ہونا۔

بدر رو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثانی و سکون رای اوّل و فتح رای دوم بمعنی موری و رہگذر آب را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی از خانہ یا از محاط بیرون روندہ و کنایہ از رہگذر آب (اردو) بدر رو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ موری۔ پانی باہر جانے کا راستہ۔

بدر زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بیرون رفتن و (۲) گریختن اگر

وبہ تحقیق ماد ۳) اجازت طلب کردن برای دخول
بہ خانہ (ظہوری ملہ) نزند ظلمت افسردگی از سینہ
بدر ۂ تکشاید گر از ہر طرفی روزن داغ ۂ (والہ)
بگشا دری بروی دعای من ای اثر ۂ شاید زنند خاک
حرمان بدر زنم ۂ (غالب دہلوی ۵ہ) من بوفا
مردم و رقیب بدر زد ۂ نیمہ لبش انگبین و
نیمہ تبرزد ۂ **مؤلف** عرض کند کہ بدر بمعنی بیرون
گذشت و بمعنی سوم موحدۂ اول بمعنی بر باشد
کہ در ولایت چون کسی برای ملاقات می آید
آہستہ بر در می زند یا زنجیر در را حرکت می دہد
تا از اندرون خانہ صدای (بفرمائید) در آید۔
معاصرین عجم تصدیق معنی سوم کنند (اردو)
(۱) باہر جانا (۲) بھاگنا۔ فرار ہونا (۳) کنڈی
کھڑکھڑانا۔ بقول آصفیہ دروازہ پر زنجیر مار کر
ہلانا۔ دستک دینا۔ کھٹکارنا۔ آپ ہی زنجیر کھٹکھٹانا
یا مارنا پر دکنڈی کھڑکھڑانا) کا حوالہ دیا ہے۔

بدرزہ | اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و
دال و زای معجمہ و سکون رای مہملہ (۱) بہرہ باشد
و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ (۲) چیزی باشد کہ
در جامہ و ازار گرہ کردہ باشند و فرماید کہ در نسخۂ
میرزا بایں معنی بہ بای فارسی آمدہ و بقول صاحب
جہانگیری با اول مکسور بثانی زدہ و رای مضموم
و رای منقوطہ مفتوح و ہای مختفی (۳) طعامی کہ
در رومال و پارچہ از جای بجای برند و این را
زلہ نیز گویند صاحب برہان نسبت معنی اول
گوید کہ حصہ و بہرہ باشد و بذکر معنی سوم فرماید
کہ بفتح ثالث نیز آمدہ صاحب ناصری بذکر معنی
سوم گوید کہ ازین لغت مفہوم می شود کہ آن
طعامی است کہ از در ہا بدریوزۂ گدائی جمع کنند
و برداشتہ بجای برند و با کسی خورند و بذکر معنی اول
گوید کہ این معنی ثابت نشد۔ صاحب رشیدی
بر معنی سوم قانع و صاحب جامع معنی اول را
بفتح اول و دوم گیرد و معنی سوم را بالکسر بر وزن
بیزہ۔ خان آرزو و در سراج بر ذکر معنی اول و سوم

بحوالۂ برهان قاطع مؤلّف عرض کند که این مخفّف (بدربرده) بمعنی بیرون برده شده دال مهمله بکثرت استعمال حذف شد چنانکه زودتر و زوتر پس معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن و معنی سوم مخصوص از تعمیم معنی دوم که در بلاد عجم رسم است که بر سفرۂ شاهی امرای مهمان حصّه خود را بعد فراغ بوسیلۂ پیش خدمتیان بخانه می برند و بر سفره های عام مستوسطین و غربا آنرا بدامن یا رومال یا لنگ بسته بخانه می برند یکی از معاصرین بخارائی با گفت که همین رسم در بخارا هم الی یومنا هذا جاری است و بهترین رسم دانند که شریک مهمانی خود هم می خورد و اهل و عیال خود را هم می رسانند - اختلاف اعراب حروف نتیجۂ تنها واقفی از ماخذ است و تصرّف محاوره دیگر هیچ (اردو) (۱) حصّه مذکّر - دیکھو بخش (۲) وہ چیز جسکو دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر لیجاویں - مؤنّث (۳) وہ غذا جو سفرۂ دعوت پر کھانے سے بچ رہی کے بعد گھر لیجاتے ہیں - خواہ بذریعۂ خدمتگار یا اپنے ہی دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر - یہ عجم اور بخارے کا دستور ہے - مؤنّث

بدرسته اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی است بفتح یکم و ضم سوم (۱) بمعنی گیاه تنه دار و (۲) ضد برسته و پرمایه مؤلّف عرض کند که محقق بے تحقیق هرچه بدل می آید بخامه می سپارد و از قیاس و سند و استعمال کار ندارد - معنی اوّل خلاف الفاظ است و معنی دوم هم خلاف قیاس دیگرے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد - اعتبار را نشاید (اردو) (۱) موٹی گھانس مؤنّث (۲) برسته اور پرمایه کی ضد -

بدرستی اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ از بفتح اوّل و ضم ثانی و ثالث یعنی به تحقیق و هر آئینه مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است و موحده اوّل بمعنی معیت (اردو) البته بقول امیر - ضرور - بیشک (آتش ۵) دہن میں آپکے البته ہمکو حجت ہے ؛ کمر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم

بدر شب اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ نگ بلا اضافت شب ماہ چہاردہم **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت شب بدر دیگر ہیچ (اردو) چودھویں رات جس میں بدر ہوتا ہے یعنی چاند پورا نظر آتا ہے۔ مؤنث۔

بدر شتافتن بیرون گریختن (ظہوری ؎) گرد جولاں ماست کون ومکاں ٭ گرچہ از خود بدر شتافتہ ام ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از من سند (از خود بدر شتافتن) پیدا است کہ مرادف (از خود بدر رفتن) است کہ بہای خوش گذشت (اردو) باہر دوڑ جانا۔ بھاگنا۔

بدر شدن استعمال۔ صاحب آصفی از سنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بفتح اوّل و دوم بمعنی بیرون شدن است و (۲) بفتح اوّل وسکون مابعد کامل شدن قمر (حافظ شیراز ؎) گفتم کہ ابتدا کنم از بوسہ گفت نی ٭ بگذار تا کہ ماہ زعقرب بدر شود ٭ (اردو) (۱) باہر ہونا (۲) چاند کا کامل ہونا۔ بدر ہونا۔

بدرغہ بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود با پیش نخستین بجم نگاہبان راہ ہا وہمراہیانی کہ برای نگاہبانی ہمراہ می باشند وانچہ درین روزہا (بلد) می نامند ہر کس یا کسانیرا کہ ہمراہ کسی کنند برای رسانیدنش بجائیکہ می خواہد و فرماید کہ این روزہا باز بر نخستین می گویند **مؤلف** عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ مبدل (بدرقہ) باشد کہ می آید قاف بدل شد بغین معجمہ۔ چنانکہ آروق وآروغ (اردو) دیکھو بدرقہ۔

بدر فتادن از پردہ مصادر اصطلاحی۔

بدر فتادن راز از دل از پردہ بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔ بجایش مذکور شد۔ (ظہوری ؎) با آفتاب من فتد از پردہ چون بدر ٭ مہ گر فروغ خویش نقابش نمی دہند ٭ (ولہ ؎) ترسم کہ راز ہا ہمہ از دل بدر فتد ٭ رسوا شوم گر آہ نہانی بر آورم ٭ (اردو) دیکھو از پردہ بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز۔

بدرفتار | اصطلاح - بقول آنند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی بدکردار مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بدروش (اردو) بدچلن - دیکھو بدخصال بدروش بھی کہہ سکتے ہیں -

بدرقگی کردن | مصدر اصطلاحی - بطور بدرقه همراه بودن برای حفاظت (ظهوری ؎) نکند شوشهٔ حسن تو اگر بدرقگی ز نبر دره به تماشای تو نظّاره ما ز مختی مبادکه (بدرقه) بجای خورش می آید (اردو) بدرقه بنکر ساتھ آنا -

(۲۳۸۲) **بدرقه** | بقول سروری و برہان وجامع و ناصری (را) بمعنی راهبر و راه نما (آذری ؎) گر کند بدرقه لطف تو همراهی ما ز چرخ بر دوش کشد غاشیهٔ شاهی ما (حافظ شیراز ؎) حافظ اگر قدم نهی در ره خاندان بصدق ز بدرقهٔ رهت شود همت شحنهٔ النجف ز (انوری ؎) در ممالک اثرت فتنه نشان شهر بشهر ز در مسالک ظفرت بدرقه سان میل بمیل ز صاحب ناصری گوید که این لغت معرب است و اصل این بدرهه بود یعنی صاحب و حافظ و بزرگ راه که مسافر را حفظ می کرده و بمنزل می رسانیده - صاحب منتخب بذرقه را به ذال معجمه بمعنی راه بری آورده گوید که مبذرق بضم میم وکسر را راه برو فرماید که در فارسی بدرقه بدال مهمله بمعنی راه بر مستعمل است و بحوالهٔ صاحب مغرب فرماید که بدرقه بدال مهمله جماعتی که راه بر قافله و نگاهبان باشند و این عربی اصل نیست بلکه مؤلد است (انتهی) و صاحب منتهی الارب بدرقه را بمعنی راهبر و نگاهبان آورده مؤلف عرض کند که اصل این بقول ناصری بدرره بمعنی کسی که منسوب به صاحب راه و خدمتی راه است که بد بمعنی صاحب و خدمتی بجای خورش گذشت های هوز آخره را برای نسبت گیریم یا زائد پس های هوز بدل شد به غین معجمه چنانکه ملهم و ملغم - بدرغه شد که بجایش به همین معنی گذشت و پس از آن غین معجمه بدل شد به قاف چنانکه آروغ و آروق یا همین لغت را سند تبدیل های هوز

بہ قاف گیریم۔ بحث تعریب درینجا بے حاصل است کہ خود فارسیان بدرقہ را استعمال کردہ و نمیتواں گفت کہ استعمال معرّب شد زیرا کہ وجہی نبود کہ اصل لغت را ترک کردہ معرّب را بجایش استعمال کنند پس این مبدل بدرہ باشد۔ و بدرہ مستعمل نیست و بدرقہ بذال معجمہ معرّب این کہ صاحب منتخب ذکرش کرد و (۲) فارسیان ہمین بدرقہ را برای چیزی استعمال کنند کہ با دارو و بہ بیمار دہند کہ مُصلح دوا باشد یا معین آں و در فارسی ہند (۳) لشکری کہ با قافلہ بطور محافظ باشد ماخوذ از معنی اول بسبیل مجاز (اردو) (۱) بدرقہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ رہبر۔ رہنما۔ ہمسفر (۲) اطبا کی اصطلاح میں وہ دوا جو کسی دوا کی معاون اور مددگار ہو۔ مدد۔ وسیلہ (۳) سپاہ محافظ۔

بدرکاب بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ اسپی کہ کسی را نمی گذارد کہ سوارشود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) بدرکاب بقول آصفیہ وہ گھوڑا جس پر چڑھنا دشوار ہو۔ وہ گھوڑا جو رکاب میں پاؤں نہ رکھنے دے۔ شریر۔

بدرکردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بیروں کردن و راندن و اخراج ساختن۔ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود بر اخراج قانع (ظہوری ؎) آں بلا را ہمہ دل بہ سرمن می آرد ؎ بدرش می کنم از سینہ بجرات سوگند ؎ (اردو) باہر کرنا۔ خارج کرنا۔ اخراج۔

بدرکردن حرف ازلب مصدر اصطلاحی۔ برآوردن سخن از زبان باشد (ظہوری ؎) ہر جا کہ حرف زہر زلب می کنم بدر ؎ لذت زباب شہد بہ شکّر فرو کنم (اردو) مُنہ سے بات نکالنا۔ بات کرنا۔

بدرکردن سراز دریچہ استعمال سر از دریچہ برآوردن و بیرون کردن است (صائب ؎) نرفتہ است سررشتہ تا ز دست بردن ؎ سراز دریچہ گو ہر چرا بدر نہ کنی ؎ (اردو) دریچہ سے سر باہر نکالنا۔

(۵۲۸۵)

(۲۳۸۲) **بدرکشیدن از پردہ** | استعمال - بیرون آوردن از پردہ باشد و ظاہر کردن (ظہوری ؎) ہمگی عشق رسوا شد از پردہ بدر با گرگہ ہای نہاں صرف تغافل کنند ۔ (اردو) پردہ سے باہر لانا - ظاہر کرنا -

(۲۳۸۳) **بدرکشیدن از دل** | استعمال - بیرون آوردن از دل باشد (ظہوری ؎) ز دوست صرفہ نکو و منشہ مشرب زدن مگر با کاری مکن کہ از دل تنگت بدر کشند ۔ (اردو) دل سے باہر لانا - نکالنا -

بدرگ | اصطلاح - بقول انند - مرادف بد سرشت بدطینت - بد گوہر - بد گہر (صائب ع) بسکہ ہوشی زکر دشمن بدرگ مشو ایمن ۔ (میر محمد باقر داماد اشراق تخلص ؎) بود چنانم چو فلک بدرگی کہ حادثہ نگذاشت ازاں صدیکی (صائب ؎) کمن ز چرخ شکایت کہ توسن بدرگ با لگد بجروی از تازیانہ افزاید (اردو) بدطینت - دیکھو بدآم غانم بدرگ بھی لکھ سکتے ہیں -

(۲۳۸۴) **بدرماں رسیدن دست** | مصدر اصطلاحی - قدرت یافتن و قادر شدن بر علاج (انوری ؎) دردم فزود و دست بدرماں نمی رسد صبرم رسید و ہجر بپایاں نمی رسد (اردو) علاج پر قادر ہونا -

بدر می گوییم ای دیوار بشنو | مثل - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ ماخوذ است ازیں مثل (در بتو می گوییم دیوار تو بشنو) یعنی چون بشخصی چیزی گویند و خواہند کہ بگوش دیگری رسد این مثل می آرند (سلیم ؎) ندارم اختیار گریہ امشب بدر می گویم ای دیوار بشنو مؤلف عرض کند مثل حقیقی کہ بر زبان عجم است (ای در بتو می گویم دیوار تو ہم بشنو) و این بجای خودش گذشت سلیم ازین مثل باختصار قلیل استعمال کردہ است و خان آرزو را نظر نرسید - کلام سلیم این را مثل قرار داد و مثل حقیقی را ماخوذ ازین کرد - دیگر ہیچ (اردو) دیکھو ای در بتو می گویم دیوار تو ہم بشنو -

(۲۳۸۵) **بدرنشستن** | استعمال - (۱) بیرون شدن و بیرون نشستن باشد (ظہوری ؎) شادم کہ کار عقل طریق

دگر نشست ز هر چیز غیر عشق ز خاطر بدر نشست تو
(وله ۵) درگرهٔ چون حباب بدر پرده از چشم تو زندان
خود هشو بهوایش بدر نشین تو و جا دار و که (۲) بمعنی
برون نشستن هم گیرم (اردو) (۱) باهر هونا - باهر بیٹھنا
(۲) دروازه پر بیٹھنا -

بدرنگ | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بفتح رای مهمله (۱) زشت رنگ مؤلف عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی است و (۲) بمعنی چیزی که
رنگ حقیقتی او متغیر شده و این مجاز معنی اول است
(اردو) بدرنگ - بقول آصفیه (۱) وه شی
جس کا رنگ خوشنما نه هو (۲) بدهم رنگ -

بدرنویسی | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ نفائس
بفتح اوّل و دوم و سکون رای مهمله و فتح نون و
کسر واو در اصطلاح اهل دفتر هند وجوه مطالبه
است که از روی آن بر عمّال مواخذه کنند و بفارسی
آن را ابواب خوانند مؤلف عرض کند که اصطلاح
سیاق است و بدر لغت هند بمعنی فاضلات
بر ذمهٔ کسی - و شک نیست که بدر لغت فارسی است
بمعنی بیرون و هند یان همین لغت را بر سبیل کنایه
برای زر بستعمال کرده اند که خارج از حساب است و
مواخذه آن بر ذمه دار حساب کنند که باز ادّه تغلب
آنرا از حساب خارج داشته و چون این زر خارجی
را بر ذمه اش قائم کنند آنرا بدر گویند و ترتیب فرام
به در بدر نویسی نام است - ما حقیقت ابواب را
بجایش ذکر کرده ایم - معاصرین عجم استعمال بدر نویسی
به معنی بیان کردهٔ ما نمی کنند - نمی دانیم که در ایران
از برای این چه باشد و از معاصرین عجم هیچ متحقق
نمی شود که یکی از انها لفظی دیگر بر زبان می آرد و حقیقت
این است که مقصود اصطلاح سیاق را نمی فهمند
و ترجمهٔ این در فارسی مواخذه بر آوردن و فاضلات
بر آوردن است و بس (اردو) بدرنویسی -
بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - قابل سماعت
رقوم کا لکھنا - حساب کی بهیت کا دریافت کرنا -
(انتهی) مؤلف عرض کرتا ہے که صاحب آصفیه نے

غور نہیں فرمایا ہے۔ اُن افراد کے مرتّب کرنے کو
(بدر نویسی) کہتے ہیں جن کی رو سے ذمّہ دار حساب کے
ذمّہ تدبّر قائم کریں۔ یعنی فاضلات نکالیں اور
مواخذہ قائم کریں۔

(۱۲۹۵) **بدر نہادن** استعمال۔ بیرون کردن است
(ظہوری سہ): دل مباد تنگ شود جای حسرت تو
ہر آرزو کہ داشت ظہوری بدر نہاد (اردو) باہر
رکھنا۔ باہر کرنا۔ نکال دینا۔

بدر نیامدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ
برہان (۱) بمعنی درماندہ شدن و (۲) بیرون نیامدن
صاحب بحر ذکر معنی اوّل کردہ۔ صاحب مؤید
بحوالۂ قنیہ ذکر مضارع این (بدر نیاید) کردہ
گوید کہ ای درماندہ نگردد و فرماید کہ معنی ترکیبی
این بیرون نیاید **مؤلف** عرض کند کہ قول مؤید
برعکس محققین بالا است۔ فارسیان گویند کہ "او از عہدۂ
اینکار بدر نیامد" یعنی کامیاب نہ شد۔ پس بخیال ما
مجرّد (بدر نیامدن) را بمعنی درماندن گرفتن قابل
نظر است حیف است کہ محققین بالا سند استعمال
پیش نکردند و محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند
معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم۔
(اردو) (۱) عاجز ہونا (۲) باہر آنا۔

بدرَو اصطلاح۔ بقول اننددبحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح رای مہملہ بمعنی بدرفتار **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی کشاید کہ مقصود
از بدی خصال است یا روش۔ معاصرین عجم و محققین زباندان
ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیۂ معنی می کرد
(اردو) بدروش۔ بدچلن۔ دیکھو بدخصال۔
وہ شخص جس کی چال اچھی نہ ہو۔

بدرود اصطلاح۔ بقول سروری بکسر یا و ضم رای مہملہ (۱) بمعنی وداع (حافظ شیراز سہ)
ماہ کنعانی من مسند مصر آن تو شد ۔ وقت آنست کہ بدرود کنی زندان را۔ صاحب جہانگیری
بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی سلامت (نظامی سہ) اگر قطرہ شد چشمہ بدرود باد ۔ شکستہ سبو بر لب

رود باد ۵؎ صاحب برہان بذکر معنی اول گوید کہ (۳) بمعنی ترک کہ واگذاشتن و دست برداشتن از
چیزی و نسبت معنی دوم فرماید کہ سالم و سلامت ۶؎ صاحبان جامع و ناصری ہمزبانش خان آرزو
در سراج گوید کہ معنی سوم حقیقی است یعنی گذاشته شده واطلاق کرده می شود برمعنی اول و دوم
و مشہور بباي فارسي است. صاحب فدائی کہ از معاصرین عجم بود برمعنی دوم قانع و صاحب غیاث
بسہو الہ مدار وکشف گوید کہ بالکسر و بالضم ہر دو آمده **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بمعنی اول
و دوم بہ بای فارسی ہم می آید جز این نیست کہ (درو) بالکسر اسم مصدر و (درود) حاصل بالمصدر
(درودن است کہ بمعنی قطع کردن می آید) پس معنی (درود) قطع باشد. فارسیان در اولش
موحده زائد آورده (بدرود) کردند و معنی اول و سوم بر سبیل مجاز باشد و معنی دوم مجاز مجاز
یعنی چیزی را کہ ترک کنند بسلامت باشد. و ماخذ این معنی در اینجا ہمان شعر نظامی است
کہ بالا مذکور شد و خیال ما اینست کہ (بدرود باد) در سند بالا بمعنی اصطلاحی (بگذار او را بحال
خودش) باشد کہ متعلق بمعنی سوم (بدرود) است و معنی سلامت مرادی است و جا دارد کہ این را
بالغت سنسکرت ہم تعلقی باشد کہ بقول ساطع بالکسر بمعنی وداع آمده و لیکن ترکیب این با (رود)
درست نمی شود فالاول اقوی من الثانی. آنچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این باشد چنانکہ
اسب و اسپ **(اردو)** (۱) وداع بقول آصفیہ. عربی. اسم مؤنث. رخصت. روانگی
بدا. (۲) سلامت بقول آصفیہ. عربی. محفوظ. ہر ایک بلا سے بچا ہوا. صحیح. تندرست
(۳) ترک. بقول آصفیہ. عربی. اسم مذکر. واگزاشت. درگزر. دست برداری.

(۲۳۹۱) **بدرود کردن**	استعمال بمعنی ترک کردن	است سند این از کلام خواجہ حافظ برمعنی اول

(بد روز) گذشت (اردو) ترک کرنا۔

بد روز اصطلاح۔ بقول آنند و بہار بمعنی بدبخت (ملا وحشی ؎) می کند صد بار ہر ساعت من بد روز را پرسن نمیدانم که روزی چند بارم می کشد ؎ (مثل) بد روز ہم روزی می خواہد۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روز بد دارندہ (اردو) دیکھو بد اختر۔

بد روزگار اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بد طالع و (۲) ظالم و جفا کار (سعدی شیراز ؎) نماند ستمگار بد روزگار ؛ بماند برو لعنت پایدار ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بد روز و بدبخت است اسم فاعل ترکیبی است معنی دوم کہ از کلام سعدی پیدا کردہ اند غلط (اردو) (۱) دیکھو بد اختر (۲) ظالم۔ ظلم کرنیوالا۔

بد روز ہم روزی می خورد مثل۔ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و بہار بجای (می خورد) (می خواہد) نوشت و صاحب آنند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ تسامح بہر دو انند است کہ تصرف کردہ اند یا کاتب مطبع غلط کرد۔ بالجملہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند مقصود ہمین قدر کہ بدبخت ہم بے روزی نباشد و فاقہ نمی کشد یعنی روزی رسان اورا ہم روزی می رساند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " خدا کسی کو بھوکا نہیں رکھتا "

بد رشه اصطلاح۔ بقول شمس آنچہ بدان پنبہ و پشم ندف کنند و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند در لغات عرب و ترک و سنسکرت ہم یافتہ نمی شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم آلہ کہ بوسیلۂ آں پنبہ می زنند مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو)

روئیں دھنکنے کا دستہ جو نداف کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مذکر۔

بدرہ بقول جہانگیری مرادف بدری و بدکہ با اوّل مفتوح و ثانی زدہ خریطہ باشد مربع کہ طول اش از عرض اندک بیشتر آنرا از چرم وگلیم وشال گندہ بہ دوزند وزر وپول دران پر کردہ از جای بجای برند وبہندی بوری گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بقول صاحب قاموس لغت عرب است صاحب برہان بذکر معنی اوّل بحوالہ مؤید فرماید کہ (۲) بمعنی درختی کہ بار ومیوہ ندارد وصاحب مؤید بذیل لغات فارسی بحوالہ لسان الشعرا ذکر معنی دوم کردہ وبذیل لغات عرب گوید کہ پوست بز وبزغالہ شیرخوارہ ودہ ہزار درم وبقول جامع کیسہ پر از پول صاحب ناصری گوید کہ عربی خواہد بود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدکہ مبدل بدرہ وبدرہ ظاہر اً معرب است ونسبت معنی دوم فرماید کہ بدرہ راکہ بمعنی دوم می آید بہ تصحیف خواندہ اند صاحب منتخب گوید کہ بالفتح پوست بزغالہ کہ ازوی مشک سازند برای شیر وروغن وغیر آن وہمیان ہزار درم یا دہ ہزار درم یا ہفت ہزار دینار۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را مفرس کردہ بمعنی عام خریطہ زیر استعمال کردہ اند وخصوصیت معنی لغت عرب را بہ تعمیم بدل کردہ اند و بدری مبدل این کہ ہای ہوز آخرہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ شاہگان وشایگان وبدکہ ہم مبدل است چنانکہ خان آرزو گفتہ یعنی رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچون چنار وچنال ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گیریم مجاز معنی اوّل باشد کہ کیسہ را کہ خالی می باشد درخت بی بار گفتند۔ وبہ ینوجہ کہ صاحب مؤید۔ بدرہ وبدرہ ہر دو را ذکر کردہ خیال تصحیف باقی نماند۔ چنانکہ خان آرزو پیدا کردہ (انوری ۵) جلوہ احسان خود در عمر کہ دستی تو کی

گر ہمہ صعد بدرہ زر بود است وصدر زرہ شناسی (اردو) (۱) چرمی یا پشمی تھیلی جس کے ذریعے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ مؤنث (۲) بے بار درخت۔ مذکر۔

بدری | بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان و جامع وسراج مرادف بدرہ (حکیم سنائی سے)
جبہ خواہم و درّاعہ خواہم زر وسیم ٭ زانکہ بہتر بود آں ہر دو ز بانصد بدری ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بحث ایں بر بدرہ گذشت (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدریا آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندر نامہ بمقام خطرناک رسیدن **مؤلف** عرض کند کہ طالب سند باشیم واین کنایہ باشد کہ دریا ہم مقام خطر است (اردو) خطرناک مقام میں پہنچنا۔

بدریا دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان وبحر (۱) کنایہ از شستن و (۲) دور کردن و (۳) قطع نظر کردن صاحب انند بر معنی اوّل و دوم قانع صاحبان موید وہفت ذکر راضی مطلق ایں گویند کہ ای بشست و دور کرد **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است شست وشو متعلق است از دریا و معنی دوم ہم من وجہ موافق قیاس۔ بر سبیل مجاز کہ دریا دور می باشد و برای معنی سوم طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود مجاز گیریم (اردو) (۱) دھونا (۲) دور کرنا (۳) قطع نظر کرنا۔ بقول آصفیہ کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا۔ کسی بات کو ترک کر دینا۔

بدریا ریختن | مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار غرق شدن بدریا **مؤلف** عرض کند کہ ریختن لازم ومتعدی ہر دو آمدہ پس بمعنی حقیقی باشد (اردو) غرق ہونا۔ ڈوبنا۔

(۱۴۵۳۲) **بدریا نشستن** | مصدر اصطلاحی۔ ما اشارہ ایں بر ذیل نشستن کردہ ایم کہ مرادف آن است

دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بیچون نشستن۔

(الف) بدریوزہ آمدن
(ب) بدریوزہ فرستادن
(ج) بدریوزہ کف گرفتن

استعمال بقول انند (الف) مراد (ب) وبذکر (ج) از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف وج) دریوزہ گری کردن است و (ب) متعدی آن کہ کسی را برای دریوزہ فرستادن باشد (انوری الف ۵) ہوا ماہ دیگر جہان گرم کرد ؎ کہ دورخ بدنیا بدریوزہ آید (شیخ شیراز ج ۵) چو صحرای محشر زمیں تف گرفت ؎ بدریوزہ آسماں کف گرفت ؎ (اردو) (الف وج) ہاتھ پھیلانا بقول آصفیہ دست سوال دراز کرنا (رند ۵) تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جام شراب ؎ ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہیں عادی ساقی ؎ (ب) بھیک مانگنے کے لئے بھیجنا۔

بدریون بقول ناصری بہ وزن سرنگوں بمعنی مقل ازرق وگوید کہ لغت سریانی است صاحب محیط ذکر این نکرد و بر مقل گوید کہ بسریانی مقلہ و برومی بذالیون و بیونانی ما دیقون و افلاطن و فدیلیون و بترکی قاراہ و بعربی قضر و مقل الیہود و بفارسی بوی جہودان برای آنکہ یہودان ازاں بسیار بخوری نمایند و بہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ ما برآلہ بحث ایں کردہ ایم مخفی مبادکہ بدریون در لغات سریانی یافتہ نمی شود خیال ما اینست کہ فارسیان بذالیون رومی را بدریون کردہ باشد کہ تبدیل ذال معجمہ بہ دال مہملہ می شود چنانکہ استاذ و استاد و لام بہ رای مہملہ بدل شود چنانکہ الوند و اروند و الف سوم حذف شدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو الہ

بدزبان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ نانک بفتح وضم زای معجمہ بدگو و مفتری و عیب گو و زبان دراز بہار بدگر ایں زبان را بند کرد تا بدزبان نشود مؤلف عرض کند کہ افترا را در معنی ایں داخل

کردن زبان دراز نیست - اسم فاعل ترکیبی است یعنی زبان بد دارنده (اردو) بدزبان بقول آصفیہ - تُند زبان سخت کلام - گالی گلوج بکنے والا - گستاخ -

بدزدن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار و بحر و انند بمعنی بد کردن (میر خسرو ؒ) بمردن خویشتن را چون نال بدزدت ہماں حال بدا و را حال بدزد
مؤلف عرض کند کہ بہار و انند نقل نگار دو از سند بالا خوب کار گرفته اند و نفہمیده اند کہ (حال زدن) و (حال زدن) راست - این است تلاش محققین و تا آنکہ (بد زدن) را سندی بدست نیاید اعتبار معنی را نشاید (اردو) بد کرنا -

بدزندگانی | اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی شریر و ظالم و بدمعاش (شیخ شیراز ع) اینچنیں بدزندگانی مرده به
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بہ بدحالی و بدمعاشی می گذارد (اردو) بدزندگانی کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے بدمعاش پر فرمایا ہے - اسم مذکر - وہ شخص جس کی روزی بُرے کاموں پر منحصر ہو - حرام خوار - بدچلن - شریر - بدذات - لُچّا - شُہدا - حرامزادہ - گُرگا - گنڈا - لنگارا -

بدزہره | اصطلاح - بقول سروری در ملحقات - بددل کہ بعربی جبان گویند (شیخ سعدی ؒ) سرانداز در عاشقی صادق است - کہ بدزہره بر خویشتن عاشق است - صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ مرد ترسنده را نامند و بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن خوش زہره کنایه از بددل و ترسنده و واہمه ناک و بقول بحر نامرد
مؤلف عرض کند کہ (۱) ترجمۂ جبان عربی بمعنی نامرد است سند بالا برای ہمین معنی است و (۲) کسی کہ دل او صاف نباشد - بددل (میر خسرو ؒ) خرد ببین دشمن بدزہره را - کہ آب ده از زہره او دہره را (اردو) (۱) ڈرپوک - بقول آصفیہ

بُزدل۔ کم ہمت۔ بودا (۲) بدول بقول آصفیہ ناخوش۔ ناراض۔ بدظن۔ بدگمان۔

بدزیب اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ بدنما ونازیب **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مقابل زیبا گویند کہ "جامہ تو بدزیب است" یعنی زیبا نیست (اردو) بدزیب بقول آصفیہ بدنما۔ ناموزوں۔ نازیبا۔ بیڈول۔ بھونڈا۔

(الف) **بدساختن** استعمال۔ صاحب آصفی

(ب) **بدساز** (الف) را قائم کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی وضع کردن بہ غیر خوبی و (۲) مرادف بدکردن است و (ب) بقول بہار چیزی کہ ساخت خوب نداشتہ باشد صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ (امیر خسرو ــ) کوزہ می نگر از چرخ چہ خوش ساختہ اند شیشۂ چرخ چہ غم داری اگر بدساز است تر مخفی مباد (ب) اسم مفعول ترکیبی است (اردو) (الف) (۱) بدوضع بنانا (۲) دیکھو بدکردن (ب) بُری ساخت رکھنے والی چیز۔ بدوضع بقول آصفیہ۔ ناموزوں۔

بدساعت استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح ساعت نحس ووقت شوم **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت ساعت بد است بمعنی حقیقی (اردو) منحوس وقت۔ مذکر۔ بُری گھڑی۔ بےوقت۔ بُرائی کا وقت۔ بُرا وقت۔ مذکر۔

بدست بقول سروری وبرہان وجامع بفتح با و دال وسکون سین۔ وجب را گویند کہ بعربی شبر گویند وبکسر را و دال نیز بنظر رسیدہ (سعدی در ہزل ــ) بدستی را کہ در مشتی نگنجد ٭ چو انگشتی فرو بردہ بخاتم ٭ صاحب جہانگیری ورشیدی با اول وثانی مکسور آوردہ (منوچہری در صنعت اسپ ــ) بر طراز آختہ پویہ کند چوں عنکبوت ٭ بر بدستی جای برجولاں کند چوں باب زن ٭

(حکیم سوزنی ؎) نبود از تصرف تو بیرون ؛ یک بدست از زمین ملک و ملک ؛ صاحب ناصری گوید کہ بفتح اول وثانی نیز یک ترا است از معنی دبکسر اول وثانی چرا مؤلف عرض کند کہ موقوف اول تعلق دست پیدا کند آنانکہ این را بکسر موحدہ و دال مہملہ خوانند غور برماخذ نمی کنند و محاورہ سوقیان جاہل است کہ غلط العوام شد (اردو) بالشت دیکھو اوس۔

بدست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند حاصل شدن (رباعی مولوی معنوی) امروز ندانم بچہ دست آمدہ ؛ کز اول بامداد مست آمدہ ؛ گر خون دلم خوری ز دست ندہم ؛ زیرا کہ بجون دل بدست آمدہ ؛ (ظہوری ؎) ظہوری پای خوردی توبہ نشکستی غلط باشد ؛ نہ انستی غنیمت کاینچنیں ساقی بدست آید ؛ (ولہ ؎) رہ شوریدہ حالان می سوم شاید بدست آید ؛ دل جمعی کہ از زلف پریشان برنگیر دانم ؛ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی کنایہ است و حاصل شدن چیزیست اگرچہ در دست نیاید (اردو) ہاتھ آنا بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ہاتھ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ بہم پہنچنا۔ دستیاب ہونا (سوز ؎) بس غم تو نے بہت ستایا ؛ سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا ؛ (منظور ؎) پاؤں آنکھوں سے اس کے سہلانا ؛ خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے ؛ (امانت ؎) ہاتھ آیا زاہدوں کو نہ ابر و کمان سے ؛ آخر کو چلے رہ گئے دو چار کھینچکر ؛

(الف) **بدست آوردن** | مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ حاصل کردن مؤلف عرض کند کہ متعدی (بدست آمدن) است وکنایہ است بامعنی حقیقی یعنی حصول چیزی کہ حقیقۃً در دست آید یا بالمعنی حاصل شود (انوری ؎) از گریبان من نداری دست ؛ تا دگر دامنی بدست آرم ؛ حاصل اینست کہ (بدست آوردن

بچیزے) حاصل کردن آں چیز است در دست چنانکہ
در کلام انوری گذشت و..........
(ب) **بدست آوردن دل کسی** | راضی کردنش
باخود (صائب ؎) صنوبر با تہیدستی بدست آورد
صد دل را ٭ تو بی پروا بروں از عہدۂ یکدل نمی آئی
٭ و از ہمیں قبیل مصدر..........
(ج) **بدست آوردن دنیا** | کہ بمعنی مالدار
و دولتمند شدن است (سعدی شیرازی ؎)
بدست آوردن دنیا ہنر نیست ٭ یکی را اگر توانی
دل بدست آر ٭ (اردو) (الف) ہاتھ میں لانا
بقول آصفیہ حاصل کرنا۔ ہتھانا۔ قبضہ کرنا (ب)
دل ہاتھ میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ خوش اور راضی
رکھنا۔ اپنا مطیع و فرماں بردار بنانا (میر تقی ؎)
دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دلدہی کر ٭ آجاے
ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ ٭ (ج) دنیا حاصل کرنا۔
بدست آوریدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
دستیاب کردن بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار (نظامی
؎) چہ دستاں تواں آوریدن بدست ٭ کزو کار
زنگیاں را در آید شکست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ
آوریدن بجای خودش گذشت کہ مرادف آوردن
است و مزید علیہ آں بزیادت تحتانی چنانکہ
بستن و بستیدن بالجملہ ایں مرادف بدست آوردن
باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو بدست آوردن۔
بدست آب تفتہ کردن خمیر | مثل صاحب
بہ از دست بر سینہ پیش امیر | گلدستہ ذکر
ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ ایں بیت کہ مال سعدی شیراز است
صورت مثل گرفت فارسیان ایں را بہ تعریف
آزادی و بمذمت دنیاداری می زنند و بس
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "امیروں کی خوشامد
سے کونا بھلا" امیروں کی چاکری سے فقیری بھلی"
بدستار بستن | استعمال۔ بقول انند مرادف
بدستار زدن و فرماید کہ معروف است (صائب
؎) زشور عشق اگر گل بر سر دستاری بستم ٭ سر

شوریده منصور را بر دار می بستم ؛ و حضرت شیخ که غیر از سعدی نباشد ـه) از بس مرا مشرب پروانه الفت است ؛ آتش بجای لاله بدستار بسته ام ؛ مؤلف عرض کند که از سند اول مصدر (بر دستار بستن) پیدا است عیبی ندارد معنی حقیقی (بدستار بستن چیزی) و (بر دستار بستن چیزی) خبری دهد از آئین و رسم فارسیان که لاله و سرپیچ بر دستار می بندند (اردو) کسی چیز کو دستار میں لگانا جیسے طرہ کسی چیز کا دستار پر باندھنا جیسے سرپیچ وغیرہ۔

بدستارچه دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بهدیه وتحفه دادن (خاقانی ـه) جان بدستارچه دهم آنرا ؛ کز غبب طوق در بر اندازد ؛ مؤلف عرض کند که دستارچه بقول غیاث رومال را گویند شاعر گوید کسی که از غبب خود طوق در گردن ما می اندازد جان خود را نذرش کنیم۔ پس درینجا معنی هدیه وتحفه دادن درست نمی شود بلکه نذر دادن است که بهتر از هدیه دادن باشد نظر به بزرگی نذر دستی که سکه طلا و نقره را بر رومال کرده پیش کنند۔ (اردو) نذر دینا۔ بقول آصفیه کسی حاکم یا رئیس یا بادشاه کو بھیٹ دینا۔ پیشکش پیش کرنا

بدستار زدن | استعمال۔ بقول انند مرادف بدستار بستن که گذشت سندی پیش نه شد مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست وتعریف این بر (بدستار بستن) گذشت (اردو) دیکھو بدستار بستن

بدست استبرق | اصطلاح۔ بقول شمس بیابانهای سبز رسته مؤلف عرض کند که استبرق لغت عرب است بمعنی دیبای سُفت وگنده مثل اطلس واستبره هم بدینمعنی آمده پس معنی لفظی این استبرق را بدست دارنده قلب (استبرق بدست) اسم فاعل ترکیبی وکنایه از سبزه زار۔ مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خلاف قیاس

نیست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گھانس کا تختہ دیکھو اولنگ۔

بدست افتادن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدست آمدن است (صائب ؎) بدین امید کہ سر رشتۂ بدست افتد ٭ شود چو سوزن اگر پیکریت نزار مخسپ ٭ (ولہ ؎) اگر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ٭ خلق زانگشت اشارت تیر باران کند ٭ (ظہوری ؎) کشیدم در گریبان سینۂ صبح ٭ بدست افتادہ دامان دل شب ٭ (ولہ ؎) سبوی بادۂ عشقے بدست افتاد از جانان ٭ نہ گر سنگ جفای دور ساغر بر نمی آید ٭ (اردو) ہاتھ لگنا۔ بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ آنا (ظفر ؎) ہوس میں کشتۂ ہوس ہوا نہ کچھ حاصل ٭ بجز نصیب کبھی ہاتھ کیمیا نہ لگے ٭ دیکھو بدست آمدن۔

بدست باش | اصطلاح۔ بقول سروری وبحر یعنی (ا) آگاہ باش وتقصیر مکن (شیخ سعدی ؎) چو ہر ولایت دل دست یافت لشکر دل ٭ بدست باش کہ ہر با مدا دینما نیست ٭ (خواجہ حافظ ؎) گرت ز دست برآید مراد خاطر ما ٭ بدست باش کہ خیری بجای خویشتن است ٭ صاحب جہانگیری در تحقیقات بذکر معنی بالا گوید کہ حاضر باش واز ہر دو اشعار بالا استناد کند وگوید کہ ہر دو مال حافظ شیراز است ودر مصرع اوّل سند اوّل بجای (ز لشکر دل) (ز لشکر عشق) نوشتہ وبقول برہان آگاہ باش وباخبر باش وخود را از دست مدہ وتقصیر مکن۔ صاحب رشیدی در استعارات ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ حاضر باش وآگاہ باش **مؤلف** گوید کہ مصدر باشیدن بجای خودش گذشت وبودن می آید وباش امر حاضر باشیدن است و (بدست بودن) بقول برہان کنایہ از باخبر وآگاہ وہشیار بودن می آید و (بدست باشیدن) را ہم قیاس ہمین معنی

می خواہد و معنی ہردو آمادہ بودن و باخبر و ہشیار بودن کنایہ ایست از معنی حقیقی چیزی را بدست داشتن و این امر حاضر آن است بمعنی آمادہ باش وہشیار باش۔ طرز بیان محققین بالا معنی حقیقی را دور می برد۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) خوش باش۔ حیف است کہ نقل عبارت نکرد تا می دیدیم کہ استعمال این بر چہ معنی است موجود بیانش تسکین ما نمی کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) آمادہ رہ۔ آگاہ رہ۔ نہ چوک (۲) خوش رہ۔

بدست بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی وجہانگیری (در ملحقات) کنایہ از حاضر و ہوشیار بودن است وبقول برہان باخبر و آگاہ و ہوشیار بودن و بقول جامع باخبر و آگاہ شدن **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بر (بدست باش) گذشت و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) آمادہ رہنا۔ باخبر رہنا۔ ہشیار رہنا۔

بدست چپ حساب کردن مصدر اصطلاحی مرادف (بدست چپ شمردن) وصراحت ماخذ ہمدر آنجا خان آرزو و در سراج بذیل (بدست چپ شمردن) می فرماید (ص) زبسکہ چشم تو باشد کریم بر مژگان بدست چپ نگہ آشنا حساب کند ٭ (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن۔

بدست چپ خفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر وانند بآرام خواب کردن (طالب آملی ص) خلوتی دارم از ہوس رفتہ ٭ عشق در وی بدست چپ خفتہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ بدست چپ خواب راحت می آید از ہمین است این مصدر اصطلاحی (اردو) بائیں کروٹ سونا۔

بدست چپ شمار کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف بدست چپ شمردن **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل این بر (بدست چپ شمردن) می آید (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن

بدست چپ شمردن مصدر اصطلاحی بقول سروری و ملحقات و بقول جہانگیری در ضمیمہ کنایہ از بسیاری (خاقانی ے) عاشق بکشی بہ تیغ غمزہ تو چندانکہ بدست چپ شماری ، صاحبان برہان و بحر و جامع ذکرایں کردہ اند صاحب رشیدی فرماید کہ بسیاری حساب و بقول خان آرزو در سراج بسیاری معدود محققین فوق الذکر بالاتفاق صراحت کردہ اند کہ در حساب عقد انامل آحاد و عشرات بانامل دست راست مخصوص است و مآت والوف بانامل دست چپ **مؤلف** عرض کند کہ ازینجا ست کہ فارسیان ایں مصدر اصطلاحی را قائم کردہ اند معنی ایں بسیار شمار کردن است نہ مجرد بسیار۔ (اردو) زیادہ تعداد میں گننا۔ شمار کرنا۔

(۱۲۹۲) **بدست خوردن کف آب** استعمال۔ رسم است کہ چون برلب جوے و امثال آں آب خورند۔ عوام الناس کف دست را واسطہ و بجای آبخورہ می گیرند پس معنی حقیقی ایں آب خوردن بغیر آبخورہ باشد (صائب ے) کف آبے بدست خویش تا ممکن بود خوردن ، زغبار آلود ہ منت مکن از کوزہ آب خور ، (اردو) اوک سے پانی پینا۔ بدون آبخورہ۔

(۱۲۹۱) **بدست دادن زمام و عنان** مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از بکسی سپردن است (انوری ے) قضا بگفت بدست ، ہم زمام جہاں ، زمانہ گفت کہ او خود جہان مستوفاست (اردو) ہاتھ میں لگام دینا۔ اختیار پر چھوڑ دینا۔

بدست داشتن استعمال۔ صاحب انند بنقل بہار عجم گوید کہ دست درینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بقبضہ داشتن است و (۲) بمعنی حقیقی کہ بکف دست داشتن باشد (اردو) ہاتھ میں رکھنا بقول آصفیہ (۱) قابو میں رکھنا۔ بس میں رکھنا قبضہ میں رکھنا۔ (۲) پاس رکھنا۔ مٹھی میں رکھنا۔

(الف) **بدست دیگری مار گرفتن** مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از مباشر کار خطرناک شدن خسرو

ه) گفتنی که نگه لطف او بیخود اهی ؛؛ تا مار بدست دگری گیرانی ؛؛ ای دل که ز سودای کسی دیرانی ؛؛ تا چند مرا زبادا ؛ دیرانی ؛؛ (ع) بدست دگری فسونگر سن مارنی گیرد ؛؛ بهار - این مصدر را آوردہ بجای مار مار به موحدہ وزای ہوز نوشت وہمین اسناد را بذیل آن نقل کرد **مؤلف** عرض کند که غلطی کاتبش بیش نیست وسکوتش از معنی ظاہر می کند که غور بر اسناد نکرد از ینجاست که در قائم کردن مصدر ہم سکندری خورد بالجملہ از سند اول مصدر (ب) بدست دیگری مار گیراندن پیداست که بمعنی دادن مار بدست دیگری است وسند دوم یکبار (الف) می خورد ولیکن معنی او (از دست دیگری مار گرفتن) است - پس اگر ازین ہر دو مصادر اصطلاحی حقیقی مرادی پیدا کنیم ہمان باشد که صاحب انند ذکرش کرد (اردو) الف وب کسی خطرناک کام کا مرتکب ہونا۔

بدست شدن مصدر اصطلاحی - بقول سروری ودر ملحقاتش کنایه از دست آوردن وحاصل کردن (اوحدی ه) در جہان دوستی بدست نه شد ؛؛ که از و در دلم شکست نه شد ؛؛ وبقول صاحب جہانگیری (در ملحقات) وصاحبان برہان ورشیدی وبحر وسراج بمعنی حاصل شدن وبدست آمدن **مؤلف** عرض کند که محقق زباندان غلط کرده که لازم را متعدی پنداشت ونظر بر سند نه گماشت مخفی مباد که شدن بمعنی بودن وحاصل شدن می آید ومعنی این مصدر مرکب تعلق بہمین معنی دارد (اردو) دیکھو بدست آمدن۔

بدست کردن مصدر اصطلاحی - صاحب انند گوید که دست بمعنی قبض وتصرف واختیار واقتدار است **مؤلف** عرض کند که چه انمی گوید که بمعنی حاصل کردن وقبضه کردن است (خواجه شیراز ه) طبیب راه نشین نبض عشق نشناسد ؛؛ برو بدست کن ای مرده دل مسیح دمی ؛؛ (انوری ه) دشمن گریز گاه فنا را بدست کرد ؛؛ کانجا ندیده بود

ا... با جانش دشمن است ؎ (اردو) حاصل کرنا۔
ارکن میں ہاتھ کرنا کہتے ہیں۔

بدست کسی دادن | استعمال۔ صاحب سند گوید کہ درینجا دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است **مؤلف** عرض کند کہ چرا نمی گوئید کہ بقبضہ کسی دادن (صائب سہ) بہ باد دوست کلید خزانہ را مسپار ؎ مدہ بدست صبا زلف عنبر افشانرا ؎ (حافظ شیراز سہ) شکنج زلف پریشان بدست باد مدہ ؎ مگو کہ خاطر عشاق گو پریشان باش ؎ (اردو) کسی کے حوالے کرنا۔ کسی کے قبضے میں دینا ہاتھ میں دینا۔ بقول آصفیہ۔ ہاتھ میں پکڑانا۔ سپرد کرنا۔ سونپنا

بدست کسی سپردن | استعمال۔ صاحب انند گوید کہ دست درینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار **مؤلف** عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ مرادف (بدست کسی دادن) است (حافظ شیراز سہ) عشقت بدست طوفان خواہد سپردن ایجان ؎ چوں برق زین کشاکش پندا شتی کہ رستی ؎ (اردو) دیکھو بدست کسی دادن۔

بدست کم برداشتن | مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ زبون و حقیر پنداشتن (... ست زرگنای مسیح سہ) بر مدارای محتشم بادست کم درویش را ؎ گر تو نشناسی ورا او می شناسد خویش را ؎ صاحب بحر فرماید کہ حقیر و بی قدر دانستن صاحب انند گوید کہ مرادف بچشم کم دیدن **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا مصدر (بادست کم برداشتن) پیداست عیبی ندارد (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست کم گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و تحقیق الاصطلاحات مرادف (بچشم کم دیدن) (صائب سہ) ماسبکروحان مشرب را بدست کم مگیر ؎ کز کف بی مغز باشد چہرۂ عمان سفید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہم درانجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست گردان گرفتن | مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (دست گرداں گرفتن) دفرماید که دوم معروف است یعنی قرض گرفتن (سعید اشرف ۵) گرفتم از کف ساقی پیالہ زندہ بیس ؛ چو مفلسے کہ بگیرد بدستگرداں زرے صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند که (دستگرداں) بمعنی قرض و وام و چیزی که بعاریت گیرند می آید و ایں مرکب است از ہماں (اردو) قرض لینا۔

بدست گرفتن | استعمال۔ بقول انند از قبیل بپا ایستادن و بپا رفتن باشد زیرا که گرفتن و رفتن و ایستادن بلا دستیاری دست و پای ممکن نیست و تکرار دست و پای محض برای مزید تاکید و یقین است مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است و گرفتن بدون دستیاری ہم ممکن است مثلاً کسی پیشکشی آورد و پیش مخاطب گذاشت و او قبولش کرد توانیم گفت که پیشکش مرا گرفت اگرچہ او بدست نگرفته باشد۔ پس درین مصدر مرکب تخصیص دست ظاہر می شود و بس حیف است از محقق بالا که در تعریف ایں مقصود را از دست گذاشت (اردو) ہاتھ میں لینا

بدست نگاه داشتن | استعمال۔ صاحب انند گوید که دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است و بس مؤلف عرض کند که چرا نمی گوید که محفوظ داشتن بکف دست و تخصیص دست بمقابلہ قبضہ مطلق که غیر از کف دست ہم ممکن است (اردو) ہاتھ میں محفوظ کرنا مٹھی میں رکھنا

بدست و پای کسی افتادن | مصدر اصطلاحی بقول انند و بہار این معنی در ہنگام غلبہ شوق و مستی در وصال صورت می گیرد اما تنہا بپای افتادن در زمان عذر خواہی و شفاعت بود۔ (اشرف ۵) اگر روزی بدست وصلت ای گلگوں قبا افتم ؛ بدست و پایت افتم آنقدر کز دست و پا افتم ؛ مؤلف عرض کند که محققین بالا تخصیصے که پیدا کرده اند از معنی ہمین

یک شعر اشرف است و معاصرین عجم این را ام
خیال می کنند برای کسی کہ بحالت مجبوری برای
عذر خواہی بدست و پا افتد یا در شوق و مستی و
صورت حال ہمین است کہ عذر خواہ دست مخاطب
را بوسہ دہد و نوبت بپای ہم می رسد و این اظہار
کمال عجز است و بس (اردو) ہاتھ پاؤں پڑنا
بقول آصفیہ۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو
چومنا۔ قدموں پر گرنا۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔

بدست و پای کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی

صاحبان انند و بہار عجم پنبہ در دہن مؤلف عرض
کند کہ معنی حقیقی این (۱) برای مار است کہ عادتاً
بدست و پای می پیچد از خوف یا حیرانی یا حفاظت
خود و (۲) کنایہ از کسی کہ باظہار عجز خود دست و پای
کسی گیرد و نمی گذارد تا مخاطب اظہار عفو کند مرتبۂ
این از (بدست و پای کسی افتادن) فائق تر است
سکوت محققین از برای ہمین بود کہ از زحمت بیان
مضمون باشند و این از شان تحقیق دور است
(صائب ؎) آب می پیچد ز حیرانی بدست و پای
سرو ما از گلستانی کہ آن شمشاد را ما گذر دید (اردو)
(۱) ہاتھ پاؤں میں لپٹ جانا جیسے سانپ (۲)
عاجزی سے ہاتھ پاؤں پکڑ لینا اور نہ چھوڑنا جب تک
مقصد حاصل نہ ہو۔

بدست و دنداں بر چیزی چسپیدن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ بحد تمام پاس و محافظت آن کردن
مرادف (بدست و دندان نگاہداشتن) و (بہر دو دست
چسپیدن) و (بہر دو دست و دہان نگاہداشتن)
(شفیع اثر ؎) ہر کس اثر نوائی از شغل خویش ہمیشہ
چسپید بدست و دندان بر کار خود چونائی ز فغان آرزو
در چراغ ہدایت (بدست و دندان چسپیدن) را باستناد
ہمین یک شعر آثر آوردہ گوید کہ کاری بجد و کد
تمام کردن است ز صاحب بحر نقل نگار قول
ہر دو مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی حقیقی این
برای جانورانی است کہ بعالم خوف یا حفاظت
خود اختیاری بدست و دندان خود بر مقابل می چسپند

و (۲) کنایہ باشد از معنی بیان کردۂ خان آرزو۔ وارستہ معنی اول را بیان کردہ است و طرز بیانش خوب نیست (کم ترک الاول للآخر) و بحث مرادف را بجای خودش کنیم (اردو) (۱) کسی جانور کا پنٹ جانا (۲) کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔

بدست و دندان نگاہداری کردن | مصدر اصطلاحی بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن (تشنیع اثر)

نماید ہر کہ چوں مسواک حبمی را پرستاری ز کند اہل دعا
با دست و دندانش نگہداری

وارستہ این را مرادف (بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) گفتہ و (نگہداری کردن) را (نگاہ داشتن) نوشتہ و از ہمین بیت تشنیع اثر استناد فرمودہ وای برو کہ در لفظ و معنی احتیاط بکار نبرد **مؤلف** عرض کند کہ (۱) معنی بالخصوص است برای جانوران مثل گربہ و شیر و امثال آن و (۲) کنایہ باشد از مطلق محافظت کلی بر سبیل مجاز و سند تشنیع اثر برای معنی دوم باشد و بس مخفی مباد کہ از سند تشنیع اثر (نگہداری کردن) ہویدا است و صاحب بحر درین مصدر نگاہ داری را جا دادہ است عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است کہ نگہ و نگاہ ہر دو درست باشد (اردو) (۱) جانوروں کا پنجوں اور دانتوں سے حفاظت کرنا (۲) کامل حفاظت کرنا۔

بدست و دندان نگاہ داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف (بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) و بقول بحر مرادف (بدست و دندان نگاہ داری کردن) **مؤلف** عرض کند کہ ما با وارستہ اتفاق نداریم۔ خیال خود را بر مصدر مافوق الذکر ظاہر کردہ ایم و این مرادف ہمان است و بس۔ (اردو) دیکھو۔ بدست و دندان نگاہداری کردن۔

بدستور | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی حسب معمول و موافق عادت است **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ بمعنی معیت است و دستور بمعنی طرز و روش و قاعدہ و قانون پس معنی لفظی این با قاعدہ و کنایہ از حسب معمول و موافق عادت بر سبیل مجاز چنانکہ ؎ او بدستور

این کار را می کند" (اردو) بدستور - بقول آصفیہ
فارسی - حسب قاعدہ - حسب دستور - معمولی طور پر - اصطلاح

بدسرشت | اصطلاح - بقول بہار مرادف بدطینت
کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی سرشت بد دارندہ (اردو) بدسرشت
کہہ سکتے ہیں - بدطینت کا ذکر (بلا غاز) پر گزرا ہے -

بدسخان | اصطلاح بقول جہانگیری مرادف
(بدسگان) و (بدشخان) و (بدشگان) نام گیاہیست کہ آنرا
گشت گربشت گویند - صاحبان برہان گوید کہ بروزن دبستان
نام گیاہی است برہم پیچیدہ مانند ریسمان تافتہ و آن از بیخ
ساق بیشتر نمی شود و بعربی عشقہ و لبلاب خوانند و گویند کہ
طفلی در گہوارہ گریہ بسیار کند قدری ازان در زیر سر او گذارند
خاموش گردد و آرام گیرد و خوردن آن قطع شہوت کند و عربان آنرا
قاتل ابنہ گویند - صاحبان رشیدی و جامع
و ناصری ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج
فرماید کہ مبدل بدسگان است **مؤلف** عرض کند
کہ ما بحث این بر بد اسقان کردہ ایم و بدسگان کہ
می آید اصل این است کہ این گیاہ سگان را
مخالف است و سگان ازو احتراز کنند و مضر و سم
خویش دانند ہمین است وجہ تسمیہ این کاف فارسی
بدل شدہ بغین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو)
دیکھو بدسگان -

بدسگال | اصطلاح - بقول سروری بمعنی بدگوی
(حکیم فردوسی ؎) یکی شربت آب از پئے بدسگال
بہ از عمر ہفتاد و ہشتاد سال ٭ و بقول برہان دشمن
و بدگوی و بدخواہ و بداندیش چہ سگال بمعنی فکر
و اندیشہ و گفتگوی باشد - صاحبان بحر و ناصری
و موید و ہفت و انند ذکر این کردہ اند (سعدی شیراز
؎) تو نیکو روش باش تا بدسگال ٭ بہ بدگفتن تو
نیابد مجال ٭ (انوری ؎) بدسگالت در دو گیتی
در سفر باد و سقر ٭ نیک خواہت در دو عالم در
ثنا و در عذاب ٭ صاحب ناصری فرماید کہ سگالش
و سگالیدن مصدر آنست **مؤلف** عرض کند
کہ سکندری می خورد سگال اسم مصدر سگالیدن

دسگالش حاصل بالمصدرش و بدسگال مقابل
خوش سگال پس سگالیدن مصدر سگال است
نہ بدسگال و (بدسگالیدن) کہ می آید البتہ مصدر
این است۔ محققین زباندان کار بہ نزاکت لفظ و
معنی نمی گیرند (اردو) بداندیش۔ دیکھو بداندیش

بدسگالیدن باکسی استعمال۔ بہار بذکر این
از تعریف ساکت و نقل نگارش آصفی۔ مثلہ
مؤلف عرض کند کہ بدخواہی کسی کردن (معنی
۵) خویشتن را ہم بدست خویشتن کشت ای
عجب ؎ آنکہ باتو بدسگالید وز تو باز ایستاد ؎
(اردو) بدخواہی کرنا۔

بدسگان اصطلاح۔ ہمان بدسخان است کہ
گذشت و بحث این بر بدآستان ہم مذکور (اردو)
عشق پیچاں دیکھو ارغچ۔

بدسوار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(۱) مقابل شہسوار و (۲) اسپ سرکش و نارام
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم برزبان
ندارند طالب سند باشیم خصوصاً برای معنی دوم
(اردو) (۱) دیکھو بدران کے تیسرے معنے (۲)
دیکھو بدرام کے پانچویں معنے۔

بدسودا اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و انند
مرادف بدمعاملہ (طہماسپ قلمی و ہی ۵) چو
زلفت دل ربود از صبر ہم قطع نظر کردم ؎ بدسودا
چو کار افتاد مرد از سود برخیزد ؎ مخلص کاشی ۵
ہر پری روئی کہ باشد خوش ادا در سادگی ؎ چون
برون آورد خط البتہ بدسودا شود ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعاملہ
دیکھو بدادا۔

بدسیرت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بدخو و زشت خصلت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است۔ انوری بدسیرتی را استعمال کردہ است
کہ بزیادت یای مصدری است بمعنی بدخوئی (۵)
باشرار با من تواں بستن بمسمار قضا ؎ جنس این

بدسیرتی یا مثل آں بدگوہری ہے (اردو) دیکھو بدخو۔

بدشت استبرق اصطلاح۔ بقول ہفت کنایہ از بیابانہای سبزرستہ **مؤلف** عرض کند کہ ہماں کہ صاحب شمس بہ سین مہملہ سوم نوشت وبجایش گذشت معنی لفظی ایں اطلسے کہ در دشت است۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان ومعاصرین عجم ازیں ساکت اند (اردو) دیکھو بدست استبرق۔

بدشغان اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری و جامع وہفت مرادف بدہسقان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل (بدسگان) کہ بجایش مذکور شد۔ سین مہملہ بدل شد بہ معجمہ چنانکہ کستی وکشتی وکاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ وغلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشقان اصطلاح۔ بقول شمس بہ قاف چہارم مرادف بدسگاں **مؤلف** عرض کند کہ دیگر لغز محققین فارسی زبان با او نیست تبدیل کاف فارسی با قاف آمدہ چنانکہ دہگان ودہقان

پس ایں را مبدل بدسگاں دانیم (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشکل اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدہیئت وبدوضع **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدہیت بقول آصفیہ۔ بدشکل۔ بدصورت۔ بھونڈا۔ ڈراونی شکل کا۔ مہیب صورت۔

بدشگان اصطلاح۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع مرادف بدسگان **مؤلف** عرض کند کہ مبدل اوست کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی وکشتی (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشگون اصطلاح۔ بقول انند وبہار بضم شین معجمہ وکاف فارسی۔ بدیمن (حکیم رکنائی کاشی رباعی) روزی کہ مرا زیں دہ ویرانہ برند ۔ تابوت مرا غافل ودیوانہ برند ۔ ایں نقل مکانست کہ ہمیاراں را ۔ زیں خانۂ بدشگون بآں خانہ برند ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدشگون کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے

بدشگونی کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدفالی۔ نحوست

بدطرز با حرز | اصطلاح۔ بقول شمس (۱) نام شہری و (۲) نام پردۂ سرود **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم ازین بی خبر و ما از تحقیق ہر دو معنی قاصریم۔ مجرد بدطرز بمعنی حقیقی خود بمعنی بدآئین است و بس۔ ہیچ نگشود کہ این شہر کجا واقع است مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) ایک شہر کا نام (۲) ایک راگنی کا نام۔ اور بدطرز کا ترجمہ دیکھو بد اسلوب۔

بدطریق | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بداعتقاد و گمراہ و بدراہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدراہ اور گمراہ بقول آصفیہ بددین بدمذہب۔ بی راہ۔

بدطینت | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر طای مہملہ بمعنی بدسرشت و بدمزاج **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدطینت دیکھو بد آغاز۔ بدمزاج۔ دیکھو بدخیم۔

بدظن | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدگمان **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدظن بقول آصفیہ فارسی۔ بدگمان۔ متہم۔

بدعا آمدن | استعمال۔ بفتح اول و ضم ثانی بقول انند شروع کردن در دعا **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از آغاز کردن دعا باشد و بس (حافظ شیراز ۵) بدعا آمده ام ہم بدعا دست برآر کہ وفا با تو قرین باد و خدا یار ترا (اردو) دعا کا آغاز کرنا۔ دعا دینا۔

(الف) **بدعای گربہ باران نمی بارد** | مثل بصاحبان
(ب) **بدعای گرگان باران نمی بارد** | خزینۂ داستان

فارسی ذکر (الف) و صاحب احسن ذکر (ب) کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون کشش باران ببینند این مثل را زنند مقصود شان این است کہ ضعیفی کہ باران بحق او خطرناک است دعا کرده باشد تا باران نبارد

مخفی مباد که گربه وگرگ دائماً از باران می ترسند و باران را نمی پسندند و خود را بحالت باران محفوظ دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "بڑھیا کے ڈر سے ابر بھاگا" یعنی بڑھیا نے اپنی جھونپڑی بچانے کیلئے دعا کی ہوگی کہ خدا کرے پانی نہ برسے

بدعت بقول بہار بکسر اوّل و فتح سوم چیزی نو آوردن و چیز نو در دین پیدا کردن و چیز نو که در دین پیدا شود بدع جمع آں و فرماید که فارسیان بمعنی دوم با لفظ نہادن استعمال کنند مؤلف عرض کند که لغت عرب است صاحب منتخب ذکر معنی اوّل و دوم کرده فارسیان استعمال حاصل بالمصدر بمعنی عام بدون خصوصیت بادین ترکیب فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) بدعت بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - اختراع - احداث - نیا دستور - رخنہ - خرابی - دین میں نئی بات یا نئی رسم نکالنی -

بدعت سرا اصطلاح - بہار ذکر ایں با تحتانی زائد در آخر کرده گوید که کنایه از دنیاست (انوری ۵) دست انصاف تو بر بدعت سرای روزگار زد دست محمود است بر بتخانهای سومنات مؤلف عرض کند که جائی که دراں بدعت راه یابد آنرا بدعت سرا خوانند و در کلام انوری نظر بر اضافت آں بسوی روزگار دنیا مراد است و مجرد بدعت سرا بر سبیل کنایه دنیا را تواں گفت ولیکن سند انوری برای آں نباشد (اردو) بدعت سرا کہہ سکتے ہیں یعنی بدعت کی جگہ - دنیا - مؤنث -

بدعت نہادن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ گوید که عمل تازه در شریعت کردن است و بحر همزبانش (وحشی ۵) گرچه توانی چاره ام سہل است از دردم مکش ای نیو ان نہادن بدعتی عاشق بدرماں کے رسد ای بہار بدین بدعت ذکر ایں کرده از ظہوری سند آورده (۵) شام ہجراں تو ایں بدعت نہاد ای روزها زند ... و بهجوری ندا شت ای مؤلف عرض کند ... ست است که

محققین بالا چطور درمان عاشق و دیجوری روز را
بدعت شرعی قرار دادہ اند ونمی دانیم کہ چرا بمعنی
عام نمی گیرند یعنی پیدا کردن عمل تازہ مطلقاً۔
(اردو) نئی بات پیدا کرنا۔

بدعلف اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بفتح عین و لام بمعنی بدخوراک وکسی کہ غذای
لطیف وکثیف تمیز نکند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است مخفی مباد کہ علف لغت
عرب است بقول منتخب اللغات بفتحتین خورش ستور و
جز آن و بالکسر بسیار خوار (الخ) پس در محاورۂ
فارسی بدعلف چارپائی باشد بسیار خوار کہ بسیار خواری
عیب جانوران است حیف است کہ سند استعمال
پیش نہ شد تا تصفیہ اختلاف ما می کرد معاصرین عجم
باما اتفاق دارند (اردو) بدخوراک کہہ سکتے ہیں اور
بلحاظ ہماری رائے کے وہ چارپایہ جس کی خوراک زیادہ

بدعمل اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بدکار وخطاکار وگنہگار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدکار بقول آصفیہ۔ حرامکار
فاجر۔ فاسق۔ خراب۔ بدباز۔

بدعہد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ بہار بفتح
عین مہملہ دروغ گو۔ پیمان شکن۔ مقابل نیک عہد
یعنی آنکہ عہد خود وفا نکند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است (انوری ؎) بدعہد نخوانمت
نگارا ؏ ہر چند کہ عہد من شکستی ؏ (اردو) بدعہد بقول
آصفیہ۔ بے وفا۔ وعدہ خلاف۔ اپنے قول سے پھر جانے والا

بدعہدی اصطلاح۔ بقول بہار (ذیل بدعہد)
بدظنی وبدگمانی صاحب انند نقل نگارش نظامی
؎) دل خود ز بدعہدی آزاد کن ؏ از این خوب
ترشاہ را یاد کن ؏ **مؤلف** عرض کند کہ بہار غور
نکرد کہ این بمعنی پیمان شکنی و دروغ گوئی است
بزیادت یای مصدری بر (بدعہد) نمیدانم کہ
بدظنی وبدگمانی را از کجا پیدا کرد (اردو) بدعہدی
بدقولی کہہ سکتے ہیں۔ اسم مؤنث۔ پیمان شکنی۔ وعدہ کا
وفا نکرنا۔ وعدہ کے خلاف کرنا۔

بدفرجام اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ عاقبت بخیر نداشتہ باشد (والہ ہروی ؎) یا رسول اللہ از ارباب عصیانم ہیچکس ؛ ہمچو آلہ نیست بدفرجام و رسوا بر زمین ؛ مؤلف عرض کند کہ فرجام بقول برہان بر وزن و معنی انجام است (الخ) پس بدفرجام اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ انجام کارش بد باشد و از عاقبت بخیر نبودن وجہ تخصیص عقبیٰ پیدا می شود و مقصود ما از تعمیم است کہ دنیا ہم درو داخل باشد (اردو) بد انجام کہہ سکتے ہیں یعنے وہ شخص جس کا انجام بخیر نہو۔

بدفوز اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف (بدپوز) کہ گذشت (مولوی معنوی ؎) دایہ کو طفل بدآموز را ؛ تا بہ نعمت خوش کند بدفوز را ؛ مؤلف عرض کند کہ مبدل بدپوز است کہ گذشت و صراحت ماخذش ہمہ اینجا کردہ ایم تائے فوقانی بدل شد بدال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت و بائے فارسی بدل شد بفا چنانکہ سپید و سفید صاحبان برہان و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بدپوز۔

بدق بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین لغت فارسی است و مرادف بیذق کہ بہ تحتانی دوم و ذال معجمہ معنی پیادہ شطرنج است بہار بر بیذق فرماید کہ لغت عرب است و ظاہراً معرب پیادہ و ہمین است خیال صاحب منتخب ہم مؤلف عرض کند کہ بیذق معرب پیدل می نماید و پیدل بقول آصفیہ ہندی و بقول ساطع سنسکرت عجبی نیست کہ فارسیان از سنسکرت پیدل را پیادہ کردہ باشند و عربان تعریب پیدل۔ بہ تبدیل بائے فارسی بعربی و دال مہملہ بمعجمہ و تبدیل لام بہ قاف بائی حال بحث مزید درین تعریب از موضوع ما خارج درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال بدق بدین معنی پیش شود تو انیم عرض کرد کہ

مخفف و مبدل بیذق است کہ ذال معجمہ بدال مہملہ بدل شد چنانکہ استاذ و استاد و تحتانی
دوم حذف طالب سند استعمال می باشیم مجرد قول صاحب انند کافی نیست معاصرین عجم
بر زبان ندارند و پیادہ را بجاے این استعمال کنند (اردو) بیدل۔ بقول آصفیہ شطرنج
کا وہ ادنی درجہ کا مہرہ جو ہمیشہ سیدھا چلتا اور آڑا مارتا ہے۔ مذکر۔

بدقت بقول بول چال کہ ماخذش محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی (بخوبی) مؤلف عرض کند کہ موحدہ را کہ افادۂ معنی معیت سید بر لفظ دقت زیادہ کردہ اند و دقت لغت عرب است بقول منتخب بالکسر و تشدید قاف باریکی (الخ) پس معاصرین عجم این را بمعنی (بہ مشکل و بہ باریکی) استعمال می کنند و (بخوبی) ہم بر سبیل مجاز توان گرفت ولیکن فرق نازک دارد و تائید خیال ما بر مصدر آیندہ می شود و تائید صاحب بول چال از مصدر (بدقت گردش کردن) کہ می آید (اردو) غور سے۔ اچھی طرح سے۔ بخوبی اور بلحاظ ہمارے معنوں کے دقت سے۔

بدقت اور بغور بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدقت دیدن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار دیدن بغور و این موافق قیاس ماست کہ بر (بدقت) ظاہر کردہ ایم (اردو) غور سے دیکھنا۔

بدقت کاشتن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کاشتن بدشواری مؤلف عرض کند کہ تصدیق خیال ما می شود کہ بر (بدقت) ظاہر کردہ ایم (اردو) دقت اور دشواری سے بونا۔

بدقت گردش کردن استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بخوبی سیر کردن مؤلف عرض کند کہ

این مصدر مرکّب سند معنی بیان کردہ صاحب بول چال است کہ بر (بدقت) گذشت (اردو) اچھی طرح سے بسر کرنا ۔

بدقدم اصطلاح ۔ بقول وارستہ و بحر شوم قدم (شفیع اثر ے) بدقدم مانند طاؤس است در کیشم ہما ؎ بسکہ دیدم دولت ایام را ؎ اعتبار ؎ بہار گوید کہ معنی آنکہ مقدم او میمن نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کسے کہ شگون پسند ان آمدنش را نیک ندانند (اردو) بدقدم کہہ سکتے ہین جس کے آنے کو شگون لینے والے برا سمجھین نیک قدم کا نقیض جیسے کہتے ہین ”فلان شخص بڑا بدقدم ہے وہ جب میرے گھر آیا تو میرے گھر مین ڈاکہ پڑا یا موت واقع ہوئی“

بدقمار اصطلاح ۔ بقول بہار بکسر قاف آنکہ قمار بنا راستی بازد (ملا اوجی نظیری ے) زدست طالع بدمی رویم شہر بشہر ؎ چو بدقمار کہ تغییر می دہد جا را ؎ (قاسم مشہدی ے) بطرف نرد محبت خدا بساز د قاسم ؎ کہ کار ما بہ حریفان بدقمار افتد ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدقمار کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جو قمار بازی یعنے جوا کھیلنے مین بدمعاملگی کرے اور قواعد کا پابند نہ ہے ۔

بدک بقول جہانگیری بمعنی ؎ بدک است کہ گذشت و بقول برہان و رشیدی بضم اوّل و فتح دوم ؎ بقول جامع مخفف (بدبدک) خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ مثالش این یافت نمی شود مؤلف عرض کند کہ قول صاحب جامع کہ از محققین اہل زبان است سنداست و بس (اردو) دیکھو بدبدک ۔

بدکار اصطلاح ۔ بقول سند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی گنہ گار و فاجر مؤلف عرض کند کہ

اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرامکار۔ فاسق و فاجر

بدکان فال نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ جنس را جدا جدا بدکان چیدن تا ہر کہ خریدار باشد دیدہ زد خرید نماید و این در کساد و ارزانی جنس باشد (اشرف ؎) شعر

این زمان اگر ہمہ دیوان حافظ است ہ کز بے رواجیش بدکان فال می نہند ؛

صاحب منتخب گوید کہ فال بسکون ہمزہ شگون نیک و گاہے در شگون بد نیز مستعمل مؤلف عرض کند کہ فارسیان فال را بالفتح مطلق بمعنی شگون استعمال کنند و معنی این ہمین قدر کہ متاع دکان بہ قرینہ و انتظام قائم کردہ قسمت آزمائی کردن است در فروش شاعر گوید کہ بی رواجی شعر درین زمان (اگرچہ آن شل کلام حافظ خوب باشد) بدرجہ ایست کہ خریدارش پیدا نمی شود یعنی قدر کلام مفقود است پس خیال قدر سخن کردن بمشابہ آرایش دکان است کہ بامید خریداری می کنند (اردو) دوکان کو سامان سے آراستہ کرنا۔ ہر چیز قرینہ سے رکھنا تا کہ خریدارون کی توجہ مائل ہو۔

بدکردار اصطلاح۔ بقول بہار یعنی بدعمل صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بدکار و فاسق و بدآئین مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ دیکھو بدکار۔ بداطوار۔ دیکھو بدآئین۔ بدمعاش دیکھو بدزندگانی۔ بدکرداری بھی کہہ سکتے ہین

بدکرداری را بدانجامی مثل۔ صاحب مخزن الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدزبانان زنند کہ انجام بدروشی بد است و چون بدکردارے را ابتلاے مصیبتی بینند استعمال این می کنند (اردو) دکن مین کہتے ہین

"بدمعاشی کا نتیجہ بُرا" "بدمعاشی کا منہ کالا"
جب کسی بدمعاش کو کسی مصیبت مین پہنسا
ہوا پاتے ہین تو اس کہاوت کا استعمال کرتے ہین
بدکردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است یعنی ارتکاب فعل بد (نظامی
گنجوی ؎) تو نیکی کنی من نہ بدکردہ ام ؎ کہ
بد را حوالت بخود کردہ ام ؎ (ظہوری ؎)
آن را کہ قبول عشق رد کرد ؎ ہر کار کہ نیک
کرد بد کرد ؎ (انوری ؎) نگفتمت کہ مکن
بدبجای وصلت من ؎ کہ ہر کسی کہ کند بد
بدی کشد کیفر ؎ (اردو) بُرا کرنا ۔ دکن *
مین مستعمل ہے (اچھا نکرنا) صاحب آصفیہ
نے اسکو ترک کیا ہے جیسے "اسنے اگر ایسا کیا تو
بُرا کیا ۔ اچھا نہ کیا"
بدکمان | اصطلاح ۔ اسم فاعل ترکیبی است (۲۲۵۶)
مقابل تیرانداز ے کہ نشانہ خوب زند (نظامی
؎) چو بر جبیں در جنگ ہر بدکمان ؎ کمان
دارم و بر ندارم کمان ؎ بہار ہمین شعر را
بسند (بدگمان ۔ بہ کاف فارسی) آوردہ فتأمل
(اردو) وہ شخص جس کا نشانہ اچھا نہ ہو۔
بدکند | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری و سروری
و برہان و جامع و ناصری با اوّل مفتوح
و ثانی زدہ و کاف مفتوح رشوت باشد
(شمس فخری ؎) تا بہ بیند یک نظر دیدار
شان ؎ روح قدسی جان بہ بدکند آورید
خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی
آوردہ فرماید کہ جوہر این لفظ دلالت بر
زبونی این عمل شنیع دارد مؤلف عرض کند
کہ ہمین معنی بر معنی سیزدہم بارہ ہم گذشت
و پارہ ببای فارسی ہم بہمین معنی می آید
ماخذ بیان کردۂ خان آرزو من وجہ درست
باشد ولیکن اکثر محققین فارسی زبان این
را بکاف عربی آوردہ اند درین صورت

کنند را بمعنی شکر گیریم که می آید و معنی لفظی این قندی که بد است یعنی اگرچه رشوت شیرین می نماید ولیکن مآل آن بد باشد و این ماخذ بهتر از خیال خان آرزو (اردو) دیکھو بارہ کے تیرہویں معنے ۔

(الف) بدکنش (ب) بدکنشت اصطلاح - بقول ضمیمهٔ برہان و بحر و بہار بضم کاف و کسر نون ہر دو بمعنی بدکردار و بدفعل (مخلص کاشی الف) بدکنش را بخش روشندلان بیوجه نیست ٭ زشت رومی بیند از آئینه عکس مدعا ٭ (میر معزی الف ۵) از فر دولت تو باطراف مملکت ٭ شد خانمان بدکنشان جمله تار و مار ٭ مؤلف عرض کند که (الف) مخفف (ب) باشد که صاحب برہان کنش مخفف کنشت گفته و حذف فوقانی ہم آمده چنانکه راست و راس ۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدکردار ۔

بدکیش اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر کاف تازی و سکون تحتانی بدمذہب و ناپارسا و بد دین سند این از فردوسی بر بد دین گذشت مؤلف عرض کند که کیش و بدکیش لغت ژند و پاژند است صاحب سفرنگ بحوالۂ (شصت و سومی فقرۂ نامۂ سوم شت شاے کلیو) استعمال این پیش کرده (وہو ہذا) راست پوش یا بدکیش کرده» و فرماید که بدکیش باطل مذہب است بالجمله اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدعقیده بدمذہب کہہ سکتے ہیں ۔

(الف) بدگرد (ب) بدگردش (ج) بدگردی (د) بدگردیدن اصطلاح - (الف) بقول بہار آنکه گردیدن او خوب نباشد (ابوطالب کلیم ۵) ما که پیش از مرگ آسایش تمنا می کنیم ٭ شکوه از بدگردی افلاک بیجا می کنیم ٭ صاحبان آصفی و انند نقل نگارش مؤلف

عرض کند کہ سند بہار بکار او نمی خورد و برای
(ج) باشد نہ (الف) بالجملہ (الف) اسم فاعل
ترکیبی باشد قیاساً۔ طالب سند استعمال باشیم۔
و (ب) (۱) حاصل بالمصدر (د) و (۲) اسم
فاعل ترکیبی ہم بمعنی چرخی کہ گردش او خوش
نیست و (ح) مرادف (ب) بمعنی اوّلش و
(د) مصدر مرکب بمقابل خوش گردیدن صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اردو)
(الف) وہ چرخ جسکی گردش اچھی نہو (ب)
(۱) بُری گردش (۲) اسم فاعل ترکیبی۔ بُری
طرح پھرنے والا چرخ (ج) دیکھو (ب) کے
پہلے معنے (د) بُری گردش کرنا۔ بُرا ہونا۔

(الف) **بدگفت**	اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **بدگفتن**	بحر (۱) زشت گفتار و

بقول بہار (۲) گفتار زشت (میر خسرو ؒ)
از بد بدگفت نرنجد حکیم ؛ ہیچ خو سخت است
زصرصر چہ بیم ؛ (نظامی ؒ) ز بدگوے
بدگفت پنہان کنم ؛ گفتار زنکیش پشیمان کنم ؛
و (۳) ماضی مطلق (ب) و (ب) مصدر مرکب
مقابل خوش گفتن۔ صاحب آصفی ذکر (ب)
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
(الف) بمعنی اوّلش اسم فاعل ترکیبی است
و بمعنی دومش مرکب توصیفی و بمعنی سوم مشتق
از (ب) و (ب) مصدر مرکب (۱) بمعنی
کسی را بہ بدی یاد کردن و (۲) عکس خوش
گفتن کہ بدی گفتار مراد است (حافظ ؒ)
بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؛
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا ؛ (ظہوری
ؒ) تا بد نگفت نشنیم خود را نکو نگفتم ؛ بگذار
تا بدندان بد اعتقاد باشد ؛ (اردو)
(الف) (۱) بدگفتار یعنی وہ شخص جسکی گفتگو
بُری ہو۔ خوش گفتار کا مقابل (۲) بدگوئی
بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدی۔
غیبت۔ برائی۔ عیب گوئی۔ جھوٹ۔

چغل (۳) بُرا کہنا۔ ماضی مطلق (ب) بُرا کہنا۔

بدگل اصطلاح۔ بقول رہنما و بول چال بہ حوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بکسر کاف فارسی بمعنی بدصورت و بدشکل مؤلف عرض کند کہ گل بکسر اول بقول برہان خاک با آب آمیختہ را گویند پس معنی لفظی این بدسرشت باشد معاصرین عجم بمجاز این را بمعنی بدصورت و بدشکل استعمال کردہ اند۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بدصورت۔ بقول آصفیہ۔ بدشکل بھونڈی صورت کا۔ بے ڈول۔

بدگمان اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضمّ کاف فارسی آنکہ گمان بد داشتہ باشد و بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود آنکہ در راستی سخنی یا در راستی کاری دلش استوار نباشد (صائب ؎) جائی بنی روی کہ دل بدگمان من ہے تا بازگشتن تو بصد جانی رود ہے (انوری ؎) دل در غم انتظار خون شد ہے بیچارہ ہنوز بدگمان است ہے مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدگمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی ظنی۔ شکّی۔ بُرا گمان رکھنے والا۔

(۵۸۲)
بدگمانی اصطلاح۔ حاصل بالمصدر بدگمان بودن بمعنی بدظنی کہ یاے مصدری بر لفظ بدگمان زیادہ کردہ اند (ظہوری ؎) دگر خوش بدگمانی چیست باعث ہے سراسر امتحانی چیست باعث ہے (اردو) بدگمانی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدظنی۔ خیال فاسد۔ بیجا شبہہ۔

بدگند اصطلاح۔ بقول انند بر وزن فرزند بمعنی رشوت مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج صراحتی کہ نسبت ماخذ کردہ نظر بران محقق بنگلوری این را بکاف فارسی قائم کردہ سندی کہ از شمس فخری ہمدرانجا گذشت نقل آن باضافہ مرکز کاف درینجا

ہم فرمودہ ولے بر اشعار محققین ہند نثر اردو
دیکھو بدکند۔

بدگو اصطلاح۔ بقول اُنند (۱) کسی کہ گفتار زشت دارد سند این از نظامی بر (بدگفت) مذکور مؤلف عرض کند کہ (۲) کسی کہ غیبت مردم کند و بدگوئی نماید (انوری سہ) تلخ ہمچون عیش بدخواہان ملک ؛ تیرہ ہمچون رای بدگویان وزیر ؛ (ظہوری سہ) شکر کز بہر ظہوری ہست خوب ؛ ہر چہ بر گوش تو بدگو می زند ؛ (اردو) (۱) دیکھو بدگفت (۲) بدگوئی کرنے والا غیبت کرنے والا۔

بدگونیا اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح و سکون دال و کاف فارسی بواو رسیدہ و نون مکسور و یای تحتانی بالف کشیدہ کنایہ از خانہ دیوار کج و ناراست (وحید سہ) ز راستی است کہ بدگونیاست خانہ مُعمر ؛ بہ بین کمان کہ ز کج خانہ راست تیر نداخت ؛ صاحب بحر گوید کہ باصطلاح معماران کنایہ از خانہ دیوار کج و ناراست و خانہ کہ صحنش کج باشد کہ آنرا شوم دانند بہار گوید کہ خانہ دیوار کج و ناراست مؤلف عرض کند کہ گونیا بکاف فارسی بقول برہان مثلث الزاویہ را گویند کہ کجی و راستی عمارت را از ان یابند الخ وہمین را در ہند گنیا بدون واو بکاف فارسی بضموم خوانند پس معنی این بترکیب لفظ بد ظاہر و کنایہ از مکانی کہ صحن او کج باشد یا عمارتش ناراست در عرض و طول۔ آنچہ محققین بالا دیوار کج نوشتہ اند غور نکردہ اند و مقصود شان غیر ازین نیست کہ طوالت دیوار کجی دارد کہ نتیجہ آن ناراستی زمین مکان است طرز بیان شان بغلط انداز د۔ فتامل (اردو) وہ مکان جس کا صحن یا مکانیت سیدھی نہو یعنے دونون

جانب کا عرض یا طول مساوی نہو۔ جو گنیا
سے نہ ملے یعنے جب زاویہ مین گنیا قائم
کرین تو معلوم ہوجاے کہ عرض و طول مین
راستی نہین ہے۔ جیسے ایک دالان ہے
جس کا طول ایک جانب دس گز ہے اور
دوسری جانب سات گز تو ظاہر ہے کہ
اسکے عرض کی دیوارین اپنے طول مین ٹیڑھی
ہونگی اور گنیا سے نہ ملین گی۔

بدگوہر | اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار
و جامع کنایہ از بدذات و بداصل باشد
چہ گوہر بمعنی اصل و نژاد ہم آمدہ (صائب
؎) ہمہ دانند کہ مظلوم کہ و ظالم کیست
٭ مس بدگوہر اگر ناز باکسیر کند ٭ (انوری
؎) عاجزی بود کرد با تو پناہ ٭ از بد روزگار
بدگوہر ٭ (اردو) دیکھو بداصل۔

بدگوہری | اصطلاح بمعنی بدذاتی و (۴۹۹)
بداصلی است کہ یای مصدری بر (بدگوہر)
زیادہ کردہ اند و بس (انوری ؎) باللہ
ار با من توان بستن بمسمار قضا ٭ جنس این
بد سیرتی یا شکل آن بدگوہری ٭ (اردو) بد
ذاتی۔ بدطینتی۔ خباثت۔ مؤنث۔

بدگوے | اصطلاح۔ بقول بہار و انند
کسی کہ گفتار زشت دارد مؤلف عرض کند
کہ ہمان (بدگو) کہ گذشت تحتانی آخرہ۔ زائد
است و بس و سند این ہم ہمانجا۔ بدگو (اردو)
دیکھو بدگو۔

بدگہر | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی
در ملحقات کنایہ از کم اصل و بقول برہان
مخفف (بدگوہر) کہ گذشت خان آرزو
در سراج اعتراض کند بر رشیدی کہ چرا
کم اصل نوشت و چرا در استعارات قائم
کرد چہ گوہر بمعنی سرشت و اصل است
پس بدگہر بمعنی بدسرشت خواہد بود حقیقۃً۔
مؤلف با خان آرزو اتفاق دارد شیخ

شیراز ے) کنون دشمن بدگہر دست یافت * پسر د مردی وجہد م بتافت * (صائب ے) با ہیچ بدگہر نشود چرخ سینہ صاف * خونست شیر کوکب پستان گزیدہ را * (ا ر د و) دیکھو بدگوہر۔

بدگہر باکسی وفا نکند مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بہ مذمت بدگوہران زنند دیگر ہیچ کہ بی وفائی بداصلان متحقق است (اردو) کن مین کہتے ہین " بداصل بدوفا " رذیلون سے رزالت شریفون سے شرافت "

بدل بقول وارستہ بفتحتین (۱) معروف و (۲) باصطلاح کشتی گیران فنی کہ دفع فن حریف بدان کنند چہ ہر فن کشتی بدل دارد (میر نجات ے) دارد آن پیر جہان دیدۂ ہر فن ماہر * ہر فنی را بدلی ہیچو فلک در خاطر * و فرماید کہ لیکن بدل بدین معنی خصوصیت با کشتی ندارد و دفع کردن حملۂ خصم است عموماً (ظہوری ے) زدم بر تیغ تا او تیغ می کند * بنازم دست پیشین را بدل نیست * نیز فرماید کہ بضمتین (۳) جمعی است سر و پا برہنہ نامقید کہ آنرا در ہند بودلہ گویند و زن فاحشہ کو چہ گرد را بودلی (فوقی ے) ہمہ رفعت آب لیک دنی * ہمہ فطرت آب لیک بدل * بہار نسبت معنی اول صراحت فرماید کہ عوض چیزی و بذکر معنی دوم گوید کہ در عرف ہند آن را توڑ گویند مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول لغت عربست کذا فی المنتخب و بمعنی دوم مجاز معنی اول است کہ اصطلاح خاص کشتی گیران شد۔ و بدین معنی اصطلاحی مفرس باشد و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ بقول ساطع (بودلی) لغت ہندیست بمعنی زن آزاد کہ با فقرای بالو اوقات خویش

بسر می بردو لباس مردان بپوشد پس ہندیان فقیر آزاد را لوندگ گفتند و فارسیان بحذف واو و ہای ہوز آخر بُدُل بضمتین بہمان معنی استعمال کردند کہ مفرس است وجادارد کہ از بدل عربی کہ بمعنی مرد شریف و کریم است این فرقہ را نام کردہ باشند وجادارد کہ بحذف تحتانی مخفف بدیل باشد کہ بلغت عرب طائفہ ایست از اولیاء اللہ کہ جمع آن بُدلا است وتکمیل این بحث بر بدلا می آید بالجملہ تصرف در اعراب نتیجۂ لب ولہجۂ فارسیانست بر سبیل تفریس (اردو) (۱) بَدَل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر عوض۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینا (۲) توڑ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ پیچ داو کا اُلٹ۔ بدل (۳) فقیرون کا ایک گروہ جو سر برہنہ اور ننگے پاؤن رہتے ہین۔

بدل آوردن استعمال۔ معاوضہ پیدا کردن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (عرفی سہ) پر غرور یست کہ تا من در مدحت نزدم ؎ این گمان داشت کہ دوران نیاوردہ بدل ؎ (انوری سہ) دہر نتواندت آوردن نظیر ؎ چرخ نتواندت آورد بدل ؎ (اردو) بدل لانا۔ معاوضہ پیدا کرنا۔ قائم مقام پیدا کرنا

بدلا وارستہ بدیل بمعنی سوم لفظ بدل گوید کہ بدلا نیز (حاذق گیلانی سہ) بدور این جہل آنچنان غم آگینیم ؎ کہ بعصر این بدلا با الم چنان یکسان ؎ کہ گر سخن بطرازم درین مشعبدوام ؎ بجای شعر تراود غم از بن شریان ؎ صاحب انند این را لغت عرب گوید و فرماید کہ جمع بدیل و آن طائفہ ایست از اولیاء اللہ و ایشان در ہمہ عالم ہفت تن

می باشند وغیر از ابدال اند چه ابدال ورتبهٔ
عالم ہفتاد شخص اند وبحوالهٔ کشف گوید که
ابدال بمعنی از عباد مخلص وصالح حضرت
حق باشند ودر اصطلاح این ہفت مردان
اند که چون مسافرت کنند یکی از یشان از
موضع ترک جسد کند بصورتی که داشت
بحیثیتی که ہیچکس نداند که وی غائب شده است
مؤلف عرض کند که نسخ وارسته ہست
که بدیل بدل ذکر این کرد واین را لغت فارسی
خیال فرمود۔ گیلانی در کلام خود که بالا گذشت
ہمین لغت عرب را استعمال کرده است
که جمع بدیل است وعجبی نیست که فارسیان
بدل را که بمعنی سومش گذشت از ہمین لغت
بدیل مفرس کرده باشند که جمع آن بدلاست
(اردو) خداشناس فقیرون اور اولیاء اللہ
کے ایک گروه کا نام عربی مین بدیل ہے اور
اسکی جمع بدلا ۔

بدل بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است یعنی عوض کسی بودن (نظامی
گوناباذی س) از وپیش کوهم در کینه را
که بود بدل دست پشتینه را (اردو)
بدل ہونا۔ عوض ہونا۔

بدل چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ خان
آرزو در چراغ ہدایت گوید که جا گرفتن
در خاطر (اشرف در تعریف سرما س)
از عناصر آنچه در خاطر بود نار است بس
غیر یک یارم نمی چسپد بدل زین چار یار
صاحبان بحر واند ہم ذکر این کرده اند
(صائب س) گرچه لب ہای شکر گفتار می چسپد
بدل ہا دل ز من چشم سخنگو می رباید بیشتر
مؤلف عرض کند که مقصود محققین بالا
غیر از مقبول دل وپسند دل شدن نباشد
(اردو) دل مین جگه کرنا۔ بقول آصفیه

دل مین گھر کرنا۔ دل مین بیٹھنا خصوصیت
پیدا کرنا۔ دل مین بسنا۔ آپ ہی نے دل
مین پُھبنا، پر فرمایا ہے۔ دل مین کُھبنا۔ دل
پر اثر کرنا۔ نہایت پسندیدہ اور خوشنما ہونا
(۲۵۰۰) **بدل چیدن** مصدر اصطلاحی گرفتن بجا
سند این از ظہوری بر (بدل شدن) می آید
(اردو) دل مین لینا۔ دل مین جگہ دینا۔
بدل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بفتح اوّل و دوم (۱) بمعنی عوض داشتن
است متعلق بمعنی اوّل و دوم بدل کہ گذشت
و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم مرادف بجا طرداشتن
کہ گذشت (عرفی ؒ) سال مولود تش از آن
شاخ گل بی بدل است ۔ کہ ندارد بدلی در
چمن دولت و رای ۔ سندی از سیر نجات
بر معنی دوم بدل گذشت (اردو) (۱)
بدل رکھنا۔ عوض رکھنا۔ توڑ رکھنا۔ (۲)
دل مین رکھنا۔ دیکھو بجا طرداشتن۔
بدل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ (۱) بفتح اوّل و دوم تبدیل کردن چنانکہ تبدیل
لباس کردن و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم بہ صدق
دل موافقت کردن (سالک قزوینی ؒ)
ہزار بار اگر جامہ را بدل سازد ۔ نمی خوریم
ز تلبیس روزگار فریب ۔ (خاقانی ؒ) بدل
سازم بزنار و بہ برنس ۔ (لالا درزی ؒ)
من بدل با تو بسازم تو نسازی با من ۔
(اردو) (۱) بدلنا۔ بقول آصفیہ۔ تبادلہ
کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے لباس بدلنا
بھی اسی مصدر سے ہے (۲) دل سے
موافقت کرنا۔
بدل شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بفتح اوّل و دوم معاوضہ شدن و تبدیل

یافتن (صائب ؎) ستم مکن بضعیفان کہ
شد تبسم برق ۔ بدل بنالۂ جان سوز در
نیستانہا ۔ (ابوشکور بلخی ؎) آب انگور
وآب نیلوپل ۔ شد مرا از عبیر ومشک بدل
۔ (ظہوری ؎) آسایش بدل شد رنج دشمن
۔ بدل مہر شد بجای کینہ چیدم ۔ (اردو)
بدلا جانا ۔ تبدیل پانا ۔ بدل ہونا ۔

بدل غلط اصطلاح ۔ بہار گوید کہ در کلام
فصحای فارسی زبان اکثر واقع شود وتدارک
آن بلفظ (غلط) کنند چنانچہ درین بیت عرفی
(؎) گل اندیشۂ من سحر ۔ غلط معجز رنگ ۔
بلبل نطق من الہام غلط وحی سرای ۔ و
فرماید کہ لفظ (معجز رنگ) ولفظ (وحی سرای)
بدل غلط از (سحر والہام) باشد وبعبارت
(نے غلط گفتم ونے نے) و (لا بل) نیز بدل
غلط کنند چنانچہ درین بیت عرفی (؎)
نے نے غلط این نغمہ بموقع نسرودم ۔ این
نغمہ نشید است دگر صوت ونغم را (ولہ ؎)
کام جان را تازہ کردی ای غم لذت شعار
۔ نی غلط گفتم چہ غم ای من وای سلوای
من ۔ (میر معزی ؎) از خواب سخن مگوی
با من ۔ ہمی باید چہ جای خواب است ۔
زان می کہ برنگ وبوی گوئی ۔ چون سرخ
گلست وچون گلابست ۔ لا بلکہ ز نور تابش
خویش ۔ یک جزو ز ماہ وآفتابست ۔ صاحب
آنند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است یعنی چیزی کہ بعوض چیزی آرند
و درمیان ہر دو لفظ (غلط) یا (غلط کردم)
یا کلمۂ (لا) یا (نے نے) یا (نہ چنانست)
نوشتہ می شود چنانکہ در شعر اول عرفی گل
اندیشۂ خود را سحر نام نہاد وگفت کہ غلط
است بلکہ معجزہ رنگ است وہمچنین بلبل
نطق را الہام گفت وگفت کہ غلط است
یعنی الہام نیست بلکہ وحی سرا است وہمچنین

شاعری گوید (ص) گلاب و مشک و بادام
و نبات است ؛ غلط کردم تمام آب حیات
است ؛ مقصود انیست که چیزی را به چیزی
تشبیه دادن و باز ازو انکار کرده تشبیه
بلند تر ازان آوردن را بدل غلط گویند
زیراکه اوّل را غلط گفته رجوع شوند تشبیه
ثانی پس همین است (بدل غلط) (اردو)
بدل غلط مرکب اضافی ۔ فارسیون نے
اُس تشبیہ کو کہا ہے جو تشبیہ اوّل سے
بہتر ہو جس کا بیان لفظ (غلط کہا) یا (نہیں
نہیں) یا (بلکہ) کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ؎
میرا یار تارا ہے نہیں نہیں بلکہ چاند ہے ؎
؎ میرے معشوق کا درجہ آسمان ۔ غلط کہا
عرش کے برابر ہے ؎ میرے ممدوح کا
رتبہ فلک بلکہ عرش کے برابر ہے ؎

بدل کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که معاوضه کردن و تبدیل ساختن
باشد (فغانی شیرازی ص) به نعیم هر دو
عالم نکند بدل فغانی ؛ نظری به نازنینی
زره نیاز کردن ؛ (انوری ص) ای کرده
درد عشق تو اشکم بخون بدل ؛ وی ایزدم
سرشته ز عشق تو در ازل ؛ (اردو)
معاوضه کرنا ۔ بدلنا ۔

بدلگام | اصطلاح ۔ بقول سروری در
ملحقات (۱) معروف (۲) کنایه از سبک
سر باطاعت فرو نیارد (شیخ سعدی در
هزل ص) نازک اندام ناخوشی می کرد
؛ بدلگامی و سرکشی می کرد ؛ خوابنیدش
ز لطف بر زانو ؛ قضی الامر کیف ماکانوا
؛ صاحب برهان صراحت معنی اوّل کند
که اسپ بدلجام باشد یعنی هیچ دهنه را
قبول نکند و نسبت معنی دوم گوید که کنایه
از مخالفت کننده صاحب رشیدی فرماید

توسن و سرکش صاحبان بحر و ناصری ذکر
این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید
کہ اسپی را گویند کہ ہیچ دہنہ را قبول نکند
و ازین جہت بر مطلق سرکش خواہ انسان
باشد خواہ اسپ و استر وغیرہ اطلاق
کنند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است و بمعنی اول برای اسپی استعمال کنند
کہ در اطاعت نباشد. و لجام را می کشد و
غالب باشد بر ان و پروای آن نکند
و بمعنی دوم بر سبیل مجاز برای غیر اسپ
ہم یعنی انسانی کہ ناسخن شنو است و زبان
دراز و سرکش (اردو) منہ زور (۱)
بقول آصفیہ سرکش گھوڑا وہ گھوڑا جو
لگام کو نہ مانے۔ روکے نہ رُکے۔ (نصیر
؎) سخت منہ زور ہے اے شوخ ترا
توسن ناز ، اُس پہ کوڑا ترے کاکل کا
بجا لگتا ہے ، (۲) منہ پھٹ۔ بد لگام۔
دریدہ دہن۔ بد زبان جیسے ، وہ بڑی
منہ زور عورت ہے اسکے منہ کون لگے ، (۳) سرکش
بقول آصفیہ فارسی۔ باغی۔ نافرمان متمرد

بدل گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ مرادف بدل شدن است کہ گذشت
(سنائی غزنوی ؎) پندی دہمت اگر پذیری
از من ، ناسور ترا بدل نگردد شیون ،
(ظہوری ؎) شکوہ ہای گردش گردون
بدل گردد بشکر ، طول روز وصل اگر عرض
شب ہجران شود ، (اردو) دیکھو بدل شدن

بدل گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
و بحر و اتند بکسر دال مہملہ (۱) یاد داشتن
(حسن بیگ عجزی ؎) فلک بعمر خود از ہر کہ
یافت آزاری ، بدل گرفت و بعہد تو انتقام
کشید ، مؤلف عرض کند کہ (۲) ناراض
بودن بدل و کینہ در دل داشتن است

سلطنة یا دو اشتن نباشد و (۳) بفتح اوّل
و دوم معاوضه گرفتن (ملّا جامی ے) بر چه
بود توان گرفتن بدلی ہ تو بی بدی نزا بدل
نتوان یافت ہ (اردو) (۱) یاد رکھنا۔
(۲) دل مین رکھنا۔ بقول آصفیہ کینہ توز
ہونا۔ کپٹ رکھنا۔ برائی کی گرہ باندہنا۔
(۳) معاوضہ قبول کرنا۔

(۲۵۰۱) **بدل گزیدن** | استعمال۔ بفتح اوّل و دوم
و بضم کاف فارسی انتخاب معاوضہ کردن
و بدل قبول کردن (انوری ے) ای بی بدل
چو جہان بدلی نیست بر توام ہ بر بی بدل چگونہ
گزیند کسی بدل ہ (اردو) بدل قبول کرنا
بدل پسند کرنا۔ بدل قرار دینا۔

بدل گشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند
که بفتح اوّل و دوم بمعنی بدل شدن است
که گذشت (خسرو ے) پر تو او تافت برو
زحل ہ گشت سعادت به نحوست بدل ہ
(اردو) دیکھو بدل شدن۔

بدل ما یتحلّل | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث
عوض چیزی که تحلیل می شود از بدن مؤلّف
عرض کند که باضافت لام اوّل و تشدید لام
دوم و سکون لام سوم مرکّب عربی زبان
است که فارسیان بترکیب خود استعمال کرده
اند (اردو) بدل ما یتحلّل کہہ سکتے ہین یعنی
اُس چیز کا عوض جو تحلیل ہو چکی ہے۔ مذکر۔

بدل مہمل | اصطلاح۔ مرکّب توصیفی است (۲۵۰۲)
و کنایہ از لفظی که بی معنی و هم وزن لفظی باشد
و استعمال آن در محاوره می آید و هیچ اثر
بر معنی نکند چنانکه تال مال و تار مار و غیر ذلک
و همین را تابع مهمل) هم گویند ما این اصطلاح
از زبان معاصرین عجم شنیده ایم و معنی لفظی
این عوضی که مهمل است یعنی لفظی که مرکّب است
از دو لفظ یکی اصلی که معنی دارد و دیگری بدلش

کہ مهمل است۔ بخیال ما (تابع مهمل) بلحاظ عیش
بهتر از (بدل مهمل) است ما این را بر اعتبار
(مؤید الشعرا) قائم کرده ایم که از معاصرین عجم
بود خدا لیش بیامرزد او می گفت که (تابع مهمل
اصطلاح عرب است فارسیان همین را بدل
مهمل) می گویند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو)
تابع مهمل۔ اس لفظ کا نام ہے جو بے معنی اور
ہم وزن ہو جس کا استعمال محاورہ میں ہوا ہو
جیسے آتا پتا۔ بقول امیر (تابع مهمل) یہاں متبوع
پر تابع مقدم ہے اور ایسا ہی ہے (ادل بدل)

بدل نقش بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاجار
بمعنی تصور کردن است **مؤلف** عرض کند
که (نقش بستن) مصدریست که بجای خودش
می آید که آن را با لفظ بدل مرکب کرده اند و
موحدۂ مفتوحه بمعنی بر باشد که ترجمۂ علی است
و دل بدال مهمله مکسور بمعنی قلب و خاطر و معنی
لفظی این نقش شدن چیزی بر دل است مخفی
مباد که صاحب رهنما در معنی این کار را از احتیاط
نگرفت معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که (بدل
نقش بستن) تصور کردن نیست بلکه قائم شدن
تصوری و خیالی مستحکم در دل است چنانکه
"محبت او بدلم نقش بست" یا "صورت
او بدلم نقش بست" قائل (اردو) دل
پر نقش ہونا۔ بقول آصفیہ۔ کسی بات کا دل میں
جم جانا۔ دل میں بیٹھ جانا۔ نقش کالحجر ہو جانا
۔صاحب رہنما کا ترجمہ (تصور کرنا) صاحب
آصفیہ نے (تصور) پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔
کسی شئی کی صورت دل میں باندھنا۔ غور۔ دھیان
ادراک۔ منصوبہ۔ سوچ۔

بدره | بقول جہانگیری و جامع و رشیدی مرادف
بدره **مؤلف** عرض کند که ما بر بدرۂ حقیقت
ماخذ این بیان کرده ایم که این مبدل آن باشد
رای مهمله بدل شد به لام چنانکه چنار و چنال

دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدلہجہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح لام و جیم تازی بمعنی بد آواز و بد الحان و بد زبان مؤلف عرض کند کہ لہجہ لغت عرب است بقول محققین عرب بالفتح بمعنی زبان و محاورہ و وضع تکلم و آواز خوش و لغت (انتہی) پس بہ تحقیق ما بدلہجہ در فارسی زبان اسم فاعل ترکیبی و کسی باشد کہ لفظ ہریک زبان را بہ لہجۂ آن ادا نکند و تعمیم بیان کردۂ محققین اول الذکر درست نیست (اردو) بدلہجہ کہہ سکتے ہین وہ شخص جو کسی زبان کا لفظ اُس زبان کے لہجہ مین ادا نہ کرے۔

بدل یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی معاوضہ یافتن است (ظہوری ۵) اگر بہر نفطت بدل یافتند بمعنی ترا گوش بر تافتند ؎ و سند دیگر از جامی بر بدل گرفتن گذشت (اردو) بدل پانا۔ معاوضہ پانا۔

بدلیون بقول برہان با یای حطی بروزن سرنگون بلغت سریانی صمغی باشد سیاہ رنگ و بسرخی مائل۔ مشہور بہ مقل ازرق اگر بخور بر گیرند یا بخور کنند بواسیر را نافع صاحب محیط بر مقل گوید کہ بسریانی مقلا و بررومی بذآلیون و بیونانی مادلیقون و افلاطن و فدیلیون و بترکی قارہ و بعربی تفر و کور و مقل الیہود و بفارسی بوی جہودان و بہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر آلہ گذشت فارسیان استعمال این لغت بر سبیل تبدیل کردہ اند از ینجاست کہ بعض محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا دادہ اند۔ بدریون ہم بہمین معنی گذشت و این مبدل آنست

که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال
پس این مفرّس باشد (اردو) دیکھو انہ ـ

بدم بقول هفت بفتح اوّل و دال ابجد (۱)
ای بسرعت و (۲) بمعنی بنفس و (۳) بکسر اوّل
امر دمیدن ـ صاحب مؤید ذکر معنی اوّل کند
بحوالهٔ قنیه و بذکر معنی دوم و سوم گوید که (۴)
بمعنی بدآم و (۵) بدمرا و (۶) بضم اوّل و فتح
دوم مخفف بودم و بقول شمس بکسر با و ضم (۷)
دنبه (۸) قفا زدن مؤلف عرض کند که سبحان الله
چه موشکافیها بکار برده اند در معنی اوّل بای
معیّت است و استعمال این بر زبان معاصرین
عجم نیست البته این دم بمعنی همین دم و فی الفور
مستعمل است ـ طالب سند باشیم و در معنی
دوم هم بای معیّت ـ استعمال این هم ندیدیم
و مشتاق سند می باشیم و شک نیست که دم
بمعنی نفس است و بمعنی سوم ضرورت بیان
نداشت که بوجود مصدر مشتقاتش را بیان
کردن و با بای زائد آوردن تحصیل حاصل
است و بمعنی چهارم مخفف بدآم یعنی بد
هستم و بمعنی پنجم چنانکه حافظ گوید (۵)
بدم گفتی و خرسندم عفاک الله نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را
و بمعنی ششم مخفف واحد متکلم مصدر بودن
و معنی هفتم خبر می دهد از مایهٔ تحقیق صاحب
شمس و مقصودش جز این نباشد که بر لفظ
(دُم ـ بالضم) بای زائد زیاده شد
بمعنی با دُم دنبه نگفتند ما نشنیدیم و ندیدیم
که فارسیان دنبه را بدم گفته باشند سندی
باید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند
و معنی هشتم بیان کردهٔ صاحب شمس هم غلط
محض است و خبر می دهد از فهم محقق بی
تحقیق ـ حق آنست که این لغت اصلاً قابل
بیان نبود همین است تائید فضلا که موضوع
صاحب مؤیّد است و این است بی تحقیقی منتخب

شمس وما این را نگذاشتیم تا حقیقت طلبان
در غلط نیفتند (اردو) (۱) سرعت سے
جلدی سے۔ فوراً (۲) دم کے ساتھ
نفس کے ساتھ (۳) دمیدن کا امر۔
پھونک مار۔ اور دیکھو دمیدن کے تمام معنون
پر شامل ہے (۴) بدمعون براہون (۵) مجھ
کو برا جیسے "مجھکو برا مت کہو" (۶) مین
تھا (۷) دمبہ۔ دکن مین اُس عربی بکرے
کا نام ہے جسکی دم زبردست اور عریض
اور چربی دار ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ دنب
پر ہاسے نسبت زیادہ کرکے دُنبہ بنالیا اور
پھر نون میم سے بدلکر دُمبہ ہوا بعض معاصرین
عرب بھی اس لفظ کو انھین معنون مین استعمال
کرتے ہین۔ (۸) گردنی دینا۔ دکن مین مستعمل
ہے اسی کو صاحب آصفیہ نے (گردن مین
ہاتھ دیکے نکالنا) کہا ہے۔ یعنے گردن پکڑکر نکالنا

(۲۰۶۲) **بدم تیغ زدن کسی را** مصدر اصطلاحی
تہ تیغ آوردن کسی را وقتل کردنش اصاحب
(سـ) قطرہ آنکس کہ پی آب بظلمت می زدہ
کاش خود را بدم تیغ شہادت می زد ہلالی (اردو)
کسی کو تہ تیغ کرنا۔ قتل کرنا۔

بد مذہب اصطلاح۔ بقول انند بحر الفرہنگ
فرہنگ بفتح میم وسکون ذال معجمہ و فتح ہا
بدمشرب و بدطریق مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) بدمذہب
کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا عقیدہ
بگڑا ہوا ہو۔

بدمذہبان اصطلاح۔ بقول بحر و ضمیمہ برہان
اشارہ بافلاکیہ و فرماید کہ معنی ترکیبی مراد
نیست مؤلف عرض کند کہ کسانی کہ بر مذہب
و مشرب خود قائم نباشند و اعتقاد بر فلکیات
دارند چنین نیست کہ این جمع اصطلاح
گذشتہ باشد و بس (اردو) دیکھو بدمذہب
یہی جمع ہے اور بحالت اضافت بدمذہبون

بدمرد | اصطلاح ۔ بقول بہار معروف ۔ مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل وسوم مقابل نیک مرد است ۔ قلب اضافت مرد بد (اردو) بُرا شخص ۔ نامرد ۔

(۲۵۰۷) **بدمزاج** | اصطلاح ۔ کسی کہ زشت خو باشد اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ۵) مژدہ زغمزہ و چشم ملامت ہا با خود چہ کند کہ بدمزاج است ؎ (اردو) بدمزاج ۔ دیکھو بدخیم ۔

بدمزگی | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح میم وزای ہوز (۱) عدم لذت وبیمزگی و (۲) بمجاز کنایہ از سرد مہری میان دوستان ۔ مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدمزہ بقاعدۂ فارسی بحذف ہای ہوز کاف فارسی ویای مصدری زیادہ کردہ اند (اردو) بدمزگی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث (۱) بدذائقہ پن (۲) رنجش ۔ آزردگی ۔ رنجیدگی ۔ بگاڑ ۔ ناموافقت ۔

بدمست | اصطلاح ۔ بقول انند وبحر بفتح میم وسکون سین مہملہ کنایہ از مست گذارہ ونی شود (ملا جامی ۵) گردید قدح بار بکف چشم غزالان ؎ بدمست نگاہ تو کہ بر ساغرہم افتد ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمست بقول آصفیہ ۔ نشہ میں چور ۔ مدہوش ۔ نشہ میں باولا ۔ سیہ مست ۔ شریر ۔ لچہ ۔ شہوت پرست

(۲۵۰۸) **بدمستی** | اصطلاح ۔ حالت مستی ۔ وبیخودی است ۔ یای مصدری بر بدمست زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (ظہوری ۵) در سع در مجلس رندان زبان خود نگہدارد ؎ کہ می ترسد کند بدمستی ناگہ خمار من ؎ (اردو) بدمستی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ بدہوشی سیہ مستی ۔ شہوت پرستی ۔

بدمعاش | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بدروزگار وبدزندگانی ۔ مؤلف

عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) فرہنگ فرنگ بدسودا یعنی آنکہ معاملہ بنا راستی بد معاش۔ دیکھو بدزندگانی۔ کند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

بدمعاملہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ (اردو) بدمعاملہ دیکھو بدا داکے دوسرے معنے۔

(الف) بدمموم اصطلاح ۔ صاحب ناصری ذکر الف بحوالۂ برہان کند و فرماید کہ بدنام

(ب) بدممون معروف است و صاحب برہان (الف) را نوشتہ فرماید کہ لغت زند و پاژند

باشد بمعنی ترسیدن و رمیدن و در نسخۂ دیگرش (ب) بہ ہمین معنی مذکور و (الف) متروک

صاحب ہفت ہر دو را نوشت و صاحب انند بر (الف) قانع مؤلف عرض کند کہ

(بدممونتن) بہ میم اوّل مفتوح و دال مہملہ ساکن و میم مفتوح با میم مضموم و واو و نون

ساکن و فوقانی مفتوح با نون ساکن مصدر فارسی قدیم است بمعنی ترسیدن و رمیدن

کہ بجایش می آید و صاحب موارد ذکرش کردہ پس اگر علامت مصدر (تن) را دور

کنیم (بدممون) باقی می ماند بہ میم اوّل و ہمین است اسم جامد و اسم مصدر۔ صاحب

برہان ہم مصدر مذکور را بجای خودش ذکر کردہ پس متحقق شد کہ درین اصطلاح میم

بدل شد بموحّدہ بر خلاف قیاس یا ہمین مثال را برای این قسم تبدیل قائم کردہ موافق

قیاس گیریم یا تسامح محققین باشد کہ در کتابت میم را موحّدہ کردند و خیال ما تائید

آخر می کند زیرا کہ از محققین زبان دان کسی ذکر این نکرد و آنچہ ناصری بدنام را معروف

گفتہ ہیچ تعلق ازین لغت ندارد پس (ب) اصل است و میم مبدّلش و ہر دو بمعنی ترس

و ترسندگی و فرار و رمیدگی۔ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد (اردو) ڈر۔

دیکھو باس - فرار بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - بھاگنا -

(۲۰۵۲)
بدمهر | اصطلاح - بی مهر و بی محبت و سرد مهر و سنگ دل و ظالم و بیرحم - اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری ؎) از تو بدمهر جز جفا غلط است ٭ عرض خوبی به سرو فا غلط است ٭ (وله ؎) رسم دیرینهٔ بدمهر انست ٭ یار گردیدن و برگردیدن ٭ (اردو) سردمہر بقول آصفیہ - بے مہر - بے محبت - بیرحم - بیوفا - سخت دل - ظالم (میر ؎) صبح اس سرد مہر کے آگے ٭ قرص خورشید ہو گیا گولا

بدمهری | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی سردمهری - مؤلف عرض کند که یای مصدری بر سردمهر زیاده کرده اند پس معنی این بی مهری و بیرحمی و سخت دلی و ظالمی است (اردو) سردمہری - فارسی اسم مؤنث - بے مہری - بے وفائی - بے مروتی سنگدلی - (ناسخ ؎) میرے سینہ پر تپون کی سردمہری سے ہے داغ ٭ مشک سے بدتر ہے پھایا مرہم کافور کا ٭

بدن | بقول ضمیمهٔ برهان (۱) معروف است و (۲) زرهٔ کوتاه - صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که (۳) بضم اول بر وزن شدن مخفف بودن جهار نسبت معنی اول فرماید که بالتحریک در صراح جسد آدمی و بحوالهٔ قاموس گوید که از جسد آدمی سوای سر و بحوالهٔ عین الخلیل می آرد که از جسد سوای موی و سر و فرماید که در هندی تمام روی و کله و ابدان جمع آن - فارسیان بمعنی جسم استعمال کنند و لهذا (بدن شمعها) و (بدن کوه) نیز آمده و (بدن صبح) استعاره باشد (با قر کاشی ؎) دائما خورند خون دل خویش عاشقان ٭ پیوسته باشد از بدن خود غذای شمع ٭ (خواجه جلال الدین سلمان

سه) تاعاریّ فلک راست غلاف از اطلس ؛ تاقبای بدن کوه گران از خاراست ؛ زبقای ابدی باد بقای قد تو ؛ که بقائی بوجود تو مزیّن چو قباست ؛ نیز فرماید که از سینه وپشت مراد است (نظامی سه) بپوشید خفتانی از کرگدن ؛ مکلک بزر زاستین تا بدن ؛ وگوید که بهر تقدیر (۱) دفتر گل (۲) سیمین (۳) شگوفه (۴) قفس سیم (۵) مغز بادام (۶) نازک (۷) نازنین (۸) نسرین (۹) نقرهٔ خام - از صفات وتشبیهات اوست (اهلی سه) رتبهٔ چهراست در صفا بدنش را ؛ دفتر گل فرد انتخاب ندارد ؛ (سلمان سه) بباغ شیر فلک باد خشمت ار گذرد ؛ زشاخ شوربریز دشگوفه بدنش ؛ (ملا منیر بلخی سه) چو مرغ روح گرفتار آن بدن شده ام ؛ تن تو در قفس سیم کرده است مرا ؛ (ہلالی سه) پاکیزه تنی چو نقرهٔ خام ؛ نازک بدنی چو مغز بادام ؛ صاحب سخندان فرماید که بدن لغت سنسکرت است بمعنی سروچهره - صاحب ساطع متفق با او - مؤلف عرض کند که معنی اوّل لغت عرب است وتصرف فارسیان در معنی چنانکه بالا مذکور شد بسبیل تفریس باشد - مخفی مباد که از صراحت بهار (۱) و (۳) و (۴) و (۵) و (۸) و (۹) تشبیه است و (۲) و (۶) و (۷) صفات بدن - عجبی نیست که بزبان سنسکرت از لغت عرب آمده وجا دارد که بالعکس آن مخفی مباد که از کلام نظامی پیداست که بدن از گردن تا کمر را گفته اند وهر دو دست دران داخل است بهار که از سینه وپشت مراد گرفت - درست نباشد - فتامّل ونسبت معنی دوم عرض ما کلا بر سبیل مجاز است وبمعنی سوم مخفّف (اردو) (۱) بدن - بقول آصفیه - عربی

اسم مذکر جسم۔ تن۔ ڈیل۔ گلے سے کمر تک کے جسم کو بھی فارسیون نے بدن کہا ہے۔ (۲) وہ زرہ جو کمر تک ہو۔ صاحب آصفیہ نے زرہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ چلتہ۔ جوشن۔ بکتر۔ لڑائی کی ایک پوشاک کا نام جو لوہے کی کڑیون سے بنی ہوئی ہوتی ہے (اسیرؔ) ڈر گیا اس درجہ تیغ ابرو خمدار سے۔ آئینہ پہنے ہے جوہر سے زرہ فولاد کی۔ (۳) رہنا۔ بودن کا ترجمہ۔

بدنام | اصطلاح۔ بقول برہان و بہار بانون بر وزن سرسام (۱) شہرت کردن بہ بدی باشد و (۲) مرضی است کہ اسپ و استر را بہم میرسد و آن را سراجہ گویند صاحب بحر ذکر ہر دو معنی بالاصراحت معنی اوّل کند کہ کسی کہ شہرت بہ بدی گرفتہ باشد خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل بر صاحب برہان اعتراض کند و فرماید کہ این غلط فاحش است چراکہ بدین معنی بدنامی است بیای مصدری مؤلف عرض کند کہ مقصود محققین بالا جز این نباشد کہ معنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است یعنی نام بد دارندہ طرز بیان محققین بالا خان آرزو را در غلط انداخت و مقصود شان را نفہمید۔ صاحب بحر صراحتش کرد حق آنست کہ طرز بیان شان خوب نبود (ظہوریؔ) چون ظہوری در رگ از انفعال ناکسی ہا چون نباشم (نیک نامی چون تو) بدنام منست ہ مخفی مباد کہ درین شعر (بدنام) مضاف است بسوی (من) شاعر گوید کہ در رگ از انفعال ناکسی (مثل ظہوری) چرا نباشم کہ چون تو نیکنامی بدنام من است یعنی بدنام شد بہ معشوقی من و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب برہان بر سراجہ ہم ہمین قدر نوشتہ و صراحت مزید نکردہ کہ چہ قسم مرض است

وصاحب انند سراجیہ را ہم لغت فارسی گفتہ و در تعریف علامات مرض پی نبردہ وصاحب ناصری ہم ہمچنان حیف است کہ از تحقیق مزید قاصریم معاصرین عجم ہم تائید نامی کنند و بیطار عجمی را نیافتیم کہ صراحت مزید می کرد (اردو) (۱) بدنام۔ بقول آصفیہ فارسی۔ وہ شخص جس کے نام پر داغ لگ گیا ہو (۲) چارپایوں کا ایک مرض جس کا اردو نام اور تعریف معلوم نہو سکی۔

بدنام افتادن مصدر اصطلاحی۔ یعنی بدنام شدن۔ ما اشارہ این بمعنی سوم افتادن کردہ ایم (حافظ شیراز ے) صوفیان جملہ حریفند و نظرباز ولی ٭ زین میان حافظ دلسوختہ بدنام افتادہ۔ (اردو) بدنام ہونا۔ (۱۵۰۲)

بدنام ساختن استعمال۔ یعنی بدنام کردن است (ظہوری ے) بنقص آرام راسازند بدنام ٭ کریمان ہم بابرامی نسازند ٭ (اردو) بدنام کرنا۔ (۱۵۰۳)

(۱۵۰۴) **بدنبال افتادن** مصدر اصطلاحی۔ در پی کسی شدن و تعاقب کردن (ظہوری ے) پیش خواہد رفت کارم در ثنای شہریار چون ظہوری خوش بدنبال سخن افتادہ ام ٭ (ولہ ے) بس مشکل است حال دل ناتوان من ٭ افتادہ مرگ رشک بدنبال جان من ٭ (اردو) پیچھا کرنا۔ بقول آصفیہ تعاقب کرنا۔ رگیدنا۔ درپے ہونا۔ (شوق ے) میرا پیچھا بس اب نہ کیجئے آپ ٭ میرے گھر مجھکو جانے دیجئے آپ ٭ پیچھے پڑنا۔ بقولہ درپے ہونا۔

بدنبال افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ بہار درعقب گذاشتن (صائب ے) سبک جولان کند شوق سبکروحش گر آنہارا ٭ بدنبال افگند منزل درین رہ

کاروان ها را ۞ مؤلف عرض کند که دنبال
درینجا بمعنی پس است ۞ مطلقا (اردو)
پیچھے چھوڑنا ۔

بدنبال گردیدن | مصدر اصطلاحی بمعنی در پی شدن است (ظهوری
۵) بدنبال لمک گردم ظهوری ۞ که بر
ریش دل افگار ببندم ۞ (اردو) پیچھے
پڑنا ۔ دیکھو بدنبال افتادن ۔

بدنج | بقول شمس با اوّل و ثانی مکسور هلیله باشد صاحب محیط بر هلیله گوید که اسم فارسی
است معرّب آن هلیلج و اهلیلج و بهندی هڑ و هڑّا و در انگریزی مروبلن و چیبولک
مانند و آن ثمر درختی است چهار نوع باشد (۱) زرد (۲) هندی (۳) کابلی (۴) چینی
جمیع اقسام آن سرد در اوّل و خشک در دوم و همه مطفی صفرا و نافع آن و نافع جذام
و خفقان و توحّش و در دطحال و نافع معده و همه آلات غذا و هاضم غذا و مقوّی خمل معده
و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که هیچ نکشود که بدنج لغت کدام زبان
است و کسی از محققین تائید صاحب شمس نمی کند و جز این نیست که (بدبج) را که بجیم
دوم گذشته است محقق بی تحقیق به نون سوم نقل کرد و همدرانجا هم (بدبج) در عالم
بی تحقیقی است و نظر بر اعتماد مؤید ذکرش گذشت و تبدیل موحده با نون یا بالعکس آن هم
نیامده که بوسیلهٔ آن این را مبدّل آن دانیم واللّٰه اعلم بحقیقة اللغت (اردو) دیکھو بدبج

بدندان | اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ
هدایت گوید که بمعنی (۱) از ته دل و فرماید که
در کتب دیگر نوشته اند که لفظ دندان درین معنی
دخل بسیار دارد اگرچه وجه آن معلوم نیست
(وحید ۵) آن عقیق لب که از نقش تکلّم
ساده است ۞ گر اجازت می دهی جانان

بدندان می کند ۔ پ د فرماید که اگرچه معنی حقیقی
در ینجا بی تکلف درست می شود ولیکن
انسب اول است چرا که ظرف لطف
ایهامی همانست وارسته فرماید که کنایه باشد
از لائق و مناسب و بمعنی رغبت
و خواهش نیز ۔ صاحب بحر بمعنی دوم و سوم
قانع ۔ صاحب انند بذکر معنی اول فرماید که
بالفظ بودن و خائیدن و خوش آمدن و کندن
وکشیدن و کندن و گرفتن و گزیدن و شکستن
مستعمل مؤلف عرض کند که حیف از هر سه
محققین اول الذکر که ناحق و ناروا طبع
آزمائی کرده اند ۔ سند وحید متعلق با مصدر
(بدندان کردن) که می آید (بدندان با ترکیب
موحده بالفظ دندان (۱) بمعنی حقیقی بر
دندان و در دندان و با دندان است و لب
و (۲) بمعنی اصطلاحی کنایه از مرغوب و سند
این اثر (اثیر اخسیکتی) بر بدندان بودن
می آید که متعلق به همین لفظ و همین معنی است
و اصطلاحی که از ترکیب آن با مصادر زیر
قائم می شود در ملحقات این عرضه میدهیم
و بحث آن در ینجا بی حاصل است (اردو)
(۱) دانتوں میں ۔ دانتوں پر ۔ دانتوں کے
ساتھ ۔ (۲) مرغوب ۔

بدندان بودن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
سروری (در ضمیمه) کنایه از مناسب
بودن (اثیر اخسیکتی ـه) لب و دندان
ترا سجده برم چون به وین ۞ کز جهان ای
مه تابان تو بدندان منی ۞ صاحب جهانگیری
در ملحقات بحواله سند بالا گوید که بمعنی لائق
و مناسب بودن (اثیر ـه) هستند شایان
شکر لب به لعل تو ۞ لیکن از ان میانه
بدندان من توئی ۞ صاحبان برهان و رشیدی
و بحر و سراج متفق با جهانگیری (امیر معزی ـه)
دوش بدندان بگزیدم لبت ۞ ز انکه لبت

بو[illegible] بدندان [illegible] مؤلف عرض کند که سند
یہ معزی بکار این می خورد و بس ولیکن
بخیال ما معنی اصطلاحی این مصدر مرغوب
بودن است و این بهتر از مناسب و الحق
بودن و سند معزی تائید خیال ما می کند
و هر دو اسناد اثیر اخسیکتی متعلق بدین مصدر
نیست بلکه متعلق است (بدندان) که گذشت
و همه را آنجا اشارهٔ این هم کرده ایم خان
آرزو بذیل (بدندان خوش آمدن) ذکر
این هم کرده بهمین معنی مرغوب بودن را
نوشته (اردو) مرغوب ہونا ۔

بدندان خائیدن مصدر اصطلاحی صاحب
انند بذیل (بدندان) اشارهٔ این کرده از
معنی این ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی است که خائیدن بقول بحر بمعنی جاویدن
می آید (اردو) دانتون مین چبانا ۔

بدندان خوش آمدن مصدر اصطلاحی

بقول سروری در ملحقات کنایه از محظوظ بودن
(انوری سه) ای بدندان دولت آمده
خوش بدرد دندانت هیچ بهتر مست بر
سند دیگر بر (بدندان کندن) می آید صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده گوید که
فراهانی علیه الرحمه این را از اصطلاحات
آورده گوید که کنایه از محظوظ بودن است
و این محل تأمل چه معنی مذکور تنها از خوش
مستفاد می شود ۔ دندان را دخلی نیست ۔
صاحب برهان گوید که کنایه از لذت یافتن
و محظوظ شدن باشد و صاحب بحر هم باشش
خان آرزو در سراج گوید که بمعنی خوش
آمدن و محظوظ شدن و فرماید که اما آنچه از
اطلاق دندان معلوم می شود آنست که
در جائیکه بدل نسبت داشته باشد استعمال
می نمایند چنانکه از بن دندان بمعنی از ته
دل و صمیم قلب و غالب که (بدندان بودن)

بمعنی مرغوب دل بودن باشد ولیکن هیچ
معلوم نشد که دندان اینجا بدل چه نسبت دارد
مؤلف عرض کند که درین اصطلاح
(دندان) بر سبیل مجاز بمعنی ذوق است
ومعنی لفظی این مصدر اصطلاحی بذوق
خوش آمدن وکنایه از مرغوب دل شدن
وبس. خان آرزو قریب بمنزل رسیده
راه گم کرده است ونمیدانیم که ضرورت
نسبت بدل چه است وچرا نسبت بذوق
نمی کند تا ذوق. آن را بدل ببرد (اردو)
مرغوب ہونا۔

بدندان فرو کردن | مصدر اصطلاحی۔
بقول وارسته (۱) خوردن و (۲) فرو بردن
صاحب انند گوید که می توان گفت که محمول
بر حقیقت است (ظهوری ے) آن روز
که افگند قضا سفرهٔ روزی بخصمت
جگر خویش فرو کرده بدندان ؎ مؤلف
عرض کند که معنی اوّل درست است بر سبیل
کنایه ومعنی حقیقی (۳) بدندان گرفتن است
که علامت خوردن باشد ومعنی دوم بیان
کردهٔ وارسته قابل نظر است که فرو بردن
بمعنی داخل کردن است وبس وا ہمعنی
ازین مصدر اصلا پیدا نیست وقریب
بمعنی (فرو بردن بحلق) باشد ومرادف
(بدہن گرفتن) یعنی خوردن متعدی (اندہن
افتادن) که می آید (اردو) (۱) نوالہ کرنا
بقول آصفیه۔ لقمہ کرنا۔ کھا جانا۔ (۲) داخل
کرنا (۳) دانتوں میں لینا۔ منہ میں لینا۔

بدندان کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده از معنی
ساکت مؤلف عرض کند که (۱) گرفتن
بدندان و (۲) کنایه از مکیدن۔ امیر خسرو
ے) زنخدانت بدندان می کنم که بے بسین
مرجان خود را می کنم چه ؎ (اردو) (۱) دانتوں

مین پکڑنا۔ (۲) چوسنا بقول آصفیہ مکیدن کا ترجمہ۔

(الف) بدندان کشادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندی کہ او پیش کردہ مصدر مرکب ------

(ب) بدندان کشادن گرہ | پیدامی شود کہ بہ تکلف عقدہ کشادن است کہ چون ناخن کار نکند نوبت بدندان رسد (کلیم در صفت نیشکر ے) بتان چون لعل خندان می کشایند ٭ گرہ ہایش بدندان می کشایند ٭ (اردو) (الف) دانت سے کھولنا جیسے ''گرہ مضبوط ہو گئی ہے دانت سے کھولو'' (ب) گرہ دانت سے کھولنا۔

(۲۵۱۱)

بدندان کشیدن | استعمال۔ صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت وسندی پیش نکرد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی کشیدن چیزی بدندان باشد (کلیم در شدت تب ے) تا نسوزد در تن من یادگار دوست را ٭ ز استخوان پیکان جانان را بدندان می کشم ٭ (اردو) دانتون سے کھینچنا۔

(الف) بدندان کندن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت (انوری ے) در پشت دست باز بدندان کند چرخ ٭ تا چون خوش آمدی تو بدندان روزگار ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی خراشیدن بدندان باشد واز سند دیگر کہ پیش کرد مصدر مرکب۔۔

(۲۵۱۲)

(ب) بدندان کندن لب | پیدا است کہ کنایہ از مکیدن لب باشد دیگر ہیچ (وحید ے) آن عقیق لب کہ از نقش تکلم سادہ است گر اجازت می دہی جانان بدندان می کنم ٭ (اردو) (الف) دانتون سے کریدنا کھرچنا۔ (ب) لب چوسنا۔

(الف) بدندان گرفتن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این ذیل (بدندان) کردہ از معنی
ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی گرفتن چیزی
بدندان است و از اسنادی کہ پیش کردہ
مصادر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ب) بدندان گرفتہ آوردن | پیداست
(ج) بدندان گرفتہ بخدمت گشتن | واین
رسم ولایت است کہ چیزی را کہ نذر دہند
(غیر از زر) بر سر گذاشتہ می آرند یا بدندان
گرفتہ و این آئین تعظیم مخاطب است دیگر
ہیچ۔ پس استعمال ہمین آئین درین ہر دو
شعر است (کمال اسمٰعیل ؎) ہمیشہ باد
جہان کاورند سوی درت ؛ گرفتہ کام
جہان اختران بدندان باز ؛ (نظامی ؎)
اگر سیل دارد بجان ہم خوشم ؛ بدندان گرفتہ
بخدمت کشم ؛ (اردو) (الف) دانتون
مین پکڑنا (ب وج) دانتون مین پکڑ کر پیش کرنا
اور بلحاظ محاورۂ ہند سر پر رکھکر پیش کرنا

بدندان گزیدن | استعمال۔ صاحب آنند
ذکر این ذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و از
سند بیر معزی کہ بر (بدندان بودن) گذشت
مصدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بدندان گزیدن لب | پیداست کہ
بمعنی (۱) مکیدن لب باشد و (۲) از رشک
و افسوس کردن بحسرت (صائب ؎)
تا زکف دادست صائب دامن وصل
ترا ؛ گاہ پشت دست گاہی لب بدندان
می گزد ؛ (ولہ ؎) ہر کسی راست بر سیب
زنخدان تو چشم ؛ تا شکر خند قیامت لب بہ
دندان می گزد ؛ (اردو) (الف) دانت
سے کاٹنا بقول آصفیہ دانتون سے کترنا۔
(ب) (۱) دیکھو بدندان کندن لب (۲) ہونٹھ
کاٹنا۔ بقول آصفیہ افسوس ظاہر کرنا حسرت سے

(۲۵۱۳)

ہونٹھ چبانا۔ رشک کرنا۔ (ظفر ۵) کاٹتے
ہین ہونٹھ اس حسرت سے ہم اے بادہ
نوش ۂ لب بلب محفل مین تجھہ سے ساغر مُل
کیون ہوا ۔

بدندان نداشت | اصطلاح۔ بقول شمس
دختر نداشت و فرمایہ کہ لغت فارسی است
مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان
ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند
سند استعمال پیش نشد و خلاف قیاس است
و تحقیق صاحب شمس در اکثر لغات ایمن
من الامس۔ چارۂ بجزین نیست کہ اعتبارش
نہ کنیم (اردو) لڑکی نہ رکھتا تھا۔ اسکو
لڑکی نہ تھی ۔

بدندان نوشتن | استعمال۔ صاحب انند
بذیل (بدندان) ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش
مصدر مرکب (بدندان نوشتن لب را) پیداست
کہ بمجاز مکیدن لب و بوسہ دادن باشد۔
(میرجن ۵) دارد ز دل بدست لبت
بندہ قصۂ ۂ لب بپیش دار تا کہ بدندان نویسش
۔ بخیال ما این را مصدر اصطلاحی قرار
دادن درست نیست (اردو) اس کا
ترجمہ دانتون سے لب پر لکھنا ہے اور حاصل
لب چوسنا ۔

بدنژاد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بکسر نون و زای فارسی بد اصل و فرومایہ
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بداصل ۔

بدنسل | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح نون و سین مہملہ بد اصل و حرامزادہ
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بداصل ۔

بدن سیمین بر آب فلان | مقولہ۔ بقول شمس
یعنی بر شکل و بر طریق فلان مؤلف عرض کند

صاحب مؤید (بذال سین) را به ذال معجمه
دوم و لام سوم بمعنی بخشش بسیار نوشته و
(بر آب فلان) را بمعنی بر طریق فلان و
بر شکل فلان آورده ـ صاحب شمس هر
دو را جمع کرده و بر معنی آخر الذکر قانع شد
لله العجب چه بی تحقیقی است لغات فرس
در چه خرابی فتاده (اردو) ناقابل ترجمه
(الف) **بد نشستن** استعمال ـ صاحب
(ب) **بد نشین** آصفی بذکر (الف)
از معنی ساکت معلوم می شود که از برای
(ب) این مصدر را قائم کرده است
و (ب) را ذکر کرده گوید که اکثر با لفظ
نقش و قمار مستعمل می شود (کلیم همدانی
ه) بگذر ز خمار بوسه بازی که اینجا لت
که نقش بدنشین است که بهار نسبت (ب)
همزبان آصفی که نقل بردار بهار است
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حقیقی
مقابل خوش نشستن است گویند که "
این نقش خوش نه نشست" و (ب) اسم
مفعول ترکیبی است و بصفت نقش و
غیر ذلک می آید یعنی نقش بد قائم شده
را نقش بدنشین گویند (اردو) (الف)
برا بیٹھنا (ب) اچھا نہ جما ہوا جیسے "
یہ نقش اچھی طرح پر نہیں جما ہے"

بدنشین شدن قمار ـ مصدر اصطلاحی
بهار بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (بدنشین) بجایش گذشت
و این مصدر ترکیبی متعلق بهمان است ـ
بمعنی نشست درست نشدن در کاری
که غیر از قمار هم مستعمل چنانکه گویند که "ما
ما درین کار بدنشین شده" یعنی درست
نه نشست ـ پس این را مخصوص به قمار کردن
درست نباشد (صائب ه) مثال از
نقش کم گر شد قمارت بدنشین اینجا که هیچ [illegible]

بقدر نقش باشد و رنگین اینجا ہو (اردو) پانسونکی نشست درست نہ ہونا۔ کسی کام کی نشست درست نہ ہونا۔

بدنعل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ از صفات ذمیمۂ اسپ باشد مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اسپی کہ رفتار او بد است و نتیجۂ بدنعلی غیر ازین نباشد (اردو) وہ گھوڑا جسکی چال اچھی نہ ہو۔ بدپو بھی کہہ سکتے ہین

بدن عمارت اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی ترکیب عمارت مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بدن را درینجا بمعنی ترکیب و طرز گرفتہ اند بر سبیل مجاز۔ و دیگر ہیچ (اردو) ترکیب عمارت۔ مؤنث۔ طرز عمارت مذکر کہہ سکتے ہین۔

بدنفس اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح نون و سکون فا بمعنی بدذات و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (منہ ۵) بدنفس مباش بدگمان باش ہو ونہ بداندیش در امان باش ہو (اردو) دیکھو بداندیش۔ بدذات۔ بدسرشت۔ بدنفس بھی کہہ سکتے ہین۔

بدنگار اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) معروف (۲) کنایہ از مخالف و شخصی کہ سر طاعت و انقیاد فرو نیارد مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نش و مقصود جہانگیری از معنی اوّل غیر از (بدخط) نباشد کہ گذشت و برای این معنی نگار درینجا اسم مصدر یا امر حاضر نگاشتن است و در معنی دوم نگار بمعنی نقش پس معنی لفظی این بدنقش و کنایہ از بدخصائل و بدخو و سرکش و مخالف (اردو) (۱) دیکھو بدخط (۲) دیکھو بدذات۔ بدخیم۔

بدنگر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح کاف فارسی بمعنی بدنظر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نظر بد دارندہ (اردو) بدنگاہ ۔ بدنظر کہہ سکتے ہین یعنی وہ شخص جو کسی کو بری نظر سے دیکھے اور نفسانی خواہش کے ارادہ سے گھورے ۔ صاحب آصفیہ نے (بدنظر دیکھنا) کا ذکر فرمایا ہے ۔

بدنما اصطلاح ۔ بقول بہار و انند و بحر بمعنی بدنمود و چیزی کہ نمود خوب نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) ز من نصیحت اگر نیست خوشنما اما ٭ بہ بزم غیر تو بس بدنما است پہلو ہیت ٭ (ولہ ؎) بیجاست التفات تو با غیر و بدنماست ٭ بر خیرگی مشورہ ز طعن بجا بترس ٭ (اردو) بدنما بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ بدزیب ۔ بھونڈا شکل

بدنمود اصطلاح ۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار و بحر و انند مرادف بدنما مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (طغرا ؎) نمودی گر از تیرگی بدنمود ٭ شدن گاو تکیہ زچرخ کبود ٭ (اردو) دیکھو بدنما ۔

بدنمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند طغرا انتخاب نوشتہ کہ بر بدنمود گذشت مؤلف عرض کند کہ (بدنمود) را در شعر مذکور ماضی مطلق این خیال کردہ ورنہ بسند این مصدر نمی آورد معنی شعر خوب می فہمد ۔ مخفی مبادکہ (بدنمودن) بمعنی حقیقی (۱) بنظر بد آمدن و (۲) بد ظاہر کردن ہر دو آمدہ کہ نمودن لازم و متعدی ہر دو باشد (اردو) (۱) برا لگنا بقول آصفیہ ناگوار گزرنا ۔ گران معلوم ہونا ۔ دکن مین اسی کو برا دکھنا کہتے ہین (۲) برا بنانا

بقول آصفیہ۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ ہماری رائے میں (بُرا ظاہر کرنا) بھی کہہ سکتے ہیں ۔

بدنہاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون بمعنی بدگہر و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسمِ فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدسرشت ۔

(الف) **بدنہادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ از سعدی شیرازیش کردہ ازان ۔۔۔

(ب) **بدنہادن بنیاد** پیداست (ــــــ) کسی بر نیامد کہ بنیاد خود دپو کند آنکہ بنہاد بنیاد بد۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی نہادن چیزی بہ بدی است و (ب) بنیاد بد قائم کردن (اردو) (الف) کسی چیز کو بُری طرح سے رکھنا۔ ٹیڑھی رکھنا۔ سیدھی نہ رکھنا (ب) بُری بنیاد ڈالنا۔ بُری بنیاد قائم کرنا ۔

بدنہ کوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) حصۂ درمیانی کوہ و بقول بول چال (۲) جسم کوہ۔ مؤلف عرض کند کہ بہ لفظ بدن ہای ہوز زائد است و مجموعاً مرکب اضافی حیف است کہ نقل عبارت روزنامہ نشد تا تصفیہ معنی می کردم و قیاس مقتضی معنی اوّل است (اردو) (۱) پہاڑ کا درمیانی حصّہ۔ مذکر (۲) پہاڑ کا جسم۔ مذکر ۔

بدنیت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح تحتانی بدارادہ و بدباطن مؤلف عرض کند کہ اسمِ فاعل ترکیبی است یعنی ارادۂ بد دارندہ ۔

(اردو) بدنیت۔ بقول آصفیہ۔ بُرا ارادہ رکھنے والا۔ بدنظر ۔

بدو بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون واو (۱) اسپ تند رو را گویند صاحب

جامع گوید که اسپ دونده و تند دو باشد خان آرزو در سراج فرماید که بکسر مشهور است و اگر مشتق است از دویدن بفتح باید چنانکه در برهان است و مجاز بکسر نیز صحیح است۔ بهار نقل نگارش مؤلف عرض کند که محققین آخر الذکر که ذکر اشتقاق دویدن کنند۔ امر حاضرش دانسته اند و بر معنی غور نفرمودند بجای مامخفف (بد دو) باشد که یک دال مهمله حذف شده (بدو) باقی ماند و بفتح اوّل درست است نه بکسر و اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بد دونده و کنایه از اسپ تند رو و آنچه بکسر مشهور است (۲) امر حاضر بددویدن (ظهوری ۂ) در معرکۂ بدو سواران عیب است ؎ از لاشۂ سوار ترکتازی کردن ؎ (ملا طغرا در تعریف براق ۂ) ز رفتار آن آسمانی بدو ؎ بود جاده چون کہکشان راه رو ؎ صاحب رہنما ذکر این بمعنی دوم کرده (اردو) (۱) تند رو گھوڑا۔ مذکر (۲) دوڑ۔ دوڑنا کا امر حاضر

بدواز اصطلاح۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بدال مہملہ بروزن انباز (۱) جای آرام و نشیمن و قرار باشد و بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ (۲) بواو برا مہملہ و بتواز بہ تای مرد و بمعنی آرامگاه و نشیمنہ بازاست کہ بعربی مقعہ گویند و فرماید کہ ببای فارسی ہم آمده صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بال کشودن طیور را ہم گویند و صاحب جامع ہم بانش صاحب ناصری این را مرادف بتواز گوید کہ بتای فوقانی گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل مرادف و مبدل معنی اوّل بتواز کہ تای فوقانی بدال مہملہ بدل شود چنانکہ زرتشت و زردشت و پدواز کہ ببای فارسی و دال مہملہ می آید مبدل این کہ موحده بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض

می شود که مبدل پروار است که می آید به
تبدیل بای فارسی بموحده و رای مهمله بدال
مهمله چنانکه پرداں و پادوان (اردو)
(۱) دیکھو پتواز کے پہلے معنے (۲) پروار۔ مونث

(۲۵۴) **بدوختن در آمدن** | استعمال. در معرض
دوخت آمدن و دوخته شدن. لازم دوختن
(ظهوری ۵) عیب است سبا د آفت
جیب ؛ چاکی که بدوختن در آید ؛ (اردو)
سیا جانا .

بدودست و دهان نگاری کردن | مصادر
بدودست و دهان نگاه داشتن | اصطلاحی
بقول بحر عجم تمام پاس و محافظت کردن
حیف است که سند استعمال پیش نشد عیبی ندارد
که موافق قیاس و معاصرین عجم هم بر زبان
دارند و حقیقت اینست که این اصطلاح
مخصوص بود با جانوران چهار پایه که بر
سبیل مجاز عام شد برای انسانان هم
(اردو) حفاظت کرنا نہایت احتیاط
کے ساتھہ ۔

بدور انداختن | استعمال. صاحبان
انند و بهار عجم بذکر ضم دال از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که معنی دور انداختن
و دور کردن است موحده مفتوح اول
زائد است و بس (صائب ۵) چون
فلاخن بگرد خویش مگرد ؛ هر که بر دل گران
بدور انداز ؛ (اردو) دور کرنا .

بدوره | صاحب سروری بحواله نسخه
وفائی گوید که بفتح با و را و ضم دال مهمله
(۱) خوردنی باشد که در ابزاری گره بسته
باشند صاحب برهان گوید که بروزن
تنوره طعامی را نام است که از جائی زله
کرده در لنگی و رومالی بسته باشند و فرهنگ
که بروزن سخره هم آمده و باین وزن
(۲) بمعنی حصه و بهره نیز صاحب جامع

بذکر معنی اوّل فرماید که مرادف بدرزه که گذشت صاحب ناصری بذکر قول برهان گوید که در فرهنگها نیافتیم و این همان لغت بدرزه است که گذشت تبدیل یکدیگر یا تصحیف و بر وزن مسخره بی معنی است و بر وزن تغوره درست باشد لیکن بفتح دال نه بضم و معنی این نیز مانند (دریوزه) خواهد بود یعنی بدوره حاصل شده چنانکه درویشان کنند ـ خان آرزو در سراج گوید که بر وزن تغوره بمعنی بدرزه و بدرته و چون کسی سند نیاورده جرم بخطای شخصی معیّن نمی توان کرد مگر آنکه گوییم هر سه صحیح است مؤلّف عرض کند که قول جامع که از اهل زبانست سند را ماند اگر سند نیاوردن جرم است بیش از همه خان آرزو مجرم باشد که اصلا پابند سند نیست و این لغت را هم صحیح داند و سند نیارد آنچه ناصری تصحیف گوید غلط است و بر وزن تغوره موافق قیاس باشد در ماخذ که چون طعام را در لنگ یا رومال دوره کرده می برند و از جائی بجائی منتقل کنند بزیادت موحده که افاده معنی معیت کند بدوره نام کردند ضرورت ندارد که تبدیل (بدرزه) گیریم که ماخذ این واضح تر است و تعلق با (دریوزه) هم ندارد چنانکه خیال صاحب ناصری است و معنی دوم بسبیل مجاز است صراحت فرمید برا (بدرزه) کرده ایم و بلحاظ ماخذ بالا بفتح دال صحیح می نماید چنانکه خیال ناصری است (اردو) دیکھو بدرزه ـ

بدوس اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ضمّ ثانی لغت فارسی است بمعنی (۱) محبّت و مهربانی و (۲) امید و (۳) شمشیر مؤلّف عرض کند که از برای معنی اوّل توانیم که این را بفتح اوّل مخفف

(بدوستی) گیریم و معنی دوم را جایز دانیم
امّا معنی سوم هیچ تعلق ازین قیاس و ماخذ
ندارد چرا که اسم جامد دانیم ولیکن مجرّد قول
محقّق بالا بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم
معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
فارسی زبان ازین لغت ساکت (اردو)
(۱) محبت - مهربانی - مؤنث (۲) امید - مؤنث
(۳) تلوار - مؤنث -

بدوستی استعمال - بقول وارسته و بحر
یعنی قسم دوستی و فرماید که این قسم در ایران
بسیار شائع (سالک یزدی ۵) بدوستی
که زما دشمنی نمی آید که تهی ز خود شده چون
شیشه سنگ خارهٔ ماه صاحب انند گوید
که تخصیص دوستی بی جاست بلکه در غیر نیز
مستعمل چون بجان تو و بجان پای تو و امثال
آن مؤلف عرض کند که بای قسم است
در اوّل این و دوستی بمعنی حقیقی است
خلاف دشمنی و وارسته بحکم غور ربی حلف را
به دوستی مخصوص کرده است و تخصیص
با ایران هم کرده و ما هیچ تخصیص را پسند
نه کنیم - این استعمال قابل بیان نبود که اقسام
موحده بجایش مذکور شد دارد و قسم ہے
دوستی کی -

بدولت فلان اصطلاح - بقول انند
و بهار - مثل باقبال فلان مؤلف عرض کند
که معنی این بوجه فلان و بوسیلهٔ فلان است
و حقیقت انیست که موحده افادهٔ معنی ذریعه
کند که ذکرش در اقسام موحده بمعنی سیزدهم
گذشت و دولت بمعنی خود است پس معنی
لفظی این بوسیلهٔ دولت فلان و حالا استعمال
برای غیر دولت مند هم نهند بیامر قوج چنانکه
بحق غیر دولت مند هم گویند " بدولت شما
این مضمون را یافتیم " یعنی بوسیلهٔ معزز شما
مرادف دا ز دولت فلان که گذشت -

(والہ ہروی ؎) چرا بدولت دل مرجع زمانہ
نباشم ٭ کہ ہست حادثہ ہا را تمام پشت و
پناہی ٭ (صائب ؎) ہوا بدولت پیری
سفید من شد ٭ تدخیبہ کم از خاتم سلیمان
نیست ٭ (اردو) بدولت۔ دیکھو ازدولت

بدون | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بفتح اوّل وضم ثانی بمعنی بغیر و بجز و
علاوہ **مؤلف** عرض کند کہ دون لغت
عرب است بقول منتخب بالضم بمعنی زیر
وخلاف وفوق وغیر۔ پس فارسیان بزیادت
موحدہ مکسور در اوّلش مفرّس کردند در
محاورہ بمعنی فوق الذکر صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار استعمال
این پیش می کند ''بدون جفت وزیرہ و امداد
می استد'' یعنی غیر تائید و امداد چیزے
ایستادہ می شود (اردو) بدون۔ بقول
آصفیہ حرف استثنا۔ بغیر۔ ماسوا۔

(۵۱۵۸) **(۱) بدونیم** | اصطلاح۔ (۱) بقول
(۲) بدونیم زدن | سجر۔ دو پارہ و (۲)
بہ تحقیق ما تنصیف کردن و دو پارہ کردن
(انوری ؎) تیغ کینت نعوذ باللہ
از و ٭ روح را در بدن زند بدونیم ٭
مؤلف عرض کند کہ موحدہ درینجا بمعنی
بر یا در باشد کہ ترجمۂ آن در عربی علی و
فی آمدہ (اردو) (۱) دو ٹکڑون مین۔ دو
حصّون مین (۲) دو ٹکڑے کرنا۔

(۵۱۵۹) **بدونیم کردن** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بدونیم زدن کہ گذشت (انوری ؎)
از معجزہ کہ ماہ کردی بدونیم ٭ معصومان را
ز آتش قلب چہ بیم ٭ (اردو) دیکھو بدونیم زدن

بدہ | بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح و ہای مختفی خشکہ پلاؤ را گویند و آن را
بتہ نیز خوانند (حکیم فردوسی ؎) پرستندہ باشم بآتش کدہ ٭ نسازم خورش

جز بشیر و بده ۹؎ صاحب برهان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) درختی است بغایت
سخت که هرگز بار نیارد و (۳) هر درخت بی میوه را گویند عموماً و (۴) درخت
بید را خصوصاً و (۵) بضم اوّل رکوئی سوخته که با چخماق آتش بران زنند صاحب
رشیدی بر معنی اوّل قانع صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم و چهارم و پنجم کرده
نسبت معنی پنجم گوید که قاد چخماق است که پدَه هم گویند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم فرماید که عرب آنرا غَرَب گویند (منه ؎) این پنج درخت است
که می نارد بار ۹؎ بید و بده و سرو سپیدار و چنار ۹؎ (نزاری قهستانی ؎) ستم تو
او فکنده به پیکان بید برگ ۹؎ بر پیکر معاند تو لرزه چون بده ۹؎ و بذکر معنی پنجم گوید که
در عراق عجم پَد و پود را با هم ترکیب کرده خفف را (پدپود) گویند (حکیم فردوسی
؎) همه دیگ کز پود و چوب و بده ۹؎ جهان چون سیه دیگ تاری شده ۹؎ صاحب
قدائی گوید که (۶) با هر دو زیر باجی است که با درم ها بکار گذاران کشور می رسانند
(مالیات) خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که مبدل بتّه که گذشت دال
مهمله به تا بدل شود (چنانکه تَتَر و بدتر) و بذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان فرماید که تحقیق آن
در بای فارسی بر پدَه می آید و بر پدَه فرماید که درختی که در عربی غَرَب گویند و همدرانجا
بحوالهٔ قوسی گوید که بیای تازی و بروایتی پارسی درخت بید است و فرماید که حقیقت
آنست که بده و رای بید است **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل با خان آرزو اتفاق
داریم که مستبدل بتّه باشد بمعنی دوم ش که بتای فوقانی گذشت نسبت معنی دوم صاحب

محیط بر بدہ گوید کہ اسم فارسی معرب است (پس متحقق شد کہ لغت فارسی زبان است
و اسم جامد بدین معنی) و بر معرب ہر چہ می نویسد ما ذکرش بر ارطی کردہ ایم کہ بجایش
گذشت و معنی سوم و چہارم بر سبیل مجاز است و بس و بمعنی پنجم این را مبدل بیدہ دانیم
کہ بیای فارسی می آید و بدہ بدون ہای ہوز ہم بمعنی چہارمش گذشت و نسبت معنی
ششم باعتبار رفدائی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بتہ کے دوسرے
معنے (۲) دیکھو ارطی (۳) ہر درخت جو بار نہ لائے (۴) بید۔ مذکر (۵) دیکھو بد کے
چوتھے معنے (۶) ایک قسم کا خراج اور محصول ہے جسکو فارسیون نے بدہ کہا ہے۔

بدہضمی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ عدم ہضم و عدم گوارش مؤلف عرض کند کہ بد و ہضم بمعنی اوست و یای مصدری در آخرش و بمعنی قصور ہضم مستعمل مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) بدہضمی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ سوء ہضمی اجیرن۔ گرانی۔ آن پچ۔

بدۂ عاقبت نزار اصطلاح۔ بقول شمس تندرستی و بیغمی مؤلف عرض کند کہ بدہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح ناگاہ و بی اندیشہ آمدن و بقول انند بالفتح وضم آغاز ہر چیز ناگاہ و ناگاہ آیندہ پس معنی ترکیبی این برای معنی اصطلاحی درست نمی شود معاصرین عجم بر زبان ندارند و سندی پیش نشد و محققین فارسی زبان ازین ساکت مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) تندرستی بیغمی۔ مؤنث۔

بدہ قرأت دانستن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری و رشیدی و بحر و ملحقات برہان کنایہ از نشناختن بواجبی۔ صاحب انند

... بالا گوید که ده نفر بوده اند که قرأت ... کرده اند و عاصم و حمزه از انجاعه اند (...) ای شیخ ز اهل صحبت سیدانم ... مرام حرمت می دانم ۞ مصحف ... خوری و بهر کردی بیان ۞ رسوات ۞ قرأت می دانم ۞ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۱) واقف بودن به ده اقسام قرأت یعنی کامل بودن در فن تجوید و مجازاً (۲) بمعنی بخوبی دانستن (اردو) (۱) فن قرأت مین کامل ہونا (۲) اچھی طرح پر جاننا۔ بخوبی واقف ہونا۔

بده کار اصطلاح۔ بقول صاحب فرہنگ که از معاصرین عجم است بمعنی مقروض مؤلف عرض کند که بده لغت فارسی است که گذشت و کار بمعنی حقیقیش پس معنی لفظی این کسی که باج بذمهٔ او باشد و مجازاً بمعنی قرضدار۔ اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از قرضدار (اردو) مقروض بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ قرضدار۔ وہ شخص جسپر قرض ہو۔ دین دار۔ مدیون وامدار۔ وہ شخص جس نے قرض لیا ہو۔

بده ماهی بلورین آبدار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی بده انگشت تر و تازه معشوق صاحب ہفت گوید که ای قسم ده انگشت تر و نازک معشوق۔ صاحبان مؤید و انند ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که در اوّل این بای قسم است که بجایش گذشت و (ده ماهی بلورین آبدار) بر سبیل کنایه ده انگشتان یار را گفته اند به تشبیه بلور و آبداری محققین که تعریف این با تر و تازه کرده اند دلیل آنست که از تعریف تشبیه بی خبر و ذوق سخن ندارند۔ حق آنست که این بطور اصطلاح ضرورت بیان نداشت زیرا که بای قسم بر بسیاری از الفاظ می آید که

حذی و انحصاری ندارد و ذکرش بر معنی
دوا از دهم موحده گذشت (ده ماهی بلورین
آیدا ۔) البته کنایه ایست که بجای خودش
می آید و (ماهی بلورین) هم (اردو) قسم
ہے یار کے انگلیون کی ۔

بده مرات دانستن | مصدر اصطلاحی
بقول شمس یعنی بواجبی دانستن مؤلف
عرض کند که همان (بده قرات دانستن)
است که گذشت محقق بی تحقیق (قرات) را
(مرات) نوشت ۔ تسامح اوست و بی خبری
از ماخذ ۔ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو
بده قرات دانستن ۔

بدهمه را بد میداند | مثل ۔ صاحب
محبوب الامثال بذکر این از محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این
مثل را بجی بدسرشت و بدنیت می زنند
که او همه را مثل خود می داند و این ترجمهٔ
(المرء یقیس علی نفسه) باشد (اردو)
بقول محبوب الامثال "ساون کے پھوٹے
کو ہرا ہرا سوجھتا ہے" دکن مین کہتے ہین
"جیسا خود ہے دنیا اورونکو سمجھتا ہے"

بدهن افتادن | استعمال ۔ بقول انندو
بهار کنایه از رسوا شدن و زبان زد
مردم گشتن بزبونی و عیب (اشرف ۔
خویش را در نظر خلق نگهدار اشرف بگر نظر
چو فتاوی بدهن ها افتی ۔ خان آرزو وجه
این را (بدهن ها افتادن) نوشته اند و احتیاط
شان نظر بشعر اشرف است مؤلف عرض
کند که (بدهن افتادن) بهتر است از (بدهن ها
افتادن) (اردو) منه مین پڑنا ۔ بقول
آصفیه زبان پر چڑھنا ۔ بچے کے منه مین
بات پڑی اور سب مین پهیلی "

بدهن گرفتن | استعمال ۔ گرفتن چیزی
بدهان متعدی یعنی حقیقی بدهن افتادن ۔

(۶۱۵۴)

اشارہ این بہ (بدندان فرو کردن) گذشت
(اردو) دانتوں میں پکڑنا۔

بدی بقول ضمیمۂ برہان و مؤید دانند و ہفت (۱) مخفف بادی است یعنی ہمیشہ و ہماویدہ باشی و (۲) نقیض نیکی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ (۳) بمعنی برج مؤلف عرض کند کہ در محاورۂ فارسی بمعنی اوّل باشی می آید و بودی ہم اگرچہ لفظاً بادی ہم صحیح است ولیکن استعمالش نیافتیم تا بمخففش چہ رسد البتہ (۴) بالضم مخفف (بودی) است کہ واحد مخاطب است از مصدر بودن و بمعنی دوم یای مصدری بر لفظ بد زیادہ کردہ اند و نسبت معنی سوم عرض می شود کہ صاحب ہفت بہ بادی فرماید کہ آنچہ منسوب بہ باد باشد از فلکیات ہمچو برج جوزا و دلو و میزان پس معلوم می شود کہ معاصرین عجم استعمال مخفف این کردہ اند بحذف الف و دوم دیگر ہیچ
(اردو) (۱) تو رہے (۲) بدی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ برائی۔ بد خواہی (۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر راس۔ منازل سیارہ۔ سیارہ کا گھر یا مقام آسمانی دائرہ کا بارہواں حصہ۔ (۴) تو تھا۔

بدیج بقول جہانگیری و برہان و جامع و رشیدی و انند با اوّل و ثانی مکسور بلیلہ باشد مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ موحدہ سوم عوض تحتانی گذشتہ است۔ ذکر خواص و طبیعت این ہمہ رانجا کردہ ایم خان آرزو گوید کہ غالباً تصحیف است و ما گوئیم کہ مبدل (بدبج) باشد کہ موحدہ بہ تحتانی بدل شود چنانکہ بالبوس و بالیوس (اردو) دیکھو بدبج۔

بدید بقول انند و غیاث بفتح اوّل و کسر ثانی بمعنی ظاہر مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ موحدہ

زائد بر لفظ دید زیادہ کردہ اند و دید بمعنی نظارہ و تماشا اسم مصدر دیدن است کہ می آید و معنی لفظی این با تماشا و نظارہ و کنایۃ از ظاہر دیگر ہیچ (اردو) ظاہر۔ بقول آصفیہ عربی۔ آشکار۔ صریح۔ عیان۔ روشن۔ واضح کھلا ہوا۔ پرگھٹ۔ مکشوف۔ ہویدا۔ بدیہہ ۔ باطن کا نقیض۔

بدیدن بقول شمس بالفتح (۱) دور شدن و (۲) یکسو شدن راہ از راہ و فرماید کہ لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان با او نیست۔ معاصرین عجم بزبان ندارند۔ سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند کہ مجرد قول شمس اعتبار را نشاید و از ماخذ (بدید) ہم ہیچ تعلق ندارد صاحبان بحر و نوادر و موارد کہ محقق مصادر اند این را ترک کردہ اند جز این نیست کہ (۳) بر مصدر دیدن موحدہ مکسور زائد است وبس (اردو) (۱) دور ہونا (۲) راستہ کا جدا ہونا (۳) دیکھنا۔

(۱۱۵۲) **بدیدن دادن** مصدر اصطلاحی۔ اجازت مشاہدہ دادن است و مشغول مشاہدہ کردن (ظہوری ۵) بدیدن دادہ ام از ہر چمن گو دیدہ دگیر ہا بحکم دولت بیدار در خواب است خواب امشب بہ (اردو) مشاہدہ کی اجازت دینا مشاہدہ مین مشغول کرنا۔

بدی را بدی سہل باشد جزا **اگر مردی احسن الی من اسا** مثل صاحبان مخزنیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این شعر را بطور مثل بموقع عفو بجائی زنند کہ دشمنی کہ از و گزند رسیدہ باشد بدست گرفتار باشد و او ہم برای عفو خود این مثل را زنند مقصود ہمین قدر است کہ جزای بدی بہ بدی سہل است ولیکن مردی آنست کہ

معاوضہ بدی بہ نیکی کنی مرادف (درعفو لذتیست کہ در انتقام نیست) (اردو) دکن مین کہتے مین "برائی کا بدلہ بھلائی سے کرلے" "بدون سے نیکی بھلی"

بدیسہ بقول برہان بروزن ہریسہ (۱) چرم وچوبی باشد مدور کہ در گلوی دوک کنند و (۲) تختہ میان سوراخی را نیز گویند کہ بر سر چوب خیمہ می گذارند صاحب جامع فرماید کہ مخفف بادریسہ کما مر صاحب ناصری گوید کہ ہمان بادریسہ خیمہ خان آرزو در سراج آوردہ کہ مخفف بادریسہ مؤلف عرض کند کہ غیر از تصرف محاورہ نباشد کہ معنی سوم بادریسہ درین لغت نیست وصراحت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بادریسہ کے پہلے اور دوسرے معنے

بدیشان استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بایشان صاحب ہفت بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی بدی ایشان مؤلف عرض کند کہ در معنی اول دال مہملہ مبدل الف است چنانکہ بآن وبدان و بمعنی دوم باضافت تحتانی مرکب اضافی است و شان مخفف ایشان (اردو) (۱) ان کو (۲) اون کی برائی۔

(الف) **بدیع** بقول بہار تازہ ونو ونام یکی از فرزندان امیر حمزہ (محسن تاثیر ع)

چہ بہ گیتی فروز شب نشینان ٭ بدیع آثار آنا لعل خفتان ٭ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب نو پیدا شدہ ونو پیدا کنندہ فارسیان این را بمعنی عجیب و نادر استعمال کنند وگاہے این را با لغات فارسی وعربی بقاعدہ فارسی مرکب ہم کنند کہ در ملحقات می آید چنانکہ

(ب) **بدیع آثار** اسم فاعل ترکیبی بمعنی آثار بدیع دارندہ وعجیب۔ سند این از کلام (۲۵۱۵)

محسن بالا گذشت (اردو) الف و ب نادر عجیب غریب۔ ندرت رکھنے والا۔

(۲۵۲۰) **بدیع بدن** استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی متناسب اعضا دارندہ و باعتبار تناسب اعضا کسی کہ عجیب و غریب و نادر و خوب باشد (انوری ۵) مقیم منزل ہفتم مہندسی دیدم٭ دراز عمر قوی ہیکل و بدیع بدن٭ (اردو) وہ شخص جو باعتبار جسم عجیب اور نادر ہو۔ نادر جسم والا۔

(۲۵۲۱) **بدیع دولت** استعمال۔ از قبیل (بدیع بدن) اسم فاعل ترکیبی (۱) کسی کہ دولت او عجیب باشد و بسیار و (۲) قلب اضافت دولت بدیع کہ مرکب توصیفی است (انوری ۵) رفیع ہمت آن کرد با ستارہ قران٭ بدیع دولت این گشتہ در زمانہ سمر٭ (اردو) (۱) نادر دولت والا۔ بڑی دولت والا۔ بڑا دولت مند (۲) نادر دولت۔ بڑی دولت عجیب دولت۔ مؤنث۔

بدیع رقم استعمال۔ بقول بہار و رشید و غیاث کاتب و قلم مستعمل مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوش نویس نادر الوجود کہ در قلمش ندرتی باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدیع رقم اوس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کی خوش نویسی مین ندرت ہو۔

بدیع صنع اصطلاح۔ بقول بحر و شمس روح اعظم وہم او گوید کہ روح اعظم (۱) کنایہ از جبرئیل علیہ السلام و (۲) اشارہ بجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نسبت اصطلاح زیر بحث فرماید کہ (۳) قالب آدم صاحب برہان در ملحقات خود این را (بدیع صنیع) نوشتہ ذکر ہر دو معنی بالا نکند و صاحب مؤید بذکر این نسبت معنی سوم

برادم قناعت کرده و صاحب انند تشفق
با برہان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
صنع بدیع است یعنی صنعتی است کہ نادر است
وکنایہ از ہر سہ معنی بالاحیف است کہ سند
استعمال پیش نشد کہ تصفیہ این اختلاف میکردیم
مشتاق سند باشیم (اردو) (۱) جبرئیل۔
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار مقرب
فرشتون مین سے ایک مشہور فرشتے کا نام جو
خدائے تعالی کی طرف سے رسولون پر احکام
پہنچایا کرتے تھے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم۔ مذکر۔ (۳) قالب انسانی بدن
انسانی۔ انسان کا جسم۔ مذکر۔

بدیمن اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالفتح وضم تحتانی وسکون میم شوم
ونامبارک مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدیُمن کہہ سکتے ہین
یعنی نامبارک۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے
منحوس پر فرمایا ہے۔ بدبخت۔ بدنصیب
شوم۔ بدطالع۔

بدین استعمال۔ بقول انند وغیاث وشمس
بالفتح وکسر ثانی بمعنی باین مؤلف عرض کند
کہ جزین نیست کہ الف بدل شد بدال مہملہ
چنانکہ بآن و بدآن (اردو) اس سے۔

بدین تخت روان اصطلاح۔ بقول مؤید
بحوالہ قنیہ (۱) یعنی آسمان و (۲) نعش فلک
صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض
کند کہ (تخت روان) بقول بحر بمعنی آسمان و
تخت سلیمان علیہ السلام وآسپ وچہار
ستارہ نعش می آید پس در ینجا بترکیب کلمۂ
بدین آوردہ بر دو معنی قناعت کردن جزین
نیست کہ محقق فاضل تسامح کرد کہ از عبارت
کتابی بعوض آنکہ اصطلاح (تخت روان) را
گیرد نقل لفظ (بدین) ہم باو کرد مجموعۂ آن را
در ردیف موحدہ جاداد وصاحب شمس

نقلش بر داشت و در نسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور
عبارتی زائد در تعریف اوست که تشبیه
تخت را بپای آسمان ثابت می کند ما گذاشتیم
و درینجا همین قدر کافی است که کلمهٔ بدین
درین اصطلاح تحریف است و بس (اردو)
دیکھو تخت روان - مذکر -

(۲۲۵۲) **بدینسان** | استعمال - بمعنی باین طرز و باین
صورت است که سان بقول برهان بمعنی طرز
و روش می آید (ظهوری ص) در آب زندهٔ
بدینسان بباد در صبحم ها عجیب نیست که گاهی
به آه شام برآیم (اردو) اس طرح - اس
طور سے - اس طریقه سے -

بدین سبزه زار | اصطلاح - صاحب مؤید
گوید که (۱) اشارت سوی فلک است کذا
فی الادات و فرماید که در قنیه (۲) بمعنی کم
اصل و فاسق صاحب شمس بر معنی اول قانع
مؤلف عرض کند که (سبزه زار) بمعنی مردم فاسق
و بدا اصل می آید و همدر انجا صراحت مأخذ
کنیم و درینجا برای هر دو معنی طالب سند استعمال
باشیم تا ببینیم که لفظ بدین بچه ضرورت زیاده
شده است بخیال ما ضرورت ندارد که لفظ
بدین را داخل اصطلاح کنیم - فلک را نظر
بر رنگش سبز طاق گویند و این کنایه باشد و
اگر استعارةً سبزه زار هم گویند عیبی ندارد
ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) سبز طاق (۲) دیکھو سبزه زار -

بدین گاو | اصطلاح - بقول شمس اشارت
به گاو زمین است مخفی مباد که (گاو زمین)
بقول بحر (۱) کنایه از قوتی است که خدای
تعالی در مرکز زمین خلق کرده است و (۲)
گاوی است که زمین بر پشت اوست مؤلف
عرض کند که معنی دوم مبنی بر عقائد هنود و اهل
فارس است که گویند بر آب زیر زمین ماهی
است و بر پشت ماهی گاوی و بر یک شاخ

گاو زمین است چون بعد از زمانی آنرا بر شاخ
دوم گیرد زلزلہ در زمین پیدا شود پس
ہر دو معنی بالا از (بدین گاو) پیدا کردن
محتاج سند است مجرد قول صاحب شمس کافی
نیست و بخیال ما کلمۂ بدین درین اصطلاح
داخل کردن غلط باشد جا دارد کہ گاو یا
این گاو را استعارہ گیریم از گاو زمین۔
(اردو) (۱) مرکز زمین کی قوت۔ مؤنث۔
(۲) گاو زمین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
اسم مؤنث۔ عقائد اہل ہنود اور فارس
مین وہ گاے جسکی پیٹھ پر تمام زمین ٹھہری
ہوئی ہے اور وہ خود ایک مچھلی پر کھڑی
ہے۔ عوام مین مشہور ہے کہ اس گاے کے
دونون سینگون پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب
گناہون کے بوجھ سے زمین بھاری ہو جاتی
ہے تو گاے تھک کر ایک سینگ سے
دوسری سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال
آتا ہے (مصحفی ؎) جب تیغ خوش غلاف کل اُگلی
اُگل پڑی ہے گاو زمین زمین کے نیچے اچھل پڑی ہے

بدیوارہا کار گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار نصب
کردن در دیوارہا چنانکہ "بدیوارہا کار میگذارند"
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (اردو)
دیوارون مین نصب کرنا۔

(۲۵۲۳) **بدیوان بردن** استعمال کسی را حاضر کردن و بردن
بدیوان شاہی (ظہوری ؎) برسم دادخواہی می برد
بختم بدیوانی کہ از بیداد درکام و زبان فریاد می لرزد
(اردو) دیوان شاہی مین حاضر کرنا لیجانا۔

بدیہ بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج بکسر اول بروزن نتیہ (۱) بمعنی آرزومندی
صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ صاحب برہان غلط کردہ کہ تویہ را بدیہ نوشتہ دو واو
را دال پنداشتہ مؤلف عرض کند کہ اگر تویہ را اصل گیریم تبدیل واو بہ دال مہملہ خلاف

قیاس نیست چنانکه بیو و بید پس این را مبدّل بو یہ توان گرفت واتفاق ہر چہار محققین بالا بالفظ و معنی سیما قول صاحب جامع کہ از اہل زبان است کافی است وجادارد کہ این معرّس لغت عربی بدآة باشد کہ بمعنی رای است از کتب لغات عرب بلکہ پس فارسیان بہ تبدیل الف بالتحتانی بر سبیل امالہ تصرف در لفظ کردند و معنی رای را بہ آرزو معنی بدل ساختند چنانکہ ارمغان و یرمغان واغلب کہ معرّس باشد از لغت عرب بدآ کہ بقول منتخب بالفتح رسیدن بخاطر کسی رای خلاف رای اوّل است فارسیان بہ تبدیل الف بہ تحتانی ہای نسبت در آخرش زیادہ کردہ بدیہ کردند و معنی آرزو مستعمل شد (فالاوّل اقویٰ من الثانی) باقی حال خیال صاحب ناصری غلط است واعتراض بر برہان درست نیست (اردو) آرزومندی۔ مؤنث۔

(۲) بدیہ۔ بقول صاحب مجمع الصنائع۔ صنعتی است در کلام کہ منشی یا شاعر کلام را بی رویّت و تفکّر انشا نماید و شاعر را بہ بدیہہ گفتن بیازمایند و این فن نزد ہمہ کس اعتبار تمام دارد و ہمین را ارتجال ہم نامند مؤلّف عرض کند کہ (فی البدیہہ گفتن) معروف است (اردو) فی البدیہہ۔ برمحل کوئی شعر یا کہاوت وغیرہ کہنا۔

بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند مثل۔ صاحب ہمسایۂ بد ہمسایہ واقف باشد نہ غیرش۔ احسن بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلّف عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمّت ہمسایۂ بدمی زنند مقصود اینست کہ از حال

(اردو) دکن میں کہتے ہیں ”پچھواڑے کی مصیبت ہم سے پوچھو“ اس کا استعمال اوس موقع پر ہوتا ہے جب کہ برے ہمسایہ کی

ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے ۔

(الف) **بدیہہ** بفتح اول وکسرہ دال مہملہ وتحتانی ساکن وفتح ہای ہوز اوّل وفوقانی آخر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی سخن بی اندیشہ گفتن وسخن بی اندیشہ فارسیان استعمال این تبرکیب خود کنند وہای مذکورہ را بقاعدۂ خود بہ تلفظ ہای ہوز چنانکہ ---

(۲۵۲۶) (ب) **بدیہہ درآمدن** مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از ناگاہ چار چشم شدن بیکدیگر آمدن ۔ چنانکہ ظہوری گوید (ع) زجور چند بشاطگی رود زاہد ؛ اگر بدیہہ درآید نظر نگر دانم ؛ (اردو) (الف) بدیہہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بلا تامل ۔ بے سوچے ۔ برجستہ (ب) اچانک مقابل ہونا ۔ اچانک آجانا ۔ دفعتہً مقابل ہونا ۔ اچانک چار چشم ہونا ۔ امیر نے اچانک پر لکھا ہے کہ مرادف اچانچک ۔ (میر ع) جیسے بجلی کے چمکنے سے کسی کی سدہ جائے ؛ بیخودی آئے اچانک ترے آجانے مین ؛

موحدہ با ذال معجمہ

(۲۵۲۷) **بذخیرہ نہادن** مصدر اصطلاحی جمع کردن چیزی است (انوری ع) گرہمت دل زمن جہان برنہدی ؛ طبعم بذخیرہ گنج گوہر ننہدی ؛ مؤلف عرض کند کہ ذخیرہ بقول منتخب لغت عرب است بالفتح آنچہ نگاہ داشتہ شود وبفارسی آن را انچنی گویند (اردو) ذخیرہ کرنا ۔ بقول آصفیہ ڈھیر لگانا ۔ جمع کرنا ۔ گودام بھرنا ۔ آیندہ کی آسایش کے لئے سامان کرنا ۔

بذدائیدن بقول شمس بالضم زنگ از آئینہ وتیغ وامثال آن دور کردن مؤلف عرض کند کہ زدائیدن بکسر اوّل بہ زای ہوز مصدر یست بمعنی صاف کردن و

پاکیزه ساختن عموما چنانکه دل را از غم واندوه
و تیغ را از زنگ و مانند آن که بجای خودش
می آید و صراحت ماخذ هم بدر انجا کنیم درینجا
همین قدر کافی است که موحده مکسور در
اوایش زائد است و محقق بی تحقیق زای
هوز را ذال معجمه نوشت و غور بر ماخذ نکرد
(اردو) دیکھو زدائیدن ۔

بذرگر اصطلاح ۔ بقول بحر و هفت و مؤید
بتقدیم ذال معجمه بر رای مهمله کشاورز و
کدیور صاحب غیاث گوید و صاحب انند
بدنبالش پوید که درین لغت رای مهمله دوم
و زای سوم است نه ذال معجمه و فرماید که کسانی
که ازین تحقیق آگاه نیند بذال معجمه بجای رای
مهمله می خوانند و این نزد اهل تحقیق صحیح نیست
صاحب مؤید فرماید که به رای مهمله دوم و
زای معجمه سوم خواندن غلط است زیراچه
بذر در عربی بمعنی تخم است مؤلف عرض کند
که بذر به موحده اول و ذال معجمه دوم و
رای مهمله سوم بقول منتخب بالفتح تخم کاشتن
و تخمی که از و غله حاصل شود مانند برنج و
گندم وغیره و برآمدن گیاه از زمین و نیز
بقولش به زای هوز دوم و رای مهمله سوم
بالفتح تخمی که از و تره و توابل حاصل شود و
ابازیر جمع آن پس صاحب غیاث سکندری
خورد و صاحب انند پیروی غلط کرد
که این را به رای مهمله دوم صحیح دانست
معاصرین عجم هم به ذال معجمه دوم می خوانند
و این مرکب است با کلمه گر که افاده معنی
فاعلی کند چنانکه کوزه گر و کاسه گر و امثال
آن معنی سازنده کوزه و کاسه معلوم می شود
که صاحب غیاث نظر به برزگیر گماشت که
به رای مهمله و زای هوز سوم بمعنی کشاورز
می آید و دانست که این مخفف همان (برزیگر)
باشد و دخل در محاوره کرد و ندانست

که (برزیگر) که می آید هم بدل بعض (برزیگر به زای معجمه دوم و رای مهمله سوم) است که مرکب از (بزر) عربی و کلمهٔ گر است و آنچه (بزر - به رای مهمله دوم و زای هوز سوم) بمعنی کشت می آید آن هم مفرس است که فارسیان از لغت عربی (بزر) که به زای هوز دوم بازگذشت به قاعدهٔ قلب بعض وضع کرده اند۔ (اردو) کسان دیکھو ارسی

بذرین بقول شمس بالفتح (۱) نام آتشکده ایست در بلخ و (۲) نام مبارز ایرانی مؤلف عرض کند که (برزین) به رای مهمله دوم و زای هوز سوم بمعنی آتش و نام یکی از ائمهٔ دین ابراهیم زردشت که آتشکده ساخت و آن را آذر برزین نام است و نام مبارزی ایرانی (چنانکه می آید) پس محقق بی تحقیق رای مهمله دوم را ذال معجمه و زای هوز را رای مهمله کرد و معنی اول و دوم گرفت دیگر هیچ (اردو) دیکھو برزین

بذل بقول بهار بالفتح چیزی بر دادن و در باختن و فرماید که بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربی زبانست فارسیان بمعنی عطا و بخشش استعمال کنند و با لغات فارسی بترکیب فارسی مرکب کنند چنانکه در ملحقات می آید انحصار بهار قلت تلاش اوست۔ (اردو) عطا بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ بخشش۔ سخاوت۔ فیض۔ دینا۔ آتش (ه) عفو هو جائینگے هر چند که لاکھوں هیں گناه ؛ یه عطا هے تری رحمت کے قرین تھوڑی سی هی

بذل اسیمین اصطلاح۔ بقول ضمیمهٔ برهان و بحر و مؤید بخشش و بخشندگی بسیار مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است یا و نون نسبت در آخرش و معنی لفظی این داد و دهشی که منسوب بسیم است یعنی عطائی که از سکهٔ نقره بود و کنایه از بسیاری بذل (اردو) کثیر بخشش مؤنث

بذل کردن استعمال۔ صاحب آصفی **بذل نمودن** ذکر ہر دو کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی عطا کردن و صرف کردن است (سعدی ے) چو بذل تو کردم	جوانی خویش را بہنگام پیری مرانیم زپیش را (نصیر ہمدانی۔ نثر) مہما امکن در شرح آن بذل جہد باید نمود"۔ (اردو) عطا کرنا بخشش کرنا۔ صرف کرنا۔

بذلہ بالقول برہان و جامع بروزن طبلہ (۱) سخن مرغوب دلکش باشد و (۲) خواندن شعر بہ آہنگ۔ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ شعری را گویند کہ بہ آہنگ خواندہ شود خان آرزو در سراج نسبت معنی اول گوید کہ سخن نیکو و لطیفہ و بذکر معنی دوم فرماید کہ شہرت بمعنی اول است صاحب انند بذکر ہر دو معنی فرماید کہ لغت فارسی است و صاحب غیاث بحوالہ مؤید و مدار گوید کہ بالضم و بالکسر است و بحوالہ خیابان نوشتہ کہ عربی الاصل باشد لیکن در اکثر کتب فارسی داخل است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی آوردہ گوید کہ بالکسر والضم در عربی جامہ کہ بسیار بکار برند و ہرچہ بسیار بکار داشتہ شود و جامہ کہ ناپاک باشد و در فارسی لطیفہ و سخن مرغوب و دلکش و خواندن شعر بہار گوید کہ در منتخب اللغت (کہ لغت عربست) بمعنی اول مذکور **مؤلف** عرض کند کہ ما در منتخب این را نیافتیم و تحقیق ما این است کہ فارسیان بر لغت عربی بذل ہای نسبت زیادہ کردہ مفرس کردہ اند و معنی لفظی این منسوب بعطا و کنایہ از سخن مرغوب و لطیف کہ آن را ہم کمتر از عطای مصنف یا خوانندہ ندانند و شعری کہ بہ آہنگ خواندہ شود آن را ہم عطائی دانند (انوری ے) گہ طعنہ ازین کہ رکابش دراز کن گہ گہ

بذلۂ ازان کہ عنانش فرو گذار ہے (اردو) (۱) لطیفہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چٹکلا۔ لطف آمیز بات۔ بذلہ۔ ظرافت کی بات۔ چھوٹی سی معنی خیز او خوش آیندہ بات۔ دلچسپ بات۔ (۲) خوش الحانی سے پڑھا ہوا شعر۔ مذکر۔

(الف) بذلہ باز | (ب) بذلہ سنج | (ج) بذلہ گوی | اصطلاح۔ بقول انند ہر سہ مرادف یکدیگر بمعنی ظریف و خوش صحبت را گویند۔ بہار بر ذکر ب و ج قانع و صاحب آصفی مصادر (بذلہ سنجیدن) و (بذلہ گفتن) را قائم کردہ از معنی ساکت و سندش از ملا طاہر وحید کہ برای (ج) می آید مؤلف عرض کند کہ ہر سہ اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم (ب) را بر زبان دارند و (الف) خلاف قیاس نیست مگر سند استعمالش از نظر ما نگذشت مشتاق سند باشیم۔ تحتانی آخرہ در (ج) زائد است و بس (ملا وحید
ے) بیا بلبش ای شاعر بذلہ گوی ہا کہ از تست ہنگامہ را آبروی ہا (اردو)

بذلہ سنج۔ بذلہ گو بقول آصفیہ۔ لطیفہ گو چٹکلے کہنے والا۔ خوش طبع۔

(۲۵۲۶) بذوق چیزی رسیدن | مصدر اصطلاحی حاصل کردن ذوق چیزی باشد (ظہوری
ے) بذوق خاکساری ہا ظہوری می رسی وقتی ہا کہ شوخی را غبار چہرہ بر آستین باشد ہا (اردو) ذوق حاصل کرنا۔

بذہ | بقول صاحب ضمیمہ برہان و شمس با ذال نقطہ دار گوی ساختہ صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آوردہ بذکر معنی بالا فرماید کہ در عربی بالفتح و تشدید بمعنی بل۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و طرز بیان محققین بالا تحقیق معنی چنانکہ باید نمی کند و ظاہر نمی شود

بذل کردن استعمال. صاحب آصفی
بذل نمودن ذکر هر دو کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که بمعنی عطا کردن و صرف
کردن است (سعدی ۵) چو بذل تو کردم جوانی خویش * بهنگام پیری مرانم ز پیش *
(نصیر همدانی. نثر) مهما امکن در شرح
آن بذل جهد باید نمود (اردو) عطا کرنا
بخشش کرنا. صرف کرنا ..

بذله بقول برهان و جامع بروزن طبله (۱) سخن مرغوب و دلکش باشد و (۲) خواندن
شعر به آهنگ. صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع. صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت
معنی دوم گوید که شعری را گویند که به آهنگ خوانده شود خان آرزو در سراج نسبت
معنی اوّل گوید که سخن نیکو و لطیفه و بذکر معنی دوم فرماید که شهرت بمعنی اوّل است صاحب
انند بذکر هر دو معنی فرماید که لغت فارسی است و صاحب غیاث بحوالهٔ مؤید و مدار گوید
که بالضم و بالکسر است و بحوالهٔ خیابان نوشته که عربی الاصل باشد لیکن در اکثر کتب فارسی
داخل است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی آورده گوید که بالکسر والضم در عربی جامهٔ که
بسیار بکار برند و هرچه بسیار بکار داشته شود و جامهٔ که ناپاک باشد و در فارسی لطیفه و سخن
مرغوب و دلکش و خواندن شعر بهار گوید که در منتخب اللغت ذکر لغت عربیت بمعنی اوّل مذکور
مؤلف عرض کند که ما در منتخب این را نیافتیم و تحقیق ما این است که فارسیان بر لغت عربی
بذل های نسبت زیاده کرده مفرس کرده اند و معنی لفظی این منسوب بعطا و کنایه از سخن
مرغوب و لطیف که آن را هم کمتر از عطای مصنف یا خواننده ندانند و شعری که به آهنگ
خوانده شود آن را هم عطائی دانند (انوری ۵) گه طعنه از بن که رکابش دراز کن بگه

بذلہ از ان کہ عنانش فرو گذار ﴿ (اردو) (۱) لطیفہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چٹکلا۔ لطف آمیز بات۔ بذلہ ظرافت کی بات چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آیندہ بات۔ دلچسپ بات۔ (۲) خوش الحانی سے پڑا ہوا شعر۔ مذکر۔

(الف) بذلہ باز | (ب) بذلہ سنج | (ج) بذلہ گوی اصطلاح۔ بقول انند ہر سہ مرادف یکدیگر بمعنی ظریف و خوش صحبت را گویند۔ بہار بر ذکر ب و ج قانع و صاحب آصفی مصادر (بذلہ سنجیدن) و بذلہ گفتن را قائم کردہ از معنی ساکت و سندش از ملا طاہر وحید کہ برای (ج) می آید مؤلف عرض کند کہ ہر سہ اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم (ب) را بر زبان دارند و (الف) خلاف قیاس نیست مگر سند استعمالش از نظر ما نگذشت مشتاق سند باشیم۔ تحتانی آخرہ در (ج) زائد است و بس (ملا وحید ﴿) بیا بپیش ای شاعر بذلہ گوی ﴿ کہ از تست ہنگامہ را آبروی ﴿ (اردو) بذلہ سنج۔ بذلہ گو بقول آصفیہ۔ لطیفہ گو چٹکلے کہنے والا۔ خوش طبع۔

(۲۵۲۶) بذوق چیزی رسیدن مصدر اصطلاحی حاصل کردن ذوق چیزی باشد (ظہوری ﴿) بذوق خاکساری ہا ظہوری می رسی وقتی ﴿ کہ شوخی را غبار چہرۂ بر آستین باشد ﴿ (اردو) ذوق حاصل کرنا۔

بذہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان و شمس با ذال نقطہ دار گوی ساختہ صاحب مؤید این را نذیل لغات فارسی آوردہ بذکر معنی بالا فرماید کہ در عربی بالفتح و تشدید بمعنی بل۔ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و طرز بیان محققین بالا تحقیق معنی چنانکہ باید نمی کند و ظاہر نمی شود کہ

اگر چون ساخته چه مراد است اگر گوزرا بفتح اول گیرم خط مراد مغاک مصنوعی است واگر بضم گیرم گوی که بچگان زنند و لیکن صفت ساخته اقتضای معنی اول کند حیف است که محققین با اجمال بیان اعراب لفظ ایهم ترک می کنند و معاصرین عجم بزبان ندارند و سند استعمال پیش نشد مخفی مباد که در نسخهٔ قلمی مؤید همین لغت را بهمین معنی بدال مهمله آورده و بده به دال مهمله همان خشک پلاو وغیر ذالک که گذشت و جا دارد که اصل این (پذ بپای فارسی) بود که در سنسکرت بضم اول صاحب ساطع بمعنی جای و مقام است فارسیان های نسبت در آخرش زیاده کرده بای فارسی را بموحده بدل کرده باشند چنانکه تپ و تب و دال مهمله را به معجمه چنانکه آدر و آذر و این مفرس را بمعنی مغاک مصنوعی استعمال کرده باشند والله اعلم بحقیقة الحال این همه تاویلات از برای آن پسندیدیم که صاحب مؤید فضیلتی دارد و محقق معروفست و نظر بتایید فضل ضرورت بیان حلیهٔ لفظ و اعرابش ندارد (اردو) مصنوعی مغاک کهود اهوا گڑها غار مذکر۔

بذیون بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و جامع بذال معجمه بوزن مقرون بمعنی قماشهای نفیس (فرهنگ منظومه ۵) برز و بالا بود بلند و برین ؍ هست بذیون قماشهای گزین ؍ صاحب رشیدی می گوید که لغت عربست و صاحب قاموس بکسر با آورده خان آرزو در سراج متفق با رشیدی می گوید که احتمال تعریب دارد و صاحب مؤید هم این را بذیل لغات فارسی جا داده مؤلف عرض کند که بعض محققین بالا از تعریف این استعمال جمع کرده اند یعنی قماشها و این مبنی بر شعر فرهنگ منظومه است و حقیقت

[ت] ا اسم جنس مقصود است یعنی قماشی که از ابریشم است و به تحقیق ما مفرّس است
زیرا که صاحب قاموس همین لغت را به زای هوّز بر وزن عصفور بالضم و جبر دحل
بالکسر بمعنی قماش ابریشم آورده و بقول منتهی الارب محیط المحیط بزای معجمه دیبا پس خبرین
نیست که فارسیان به تبدیل زای هوّز به ذال معجمه این را استعمال کردند و این تصرف
عربان عجم باشد و بس بعض محققین فارسی زبان مثل صاحب قانون دستگیری این
کلیه را بیان کرده اند که هر لغت که اوّل آن ذال معجمه بود فارسی نیست و هر لغت که حرف
ثانی آن ذال معجمه بود غیر از بذله و بذیون و پذیرفتن و پذیره و گذاشتن و گذاره
فارسی نباشد (انتهی) بجنیں ما ایشان هم بذیون را فارسی دانسته اند ازینجاست
که از کلیه آخر الذکر مستثنی کرده اند ولیکن کار از تحقیق ماخذ نگرفته اند حاصل اینست
که این را مفرس دانیم بوجه تصرّف تبدیل ولیکن این تبدیل خبر میدهد از ینکه فعل عجمیان
نیست بلکه عربان ایران است ورنه ضرورت نداشت که زای هوّز را بذال معجمه
بدل کنند آنانکه خیال تعریب دارند غلط باشند که عکس آن تفریس است (اردو)
دیبا۔ ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے جسکو فارسیون نے بذیون کہا ہے ۔ مذکر

بذیه | صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آورده فرماید که بمعنی زن بدزبان است
وگوید که بفتح اوّل وکسر دوم بذال منقوطه ومکنون و به تشدید یا لغت عرب است که
فارسیان هم استعمالش کرده اند مؤلف عرض کند که نه چنان باشد بلکه فارسیان تخفیف
تحتانی و بزیادت های هوّز زائده در آخر این را مفرس کرده اند یا اینکه بذیه را که مؤنث

بذتمی است بتخفیف استعمال کردند اندرین صورت هم تفریس باشد اشتقاق سند استعمال باشیم که محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔
(اردو) بد زبان عورت۔ مؤنث۔

بای موحده به رای مهمله

بر بقول سروری وجهانگیری وبرهان ورشیدی وناصری بفتح با (۱) بمعنی سینه و بقول جامع سینه و پستان (قطران تبریزی سه) نگه کن روی آن دلبر چو منقش لعبت بربر بیاد و گلنارش به بین بر بار و دو نارش نگر بربر که خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف بمعنی کنار است و فرماید که در اصل بمعنی سینه است وازین مرکب است (بر سام) که مرضی است معروف و معنی آغوش وکنار مجاز این بهار گوید که کلمه بر بمعنی اسمی و حرفی هر دو آمده و صراحتش در ملحقات آید مؤلف عرض کند که این حرفی است بمعنی علی که بر معنی دوم می آید و فارسیان بمجاز آن را بمعنی سینه استعمال کردند که بالای حصه اعظم جسم است و خان آرزو درست گوید که معنی سوم این یعنی آغوش وکنار مجاز این است
(اردو) سینه۔ مذکر۔ دیکھو اسیا۔ صاحب آصفیه نے بَر پر لکھا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سینه۔ پستان۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی لفظ اردو میں ان معنون میں مستعمل نہیں ہے غالباً آپکا تسامح ہے۔ یا ہماری معلومات کی کمی۔
(۲) بر۔ بفتح با بقول سروری وجهانگیری وبرهان ورشیدی وناصری بمعنی بالا که زبر نیز گویند (کمال اسمعیل سه) هر که منظور تو شد همچو ستاره زشرف جایگاهش بر بالای بنا طارم

نه منظر باد ؎ خان آرزو در سراج گوید که حرفی است در فارسی بمعنی علی و استعلا چنانکه گویند " بر بام رفت " یعنی بالای بام مؤلف عرض کند که استعمال حرف بر بمعنی فوق و علی مسلّم (اردو) اوپر ۔ پر (بلندی ۔ مؤنث) دیکھو با شجر ۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے ۔ بَر ۔ فارسی ۔ اسم مذکّر ۔ اوپر ۔ بالا ۔ بلند ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا ۔ غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے ۔

(۳) بَر ۔ بقول جامع بفتح اول بمعنی بلندی (انوری ے) شرح آن دیگران همی ندهم ؎ که فرود است در بر از خورشید ؎ (اردو) بلندی مؤنث ۔

(۴) بر ۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و سراج بہ فتح با بمعنی کنار و آغوش و بغل و بقول ناصری پہلو و کنار و آغوش (انوری ے) شرف بلطف همی پرورد ترا در ملک ؎ هنر بناز همی پرورد ترا در بر ؎ (امیر خسرو ے) نازک تر است آن بدن از برگ گل لبی ؎ عیشی است گر برهنه کشد در برش کسی ؎ (حکیم فرخی ے) نخست روز که دریا ترا بدید بدید ؎ که پیش فضل تو چون ناقص است و چون ابتر ؎ بمال با تو نتاند شد ار بخواهد جفت ؎ بقدر با تو نیارد زد ار بخواهد بر ؎ مؤلف عرض کند که اشارهٔ این بر معنی اول گذشت و این مجاز معنی اول است و بس (اردو) بَر ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ بغل ۔ آغوش ۔ کنار (مومن ے) یون جلد جاے رات گزر اے فلک دریغ ؎ بر سے جدا ہو رفتنک قمر اے فلک دریغ ؎

(۵) بر ـ بقول سروری وجہانگیری وبرہان ورشیدی وناصری وجامع وسراج بفتح بامعنی پہنای ہرچیز (انوری ۵) بر و بالای قصر جاہ او را ٭ نہ بپاید بسالی مرغ اوہام ٭ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی لغت سنسکرت است صاحب ساطع ذکر این کردہ جا دارد کہ فرہنگ بیان استعمال این کردہ باشند وجا دارد کہ درین شعر (بر و بالا) بمعنی کنار و قد باشد وکنایہ از بلندی وپہنائی کہ از قد بلندی مراد است و از کنار وآغوش عرض مقصود واندرین صورت این را متعلق بمعنی چہارم کنیم و (بر و بالا) را درین شعر استعارہ دانیم وجا دارد کہ بر در کلام انوری مرادف بالا باشد واز (بر و بالا) بتکرار لفظ معنی بلندی گیریم بایں حال این لغت فارسی نیست بمعنی پہنا اگر سند واضح تر ازین بدست آید توانیم کہ مفرس گوئیم (اردو) بر ـ بقول آصفیہ ـ فارسی ـ عرض ـ پہنا ـ چوڑائی ـ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا ـ غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے ـ

(۶) بر ـ بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح بامعنی نفع وفائدہ (سعدی ۵) برنخورد از خود واز عمر خویش ٭ ہر کہ مرا از تو جدا می کند ٭ وفرماید کہ اصل این ہمان ثمر است چنانکہ ٭ از عمر خود برخوردار باشد ٭ یعنی ثمر زندگانی خوردار دریا بد خان آرزو در سراج گوید کہ مجاز است مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی ہفتم باشد (اردو) نفع ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ سود ـ فائدہ ـ منافع ـ منفعت ـ نتیجہ ـ ثمرہ ـ

(۷) بر - بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری وجامع بفتح بامعنی ثمر (انوری ؎) آمد نظام شاخش وصد رشہید برگ ✽ وان شاخ و برگ را توخداوند بار و بر ✽ (فرخی ؎) در از تر زغم مستمند سوخته دل ✽ کشیده تر زغم دردمند خسته جگر ✽ چو چشم شوخ ہمه چشمہای او بی آب ✽ چو قول سفله ہمه کشتہای او بی بر ✽ خان آرزو در سراج گوید که ظاہر این مخفف بار است مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بر لفظ بار کرده ایم وہمدر انجا عرض کرده ایم که بار فرید علیه بر است و در ینجا ہمین قدر کافیست که مجاز معنی دوم یعنی چیزی که بالای درخت پیدا می شود آنرا بر گفتند (اردو) دیکھو بار کے دسوین معنی - صاحب آصفیه نے بر کو بھی ان معنون مین بیان کیا ہے اور فرمایا ہے که فارسی - اسم مذکر - پھل - بار درخت -

(۸) بر - بقول سروری وجامع بفتح بامعنی برنده (انوری ؎) شمس اسلام فلک مرتبه برہان الدین ✽ آنکه مولاش بود شمس و فلک فرمان بر ✽ مؤلف عرض کند که بی خبری زبان دانان از قواعد فارسی بر آگاہی زبان است که این بامعنی فاعلی دانند و نمی دانند که بدون ترکیب با اسمی این معنی پیدا نمی شود و بر قواعد اسم فاعل ترکیبی غور نفرمودند (اردو) لیجانے والا -

(۹) بر - بقول سروری و برہان وجامع بفتح بامعنی ببر (انوری ؎) بر سمرقند اگر بگذری ای باد سحر ✽ خبر از اہل خراسان ببر خاقان بر ✽ مؤلف عرض کند که چرا نمی فرمایند که امر حاضر مصدر بردن است که بجای خودش می آید (اردو) لیجا -

(۱۰) بر۔ بقول سروری بفتح با بمعنی استقلال مؤلف عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محقق زبان دان این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم کہ سکوت صاحبان ناصری وجامع کہ ہم از اہل زبانند تعجب خیز است (اردو) استقلال۔ دیکھو استقامت۔

(۱۱) بر۔ بقول سروری وجہانگیری وبرہان وجامع وسراج بفتح اول بمعنی یاد و حفظ۔ خاقانی ع) پس گشتہ صد ہزار زبان آفتاب وار۔ تا آنچہ مناسک حج کرد از بر شدہ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را (از بر) ہم گویند صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی آزبر است نہ بر اما بیر بہ تحتانی دوم وبیرم بہ تحتانی دوم بمعنی حفظ و یاد آمدہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این ماخوذ است از معنی اول چرا کہ از بر کردن بمعنی یاد کردن از سینہ تعلق دارد یعنی چیزی را مملوک سینہ گردانیدن چنانکہ گویند کہ "علم در سینہ باشد نہ در سفینہ" مؤلف عرض کند کہ محقق زبان دان یعنی صاحب سروری از سندی کہ پیش کردہ بر بمعنی حفظ ثابت نمی شود واز مصدر (برکردن) کہ می آید انشاء اللہ تصدیق این معنی می شود وباعتبارش ہمین قدر توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد مجاز معنی اول یعنی چیزی کہ در سینہ باشد واشارۂ این بر از برہم کردہ ایم وبیر را کہ می آید مزید علیہ این دانیم چنانکہ بت وبیت و ور مبدلش کہ موحدہ بہ واو بدل شود چنانکہ آب وآو (اردو) دیکھو ازبر۔ صاحب آصفیہ نے بر یہ فرمایا ہے کہ فارسی۔ اسم مذکر۔ یاد۔ حافظہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے غالباً تسامح فرمایا ہے اردو مین یہ فارسی لفظ ان معنون مین مستعمل نہین ہے۔

(۱۴۱) بر ۔ بقول سروری و برہان وجامع بالفتح بمعنی تن و بدن (خاقانی ے) زحسام
عید رانگر از برقع زرش ٭ کز دست شاہ جامۂ عیدیست در برش ٭ (انوری ے)
تو بادی کہ جز باتو نیکو نیاید ٭ قبای بقا در بر آفرینش ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی
چہارم است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدن ۔ صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے ۔
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ تن ۔ بدن ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی لفظ اردو
مین سنا نہین گیا ۔

(۱۴۲) بر ۔ بقول سروری بالفتح بمعنی بیرون (حکیم سنائی ے) دیریست تا سپیدۂ
محشر ہمی دمید ٭ ای زندہ زادگان سر ازین خاک بر کنید ٭ مؤلف عرض کند کہ
در مصدر مرکب (برکردن) بر بمعنی دوم اوست بمعنی بالا کردن و بلند کردن
واز سند حکیم سنائی ہمین معنی پیدا می شود پس بوثیقۂ این مصدر بَر را بمعنی بیرون
گرفتن زائد از ضرورت است محقق زباندان از نزاکت کار نگرفت اگرچہ باعتبار
این معنی را تسلیم توانیم کرد و بَر را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت لیکن
حقیقت ہمین قدر است کہ ذکرش بالا گذشت (اردو) بر ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم
مذکر ۔ باہر ۔ بیرون ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین بَر بمعنی بیرون
کسی اہل زبان سے نہین سنا ۔ صاحب آصفیہ نے غالبًا تسامح فرمایا ہے ۔

(۱۴۳) بر ۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اوّل
بمعنی زن جوان صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند

باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان نیرمہ و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) جوان عورت۔ مؤنث۔

(۱۵) بر۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح بمعنی طرف و جانب چنانکہ گویند "از راہ یک بر شو" یعنی یک طرف شو۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی چہارم (اردو) طرف۔ دیکھو بانمکے سترہوین معنے۔

(۱۶) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی نزدیک۔ سند این بر معنی نہم گذشت۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ "برمن چنین است" یعنی پیش من و فرماید کہ این نیز متعلق از معنی اوّل است یعنی سینہ (انوری ۵) بر در رنگ رکاب تو بید بر زمین ؎ بر شتاب عنان تو بی شتاب صبا ؎ (دلہ ۵) تو ئی کہ سایۂ عدلت چنان بسیط شدہ ؎ کہ رخنہ کردن آن مشکل است بر خورشید ؎ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم دانیم یا اسم جامد بدین معنی (اردو) پاس۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ نزدیک۔ قابو مین۔

(۱۷) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی مہربان حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ از معاصرین عجم نہ شنیدیم و در کلام قدما ندیدیم باعتبار محقق صاحب زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد۔ سکوت صاحبان ناصری و جامع تعجب خیز است (اردو) مہربان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ محبت کرنے والا۔ شفیق۔ رفیق۔ محب۔

(۱۸) بر ـ بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مخفف برگ ـ (کمال اسمعیل ـ ۵) هر که چون نرگس صاحب نظر است از سر ذوق ٭ چون گل از آرزوی دیدن او صد بر شد ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و جا دارد که مجاز معنی هفتم گیریم که اصلش معنی دوم است که برگ هم همچون ثمر بالای درخت است چنانکه فارسیان بار را هم بمعنی برگ و گل و ثمر گرفته اند (اردو) برگ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ پتّا ـ پات ـ ورق ـ

(۱۹) بر ـ بقول جهانگیری و برهان و جامع و سراج بمعنی در خانه و سرا است ـ صاحب رشیدی بذکر این گوید که درین تأمل است و صاحب ناصری گوید که برهان ندارد مؤلف عرض کند که نظر بر اعتماد محققین بالا که بعض شان از اهل زبان اند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دروازه ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ مدخل ـ پھاٹک ـ در ـ باب ـ

(۲۰) بر ـ بقول برهان و جامع بمعنی زمین خشک بی آب و علف و بیابان ـ صاحب ناصری گوید که بر به تشدید رای مهمله مقابل بحر لغت عرب است و جمع آن براری و بتخفیف هم آمده ـ مؤلف عرض کند که مفرس باشد که فارسیان لغت مشدد را به تخفیف خوانده اند (اردو) خشک زمین مونث ـ جنگل ـ مذکر ـ صاحب آصفیه نے بَرّ کو تشدید کے ساتھ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ عربی ـ اسم مذکر ـ خشک زمین ـ جنگل ـ بیابان ـ خشکی ـ مؤلف عرض کرتا ہے کہ غالباً آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے

کہ اردو مین مقرّس کا استعمال ہے تخفیف کے ساتھ اور مشدد کا استعمال نہین ہے ۔
(۲۱) بر ۔ بقول برہان ۔ نام درختی در ہند ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ در
ہندوستان می روید و از شاخہای آن بیخ برآمدہ نزول می کند و رفتہ رفتہ بزمین
رسیدہ فرو می رود و از ان بیخ تنۂ دیگر بہم می رسد و برای تقویت شاخہا بمنزلہ
ستون می شود (آزاد بلگرامی ؎) چو ریشۂ بر درنیم راہ واماندہ ٭ فسرد دشمن او در
ترقی معکوس ٭ (مرشد قلیخان مخمور ؎) چو درختی کہ زہر شاخ دہد ریشہ بخاک ٭
در سجود تو زہر عضو زمین گیر شدم ٭ مؤلف عرض کند کہ بڑ بموحدہ و رای ہندی
بقول ساطع لغت سنسکرت است بفتح اول بمعنی درختی معروف کہ شیر آن را در دوا
بکار برند و چون فارسیان این قسم لغات را در فارسی استعمال کنند رای ہندی
را بہ رای مہملہ بدل کنند صاحب محیط بر (بڑ ۔ بہ رای ہندی) گوید کہ آن را در ملک
مالوہ برگد گویند و بعربی ذات الذوائب و بفارسی درخت ریشا و بہندی بڑ و
باسر و در سنسکرت مری و آن درختی است ہندی ۔ بسیار کلان ۔ گرم و تر ۔
نزد بعضی سرد در اوّل دوم و خشک در آخر آن شیر او سرد و خشک در سوم
گران و حابس شکم و دافع فساد باد و بلغم و صفرا و نافع دامیل و شور و تپ ر
حرارت و تشنگی و بیہوشی و زخمہا و ریشہا را نافع و منافع بسیار دارد (الخ) ۔
(اردو) بڑ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ برگد ۔ ایک قسم کا پیپل کی مانند
بڑے سایہ اور پھیلاو کا درخت ہے جسمین داڑہی کی طرح نیچے جڑین سی لٹکتی رہتی ہین

(۲۲) بر - بقول برہان پرندہ را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین زباندان ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی دوم باشد وبس کہ پرندہ راکہ بالاتر می باشد - بر گفتہ باشند حیف است کہ صراحت فرید نکرد از پرندہ مذکور وطرز بیانش تخصیص را ظاہر می کند (اردو) ایک خاص پرندہ کو فارسیون نے بر کہا ہے - مذکر -

(۲۳) بر - بقول بہار بمعنی در و بالعکس وبحوالۂ مرزا جلالای طباطبا نوشتہ کہ در و بر در محاورہ استعمال بدل یکدیگر می آیند (صائب ؎) نیست امروز از جنون این شور وغوغا بر سرم ؛ در حریم غنچہ چون لالہ سودا بر سرم ؛ (میر رضی ارتیمانی ؎) سر بہ بالین چون نہد آن راکہ دردی در دل است ؛ خواب شیرین چون کند آن راکہ شوری بر سر است ؛ (سعدی ؎) ساقی سنگدل مرا چند بہانہ میدہی ؛ بادۂ ناب بر کفت شور شراب بر سرم ؛ مؤلف عرض کند کہ درست می گوید ہمین است محاورہ (اردو) مین - دیکھو اندر -

(۲۴) بر - بالکسر بقول انند در فارسی زبان بمعنی یک کہ عدد اول است مؤلف عرض کند کہ صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید وصاحب کنز کہ محقق لغات ترکی است تصدیق این می کند - نمی دانیم کہ صاحب انند چطور این را لغت فارسی گفت - (اردو) ایک - عدد واحد - مذکر -

(۲۵) بر - بالفتح بقول انند مثل بای موحدہ برای الصاق آید چنانکہ (دوش بر دوش)

(وزمین بر زمین) ؛ خواجہ نظامی (ے) غلامان گل چہرہ و دلربای ؛ کمر بر کمر گرد تختش بپای ؛ زمین بر زمین ... با قصای روم ؛ بجوشید دریا بلرزید بوم ؛ و فرماید کہ اگر محمول بر معنی علی باشد پس زمین عبارت از انطباق آن خواہد بود چنانکہ درین بیت شیخ شیراز (ے) آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز ؛ پوست بر پوست بود ہمچو پیاز ؛ و ہمچنین (ے) ہر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر ؛ بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا ؛ و گوید کہ چون بر عوض ... چیزی اخذ یا ترک کردہ شود می گویند کہ "بر فلان چیز گرفت یا ترک ..." صاحبی نوکری را دشنام داد پس دران حال می توان گفت کہ "فلانی نوکر ... گذاشت بر دشنام" و درینصورت مدخول لفظ بر سبب با تقدم باشد و ہم او گوید کہ از ... است درین بیت خواجہ نظامی (ے) جہان آن کسی راست کو دلیرتر ... پی مرد نگذاشت بر ہیچ مرد ؛ ای بر مرد ضعیف و زبون مؤلف عرض کند کہ در ہمہ اسناد بالا بر بمعنی علی باشد و معنی الصاق اصلاً نباشد و این ہمہ اسناد متعلق بمعنی دوم است کہ گذشت (اردو) دیکھو دوسرے معنے ۔

(۲۶) بر ۔ بالفتح بقول بہار بمعنی الی چنانکہ نظامی گوید (ے) سکندر بتاریکی آرد شتاب ؛ رہ روشنی خضر یابد بر آب ؛ مؤلف عرض کند کہ درین شعر ہم بر بمعنی علی است نہ الی فتامل (اردو) دیکھو بر کے دوسرے معنے ۔

(۲۷) بر ۔ بقول ناصری زائد در اشعار متقدمین بسیار است چنانکہ (ع) ای تازہ تر از برگ گل تازہ بہ بر بر ؛ و فرماید کہ تقدم بای ابجد براین ردیف از شرائط بلاغت است

خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که بدون تقدم موحده هم زیادت بر را در کلام فارسیان یافته ایم و در بعض مصادر هم که در محاورهٔ فارسیان مستعمل ست چنانکه انگیختن و برانگیختن و آمیختن و برآمیختن وغیر ذلک (اردو) بر۔ فارسی مین زائد بھی آتا ہے۔

(۲۸) بر۔ بالفتح بمعنی روشن که مصدر (برکردن) بمعنی روشن کردن از همین معنی متعلق است که می آید خان آرزو بذیل بَر ذکر این مصدر کرده گوید که ظاهر در (برکردن) معنی روشن کردن متعلق بمعنی دوم است **مؤلف** عرض کند که درست گوید (اردو) روشن دیکھو ابرخیده۔

برآب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول جهانگیری (در ضمیمه) و بقول صاحبان برهان و رشیدی و بحر و جامع و مؤید و سراج (۱) کنایه از ظاهر و فاش شدن (امیر خسرو ؎) چو فوج هندوان ره پیشتر یافت ؛ خلیفه هم خلاف خصم دریافت ؛ برآب آمد همه کان آتش انگیز ؛ بجوش آورد سیل آتش تیز ؛ **مؤلف** عرض کند که چیزی که از ته برآب آید ظاهر شود و از همین معنی حقیقی این اصطلاح ساخته قرار یافت و (۲) مشهور شدن هم (انوری ؎) مولد و منشا ببین در خاک هندستان مرا ؛ نظم و نثرم بین که برآب خراسان آمداست ؛ (اردو) (۱) ظاهر ہونا۔ (۲) مشهور ہونا۔

(الف) **برآب افگند چون زنیش سپر** اصطلاحی صاحب مؤید بذکر این گوید که (۱) ای همچو زمین سپر برآب افگند او را یعنی از و عاجز شود و منهزم گردد کذا قیل۔ صاحب هفت فرماید که (چون زنیش سپر) معلوم یعنی از و عاجز شود و منهزم

کرد ونیز (۲) بمعنی مستعد شدن۔ مؤلف
عرض کند که تسامح هر دو که این را بصورت
مصدر قائم نکردند یعنی - - - - - -

(ب) **بر آب افگندن سپر** است بمعنی عاجز
و منهزم شدن و در این مصدر تخصیص آب
هم نباشد بلکه (بر زمین افگندن سپر) هم همین
معنی دارد و مجرد (سپر افگندن) هم مرادفش۔
حیف است که مصرع ثانی (الف) را ذکر نکرد
تا بیان میکردیم که مقصود شاعر چه بود۔ فاضل
متبحر یعنی صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا
مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و
دریافت حقیقت را بر فضلا گذاشت و این
حسن فضیلت اوست و نمی توانیم گفت که
از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ
کردن نتوانست یا شکل دانست و معنی
دوم پیدا کرده صاحب هفت غلط است
که الفاظ اصطلاح و معنی حقیقیش اجازت آن
نمی دهد و معنی مصدری از مضارع پیدا می کنند
و محققین فارسی زبان از هر دو معنی ساکت
معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو)
(الف) (۱) عاجز ہوتا ہے۔ ہارتا ہے۔ (۲) مستعد
ہونا (ب) سپر پھینکنا۔ سپر ڈالنا۔ بقول آصفیہ
ہتھیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے۔ ڈھال
پھینک دینا۔ عاجز ہونا۔ مغلوب ہونا۔ پیٹھ دکھانا

برآب بردن بنا مصادر اصطلاحی۔
برآب بردن بنیاد بہار و نقل نگارش
اند هر دو و این هر دو مصادر را با (آب بنا
بنا و بنیاد) نوشته اند و سندی از برای این
پیش نکردند و ما حقیقت آن بجایش عرض کرده ایم
و نسبت این عرض کنیم که این من وجه مرادف
آن باشد ولیکن استعمال این با کلمه بر از
نظر ما گذشت۔ طالب سند باشیم که محققین زبان دان
این را ترک کرده اند (اردو) دیکھو آب
رساندن بنا۔

بر آب بستن اصطلاح۔ بقول انند سیراب کردن (طغراے) زبان برگ پان تا در دہان غنچہ اش دیدم ۔ بر آب گریہ بستم گلبن آشفتہ حالی را ۔ صاحب بحر وارستہ (بر آب بستن چیزی) را بمعنی سیراب کردن آن آوردہ مؤلف عرض کند کہ (آب بچیزی بستن) بمعنی سیراب کردن آن بجای خود گذشت پس جا دارد کہ کلمہ بر را درینجا اصطلاح زائد گیریم چنانکہ بر بمعنی بست و ہفتمش مذکور شد یا اینکہ (بر آب بستن چیزی) بمعنی وابستہ آب کردنش باتی حال کنایہ ایست و موافق قیاس (اردو) سیراب کرنا۔ (دیکھو آب بچیزی بستن)

بر آب بگوی مقولہ۔ بقول سرور (ملحقات) بمعنی حالی بگوی و زود جواب بدہ مؤلف عرض کند کہ (بر آب گفتن) مصدری است کہ بہمین معنی می آید۔ ضرورت نداشت کہ این را مقولہ گردانیم کہ امر حاضر ہمان مصدر است (اردو) دیکھو بر آب گفتن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بر آب دیگر رفتن مصدر اصطلاحی بقول بہار مرادف (بر آن آب نبودن) و (بر آب فلان چیز آمدن) مؤلف عرض کند کہ ما در نسخہ اول الطبع بہار این را نیافتیم و در مطبوعہ نولکشور سندی پیش نشد پس تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار را نشاید و اگر از معنی لفظی کار گیریم حرجی نباشد کہ بر طریق دیگر رفتن است و پیروی کسی کردن است کہ (بر آب فلان) بمعنی بطریق فلان می آید (اردو) غیر کی پیروی کرنا۔

بر آب زدن مصدر اصطلاحی بقول بہار در آب فرو بردن و گوید کہ اطلاق زدن بر چیزی بمعنی خویشتن را رسانیدن بہ آنچیز بسیار آمدہ درین صورت بر بمعنی

الی و زدن بمعنی رسانیدن باشد یعنی خویشتن
را بآب رسانیدیم (پ) تا بآب رسانیدن عبارت
از اختیار کردن رندی و مستی بود (حسین
بیگ خروشی - رباعی ۵) یکچند در رزها چو
اصحاب زدیم ٭ آخر عقبی بگنج نایاب زدیم
٭ تا شبهه ز تسبیح و ردا بر خیزد ما بر دیم مینا نه
و بر آب زدیم ٭ مؤلف عرض کند که در
نسخهٔ قدیم بهار (۱) بمعنی غرق کردن است
و بس و باستشهاد همین رباعی نوشته که ای خرابانی
شدیم و رندی و مستی اختیار کردیم و گوید
که می تواند که درینجا بمعنی (۲) در آب انداختن
و غرق کردن گیریم درین صورت مفعول
به تسبیح و ردا خواهد بود و علی التقدیرین مفعول
فیه آب است (انتهی) پس بخیال ما عبارت
اول الذکر تصحیف و تصرف مصححین مطبع
باشد باقی حال (الف) بمعنی دوم حقیقی است
و معنی اول هم داخل آن است و (ب)
در شراب زدن که آب بمعنی شراب بجایش
گذشت و سند خروشی برای (ب) باشد
بمعنی حقیقی دیگر هیچ - مخفی مباد که چون خود را
مفعول این گردانیم از معنی (ب) کنایه توانگفت
یعنی (ج) مبتلای می خواری کردن خود را
و خرابانی شدن - و بر درینجا بمعنی فی باشد
چنانکه بر بمعنی پست و سومش گذشت به معنی
آلی (اردو) (الف) پانی مین ڈالنا گرانا
غرق کرنا (ب) شراب مین ڈبونا - (ج) اپنے
آپ کو شرابخوار بنانا -

بر آب فلان اصطلاح - بقول بحر و
برهان (در ملحقات) یعنی بطریق فلان و
روش فلان و بقول صاحب مؤید بر شکل
فلان مؤلف عرض کند که آب بمعنی طریق
بر معنی چهارمش گذشت (اردو) کسی کی
روش پر کسی کی پیروی مین -

بر آب فلان چیز آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بهار مرادف (برآب دیگر رفتن) مؤلف عرض کند
که آب درینجا بمعنی رونق است که بر معنی دوشش
گذشت و این بمعنی رونق آن چیز داشتن
است یعنی مساوات آن چیز داشتن در تازگی
و رونق (میرخسروؒ) برآب ریخت یک
گل سیراب نیایدش¤ آنچه از بت آید زمی تا برآب
نیایدش¤ (اردو) خوبی اور رونق اور
تازگی مین کسی چیز کے مساوی ہوتا۔

برآب گفتن مصدر اصطلاحی بقول برہان
و بحر و جامع و مؤید و ہفت بمعنی فی الحال
و زود گفتن و زود جواب دادن مؤلف
عرض کند که این کنایه باشد که (برآب آمدن)
بمعنی ظاهر و فاش شدن گذشت و مقصود
از (برآب) ظاهر و فاش است از همین
اصطلاح این مصدر اصطلاحی قرار یافت
حالا معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو)
فوراً کہنا۔ جلد کہنا۔ جلد جواب دینا۔

(الف) **برآب نقش زدن** مصادر اصطلاحی
(ب) **برآب نوشتن** بهار (ب)
را ذکر کرده گوید که انوری استعمال این
کرده (ع) بهر چه مفتی رایت قلم بدست
گرفت¤ قضا برآب نویسد جواب فتوی را
و میر ابو الحسن فراہانی علیه الرحمه در شرح
این نوشته که یعنی مفتی رای تو بهر قصد که
قلم بدست گیرد خواه بقصد فتوای امر خواه
بارادهٔ فتوای نهی و اگرچه نه نوشته باشد قضا
جواب آن فتوی و ردّ آن را برآب می نویسد
یعنی جواب آن و ردّ آن صورت نمی بندد
پس بهار گوید که چون صاحب اصطلاحات
(برآب) را بمعنی در حال آورده ممکن است
که (برآب نویسد) را بمعنی در حال نویسد
فرا گیریم تا محصل معنی آن شود که هرچه اقتضای
رای تست و ترا در مصالح دینی و جواب
و سوال اهل عالم بخاطر می رسد همین که قضا

یافت که اقتضای رای ترجیحیت و توجیه فتوی خواهی و اندیش از آنکه لعل آری بنا بر نهایت موافقت و متابعت که سنت بتو دارد موافق ما فی الضمیر تو فتوی میدهد و فی الحال می نویسد (انتهی) صاحب رشیدی بذیل (بر یخ نوشتن) گوید که بیهوده و صاحب لطائف کردن کاری و همچنین (بر آب نوشتن) مؤلف عرض کند که (الف) و (ب) هر دو کنایه است از محو کردن که هر چه بر آب نقش کنند خود بخود محو شود و باقی نماند مقصود انوری در شعر بالا همین است که مفتی را بیت بهر چه فتوی دهد قضا آن را قبول کند و جواب یعنی رد آن را محو می نماید مقصود شارح اول الذکر همین است ولیکن به مطابقت معنی اصطلاحی ادا نشد و بهار معنی را که بیان کرده است دور از لفظ و معنی. حالا عرض می شود که نسبت (الف) که صائب استعمالش کرده (ع) چرخ چند آنکه زند نقش حوادث بر آب ٭ می شود جوهر آئینهٔ آگاهی ما ٭ مقصود صائب اینست که هر چند که چرخ نقش حوادث را می خواهد که محو کند مگر بر آئینهٔ آگاهی ما ظاهر می شود همچو جوهرش و محو نمی شود. ما از دو تا ناچیز (اردو) (الف و ب) محو کرنا. مٹانا. نقش بر آب کرنا. صاحب آصفیہ نے (نقش بر آب ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے بمعنی بے ثبات ہونا. فانی ہونا. جلد مٹ جانا

برآب نهادن مصدر اصطلاحی بقول بهار کنایه از بی ثبات و ناپایدار کردن و آفریدن چیزی را (شیخ شیراز ع) جهان برآب نهادست و زندگی بر باد ٭ غلام خاطر آنم که دل بر او ننهاد ٭ صاحب بحر آفریدن را ترک کرد مؤلف عرض کند که (بر آب نهادن چیزی) گویا غرق کردن است در آب

ازاینجاست که معنی بی ثباتی ازو پیدا شد و آفریدن را جز و معنی خیال کنیم صاحب بحر دست نکرد که آن را ترک کرد (اردو) بے ثبات اور ناپائدار کرنا اور ناپائدار پیدا کرنا۔

برآب وآتش زدن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر (۱) در کمال تکلیف و تعب بودن (صائب ؎) عبث آن جنگجو برآب وآتش می زند خود را ٭ برات خط چو حکم آسمانی برنمی گردد ٭ بہار این را بر اسناد سند بالا بمعنی (۲) سعی بی فائده کردن آورده معنی اوّل را ہم ذکر و اسناد دیگر را ہم پیش کرده (صائب ؎) اینکه گاہی می زدم برآب و آتش خویش را ٭ ز روشنی کار مردم بود مقصودم چو شمع ٭ (عبداللطیف خان تنہا ؎) فکر شبگیر بلندی دارم از خود ہمرہان ٭ می زنم برآب وآتش خویش را شبہا چو شمع ٭ مؤلف عرض کند که محققین بالا در تعریف معنی اوّل غور نفرموده اند به تحقیق ما از ہر سه اسناد بالا (بر آب وآتش زدن کسی را) پیداست بمعنی در کمال تکلیف و تعب داشتن او را محققین بالا ہمین معنی را لازم کرده اند و اسناد شان برخلاف آنست و معنی دوم بیان کرده بہار از یک سند ہم حاصل نمی شود اعتبار را نشاید (اردو) (۱) کمال تکلیف اور تعب مین مبتلا رکھنا (۲) سعی بی فائده کرنا۔

برآتش افتادن چیزی استعمال بمعنی سوختن آن چیز در آتش است و این معنی حقیقی باشد (ظہوری ؎) دل ظہوری برآتش که فتاد ٭ که جہان بوی آن کباب گرفت ٭ مؤلف عرض کند که کلمۂ بر درینجا بمعنی در باشد۔ (اردو) آگ مین جلنا۔ امیر نے اس کا ذکر فرمایا ہے (کیف ؎) تپ الفت کی حرارت نہین کسکو اسے کیف ٭ ایک ہی آگ مین سب خلق خدا جلتی ہے ٭

برآتش نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند (۱) کنایہ از مضطرب و بیقرار گردانیدن کسی را (صائب ؎) ز شوق بیستون آئینہ را بر سنگ زد شیرین ؛ خوشا کاری کہ برآتش نشاند کارفرما را ؛ مؤلف عرض کند کہ متعدی (آتش بزیر پا داشتن و آتش زیر پا بودن) کہ بجایش گذشت و (۲) بمعنی حقیقی یعنی سوختن کسی را در آتش (اردو) آتش پر یا آگ پر لٹانا۔ بقول امیر (۱) بیقرار کرنا (۲) جلانا (آتش ؎) نہانے کو نہ جا حمام میں ہمرہ رقیبوں کے ؛ لٹا دیگا ہمیں رشک آتش سوزان گلخن پہ ؛ (مومن رباعی ؎) شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے لئے ؛ گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لئے ؛ دشمن بے گناہ سرد مہری کے سبب ؛ تم آگ ہوے میرے جلانے کے لئے ؛

برآتش نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) بیقرار گردانیدن مؤلف عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ و (۲) بمعنی حقیقیش یعنی سوختن (انوری ؎) ہزار جان لب لعلش نہادہ بر آتش ؛ ہزار دل سر زلفش کشیدہ در زنجیر ؛ (اردو) دیکھو برآتش نشاندن۔

برآر اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح والف ممدودہ بمعنی صلح و آشتی مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ حاصل بالمصدر برآوردن را کہ می آید بر سبیل مجاز بدین معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر مذکور راز ہم جدا کردن و مسدود نمودن داخل است (اردو) صلح۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ آشتی۔ میل ملاپ۔ مصالحت۔ مصالحہ (منہ ؎) صلح کی ٹھیرائے اب تو لڑائی ہو چکی ؛ ہو چکی ؛ صاحب محبت آزمائی ہو چکی ؛

(الف) برآرارنده | اصطلاح . بقول شمس
(ب) برآرنده | هر دو بالفتح زیبنده
و خوش آرایند و آراسته مؤلف عرض کند
که (الف) غلط محض است و حیز قولش
اعتبار را نشاید و (ب) اسم فاعل (برآوردن)
که می آید (اردو) دیکھو برآوردن ۔

(الف) برآسائیدن | استعمال (الف)
(ب) برآسودن | مرادف همان آسائیدن
که در ممدوده گذشت و (ب) بقول انند بحوالۂ
فرهنگ فرنگ آرام یافتن و آرام دادن
مؤلف عرض کند که آسودن هم در ممدوده
گذشت جز این نیست که در محاوره کلمۂ بر
بر هر دو مصادر مذکور زیاده شد و تخصیص
یک در (ب) قابل نظر که آسودن بر معانی
متعدده شامل (ظهوری الف ۵) برآساید
فلک از بیقراری ؎ اگر بی طاقتان آرام
بخشند ؎ (انوری الف ۵) چگونه با تو درگیرد
که از بندی برون آییم ؎ غمی با تو فرو گوییم
دمی با تو برآساییم ؎ (اردو) (الف) دیکھو
آسائیدن (ب) دیکھو آسودن ۔

(الف) برآشفت | (الف) بقول هروی
(ب) برآشفتن | بر هم زد و پریشان
و سودائی شد و عاشق شد مؤلف عرض
کند که (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب)
بقول موارد بخشم آمدن (سعدی ۵) شهنشه
برآشفت کاینک وزیر ؎ تعلل میندیش
و حجت مگیر ؎ پراگنده دل شد ازین گفتگوی
؎ برآشفت و گفت ای پراگنده گوی ؎
مخفی مباد که آشفتن مصدریست که بچهار
معنیش در ممدوده گذشت و اشارۂ این
هم در آنجا کرده ایم انحصار صاحب سروری
در ینجا بر دو معنی و قناعت صاحب موارد
بر یک معنی قابل نظر است قیاس می خواهد
که بر همه معانی (آشفتن) شامل باشد

(اردو) (الف) ب کا ماضی مطلق (ب)
دیکھو آشفتن ۔

برآغالیدن استعمال ۔ بقول موارد
برانگیختن و تحریص کردن کسی را مؤلف
عرض کند کہ آغالیدن بہر پنج معانیش در
ممدودہ گذشت و تخصیص این بامعنی بالا
تقاضای سند می کند (اردو) برانگیختہ کرنا

برآفتاب افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بہار و انند خشک گردانیدن
چیزی را بآفتاب (غیاثای حلوائی سے) نی
زحیرانی بر و چشم پرآب افگندہ ام ؎ پردہ ہای
چشم تر برآفتاب افگندہ ام ؎ مؤلف عرض
کند کہ بر درینجا بمعنی بست و سوزش کہ گذشت
(اردو) دھوپ دینا ۔ یا دھوپ دکھانا ۔
بقول آصفیہ ۔ دھوپ مین سکھانا خشک کرنا
دھوپ مین رکھنا ۔ دھوپ لگانا ۔ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ دکن کی بول چال مین ۔
(دھوپ مین ڈالنا)

برآگندن شور مصدر اصطلاحی بمعنی
ملاحت پیدا کردن در چیزی و بر درینجا بمعنی
تو ۔ است (ظہوری سے) ز حرف شکری
بر داستان شوری برآگندم ؎ نمک در
چشم خواب انباشتم افسانۂ نازم ؎ (اردو)
ملاحت پیدا کرنا ۔ نمکینی پیدا کرنا ۔ خوبصورتی
پیدا کرنا ۔

برآمد استعمال ۔ بقول صاحب فرہنگ
فدائی خرج و خروج مؤلف عرض کند کہ
حاصل بالمصدر (برآمدن) کہ می آید شامل
بر ہمہ معانیش (اردو) برآمد ۔ حاصل بالمصدر
ہے برآمدن کا اور اسکے کل معنون پر شامل
۔ اور بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ نکاس
نکاسی ۔ خرج ۔ آمدنی ۔ وہ زمین جو دریا کے
ہٹجانے سے نکلے ۔

برآمد بہم بقول شمس بالفتح ۔ یعنی از غضب شدہ

مؤلف عرض کند که (بهم برآمدن) بمعنی
خشمگین شدن و در غضب آمدن می آید
پس این هم ماضی مطلق آن مصدر مرکب
باشد (اردو) غصے ہوا۔ دیکھو بہم برآمدن
جس کا یہ ماضی مطلق ہے۔

برآمد جای | اصطلاح۔ بقول ناصری جائی
انند بمعنی مصدر است که جای صدور و
بیرون آمدن باشد و آن را برآمدگاه نیز
گفته اند مؤلف عرض کند که قلب اضافت
(جای برآمد) است و برآمد حاصل بالمصدر
برآمدن دیگر هیچ (اردو) برآمد ہونے کی
جگہ۔ نکلنے کی جگہ۔ برآمدگاہ۔

برآمدگی | استعمال۔ بقول صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاجار (۱)
گریوه که از پائین آن چشمه برآمده باشد و
(۲) بقول جامع که بذیل (برآمدن) آورده
بمعنی بلندی مؤلف عرض کند که این معنی
حقیقی حاصل بالمصدر (برآمدن) است
که می آید و معنی بیان کرده صاحب رہنما
بر سبیل مجاز غیر از اصطلاحی نیست ولیکن
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
(۱) وہ ٹیلہ جس کے نیچے سے چشمہ جاری ہو
مذکر (۲) بلندی مؤنث۔

برآمدن | بقول بحر (۱) تعظیم کردن و فرمایند
که کامل التصریف است و مضارع این
برآید۔ صاحب جہانگیری در ملحقات
بر تعظیم کردن و برخاستن قانع و فرماید
که این کنایه باشد صاحب جامع هم ذکر این
کرده صاحب موارد فرماید که حاصل بالمصدر
این برآمد و صاحب ناصری صراحت مزید
کند که برپای خاستن برای تعظیم کسی که
درآمده مؤلف عرض کند که مصدر مرکب
از کلمهٔ بر (بمعنی حقیقیش یعنی علی) و آمدن
(بمعنی خودش) و معنی حقیقی این مرکب به بلندی

آمدن و مراد از برخاستن و بلند شدن پس معنی تعظیم کردن کنایہ باشد کہ برای تعظیم برمیخیزند (اردو) اٹھنا (تعظیم کے لئے) تعظیم دینا۔ بقول آصفیہ کسی کی تشریف آوری پہ کھڑا ہو جانا، کھڑے ہو کر عزت کرنا۔

(۲) برآمدن۔ بقول موارد بمعنی پاک و صاف شدن چون (برآمدن دیدہ از غبار) (حزین ؎) خوشا دمی کہ مراد دیدہ از غبار بر آید ٭ زگرد دستیم آن نازنین سوار بر آید ٭ مؤلف عرض کند کہ این سند مصدر مرکب (برآمدن دیدہ از غبار) پیدا می شود یعنی (بیرون آمدنش از غبار) پس برآمدن درینجا متعلق است بمعنی سوزش کہ می آید و صاف و پاک شدن دیدہ معنی مرادی است و متعلق است با مصدر مرکب مذکورہ و مجرد برآمدن بمعنی صاف و پاک شدن اصلا نباشد چنانکہ صاحب موارد خیال کردہ (اردو) صاف و پاک ہو جانا۔

(۳) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی بیرون رفتن و خارج شدن و وارستہ این را معروف گوید مؤلف عرض کند کہ مقصودش بحر این نباشد کہ بمعنی حقیقی است و بقول موارد بیرون آمدن (حزین ؎) شمشیر کین بکف نگہ کافر از فرنگ ٭ آیا بی کدام مسلمان برآمد ٭ (اردو) برآمد ہونا، نکلنا۔

(۴) برآمدن۔ بقول بحر بمعنی مقاومت کردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند خیال ما این است کہ این معنی از (برآمدن با کسی و کسی) من وجہ پیدا می شود و از مجرد برآمدن قابل نظر۔ فتامل۔ عجبی نیست کہ صاحب بحر این

معنی ۱ را از معنی پنجم و هفتم قائم کرده باشد یای حالی ماسندی در کلام صائب یافته ایم که بکار این می خورد (س) گریه در روشنگری دارد دیده بیضا ز صبح ٭ بر نمی آید بشبهای جدائی آفتاب ٭ (اردو) برابری کرنا۔ بقول آصفیه همسری کرنا۔ مقابله کرنا۔

(۵) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار بمعنی بلند شدن و بالا رفتن (سنجر کاشی س) سراغ یوسف خود گیرم و قرار نگیرم ٭ اگر بماه برآیم وگر بچاه درافتم ٭ (ظهوری س) دوال کوس بنام نهیب کوب ظهوری ٭ صدا بلند کنم چرخ را ببام برآیم ٭ مؤلف عرض کند که از سند سنجر کاشی (برآمدن بماه و امثال آن) پیدا می شود بمعنی همسر ماه شدن و کنایه از بلند شدن بماه هیچی نیست که صاحب بحر معنی چهارم را که گذشت از همین استعمال قائم کرده و حق آنست که سند بالا مناسب تر است با معنی د بالا رفتن او بلند شدن که از سند نصیرای همدانی بمعنی پست دوم می آید (اردو) بلند هونا۔ چڑهنا۔

(۶) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار پرورش یافتن و ترقی کردن و فرماید که ازینجاست که چون دو کس باهم از خردی یکجا پرورش یابند گویند که فلان فلان باهم برآمده اند یعنی با یکدیگر پرورش یافته اند (شانی تکلو س) کجا ز هر سوالم لب جواب کشاید ٭ شنس لبی که به شیر و شکر برآمده باشد ٭ (سلیم س) ز گل مپرس که مرغ چمن چه می گوید ٭ که من برآمده ام همچو لاله در صحرا ٭ (مخلص کاشی س) جدا ز هم چه تمتع برند چون دندان ٭ جماعتی که ز طفلی بهم برآمده اند (حزین س) ریزه من اشک حسرت و بالد نهال او ٭ زیر سروش تاب دیده گریان برآمده مؤلف عرض کند که برآمدن بمعنی خودش است و

اصطلاح (سهم برآمدن از طفلی) بمعنی بالیدن ترقی عمر کردن است در یکجائی و سند مخلص کاشی متعلق است به همین مصدر اصطلاحی و مجرد برآمدن درینجا اصلا بمعنی پرورش یافتن و ترقی کردن نیست. سند شانی تکلو متعلق است بمعنی دهم و سند سلیم و حزین متعلق بمعنی هشتم این که می آید (اردو) پرورش پانا. ترقی کرنا. ترقی پانا۔

(۷) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار و موارد بمعنی از عهده برآمدن (ظهوری ؎) دل نازکست نازطبیبان نمی کشم ؛ نازم بدرد خویش بدارو برآمد است ؛ (شانی تکلو ؎) چندانکه تاختم نظر از روی مهوشان ؛ برنامدم به دیدهٔ زود آشنای خویش ؛ (گلستان سعدی) شیطان با مخلصان برنیاید و سلطان با مفلسان ؛ مؤلف عرض کند که از کلام ظهوری (برآمدن در شعر دارو) پیداست که بمعنی بیرون شدن از علاج و مستغنی شدن از علاج و لاعلاج شدنش باشد. پس (برآمدن) درین شعر بمعنی سوم اوست. و از کلام شانی تکلو (برآمدن بچیزی) و از سند شیخ شیراز (برآمدن باکسی) پیدا می شود و مرد و بمعنی غالب شدن بران ظاهر آمدن) درینجا مجاز معنی بخشش که از بلندی غلبه مراد گرفته اند عجبی نیست که صاحب بحر معنی چهارم را از سند بالا قائم کرده باشد مخفی مباد که مصدر (برآمدن از عهده) بجای خودش می آید و مجرد برآمدن بمعنی (از عهده برآمدن) نباشد (اردو) عهده برا هونا۔ غالب آنا۔

(۸) برآمدن۔ بقول بهار بمعنی دمیدن و بقول مؤید روئیدن (صائب ؎) بر سیه خانهٔ لیلی نزند برق اینجا ؛ بجه امید برآید ز زمین دانهٔ ما ؛ (ظهوری ؎) ز طرف گلشن